

والدین مصطفیٰ

حالات و ایمان

تالیف:

محمد حسین قصوی نقشبندی



ناشر:

ادارہ علم و ادب، والٹن، لاہور

Click For More Books

58657

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	_____	نام کتاب
محمد یسین قصوری نقشبندی	_____	مصنف
امام الخطاطین حضرت صوفی خورشید عالم	_____	سرورق
خورشید رقم (ابن مقلہ ایوارڈ یافتہ)	_____	
۴۴	_____	صفحات
۱۱۰۰	_____	تعداد
اول	_____	اشاعت
ربیع الاول ۱۴۱۸ھ	_____	سن اشاعت
ادارہ علم و ادب، وائمن روڈ، لاہور	_____	ناشر
ڈیٹا کمپوزرز، فون: ۷۴۳۲۹۷	_____	کمپوزنگ
۳۵- چیر جی روڈ، اردو بازار، لاہور	_____	
مفتی حماد حسن قادری نورانی، گلبرگ، لاہور	_____	پروف ریڈنگ
۱۸/- روپے	_____	قیمت

۱- ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ، لاہور

۲- ادارہ علم و ادب، وائمن روڈ، لاہور

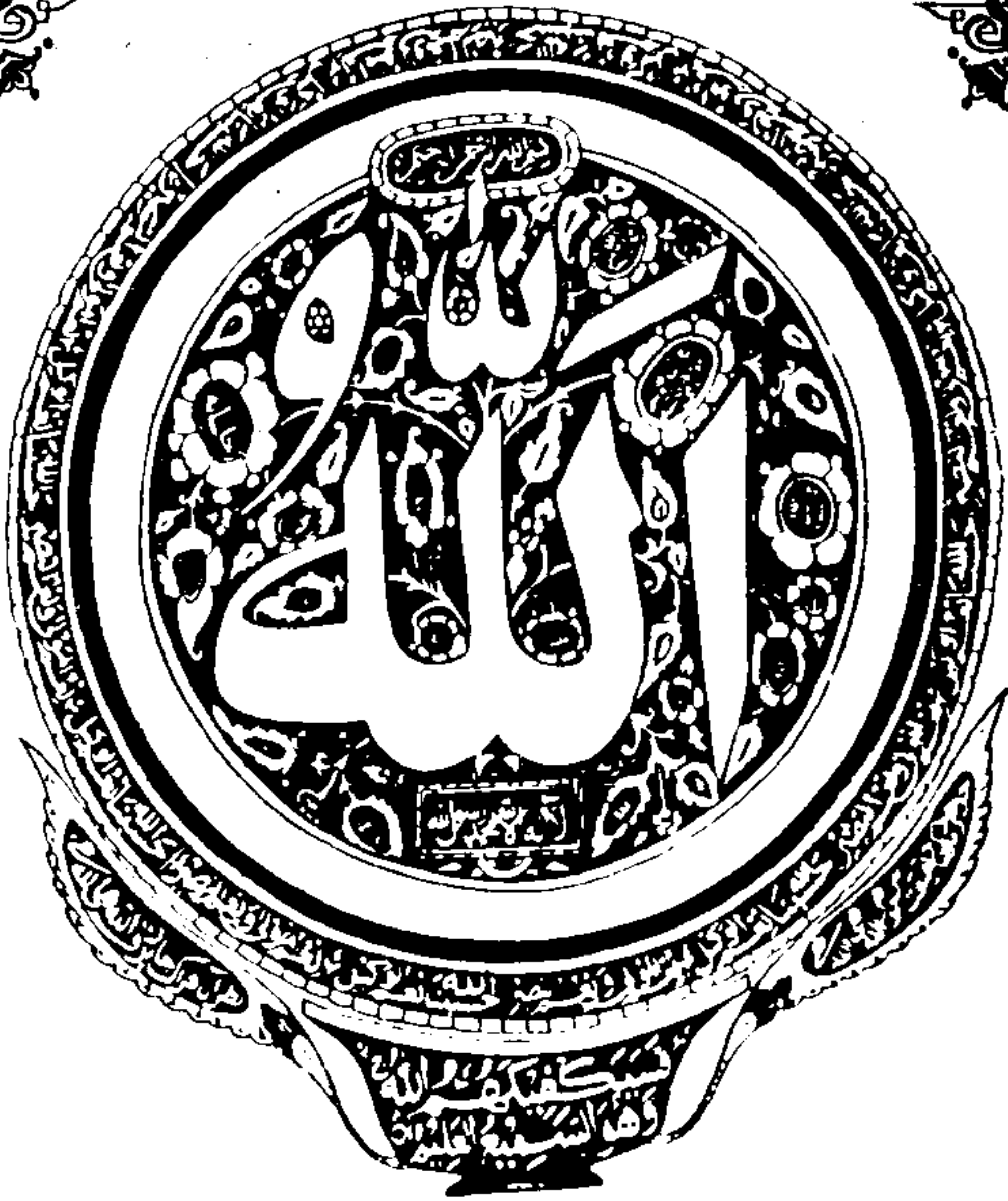
بذریعہ ڈاک منگوانے کا پتہ: مرکز میلاد، مدینہ سنور، نزد رینجرز ہیڈ کوارٹرز

--- غازی روڈ، لاہور

۱۹۲۰

حسن ترتیب

۲۲	حضرت عبد اللہ حفاظت الہی میں	تسمیہ
۲۲	حضرت عبد اللہ کی شرافت	اسم ذات
۲۳	حضرت عبد اللہ کی اولاد	اسم پاک
۲۳	حضرت عبد اللہ کا انتقال	بلغ الکلی بکمال
۲۴	حالات حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا	الاحد اء
۲۵	سیدہ آمنہ کا انتقال	الانتساب
۲۵	سیدہ آمنہ کا مزار پر انوار	ابتدائیہ
۲۶	حضرت آمنہ کی عمر مبارک	تقاریظ
۲۷	اثبات ایمان والدین مصطفیٰ	حالات والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۹	قرآن کی روشنی میں	حالات حضرت عبد اللہ
۲۳	ایمان والدین مصطفیٰ اور حدیث	پیدائش حضرت عبد اللہ
۳۵	خاندانی عظمت	باعظمت نام
۳۵	والدین کو زندہ کرنا اور ایمان لانا	حضرت عبد اللہ کا حسن و جمال
۳۸	ایمان والدین مصطفیٰ پر اجماع آئمہ	زمین، آسمان اور جنت میں خوشیاں
۴۰	چودہ سو سال بعد حقیقت کا انکشاف	
۴۱	کتابیات	



قطعة اسم ذات جو اعلیٰ حضرت شیرزبانی حضرت
میاں شیر محمد شہر قپوری رضوان اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک
سے رسم فرمایا جس سے آپ کے عشق الہی کا بخوبی
اندازہ ہوتا ہے، پتے پتے میں اسم ذات نہایت
خوبصورتی سے واضح کیا گیا ہے۔

تَلَعَّ الْعُلَمَاءُ بِحَمَلِهِ
كَشَفَ اللَّهُ بِحَمَلِهِ
حَسَنَاتِ مَمْنَعِ خِصَالِهِ
صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

عَلَيْهِ السَّلَامُ

[Click For More Books](#)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الاهداء

داعی اتحاد عالم اسلام، مجدد سیاست شرعیہ،
آفتاب ملت اسلامیہ، امام انقلاب

امام شاہ احمد نورانی صدیقی دامت برکاتہم العالیہ

صدر جمعیت علماء پاکستان

چیرمین ورلڈ اسلامک مشن

گر قبول اقتداز ہے عزو شرف

محمد یسین قصوری نقشبندی

نزہیل لاہور

الانتساب

اپنے والد محترم المغفور والمرحوم (اعلی اللہ مقامہ فی الجنۃ)
(اللہ تعالیٰ اپنے نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین
کی طفیل ان کی مغفرت فرمائے) اور والدہ محترمہ دامت برکاتہا العالیہ
کے نام

گر قبول افتد زہے عز و شرف

محمد یسین قصوری عفی عنہ
بھالہ، ضلع قصور

ابتدائیہ

باسم رب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیرت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ایک اہم اور حساس پہلو ”ایمان والدین مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے۔ ماہنامہ ضیائے حرم کے سابق ایڈیٹر جناب گل محمد فیضی صاحب نے ضیائے حرم کے ”میلاد مصطفیٰ نمبر“ ایمان والدین مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر مقالہ لکھنے کے لئے فرمایا چنانچہ ناچیز نے مقالہ لکھ دیا جو ضیائے حرم کے ”میلاد مصطفیٰ نمبر“ میں شائع ہوا۔ مقالہ کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر بعض احباب کی طرف سے اسے کتابی شکل میں چھپوانے کے بارے اصرار کیا گیا چنانچہ احباب کی خواہش کے مطابق مقالہ من و عن پیش کیا جا رہا ہے البتہ مفتیان عظام کی تقاریظ سے مقالہ مزید مدلل اور معیاری بن گیا ہے۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت ابو العلاء مفتی محمد عبداللہ صاحب مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ حنفیہ قصور، استاد العلماء علامہ مفتی محمد اشرف صاحب بانی و ناظم اعلیٰ جامعہ صدیقیہ رضویہ، داروغہ والا لاہور اور فاضل شبیر حضرت علامہ مفتی حماد حسن قادری نورانی ناظم اعلیٰ جامعہ برکات العلوم مکہ کالونی، گلبرگ لاہور کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر تقاریظ رقم فرما کر احسان عظیم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے علم و فضل، عمل اور عمر میں برکت عطاء فرمائے اور ان کا سایہ تادیر عوام اہلسنت پر قائم و دائم رکھے۔ آمین ثم آمین

محمد یسین قصوری نقشبندی

نزہیل لاہور

ربیع الاول شریف ۱۴۱۸ھ

تقریظ

شیخ طریقت و شریعت حضرت العلام ابوالعلاء مفتی محمد عبداللہ قادری اشرفی

دامت برکاتہم ناظم و شیخ الحدیث دارالعلوم جامعہ حنفیہ، قصور

حامد او مسلما۔ اما بعد۔ فقیر ابوالعلاء محمد عبداللہ قادری اشرفی قصور نے رسالہ

”التحقیق العمیق فی ایمان اباء النبی الشفیق“ غفلتہ تعالیٰ من اولہ و اخرہ مطالعہ اور ملاحظہ کیا، میں نے اسے

اسم بامسمیٰ پایا۔ مؤلف رسالہ ہذا کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے صدقہ جلیلہ سے ان کے بیان میں اور زور بیان عطا فرمائے، مدینہ طیبہ کی بار بار حاضری نصیب فرمائے۔

۱۔ اس سلسلے میں معترضین کا ایت واذ قال ابراہیم لابیه آذر سے استدلال کرنا کہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ آذر تھا اور آذر مشرک، یہ استدلال غلط ہے، اس لئے اگر آذر آپ کا

اب حقیقی ہوتا تو آذر ”ابیه“ کا بدل نہ آتا جیسا کہ ”واذ قال یوسف لابیه“ میں یعقوب بدل نہیں آیا

کیونکہ آپ اب حقیقی ہیں، مگر آذر ”اب“ حقیقی نہیں۔ اگر اب حقیقی ہوتے تو ان کو بدل کے طور پر نہ لایا

جاتا۔ آپ کے باپ کا نام تاریخ تھا۔

۲۔ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں رہیں تو مچھلی جنتی بن جائے، سرکارِ دو عالم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم جس ماں کے پیٹ میں رہیں وہ جنتی کیوں نہ بنے؟

۳۔ زمانہ فترت (القطاع وحی کا زمانہ جو چھ سو سال کا ہے) کے لوگ جبکہ کفر و شرک سے ملوث

نہ ہوں تو وہ ناجی ہوتے ہیں۔ آپ کے والدین کریمین شریفین بھی زمانہ فترت کے افراد ہیں، لہذا جنتی

ہیں۔

۴۔ شرح فقہ اکبر میں جو لکھا ہے ماتا علی الکفرای علی عہد الکفر وہ

اصل عبارت یوں ہے ماتا علی الفترت بعض نسخوں میں ہے ”ماتا علی الفترۃ

حرمین شریفین کے کتب خانہ میں جو شرح فقہ اکبر کا نسخہ ہے، اس میں یوں ہے ماتاعلی الفطرة اور
ماتاعلی الفطرة - ماتاعلی الکفر ہو گیا۔ تطاول زمانہ و کتابت دوران سے ماتاعلی
الکفر ہو گیا۔

۵۔ سرکار کا اپنے والدین کریمین کو زندہ کر کے اسلام پیش کرنا۔

اس روایت کو بعض لوگ خلاف عقل اور خلاف نقل قرار دیتے ہیں۔ وہ سمجھیں کہ علامہ شامی
نے کہا کہ جب سورج کو واپس لوٹا کر اللہ تعالیٰ حضرت مولیٰ علی کی نماز عصر کو قبول کر سکتا ہے تو آپ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین کو زندہ فرما کر ان کے ایمان کو بھی قبول فرما سکتا ہے۔ (فتاویٰ شامی)
۶۔ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کا اسم مبارک اور حضرت آمنہ کا اسم مبارک وضاحت کر
رہے ہیں کہ یہ ذی شرف ہو یا شرک سے ملوث نہ تھا۔ حضرت عبداللہ! اللہ نابندہ۔ امن میں رہنے
والی، جہنم کی آگ سے امن میں رہنے والی۔

۷۔ وازرق اہلہ من الثمرات من امن منهم باللہ والیوم الاخر "آپ کی

اولاد سے وہ کون ہیں؟ وہ یہی ہیں!

۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک رومال سے سرکار نے چہرہ کو پوچھا تو آگ
اس پر اٹھ نہ کرتی۔ یہاں تک کہ اگر رومال میلا ہو جاتا تو تندور میں ڈالتے تو میل کچیل جل جاتی اور رومال
صاف ہو جاتا تو اس کو آگ سے نکال لیتے۔

سرکار کی والدہ ماجدہ جن کے برج مبارک میں سرکار رہیں، وہ ماں کیسے جہنم کی آگ میں جائے

گی؟

۹۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر
(انور) کی زیارت کی۔ قبر (انور) کی زیارت کرنا ہی ان کے ایمان کی بین دلیل ہے۔ کیونکہ قرآن فرماتا ہے
ولاتقمہ علی قبرہ محبوب اس (کافر) کی قبر پر کھڑے نہ ہوں۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
والدہ ماجدہ کافرہ ہوتیں تو زیارت قبر کی اجازت نہ ملتی۔ جب شفیعہ تعالیٰ بخششی ہوئی ہیں تو دعا مغفرت

والتواضع

۱۰۔ اللہم اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریعتی ربنا وتقبل دعاء ربنا اغفر لی
ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب ط

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد محترم مومن تھے تب ہی آپ نے دعا کی رب اغفر لی
ولوالدی اگر کافر ہوتے تو مغفرت کی دعا نہ کرتے۔

واضح طور پر ثابت ہوا کہ سرکار کے والدین کریمین اور اباء و اجداد حضرت عبداللہ اور حضرت
آمنہ سے لیکر حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام تک ساری کی ساری دونوں
لڑیاں باپوں کی اور ماؤں کی ستھری، پاکیزہ اور ایماندار ہیں۔

فقیر ابو العلاء محمد عبداللہ قادری رضوی برکاتی

شیخ الحدیث و ناظم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ حنفیہ (رجسٹرڈ) قصور

تقریظ

از حضرت العلام مفتی محمد اشرف نقشبندی دامت برکاتہم

بانی و ناظم اعلیٰ جامعہ صدیقیہ رضویہ، داروغہ والا، لاہور۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اباعد: بندہ کے ایک عزیز حضرت مولانا علامہ محمد یسین سلمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بخشی ہے کہ مسئلہ ”حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آبائے کرام طاہرین و امہات کرام طاہرات سب اہل ایمان و توحید ہیں“ کو اس رسالہ میں نصوص قاہرہ و براہین قاطعہ سے ثابت کیا ہے جس سے اہل توقف و تفکر کے لئے اظہر من الشمس والامس روشن و ثابت اورہ مینارہ نور ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ علامہ صاحب کی اس کاوش پر بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد اشرف نقشبندی

ناظم جامعہ صدیقیہ رضویہ

نزد الراعی فلور ملز نشتر ٹاؤن

داروغہ والا لاہور

تقریظ

حضرت علامہ مفتی حماد حسن صاحب قادری نورانی دامت برکاتہم العالیہ

باسمِ ربِّ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور پر نور سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اباؤ و اجداد خصوصاً والدین کریمین کے مومن اور جنتی ہونے کا نظریہ اہل سنت کے مسلمہ عقائد میں سے ہے۔ اس ضمن میں جلیل القدر محدثین کرام اور آئمہ اعلام و محققین نے مستقل کتب تصنیف فرما کر امت مسلمہ کی رہنمائی کا عظیم فریضہ انجام دیا۔ چنانچہ صاوی علی الجلائین جلد دوم میں ہے قال المحققون ان نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محفوظ من الشرك فلم يسجد احد من ابائه من عبد الله الى اذ ولد له قط "یعنی علماء محققین نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلسلہ نسب شرک سے محفوظ ہے۔ حضرت عبداللہ سے حضرت آدم علیہ السلام تک ان کے اباؤ و اجداد میں سے کوئی بھی کبھی کسی بت کے آگے سجدہ ریز نہیں ہوا، لیکن اندھے تعصب کا کیا علاج کہ سرکار کی ایذا رسانی کرنے والے سروہ کے سرخیل مووی نارشید گنگوہی نے اپنے فتاویٰ میں حضور کے والدین کریمین کے کفر کا عقیدہ معاذ اللہ "حضرت امام الامامہ" کاشف الغمہ، سراج الامت، امام اعظم سیدنا نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر جزیراً اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کیا۔

اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

جبکہ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شرح میں علماء محتاطین کا مذہب نقل کرتے ہوئے

فرماتے ہیں:

ما احسن قول الموقفين في هذه المسئلة الحذر الحذر من ذكرهما

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بنقض فان ذلك قد يوذيه صلى الله عليه وسلم بخبر الطبراني لا توذوا
الاحياء بسبب الاموات

”کیا ہی خوب فرمایا بعض علماء نے جنہیں اس سلسلہ میں توقف تھا کہ دیکھ بیچ والدین
کریمین کو نقص کے ساتھ ذکر کرنے سے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا
ہوگی، کیونکہ طبرانی میں ہے کہ سرکارِ علیہ السلام نے فرمایا: مردوں کو برا کہہ کر زندوں کو
تکلیف مت دو۔“

اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو حیاتِ حقیقی، دنیاوی، دائمی اور ابدی کے ساتھ
متصف ہیں اور ہمارے اقوال، افعال اور احوال کو ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ اللہ رب العزت قرآن میں
فرماتا ہے ترجمہ ”جو لوگ اللہ اور رسول کو تکلیف دیتے ہیں، ان کے لئے سخت دردناک عذاب
ہے۔“ اس اصول کی بنا پر جو لوگ خود دائمی جنمی ہیں۔ وہی معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے والدین کریمین کے متعلق یہ برا عقیدہ رکھتے ہیں۔ رہا مسلم شریف کی حدیث سے استدلال جسے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ”میں
نے اپنے رب سے والدہ کے لئے دعائے مغفرت کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ ملی، اور میں نے
قبر کی زیارت کی اجازت طلب کی تو مجھے اجازت مل گئی۔“ چنانچہ اگر آپ کی والدہ ماجدہ مومنہ
ہوتیں تو آپ کو دعا مغفرت کی اجازت بھی مل جاتی حالانکہ کج فہموں نے یہ نہ سوچا کہ جہاں اللہ تعالیٰ
نے مشرکین کے لئے طلب مغفرت سے منع فرمایا ہے۔ وہاں ان کی قبروں پر جانے سے بھی روک دیا
گیا۔ چنانچہ سورہ توبہ میں فرمایا: آپ نہ تو کسی کافر کے مرنے پر اس کی نماز جنازہ پڑھیں اور نہ اس کی
قبر پر کھڑے ہوں۔“

تو سرکار کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا کی قبر شریف کی زیارت کی اجازت ملنا
ان کے مومنہ ہونے کی بین دلیل ہے، رہا معاملہ دعا کا تو اس کی چند وجوہات ہیں۔ اول یہ کہ یا تو وہ
اصحابِ فترت تھے، جن کو کسی نبی یا رسول کا ظاہری زمانہ حیات میسر نہ آیا اور نہ ان کا پیغام ملا ہو۔
ایسے لوگوں کے متعلق سورہ اسراء میں ارشاد خداوندی ہے: ”ہم اس وقت تک عذاب میں کسی کو

بتلا نہیں کرتے جب تک کسی رسول کو نہ بھیجیں۔" چونکہ ان تک کسی رسول کی دعوت نہ پہنچی اور نہ وہ مکلف بنے اور غیر مکلف کے لئے استغفار کی ضرورت نہیں، اسی لئے بچے کی نماز جنازہ میں اس کی مغفرت کی دعا نہیں پڑھی جاتی۔ دوم یہ کہ آپ کے تمام اباؤ و اجداد مومن تھے۔ لہذا ان کے لئے دعا مغفرت سے معصیت کا وہم پیدا ہوتا تھا۔ جبھی احکم الحاکمین نے دعا کی اجازت نہ دی۔ پھر بھی کوئی ناہنجار ان کے متعلق غلط عقیدہ رکھے تو اس کی بد نصیبی پر کف افسوس ہی ملنا چاہئے۔ قابل غور بات ہے کہ سوکھی ہوئی کھجور کے پتوں کا دسترخوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے مس ہونے کی برکت سے تندور کی آگ سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے اور جس خوش نصیب آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم مبارک میں آپ نو مہینے جوہ گر رہے وہ جہنم کی آگ میں کیسے جل سکتی ہیں؟ حضرت حواء، مریم، آسیہ، سلام اللہ علیہن جیسی پاکیزہ خواتین جس کی دایہ بننے کو اپنے لئے باعث شرف خیال کریں، انبیاء و مرسلین عظام اور ملائکہ امترین علیہم السلام بیٹے کی ولادت پر مبارک باد دینے آئیں۔ اس کے متعلق بد عقیدگی کا شکار ہونا شقاوت قلبی نہیں تو اور کیا ہے؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بات بات پر اپنے غلاموں میں جنت تقسیم فرمادیں۔ ابو بکر جنت میں، عمر جنت میں، عثمان جنت میں، علی جنت میں، اور فلاں جنت میں تو کیا ایمان کا وجدان اس بات کو گوارا کرتا ہے کہ جس سرکار نور بار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادنیٰ غلام جنت کی ہماریس لوٹیں، جن کے نعلین شریفین کا صدقہ جنت تقسیم ہو ان کے والدین معاذ اللہ جہنم کے عذاب و آلام کا شکار ہوں؟

غلام تو غلام ہیں ان کے صدقے میں تو کفار پر بھی تخفیف عذاب ہو۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت عباس کے سامنے ابولہب کا اعتراف کہ پیر کے دن سرکار کے صدقے میں میرا عذاب ہو جاتا ہے۔ نیز حدیث صحیح میں ہی سرکار کا اپنا ارشاد ابو طلب کے متعلق کہ:

"وجدتہ فی غمرات من النار فاخرجتہ صحفاح" یعنی میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا تو کھینچ کر ٹخنوں تک آگ میں کر دیا۔ رواہ البخاری و مسلم عن العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ۔ نیز فرمایا: لولا انالکان فی الدرک الاسفل من النار ایضا ترجمہ: اگر میں نہ

[Click For More Books](#)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہوتا تو ابوطالب جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہوتا۔“ مزید فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
”اھون اهل النار عذابا“ جنمیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب پر ہے۔ ایضاً عن ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ قابل غور بات ہے کہ ابوطالب کی یہ تخفیف کسی عمل کی وجہ سے نہیں ورنہ وہ پہلے
ہی زیادہ عذاب میں نہ ہوتا۔ یقیناً یہ سرکار کا کرم ہے۔ خواہ ابوطالب کی یاری، غمخواری، پاسداری اور
خدمت گذاری کے عوض یا حضور کی اس سے محبت طبعی کی وجہ سے۔ اگر معاذ اللہ حضور کے والدین
کریمین بفرض محال عذاب میں ہوتے تو یہ صورت سرکار پر زیادہ شاق گذرتی اور وہ اس رعایت کے زیادہ
مستحق ہوتے، کیونکہ والدین کا حق سب سے مقدم ہوتا ہے۔ بہر حال یہ موضوع بہت زیادہ طوالت کا
مقتاضی ہے۔

داد دینی چاہئے فاضل شہیر، محقق اہلسنت حضرت مولانا محمد یونس نقشبندی مجددی قصوری
صاحب کو کہ جو دریا کو کوزے میں بند کرنے کے فن سے خوب آشنا ہیں۔ اس مختصر مگر جامع کتاب میں اتنے
کثیر حوالہ جات، دلائل و براہین کا جمع فرمانا، فاضل مصنف کی فنی مہارت اور وسعت مطالعہ کی بین دلیل
ہے۔ مولانا موصوف نے درویش اہل سنت، شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد عبدالغفور صاحب دامت
برکاتہم مہتمم جامعہ فاروقیہ رضویہ، گھوڑے شاہ و خلیفہ مجاز آفتاب ملت اسلامیہ قائد اہل سنت حضور
سیدی، مرشدی، مولائی و بلجائی الشاہ احمد نورانی صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کے خرمن سے خوش چین
ہیں، مفتی صاحب کے علم و فضل اور درویش منشی سے وافر حصہ پایا ہے۔ مولائے جلیل ان کی اس عظیم
کاوش کو اپنی بارگاہ بے کس پناہ میں قبول فرما کر خواص و عام کے لئے ذریعہ ہدایت بنائے۔ امین بجاہ سید
السرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

گدائے نورانی

(مفتی) حکیم حماد حسن قادری نورانی

خطیب جامع مسجد قادریہ رضویہ و مہتمم جامعہ برکات العلوم

مین بازار مکہ کالونی، گلبرک، لاہور۔

حالات والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت آدم کے فرزند عظیم، رشک ملائکہ، حسن و جمال کے پیکر، نور الہی کے امین، جگر گوشہ عبدالمطلب، خاتون آمنہ کے مثالی شوہر اور پدر مصطفیٰ سیدنا حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ۶۵۳ء / ۲۴ جلوس نوشیروانی میں ہوئی۔ (۱)

سیدنا عبد اللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ حضرت عدنان تک متفقہ ہے، اس سے اوپر کثیر اختلاف پایا جاتا ہے۔

چنانچہ آپ کا نسب نامہ یوں بیان کیا جاتا ہے، عبد اللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نصر بن کنانہ بن حزیم بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان، اگرچہ مورخین نے اس کے بعد بھی سیدنا آدم تک آپ کا شجرہ نسب لکھا ہے لیکن چونکہ اس میں اختلاف ہے، لہذا ہم نے اسے قصداً نقل نہیں کیا۔ (۲)

سیدنا حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو محمد، نام عبد اللہ اور لقب ذبیح تھا بعض سیرت نگاروں کا کہنا ہے کہ آپ کا اصل نام عبدالدار تھا، جب سیدنا حضرت عبدالمطلب نے آپ کے بدلے اونٹ بطور فدیہ دیئے تھے، اس وقت فرمایا تھا یہ ”عبد اللہ“ ہیں چنانچہ اس کے بعد آپ عبد اللہ کے نام سے مشہور ہو گئے۔ (۳)

حضرت عبد اللہ حضرت عبدالمطلب کے سب سے چھوٹے اور پیارے بیٹے تھے۔ آپ دوسرے بھائیوں سے حسن و جمال کے لحاظ سے لاثانی تھے۔ ایک دفعہ سیدنا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نذر مانی تھی کہ اگر میں اپنے دس بچوں کو نوجوان پالوں، تو ایک لڑکے کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ذبح کروں گا، چنانچہ آپ کے دس بیٹے جوان ہو گئے۔ اب اپنی نذر کے ایفا کا وقت آ چکا ہے۔ اپنی نذر کے سلسلے میں تمام لڑکوں کو جمع کر کے آگاہ کیا۔ تمام نے رضائے الہی کے لئے ذبح

[Click For More Books](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہونے کے لئے لیک کہا۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے ذبح کے مسئلہ کو قرعہ اندازی کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کی، اور انہوں نے سوانٹ ذبح کر دیئے۔ (۴)

اسی تاریخی نذر کی وجہ سے سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا لقب ذبح رکھا گیا، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا ابن الذبیحین (۵) میں دو ذبیحوں (حضرت اسماعیل و حضرت عبداللہ) کا بیٹا ہوں۔

باعظمت نام:

آپ کا اصل نام عبداللہ تھا لیکن آپ کی خوبیوں اور کمالات کی بناء پر لوگوں نے اور بھی نام رکھے ہوئے تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں علامہ ابوالحسن بن عبداللہ البکری لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان سے گزرتے تو لوگ آپ کی پیشانی میں چمکتا ہوا نور دیکھتے۔ اس وجہ سے اہل مکہ نے آپ کا نام (مصباح الحرم) ”حرم کا چراغ“ رکھا ہوا تھا۔ (۷)

حضرت عبداللہ کا حسن و جمال:

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو قدرت نے مثالی حسن و جمال عطا فرمایا ہوا تھا۔ اسی وجہ سے بارہا عورتوں نے آپ کو وصال کی دعوت دی، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا۔ چنانچہ آپ کے حسن و جمال کی ایک جھلک اور حضرت آمنہ سے شادی کا معتبر واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عبداللہ کے حسن و جمال کی شہرت عام تھی اور یہ شہرت ذبیحہ کے واقعہ سے مزید عام ہوئی قریش کی عورتیں آپ کا احترام کرتی تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو عفت و پاک دامنی کے پردے میں محفوظ فرما دیا تھا۔ اہل کتاب (یہود وغیرہ) آپ کی صلب میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے آثار دیکھتے تو حسد و عداوت سے کام لیتے۔ بعض اوقات آپ کو شہید کرنے کے قصد سے مکہ مکرمہ کے راستوں میں عجیب و غریب آثار دیکھ کر ناامیدی کی حالت میں واپس پلٹ جاتے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بغرض شکار باہر تشریف لے گئے۔ دیکھتے ہیں کہ اہل کتاب کی ایک جماعت ملک شام کی طرف سے آپ کو شہید کرنے کے قصد سے

آپ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ حضرت آمنہ کے والد ماجد جناب حضرت وہب بن مناف بھی اس میدان میں موجود تھے۔ انہوں نے خود دیکھا کہ اچانک غیب سے ایسے سوار ظاہر ہوئے کہ جو اس دنیا کے دکھائی نہیں دیتے تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ علیہ کا دفاع کرتے ہوئے اہل کتاب کو بھگا دیا بعد ازاں گھر آئے اور یہ تمام عجیب و غریب واقعہ اپنے اہل خانہ کو سنایا، اور اپنی لڑکی آمنہ کی شادی حضرت عبداللہ کے ساتھ کرنے کے سلسلے میں مشورہ کیا۔ حضرت عبدالمطلب کو پیغام بھیجا گیا اور حضرت عبداللہ کی شادی حضرت آمنہ سے کر دی گئی۔ (۸)

زمین، آسمان اور جنت میں خوشیاں:

جب نور مصطفیٰ سیدہ آمنہ کے ہاں منتقل ہوا تو زمین، آسمانوں اور جنت میں خوشیاں منائی گئیں چنانچہ علامہ ابسکری لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد حضرت عبداللہ کا نکاح حضرت عبدالمطلب نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ تم فرشتوں کی صفوں میں سدرۃ المنتہیٰ کے مقام پر اس کا اعلان کر دو۔ چنانچہ ارشاد الہی کی تعمیل کرتے ہوئے جناب جبریل علیہ السلام نے اعلان کیا بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کی تکمیل فرمادی ہے اور اپنی مشیت کو پورا فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ اپنے نبی کے بھیجنے کے سلسلے میں حق ہے کہ وہ بشیر، نذیر، سراج، منیر، نیکی کی دعوت دینے والا برائی سے منع کرنے والا، اللہ کی طرف لوگوں کو رغبت دلانے والا اور امانت دار ہو گا۔ اس کے نور کو اللہ تعالیٰ تمام ممالک میں ظاہر فرمائے گا، وہ تمام لوگوں کے لئے رحمت ہونگے، وہ شرف و رضا کو پسند کرنے والے اور برائی سے اجتناب کرنے والے ہونگے، وہ ایک ایسا نور ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم سے قبل تم پر منکشف فرمایا تھا اس کا نام آسمانوں پر احمد، زمین پر محمد اور جنت میں ابو القاسم ہے۔ اس موقع پر فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و تقدیس، تمہید اور تسبیح پڑھتے ہوئے حضرت جبریل کے اعلان کا جواب دیا۔ بعد ازیں جنت کی دروازے کھول دیئے گئے۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے گئے، حور و غلمان خوشی سے جھوم اٹھے، حوروں نے اپنے آپ کو سجایا اور پرچھوے درختوں کی ٹہنیوں پر اللہ

تعالیٰ کی تہلیل، تسبیح، اور تقدیس کے گیتوں میں مصروف ہو گئے۔ (۹)
حضرت عبداللہ حفاظت الہی میں:

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو طرح طرح کے عجیب و غریب خواب بھی آیا کرتے تھے، چنانچہ آپ نے ایک رات پریشان کن خواب دیکھا اور اس سے گھبرا کر اپنے والد ماجد عبدالمطلب کے پاس گئے۔ جناب عبدالمطلب نے جب چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھے تو فرمایا اے میرے بیٹے تم گھبرائے ہوئے کیوں ہو؟ اللہ تعالیٰ تمہیں پریشانی اور مصیبت سے محفوظ رکھے گا۔ جو تم نے خواب دیکھا ہے اس بارے مجھے مطلع کیجئے۔ چنانچہ آپ نے اپنے خواب کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا اے میرے باپ میں نے خواب میں یہودیوں کی ایک جماعت کو دیکھا کہ ان کے ہاتھوں میں تلواریں ہیں اور وہ یہودی بندروں کی شکل میں ہیں گویا اپنے گھٹنوں پر جھکے ہوئے ہیں۔ وہ اپنی تلواروں کو حرکت دیتے ہوئے میری طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جب میں ان کو ایسی کیفیت میں دیکھتا ہوں، تو میں ہوا میں بلند ہوتا ہوں، میں بلندی کی حالت میں تھا کہ اچانک آگ کا نزول ہوتا ہے اور میں آگ دیکھ کر خوفزدہ ہو جاتا ہوں۔ وہ آگ ان بندروں پر گرتی ہے اور ان کو جلا دیتی ہے۔

جناب عبدالمطلب نے فرمایا اے میرے بیٹے تمہیں خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ تم کو ہر برائی سے بچائے گا، اور لوگ اس نور کے سبب تجھ سے حسد کرتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری پیشانی میں بطور امانت رکھا ہے۔ فرمایا۔

”اے میرے پیارے بیٹے خدا کی قسم اگر تمام زمین والے لوگ جمع ہو کر بھی اس نور کو ختم کرنے کی کوشش کریں، تو ختم نہیں کر سکیں گے کیونکہ یہ نور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیرے پاس ودیعت رکھا گیا ہے۔“ (۱۰)

حضرت عبداللہ کی شرافت:

زمانہ جاہلیت میں گناہوں سے بچنا ناممکن تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت عبداللہ کو ہر

58657

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عبر سے ٹھونڈ رکھا۔ ابن اسحاق رحمتہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت عبدالمطلب اپنے بیٹے حضرت عبداللہ کا ہاتھ پکڑ کر لے جا رہے تھے کہ راستے میں بنو اسد کی ایک خوبصورت عورت ملی۔ اس نے جب حضرت عبداللہ کے چہرے کو دیکھا، تو فوراً سوال کیا کہ ایسے عبداللہ تم کہاں جا رہے ہو؟ آپ نے جواب دیا میں اپنے باپ کے ساتھ جا رہا ہوں۔ اس (عورت) نے کہا کہ جتنے اونٹ تمہاری طرف سے بطور فدیہ ذبح کئے گئے تھے، میں (بطور حق مہرا) ادا کروں گی تم میرے ساتھ شادی کرلو۔ آپ نے جواب دیا میں اپنے باپ کی مخالفت، فراق اور نافرمانی پسند نہیں کرتا۔ حضرت عبدالمطلب آپ کو لے کر وہب بن مناف کے پاس آئے۔ وہب اس وقت قبیلہ بنی زہرہ میں حسب و نسب کے اعتبار سے معزز اور سردار تھے۔ چنانچہ انہوں نے آپ کا نکاح حضرت آمنہ سے کر دیا۔ حضرت آمنہ بھی حسب و نسب کے لحاظ سے باعزت خاتون تھیں اس طرح نور محمدی کی مقدس امانت سیدہ آمنہ کی طرف منتقل ہو گئی۔ (۱۱)

حضرت عبداللہ کی اولاد:

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ایک ہی بیٹا تھا۔ وہ بیٹا ایسا ہے جن کو آسمانوں میں احمد اور زمین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے، چنانچہ شیخ محمد رضا لکھتے ہیں۔
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے علاوہ حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ کی اولاد نہیں تھی حضرت عبداللہ نے آمنہ کے علاوہ اور حضرت آمنہ حضرت عبداللہ کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کی تھی (۱۲)

حضرت عبداللہ کا انتقال:

حضرت عبدالمطلب کے تمام صاحبزادوں کا ذریعہ معاش تجارت تھا چنانچہ سیدنا حضرت عبداللہ نے بھی اسی پیشے کو اختیار فرمایا۔ حضرت عبداللہ ایک دفعہ بغرض تجارت ملک شام تشریف لے گئے، واپسی پر جب سرزمین مدینہ طیبہ میں پہنچے تو شدید غلیل ہو گئے۔ قبیلہ بنو نجار کے لوگوں نے بیمار پرسی کی، علالت روز بروز زور پکڑتی گئی حتیٰ کہ آپ بہت نحیف اور کمزور ہو گئے۔ قافلے کے

لوگوں نے سرزمین مکہ مکرمہ پہنچ کر آپ کے والد محترم حضرت عبدالمطلب کو آپ کی بیماری کی اطلاع دی۔ انہوں نے اپنے بڑے لڑکے حارث کو مدینہ طیبہ روانہ کیا۔ جناب حارث کے پہنچنے سے قبل حضرت عبد اللہ کا انتقال ہو چکا تھا۔ اور سرزمین مدینہ طیبہ میں آپ کی تجہیز و تکفین اور تدفین عمل میں لائی گئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر شریف اٹھارہ سال تھی۔ (۱۳)

سیدنا حضرت عبد اللہ قانع، متقی، دنیا و مافیہا سے اجتناب برتنے والے اور مقبول بارگاہ الہی تھے۔ آپ دنیا کا مال کثیر تعداد میں جمع نہیں فرماتے تھے یہی وجہ ہے کہ جب آپ کا انتقال ہوا آپ نے دوسرے لوگوں کی طرح بے پناہ اموال بطور ترکہ نہیں چھوڑا تھا بلکہ چند چیزیں تھیں۔ چنانچہ سیرت نگار لکھتے ہیں۔

”حضرت عبد اللہ نے ایک لونڈی (مسماة) ام ایمن، پانچ اونٹ اور کچھ بکریاں بطور وراثت چھوڑیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان چیزوں کے وارث بنے۔“ (۱۴)

حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا:

مادر مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اسم گرامی آمنہ (عیوب سے محفوظ خاتون) اور والد کا نام وہب تھا۔ نسب نامہ یوں بیان کیا جاتا ہے۔

آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی (۱۵)

آپ کے نسب نامہ میں بھی کوئی فرد ایسا نہیں تھا جس نے کبھی برائی وغیرہ کا ارتکاب کیا ہو۔ چنانچہ امام اسماعیل بن کثیر لکھتے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم والد ماجد اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حسب و نسب کے لحاظ سے اشرف و محترم تھے۔ (۱۶)

زمانہ قبل از اسلام میں بدکاری، عیاشی، فحاشی اور دیگر جرائم عام تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے جیسے حضرت عبد اللہ کو تمام عیوب سے محفوظ رکھا ایسے مادر مصطفیٰ جناب حضرت خاتون آمنہ رضی اللہ عنہا کو بھی عفت و عصمت کے پردے میں رکھا۔ چنانچہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

یعنی حضرت آمنہ بچے زمانے میں حسب و نسب کے اعتبار سے قریش میں افضل ترین

خاتون تھیں۔ (۱۷)

سیدہ آمنہ کا انتقال:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کے انتقال کے تقریباً سات مہینے بعد بارہ ربیع الاول شریف میں حضور سرور کائنات فخر موجودات خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سرزمین مکہ مکرمہ میں ولادت باسعادت ہوئی۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما نے چھ سال تک خوب دل بھر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت و پرورش کا شرف حاصل کیا۔

ایک دفعہ سیدہ آمنہ حضور کو لے کر آپ کے ننھیال سرزمین مدینہ طیبہ میں ملاقات کی غرض سے تشریف لائیں۔ ایک مہینہ وہاں قیام کیا بعد ازاں وہاں سے مکہ کی طرف روانہ ہو گئیں۔ راستے میں شدید علالت کا شکار ہو گئیں سخت بیماری کے باعث سفر کی حالت میں ابواء مقام (جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے) پر انتقال کر گئیں۔ اس سفر میں آپ کے ہمراہ ام ایمن لونڈی بھی تھی۔ حضرت آمنہ کو مقام ابواء میں ہی دفن کر دیا گیا اور ام ایمن حضور کو سرزمین مکہ میں لا کر حضرت عبدالمطلب کے سپرد کر دیا۔ (۱۸)

سیدہ آمنہ کا مزار:

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما کو ابواء مقام پر دفن کیا گیا تھا، یہ مقام مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان میں ہے، ہجرت کے چھٹے سال حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو ساتھ لے کر عمرہ کی غرض سے مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے۔ جب آپ ابواء مقام پر پہنچے تو اللہ کی طرف سے آپ کو والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کے لئے اجازت مل گئی۔ چنانچہ حضور قبر انور کے قریب آئے اور خوب روئے اور صحابہ بھی روئے۔ آپ سے صحابہ نے رونے کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا مجھے مہری والدہ کی محبت یاد آگئی تھی جس وجہ سے میں رو پڑا۔ (۱۹)

حضرت آمنہ کی عمر مبارک:

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی تھی؟ اس سلسلہ میں سیرت نگاروں کے مختلف اقوال ملتے ہیں، لیکن علامہ جلال الملت والدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق ہے کہ حضرت عبداللہ کی عمر شریف اٹھارہ سال اور حضرت آمنہ کی تقریباً بیس سال تھی۔ چنانچہ علامہ سیوطی فرماتے ہیں۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم کی عمر مبارک اٹھارہ سال تھی اور آپ کی والدہ محترمہ (حضرت آمنہ) کی تقریباً بیس سال کی تھی۔ (۲۰)

اثباتِ ایمان والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن کی روشنی میں

بعض لوگ جہاں ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں، وہاں انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین (فدا ہما امی وابی) کے ایمان کے مسئلہ کو بھی موضوع بحث بنا رکھا ہے۔ ان کے اعتراضات کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ کا انتقال اس وقت ہو گیا تھا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابھی شکمِ مادر میں تھے اور مخدومہ کائنات سیدہ آمنہ کا انتقال اس وقت ہو گیا تھا جب آپ کی عمر چھ سال تھی، اور چونکہ آپ کے والدین نے آپ کے اعلان نبوت کا زمانہ نہیں پایا اس لئے وہ مسلمان نہ ہوئے۔ (معاذ اللہ)

میں تو جب بھی معترضین کے اعتراضات اور طرز گفتگو کا تصور کرتا ہوں تو کانپ کانپ جاتا ہوں، سارا جسم لرز جاتا ہے، اور یہ سوچ کر حیران رہ جاتا ہوں کہ اعتراض کرنے والے بھی اسی نبی معظم کے کلمہ گو ہونے کے مدعی ہیں جن کے والدین کو وہ ایماندار بھی ماننے کو تیار نہیں۔ مزید ستم کی بات یہ ہے کہ وہ اپنے اس دعویٰ کو بڑی بے باکی کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

درج ذیل سطور میں نہایت اختصار سے والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کا جائزہ قرآن و سنت اور اقوال صحابہ اور اقوال علماء کی روشنی میں لیا جا رہا ہے تاکہ معترضین کے مکروہ پراپیگنڈہ کی اصل حقیقت آپ پر واضح ہو جائے۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے بارے میں چار اقوال ہیں۔

۱- ان کی وفات دین ابراہیمی پر ہوئی۔

۲- وہ دینِ فطرت پر تھے۔

۳- وہ فوت تو دینِ فطرت پر ہوئے، لیکن اعلان نبوت کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

انہیں زندہ فرما کر اسلام کی دولت سے مالا مال کیا اور انہیں مرتبہ صحابیت بھی حاصل ہو گیا۔

۴۔ جبکہ چوتھا گروہ معترضین کا ہے، جن کا کہنا ہے کہ ان کی وفات کفر پر ہوئی (نعوذ باللہ)

مندرجہ بالا چار اقوال میں سے چوتھے قول کو علمائے اسلام نے رد کر دیا ہے اور باقی تین

اقوال اختیار کئے ہیں۔ جن کی روشنی میں علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ آپ کے والدین کریمین دین

ابراہیمی یا دین فطرت پر تھے ان کی وفات عقیدہ توحید پر ہوئی، اور وہ قطعی جنتی ہیں۔

قرآن پاک ایک جامع کتاب اور سرچشمہ رشد و ہدایت و معرفت ہے۔ یہ کتاب جملہ علوم

و فنون کی حامل ہے ایسے تمام مضامین کی جامع بھی ہے۔ اس میں جہاں دوسرے ہزاروں مضامین

بیان ہوئے وہاں ساتھ ساتھ ابوین مصطفیٰ کے ایمان کے مسئلہ کو بھی شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا گیا

ہے۔ اس مسئلہ پر کثیر آیات مبارکہ ہیں لیکن ہم صرف ایک آیت اور اس کی تفسیر پر اکتفا کریں

گے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین بلکہ تمام آباؤ

اجداد کے ایمان کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

الذی یراک حین تقدم، وقلبک فی الساجدین۔ (۲۱)

جو آپ کو دیکھتا رہتا ہے جب آپ کھڑے ہوتے ہیں اور (دیکھتا رہتا ہے) جب آپ چکر لگاتے

ہیں سجدہ کرنے والوں (کے گھروں) کا۔

مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یہاں گردش سے مراد انبیاء علیہم السلام کی مبارک پشتوں میں یکے بعد دیگرے منتقل ہونا ہے۔

یہاں تک کہ آپ اس امت میں مبعوث ہوئے۔ (۲۲)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور تفسیر ان الفاظ میں منقول ہے:

یعنی گردش سے مراد پاکیزہ پشتوں سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل ہونا ہے آیت مبارکہ میں

مفسرین نے ساجدین سے مراد مومنین لئے ہیں۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم و حضرت حوا

علیہما السلام سے حضرت عبد اللہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما تک جن کے رحموں اور پشتوں میں جنوہ

افروز ہوئے وہ تمام کے تمام صاحب ایمان ہیں۔ (۲۳)

تفسیر جمل میں ہے:

اے محبوب! (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت آدم و حوا سے لے کر حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ تک جن مومن مردوں اور عورتوں کے رحموں اور پشتوں میں آپ منتقل ہوئے "ان کو آپ کا رب ملاحظہ کر رہا ہے۔ پس آپ کے تمام آباؤ اجداد خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں تمام اہل ایمان ہیں۔ (۲۳)

صاوی علی الجلائین میں ہے:

ساجدین سے مراد اہل ایمان ہیں اور آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت آدم سے لے کر حضرت عبداللہ تک آپ نے جن مومنین کے رحموں اور پشتوں میں گردش کی اللہ تعالیٰ نے انہیں ملاحظہ فرمایا۔ (اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ آپ کے تمام آباء مومن تھے۔ ۲۵۱)

امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ، حضور علیہ السلام کے والدین شریفین اہل ایمان تھے، یہ استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی: الذی یریک حین تقوہ و تقلبک فی الساجدین اس بات کا ثبوت ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے آباء اللہ تعالیٰ کے منکر نہیں ہو سکتے۔ (۲۶)

امام المفسرین سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں ای فی اصلاب الانبیاء آدم و نوح و ابراہیم حتی اخرجہ نبیا (۲۷)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے آباء کے اصلاب یعنی حضرت آدم، حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کی طرف منتقل ہوتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی مبعوث فرمادیا۔

امام المفسرین سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک اور قول ہے کہ

ارادوا تقلبک فی اصلاب الانبیاء من نبی الی نبی حتی اخرجک

فی ہذہ (۲۸)

و تقلبک کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو انبیاء کی اصلاب میں تبدیل فرماتا رہا یعنی ایک نبی

[Click For More Books](#)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سے دوسرے نبی کی طرف حتیٰ کہ اس امت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا۔

علامہ عبدالرحمن بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

تقلبک فی اصلاب الانبیاء حتیٰ اخرجک (۲۹) یعنی اللہ تعالیٰ آپ صلی

اللہ علیہ وسلم کو انبیاء کرام علیہم السلام کی اصلاب میں منتقل فرماتا رہا حتیٰ کہ آپ کو مبعوث فرمادیا۔

مفسر شہیر شیخ اسماعیل حتیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

من نبی الی نبی حتیٰ اخرجک نبیا فمعنی الساجدین فی

اصلاب الانبیاء والمرسلین من آدم الی نوح والی ابراہیم والی من بعده الی

ان ولدتہ امہ۔ (۳۰)

یعنی ایک نبی سے دوسرے نبی کی طرف اللہ تعالیٰ منتقل فرماتا رہا حتیٰ کہ آپ کو نبی بنا کر مبعوث

فرمادیا۔ ساجدین کا معنی یہ ہے کہ انبیاء اور مرسلین کی اصلاب میں اللہ تعالیٰ آپ کو تبدیل فرماتا رہا۔

حضرت آدم سے حضرت نوح کی طرف (ان سے) حضرت ابراہیم کی طرف اور (ان سے) مابعد آنے والوں

کی طرف سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو جنم دیا۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ علامہ فخر الدین رازی کا

قول نقل کرتے ہیں۔

فالایت دالت علی ان جمیع ابناء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانوا مسلمین (۳۱) یعنی یہ

آیہ مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اباؤ اجداد مسلمان تھے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا

ایک اور قول نقل کرتے ہیں۔

عن ابن عباس فی قوله تعالیٰ "تقلبک فی اصلاب الساجدین" قال مازال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینقلب فی اصلاب الانبیاء حتیٰ ولدت امہ۔

(۳۲) اللہ تعالیٰ کے قول "تقلبک فی اصلاب الساجدین" کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عباس

رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی

اصلاب :۔ متعجب ہوتے رہے حتیٰ کہ آپ کی والدہ نے آپ کو جنم دیا۔

۔۔۔ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں۔

ترجمہ : حضرت آدم سے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم حضرت عبد اللہ اور والدہ محترمہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما تک مومنین مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ زمانہ آدم و حوا علیہما السلام سے لے کر حضرت عبد اللہ تک نہ کوئی مشرک تھا اور نہ متکبر اور سورہ شعراء میں اس بارے "تقلبک فی الساجدین" ہے۔ یعنی (حضور ﷺ کے آباؤ اجداد) تمام کے تمام عیوب سے پاک اور اسلام کے احکام کے مطابق چلنے والے تھے۔ (۳۳)

سید المفسرین علامہ صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں ساجدین سے مومنین مراد ہیں اور معنی یہ ہیں کہ زمانہ آدم و حوا علیہما السلام سے لے کر حضرت عبد اللہ و آمنہ تک مومنین کی اصلاب و ارحام میں آپ کے دورے ملاحظہ فرماتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ آپ کے تمام اصول آباؤ اجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مومن تھے۔ (۳۴)

حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں اس آیت مبارکہ کے مختلف تین مفہوم نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

”ابو نعیم نے حضرت ابن عباس کا یہ مفہوم بھی نقل کیا ہے کہ تعجب سے مراد تنقل فی الاصلاب ہے۔ یعنی جب آپ کا نور یکے بعد دیگرے آپ کے اجداد و اباؤ اجداد سے منتقل ہوتے چلا آ رہا ہے تو اس وقت بھی آپ کو آپ کا رب دیکھ رہا تھا کیونکہ آپ کے آباؤ اجداد کو قرآن کریم نے الساجدین (سجدہ کرنے والے) کہا ہے۔ اس لئے اکثر علماء نے اس آیت سے حضور ارم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے مومن ہونے پر استدلال کیا ہے، اور اہل سنت والجماعت کے کثیر التعداد جنس القدر علماء کا یہی مسلک ہے۔“

حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث نقل فرماتے ہیں

یعنی حضور ﷺ نے فرمایا۔ کہ جب بھی نسل انسانی دو حصوں میں بٹی تو مجھے اللہ تعالیٰ نے

[Click For More Books](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

اس میں کیا جوان دونوں سے بہتر تھا۔ اپنے والدین کے ہاں میری ولادت ہوئی اس حال میں کہ مجھے زمانہ جاہلیت کی کسی چیز نے ملوث نہیں کیا۔ حضرت آدم سے لے کر اپنے والدین تک میرے اجداد اور جدات میں کوئی کبھی بھی بدکاری سے پیدا نہیں ہوا، میں تم سب سے نفس کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں اور باپ کے لحاظ سے بھی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور کے آباؤ اہمات سے کوئی مشرک یا فاسق نہیں ہوا۔ کیونکہ مشرکین کے بارے میں صراحتاً مذکور ہے انما المشرکون نجس (بے شک مشرک نجس ہیں) اور حضور کے اباؤ نجس نہیں ہو سکتے (۳۵)

قرآن پاک اور تفاسیر سے یہ مسئلہ روز روشن سے بھی واضح اور ظاہر و باہر ہو گیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین بلکہ تمام آباؤ اجداد موحد، متقی اور مسلمان تھے۔

والدین مصطفیٰ اور حدیث:

اب ہم والدین مصطفیٰ بلکہ تمام آباؤ اجداد کے ایمان کا احادیث و آثار کی روشنی میں تحقیقی جائزہ لیتے ہیں۔ اس سلسلے میں (۱) طہارت نسب (۲) خاندانی عظمت اور (۳) والدین رسول اللہ کو زندہ کرنے اور ایمان لانے کی بحث ہوگی۔

(۱) طہارت نسب:

اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد کو تمام عیوب و رزائل سے محفوظ رکھا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں ہر زمانے میں بہترین لوگوں کی طرف منتقل ہوتا رہا ہوں۔ چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

بعثت من خیر قرن بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت فی القرن الذی کنت فیہ (۳۶)۔ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں، میں اچھے گروہ کی طرف منتقل ہوتا آیا ہوں حتیٰ کہ اس گروہ میں آیا ہوں جس میں اب ہوں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نسب شریف پر فخر کرتے ہوئے اباؤ کا نام لیا ہے فرمایا

ہے۔

انا النسبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب (۳۷)

یعنی میں نبی اللہ ہوں اس میں جھوٹ نہیں ہے۔ میں حضرت عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔
اور ایک مقام پر فرمایا: انا ابن الذبیحین۔ میں دو ذبیحیوں، حضرت اسماعیل و حضرت
عبداللہ کا بیٹا ہوں۔

امام احمد بن محمد حضور ﷺ کے طہارت نسب کے بارے میں فرماتے ہیں۔

آزر (بت تراش) حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا باپ نہیں بلکہ چچا تھا۔ اس کی کنی
وجوہات ہیں ان میں سے ایک وجہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے۔ "الذی یراک حیس تقوم وتقلبک
فی الساجدین" اس آیت شریفہ کا معنی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک ایک
ساجد سے دوسرے کی طرف منتقل ہوتا تھا۔ امام رازی نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا یہ قول اس پر دلالت کرتا ہے
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمیع باپ و دادا مسلمان تھے" (۳۸)

اس روایت میں جہاں طہارت نسب پر روشنی پڑتی ہے وہاں ساتھ ساتھ ایک مشہور سوال جو
طہارت نسب پر ہوتا ہے کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ موحد اور مسلمان
تھے ان کا نام تاریخ تھا۔ آزر جو بت تراش تھا آپ کا باپ نہیں بلکہ چچا تھا، اور قرآن مجید میں چچا کے لئے
بھی اَبُ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

علامہ یوسف بن اسماعیل النہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لم تنزل فی ضمائر الکون تختا ولکن الامہات والاباء

"ہر دور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہترین مائیں، اور باپ حاصل کرتے رہے۔ جیسے آپ کی
ذات کمالات عالیہ کے عطا فرمائے جانے کے سبب باعظمت ہے، ایسے ہی آپ کا نسب شریف بھی باعظمت
ہے۔ حضرت حواء سے لے کر حضرت آمنہ تک آپ کی تمام مائیں۔ حضرت آدم سے لے کر حضرت
عبید اللہ تک آپ کے تمام باپ برگزیدہ اور نیک تھے۔" (۳۹)

حضرت حواء سے چالیس بچے پیدا ہوئے، یہ سب سب حبشہ والے پیدا ہوئے۔ حضرت شیث

[Click For More Books](#)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

علیہ السلام ہمارے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے تقدس کے لئے اکیلے پیدا ہوئے، اس لئے نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم سے حضرت شیث علیہ السلام کی طرف منتقل ہوا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے انتقال سے قبل اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کو اس نور کے سلسلے میں وصیت فرمائی کہ اس نور کو پائیزہ (پاکدامن) عورتوں میں رکھنا۔ وصیت کلیہ سلسلہ ہر دور میں جاری رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نور حضرت عبدالمطلب کی صلب میں منتقل کر دیا اور آپ سے حضرت عبد اللہ کی جانب منتقل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے نسب شریف کو زمانہ جاہلیت کے رزائل سے محفوظ رکھا۔ (۴۰)

سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عباس کی روایت ہے۔

قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم ما ولدنی من سفاح الجاہلیۃ
شئی ما ولدنی الا نکاح الاسلام۔ (۴۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے زمانہ
جاہلیت کی کوئی بری چیز نہیں پہنچی میری پیدائش اسلامی نکاح سے ہوئی۔

سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کی روایت ہے۔

بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حضرت آدم سے لے کر برائی سے نہیں بلکہ نکاح
سے منتقل ہوتا رہا ہوں حتیٰ کہ میرے والدین نے مجھے جنم دیا۔ مجھے اہل جاہلیت کی کوئی بری چیز نہیں
پہنچی۔ (۴۲)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت ہے:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرجت من نکاح غیر
سفاح (۴۳)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نکاح سے بغیر کسی برائی کے پیدا ہوا ہوں۔
سیدنا حضرت ابن عباس کی ایک اور روایت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے والدین نے کبھی کسی برائی کا ارتکاب نہیں کیا۔
اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ اصلاب طیبہ سے ارحام طاہرہ کی طرف اچھی حالت میں منتقل فرماتا رہا۔ جب دو گروہ
ہوئے تو میں بہترین گروہ میں رہا۔ (۴۴)

۲- خاندانی عظمت:

درج ذیل سطور میں حضور علیہ وسلم کی خاندانی عظمت کا جائزہ لیتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی خاندانی عظمت بیان فرمائی ہے چنانچہ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمیر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تبارق فرمائی، مخلوق سے حضرت آدم کی اولاد کا انتخاب کیا، حضرت آدم کی اولاد سے عرب کا انتخاب کیا، عرب سے قبیلہ مضر کا انتخاب کیا، مضر سے قریش کا انتخاب کیا، قریش سے بنی ہاشم کا انتخاب کیا اور مجھے بنی ہاشم سے منتخب کیا۔ میں نیک لوگوں سے نیک لوگوں کی طرف منتقل ہوتا رہا ہوں۔ جو شخص اہل عرب سے محبت رکھتا ہے میری محبت کی وجہ سے محبت ہے اور جو شخص اہل عرب سے بغض رکھتا ہے میرے ساتھ بغض کی وجہ سے رکھتا ہے۔ (۱۳۵)

ایک روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں خاندانی عظمت بیان فرمائی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا فرمایا پھر اس کے دو گروہ بنائے تو مجھے ان دونوں میں سے بہترین گروہ میں منتقل فرمایا۔ پھر ان کے مختلف قبائل بنائے مجھے ان میں سے بہترین قبیلے میں بنایا، پس میں گھر کے لحاظ سے تم سے بہتر ہوں اور ذات کے اعتبار سے بھی تم سے افضل ہوں۔ (۱۳۶)

۳- والدین مصطفیٰ کو زندہ کرنا اور آپ پر ایمان لانا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کی درخواست پر آپ کے والدین کو زندہ کیا گیا اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے پھر دنیا سے رخصت ہو گئے۔ چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جنون گھائی کی طرف پریشان اور غم کی حالت میں نزول فرمایا۔ آپ وہاں جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا کھڑے رہے۔ پھر آپ خوشی، خوشی واپس تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

آپ نے حجوں گھائی کی طرف پریشانی اور غم کی حالت میں نزول فرمایا۔ آپ نے وہاں کچھ دیر قیام فرمایا پھر خوشی کی حالت میں واپس تشریف لائے تو آپ سے پوچھا گیا کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا، تو اس نے میری والدہ کو زندہ کیا، تو وہ مجھ پر ایمان لائیں پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو واپس کر دیا۔ (۴۷)

اس روایت میں صرف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے زندہ کرنے اور ایمان لانے کا ذکر ہے۔ ایک دوسری روایت میں والد ماجد اور والدہ ماجدہ دونوں کا ذکر ہے۔ اس روایت کو علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ یوں بیان کرتے ہیں۔

انہ صلی اللہ علیہ وسلم سال ربہ ان یحیی ابویہ فاحیا ہما۔ فنا منابہ ثم اماتہما (۴۸) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کریم سے سوال کیا کہ آپ کے والدین کو زندہ فرمادے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے دونوں کو زندہ کر دیا۔ دونوں آپ پر ایمان لائے پھر اللہ تعالیٰ نے دونوں کو موت دے دی۔

اس روایت کے ذیل میں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ علامہ سہیل کا قول نقل فرماتے ہیں کہ۔
”اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، اس کی رحمت و قدرت میں کمی نہیں آسکتی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ اہل ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی اور بزرگی کا محور بنائے۔“
اس روایت میں حضور کی درخواست پر والد اور والدہ دونوں کے زندہ ہونے اور ایمان کا ذکر واضح صاف اور غیر مبہم الفاظ میں موجود ہے۔

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ حواشی درر کے حوالہ سے چند اشعار نقل فرمائے ہیں جو حضور کے والدین کے زندہ کرنے اور ایمان لانے کے سلسلے میں ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں۔

امنت ان اب النبی و امہ
حتی لقد شہدا له برسالتہ
وہ الحدیث و من یقول بضعفہ
فہو الضیف عن الحقیقۃ عار (۴۹)

”میں اس بات پر ایمان لایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد اور والدہ ماجدہ

(رضی اللہ عنہما) کو ابدی زندہ، قادر مطلق اور مالک نے زندہ کیا۔ حتیٰ کہ دونوں والدین کریمین انے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی) رسالت کی گواہی دی۔ اے شخص تو اس کی تصدیق کر کہ وہ سب کچھ رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لئے ہے، اور اس سلسلے میں حدیث موجود ہے۔ اور جو شخص اس حدیث کو ضعیف کہے وہ خود ضعیف اور حقیقت سے عاری ہے۔"

علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ واحیا ابویہ لہ حتی امنابہ (۵۰) اور اللہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کو زندہ کیا حتیٰ کہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

روایات بالا سے واضح ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کو زندہ کیا گیا اور آپ پر ایمان لائے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بعض ایسی روایات بھی ملتی ہیں جن میں صراحتاً موجود ہے کہ حضور اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ سے اجازت لیتے رہے لیکن اجازت نہ ملی۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ایسی روایات بہت پہلے کی ہیں اور منسوخ ہیں، کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کو بعد میں زندہ کیا اور وہ ایمان لائے۔ یعنی حجۃ الوداع کے موقع پر ایسا ہوا۔ چنانچہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس حقیقت کا بھی انکشاف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

فاحیا امہ و کذا اسہ لایمان بہ فضلا بطیفا
اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد اور والدہ ماجد کو آپ پر ایمان لانے کے لئے زندہ کیا۔ یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کشف و فضل ہے۔
اس کے ساتھ ہی علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں۔

ان اللہ احیا ہمالہ فامنا بہ و دلکذ فی حجة الوداع (۵۱)

بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کو زندہ کیا اور انہوں نے آپ پر ایمان لائے۔ یہ واقعہ (زندہ کرنے اور ایمان لانے کا) حجۃ الوداع کے موقع پر پیش آیا

طہارت نسب، خاندانی عظمت ابوین مصطفیٰ کو زندہ کرنے اور انہوں پر ایمان لانے کی تحقیقی اور نفیس بحث کے بعد ہمیں یہ نتیجہ اخذ کرنے میں مشکل نہیں رہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین

[Click For More Books](#)

قطعی مومن اور مسلمان ہیں۔

ابوین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان پر علماء امت کا اجماع

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان پر علماء امت کا اجماع ہے۔ چنانچہ علامہ احمد بن محمد القسطلانی، علامہ یوسف بن اسماعیل بن کثیر، محمد بن احمد القرطبی، علامہ علی بن محمد البغدادی، علامہ محمد بن یوسف الشامی، علامہ ابن جوزی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ اسماعیل حقی، علامہ جلال الدین سیوطی، علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی، صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مراد آبادی اور امام احمد رضا خان بریلوی وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اس مسئلہ کی تائید کی اور مستقل طور پر کتب تصنیف فرمائیں درج ذیل سطور میں اس سلسلے میں چند علماء کے تاثرات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بحالت نماز اپنے والدین کے احترام کے سلسلے میں ارشاد گرامی، ہے کہ:

اگر میں اپنے والدین کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو پالوں، خود عشاء کی نماز میں مصروف ہوں اور سورہ فاتحہ کی تلاوت بھی کر چکا ہوں، پھر (ان کی طرف سے) آواز دی جائے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو میں لبیک (میں حاضر ہوں) کہہ کر جواب دوں (۵۲)

علامہ قاضی ابوبکر بن عربی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کی عبارت یہ ہے۔

علامہ قاضی ابوبکر بن عربی رحمۃ اللہ علیہ جو آئمہ مالکیہ میں سے ایک ہیں، سے ایسے شخص کے بارے سوال کیا گیا جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے بارے کہتا ہے کہ وہ دوزخ میں ہیں، تو انہوں نے جواب دیا جو شخص یہ بات کہتا ہے وہ ملعون ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچاتے ہیں، ان پر دوزخ اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔“ (۵۳)

حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہے کہ۔

واعلم انه عليه الصلوة والسلام لم يشركه في ولادته من ابويه اخ

ولا اخته (۵۴)

یہ بات جان لینی چاہے کہ نبی کریم الصلوٰۃ والتسلیم کے ابا و اجداد یا ان کے بہن بھائیوں میں سے

کوئی مشرک نہیں تھا۔

امام مؤقف الدین بن قدامہ کے فتویٰ کی عبارت یہ ہے۔

من قذف ام النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل مسلما کان او کافرا ۱۵۵

جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ پر (شُرک وغیرہ کی) تہمت لگائے

اس کو قتل کیا جائے گا برابر ہے کہ وہ مسلمان ہو یا کافر۔

امام المحققین امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہے کہ حضور کے والدین کریمین

جنتی ہیں۔ چنانچہ ابو طالب کے تخفیف عذاب والی حدیث کے تحت فرماتے ہیں۔

”حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے جو قرب والدین کریمین کو ہے، ابو طالب کو اس

سے کیا نسبت، پھر ان کا عذر بھی واضح ہے کہ نہ انہیں دعوت پہنچی نہ انہوں نے زمانہ اسلام پایا، تو

اگر معاذ اللہ اہل جنت نہ ہوتے تو ضرور تھا کہ ان پر ابو طالب سے بھی کم عذاب ہوتا اور وہی سب

سے ہلکے ہوتے۔ یہ حدیث صحیح کے خلاف ہے، تو واجب ہوا کہ والدین کریمین اہل جنت ہیں۔ وند

الحمد“ (۵۶)

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ حضور کے والد ماجد کے اسم گرامی حضرت عبد اللہ

کے سلسلے میں گوہر افشانی فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اب ذرا چشم حق میں سے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مراعات الہیہ کے الطاف

خفیہ دیکھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا نام پاک ”عبد اللہ“ (رضی اللہ عنہ) کہ

افضل اسماء امت ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: احب اسماء لکم الی اللہ

عبد اللہ وعبد الرحمن (۵۷) یعنی تمہارے ناموں میں سے سب سے زیادہ پیارے نام اللہ

تعالیٰ کو عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔“ (۵۸)

[Click For More Books](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

چودہ سو سال بعد حقیقت کا انکشاف

۱۹۷۸ء کی بات ہے کہ حکومت سعودیہ نے مسجد نبوی شریف کی توسیع کے سلسلے میں پروگرام تشکیل دیا۔ پروگرام کے مطابق مسجد نبوی کے پاس جو قبور تھیں ان کو جنت البقیع میں منتقل کرنے کی کوشش کی گئی۔ ان قبور میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی سیدنا حضرت عبداللہ اور سات دوسرے صحابہ کی قبریں بھی تھیں۔ جب حضرت عبداللہ اور دوسرے صحابہ کی قبروں کو کھولا گیا تو ان کے اجساد مبارکہ بالکل تروتازہ اور صحیح حالت میں پائے گئے۔ یہ خبر تقریباً تمام اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ چنانچہ روزنامہ ”نوائے وقت جو بین الاقوامی شہرت حاصل کر چکا ہے“ کی خبر حاضر ہے۔

کراچی ۲۰ جنوری، یہاں پہنچنے والی ایک اطلاع کے مطابق مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی توسیع کے سلسلے میں کی جانے والی کھدائی کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کا جسد مبارک جس کو دفن کئے چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے بالکل صحیح و سالم حالت میں برآمد ہوا۔ علاوہ ازیں صحابی رسول حضرت مالک بن سونائی کے علاوہ دیگر چھ صحابہ کرام کے جسد مبارک بھی اصل حالت میں پائے گئے ہیں۔ جنہیں بعد ازاں جنت البقیع میں نہایت عزت و احترام کے ساتھ دفن دیا گیا۔ جن لوگوں نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا ان کا کہنا ہے کہ مذکورہ صحابہ کے جسم نہایت تروتازہ اور اصل حالت میں تھے۔“ (۱۵۹)

دلائل، براہین اور شواہد کی روشنی میں یہ مسئلہ پایہ ثبوت کو پہنچ گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اباؤ اجداد بالعموم اور والدین کریمین رضی اللہ عنہم اجمعین بالخصوص موحّد، مسلمان اور اہل جنت ہیں۔

حواشی

- ۱- دانش گاہ پنجاب لاہور۔ دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۱۲ ص ۷۹۶، پنجاب یونیورسٹی لاہور
- ۲- شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ سرورالمخزون (فارسی) مطبوعہ، دارالاشاعت دیوبند، ص ۳۔
- ۳- عبد الملک بن ہشام۔ سیرت النبی المعروف سیرت ابن ہشام، مطبوعہ، دارالفکر، بیروت، ج ۱، ص ۱۸۶ (فارسی)
- ۴- شیخ محمد رضا، محمد رسول اللہ مطبوعہ، تاج کمپنی لاہور، ص ۲۳۔
- ۵- احمد بن عبد اللہ البہیقی۔ دلائل النبوة مطبوعہ، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ج ۱ ص ۱۰۰
- ۶- محمد بن اسماعیل بخاری۔ صحیح بخاری شریف، قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۵۰۔
- ۷- ابوالحسن بن عبد اللہ البکری۔ کتاب الانوار و مصباح السرور و الافکار، مطبوعہ، مصطفیٰ البابی، مصر ص ۳۲۔
- ۸- شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوت (فارسی) مطبوعہ، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر، ج ۲ ص ۱۲۔
- ۹- ابوالحسن بن عبد اللہ البکری۔ کتاب الانوار و مصباح السرور و الافکار، مطبوعہ مصطفیٰ البابی، مصر ص ۳۹- ایضاً ص ۳۵
- ۱۰- ابوالحسن بن عبد اللہ۔ کتاب الانوار و مصباح، السرور و الافکار، مطبوعہ مصطفیٰ البابی، مصر ص ۳۵۔
- ۱۱- شیخ محمد رضا، محمد رسول اللہ، مطبوعہ، تاج کمپنی لاہور، ص ۲۵
- ۱۲- محمد بن یوسف الشامی، سبل الہدی والرشاد فی سیرت خیر العباد، مطبوعہ، قاہرہ ج ۱ ص ۳۹۱۔
- ۱۳- دانش گاہ پنجاب لاہور، دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۱۲ ص ۷۹۷، انحصال البکری ج ۱ ص

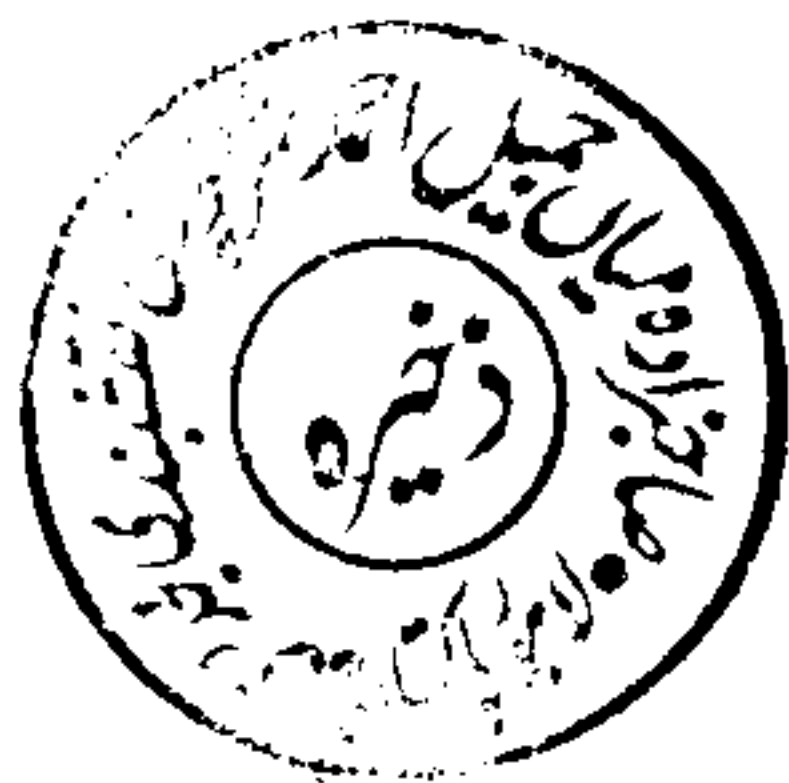
[Click For More Books](#)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

- ۳۲، سبل الهدى والرشاد، ج ۱ ص ۳۹۸۔
- ۱۴- محمد بن يوسف المشامی، سبل الهدى والرشاد فی سیرة خیر العباد، مطبوعہ، قاہرہ، ج ۱ ص۔
- ۱۵- شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، سرور المحزون (فارسی) مطبوعہ، دار الاشاعت دیوبند، ص ۳۔
- ۱۶- اسماعیل بن الکثیر، السیرة المحمّیة، مطبوعہ، عیسیٰ البابی، قاہرہ، ج ۱ ص ۱۰۲۔
- ۱۷- احمد بن عبد اللہ الیہتی، دلائل البیّنات، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت ج ۱، ص ۱۰۲۔
- ۱۸- علی بن مرجان الحلیمی۔ سیرت حلینیہ مطبوعہ، مصطفیٰ البابی، مصر، ج ۱ ص ۱۷۱۔
- ۱۹- علی بن مرجان حلیمی۔ سیرت حلینیہ مطبوعہ، مصطفیٰ البابی، مصر، ج ۱ ص ۱۷۱۔
- ۲۰- علامہ جلال الدین سیوطی، الدرر المنیفة فی الالباء الشریفہ، مطبوعہ، حیدرآباد دکن، ص ۳۔
- (۲۱) القرآن، ۲۶: ۲۱۹ (۲۲) الخازن، ۵: ۱۰۷ (۲۳) مسالک الخنفاء ۲۰
- (۲۴) الجمل ۳: ۳۹۶ (۲۵) (صاوی، ۳: ۲۸۷ (۲۶) تفسیر کبیر
- (۲۷) محمد بن احمد قرطبی۔ الجامع لاحکام القرآن، مطبوعہ، بیروت، ج ۱۳ ص ۱۴۴۔
- (۲۸) علی بن محمد بغدادی۔ تفسیر خازن، مطبوعہ، مصطفیٰ البابی، مصر، ج ۲ ص ۱۲۹
- (۲۹) عبدالرحمن بن جوزی۔ زاد المسیر فی علم التفسیر مطبوعہ، منتبہ دار الفکر، بیروت، ص ۱۴۸۔
- (۳۰) شیخ اسماعیل حقی، تفسیر روح البیان، مطبوعہ، مطبعہ عثمانیہ، ج ۶ ص ۳۱۳۔
- (۳۱) علامہ جلال الدین سیوطی۔ التعظیم والمنة فی ان ابوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنة مطبوعہ حیدرآباد دکن ص ۵۰۔
- (۳۲) علامہ جلال الدین سیوطی۔ المحصائص الکبریٰ (عربی) مطبوعہ، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ج ۱ ص ۳۸۔
- (۳۳) علامہ سیوطی۔ الحادی للفتاویٰ، مطبوعہ، بیروت، ج ۶ ص ۲۳۲۔
- (۳۴) صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مراد آبادی، خزائن العرفان فی تفسیر القرآن، تاج کمپنی لاہور۔ ص ۵۴۴
- (۳۵) پیر محمد کرم شاہ الازہری: ضیاء القرآن ۲۶: ۲۱۷ زیر حاشیہ ۱۱۲۔ ضیاء القرآن، بلیکسٹرز لاہور۔

- (۳۶) محمد بن اسماعیل بخاری۔ صحیح بخاری، مطبوعہ، قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۱ ص ۵۰۳۔
- (۳۷) احمد بن محمد القسطلانی۔ سیرت محمدیہ ترجمہ مواہب لدنیہ، مطبوعہ، محمد علی کارخانہ تجارت کتب، کراچی ج ۱ ص ۱۸۰۔
- (۳۸) احمد بن محمد القسطلانی۔ سیرت محمدیہ ترجمہ مواہب لدنیہ، مطبوعہ، محمد علی کارخانہ تجارت کتب، کراچی ج ۱ ص ۱۸۰۔
- (۳۹) علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی۔ جواہر البہار، مطبوعہ، مصطفیٰ البابی، مصر، ج ۱ ص ۲۸۱۔
- (۴۰) علامی نبھانی، الانوار الحمدیہ، مطبوعہ، ترکی، ص ۱۵۔
- (۴۱) علامی نبھانی، الانوار الحمدیہ، مطبوعہ، ترکی، ص ۱۵۔
- (۴۲) علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی، الانوار الحمدیہ، مطبوعہ، ترکی، ص ۱۵۔
- (۴۳) علامہ جلال الدین سیوطی۔ المحصائص الکبریٰ، مطبوعہ، مکتبہ نوریہ فیصل آباد ج ۱ ص ۳۷۔
- (۴۴) علامہ جلال الدین سیوطی۔ المحصائص الکبریٰ، مطبوعہ، مکتبہ نوریہ فیصل آباد ج ۱ ص ۳۷۔
- (۴۵) محمد بن یوسف الشامی۔ سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، مطبوعہ، قاہرہ ج ۱ ص ۹۹۔
- (۴۶) علامہ عبدالرحمن بن جوزی، الوفا باحوال المصطفیٰ، مطبوعہ دارالکتب الحدیثیہ مصر، ج ۱ ص ۷۸۔
- (۴۷) علامہ جلال الدین سیوطی۔ نشر العالمین المنیفین فی احوال الابوین الشریفین، مطبوعہ حیدرآباد دکن۔
- (۴۸) علامہ جلال الدین سیوطی۔ السبل الجلیلۃ فی الالباء العلیہ، مطبوعہ، حیدرآباد دکن، ص ۹۔
- (۴۹) امام احمد رضا بریلوی۔ شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام، مطبوعہ، نوری کتب خانہ، لاہور۔
- (۵۰) علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی۔ جواہر البہار، مطبوعہ، مصطفیٰ البابی، مصر، ج ۱ ص ۲۸۱۔
- (۵۱) علامی سیوطی۔ الدرر المنیفہ فی الالباء الشریفۃ مطبوعہ، حیدرآباد دکن، ص ۷۔
- (۵۲) علامہ سیوطی۔ الحاوی الفتاویٰ، مطبوعہ، بیروت، ج ۲ ص ۱۳۱۔
- (۵۳) علامہ سیوطی۔ الحاوی الفتاویٰ مطبوعہ، بیروت، ج ۲ ص ۱۳۳۔

- (۵۴) علامہ یوسف بن اسماعیل نبحانی، الانوار المحمدیہ، مطبوعہ، ترکی، ص ۱۶۔
- (۵۵) علامہ جلال الدین سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، مطبوعہ، بیروت، ج ۲ ص ۲۳۳۔
- (۵۶) امام احمد رضا خاں بریلوی۔ شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام، مطبوعہ، نوری کتب خانہ، لاہور۔
- (۵۷) امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، مطبوعہ، مطبع مجبائی لاہور ج ۳ ص ۱۰۶۔
- (۵۸) امام احمد رضا بریلوی، شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام، مطبوعہ، نوری کتب خانہ لاہور۔
- (۵۹) روزنامہ ”نوائے وقت لاہور“ مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۷۹ء۔



[Click For More Books](#)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فنِ تصوّف کا عظیم شاہکار

چشمہ فیض شریانی

حالات و تعلیمات

تالیف:

محمد حسین قصوری نقشبندی

ناشر،

ادارہ علم و ادب، والٹن، لاہور

ملنے کا پتہ:

ضیاء القرآن پبلسٹیٹیشنز گنج بخش روڈ، لاہور

بذریعہ ڈاک منگوانے کا پتہ:

مرکز میلاد، مدینہ سٹور، نزد ریجرز ہیڈ کوارٹرز

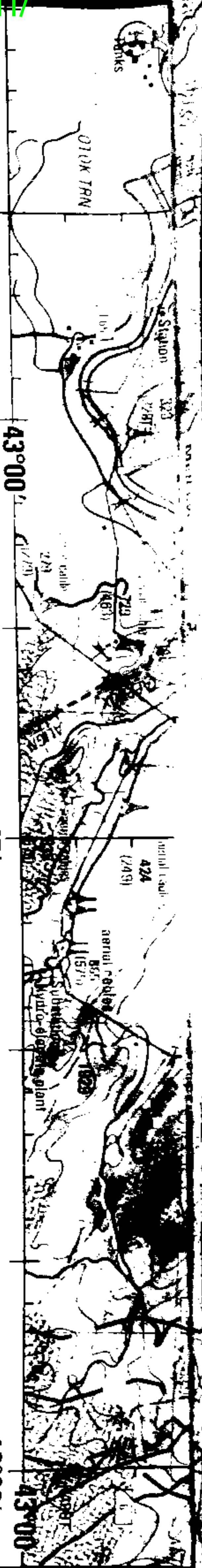
غازی روڈ لاہور

ELEVATIONS IN FEET
QUOTE IN PIEDI

BOUNDARIES

NOTES

Reprinted by FEMA 12 98



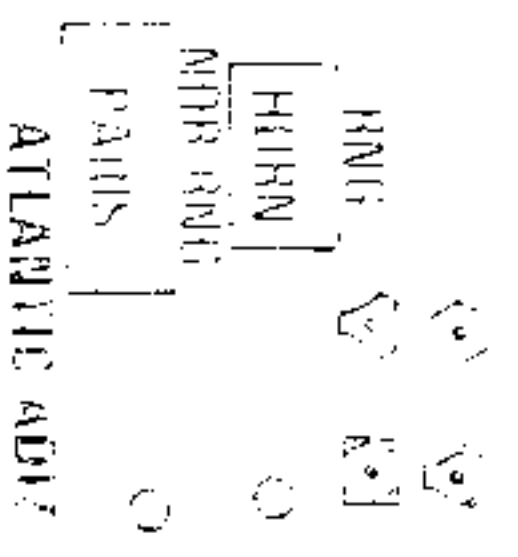
Italy or Civil

275

Pattern unknown

Lower entity Boundary Zone

Upper entity Zone of Separation



INSTRUCTIONS

From top - above sea level
From top - above ground level



NSN 7641014106111

006

15011A NIK 23012

58671

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	_____	انوار المحمدیہ فی سیرت المصطفویہ (حصہ اول)
تالیف	_____	مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری کوٹلوی سیالکوٹ
کتابت	_____	جمیل مرزا، بی اسے رنگ پورہ سیالکوٹ
طباعت	_____	بار اول
ناشر	_____	قادری کتب خانہ مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالکیم علیا رتہ تحصیل بازار سیالکوٹ
صفحات	_____	۳۲۲
تاریخ اشاعت	_____	۱۸ صفر المظفر ۱۳۹۶ھ
قیمت	_____	مجلد ۵۰/۶۱ روپے
مطبوعہ	_____	پتہ: پورہ سیالکوٹ

943

وَصَلَّى اللهُ عَلَى نُورِكُزُوشِد نُورِ بِاِپِيْدَا
زِيں دَر رُحْبَتِ اَوْ سَاكِنِ فَلَكَ دَر عَشَقِ اَوْ شِيْدَا
دُو چَشْمِ زَكِيْنَش دَا كِه مَازِ اِغِ الْبَصْرِ خَوَانَد
دُو زَلْفِ عَنَبَرِ سِيْنَش دَا كِه دَا لَيْلِ اِذَا يَغْشَا
اَكْرَ نَامِ مُحَمَّدِ رَا نِيْسَا وِرْدِ شَفِيْعِ اَدَمِ
نَهْ اَدَمِ يَانْتِ تُوْبَهْ نَهْ نُوْحِ اِزْ عَسْرَقِ نَجِيْنَا
زَمْرِ سِيْنَهْ اَشْ جَا مَحِيْ اَلْمِ شَرْحِ كَلِّ بَرِ خَوَالِ
زَمْرِ حَشِ چِرْمِي پُرْسِي كِه سُبْحَانَ الَّذِي اَسْرَعِي

(علامہ جامی علیہ الرحمۃ)

بِگِيْنِ خْتَمِ رِسَالَتِ مُحَمَّدِ عَرَبِي
شَفِيْعِ رُوْزِ قِيَامَتِ مُحَمَّدِ مُحَمَّدَا
اَكْرَنَهْ وَا سَطَهْ رُوْنِيْ وَا مَوْتِيْ اُوْلُوْ
خَدَا تِيْ خَلْقِ نَهْ كَفْتِيْ قَسْمِ بِ لَيْلِ وَ نَهَارِ

(شیخ سعدی علیہ الرحمۃ)

انتساب

فقیر اس تالیف کو حضور پر نور، نور علی نور، شرف یوم النور، رسول مکرّم، شفیع معظم، نور مجتہم، سید مرسلان، شفیع عاصیاں، نبی معین و ان، وسیلہ بکیاں، سیاح لامکاں، مالک کون و مکاں، محبوب رب دو جہاں، ختم المرسلین، شفیع المذنبین، راحت العاشقین، رحمۃ للعالمین، مدنی تاجدار، مطلوب کردگار، سرور کائنات، مغز موجودات، باعث تخلیق کائنات، منبع کمالات، مختار کائنات، خلاصہ موجودات، حبیب کبریا، مالک ہر دوسرا، شافع روز جزا، راز دار رب العلاء، احمد مجتہب محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و التحیات و التسلیمات کی بارگاہ بگیں پناہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سولا کہ کو کافی ہے اشارہ تیرا

۱۸ صفر المظفر ۱۳۹۶ھ

بروز جمعرات

فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ
سیالکوٹ

فہرست

۲۲ - سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۰	۹	۱ - ماخذ کتاب
۲۳ - سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۲	۱۷	۲ - دعوتِ غور و فکر
۲۵ - سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۳	۱۹	۳ - مقصود تالیف
۲۶ - سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۴	۲۴	۴ - حرف آغاز
۲۷ - سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۴	۳۱	۵ - مدنی تاجدار
۲۸ - سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۵	۳۶	۶ - خطبہ
۲۹ - سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۵	۳۷	۷ - قد جبار کم من اللہ نور کی آیت کی ۱۶ مستند مفسرین کے تفسیر
۳۰ - سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۷	۳۸	۸ - قد جبار کم من اللہ نور کی دو بیوں دیوبندیوں کے دو مفسرین کے تفسیر
۳۱ - سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۸	۵۱	۹ - مثل نورہ کمشکوٰۃ آیت کی ۱۲ مفسرین سے تفسیر
۳۲ - سیدنا عبد اللہ بن زبیری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۸	۵۵	۱۰ - سراجا منیرا کی اکابرین سے تشریح
۳۳ - سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۹	۵۶	۱۱ - سراجا منیرا کی دیوبندیوں اور وہابیوں سے تشریح
۳۴ - سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۹	۶۲	۱۲ - نورِ مصطفوی کے متعلق نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ص ۶۲ کا عقیدہ
۳۵ - سیدنا عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہما کا عقیدہ - ۹۰		
۳۶ - مدینہ منورہ کے لوگوں کا عقیدہ - ۹۱	۶۶	۱۳ - سرکارِ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ
۳۷ - سیدنا عوف بن ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۹۱	۶۹	۱۴ - سیدنا آدم علیہ السلام کا عقیدہ
۳۸ - صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ - ۹۲	۷۱	۱۵ - سیدنا جبریل علیہ السلام کا عقیدہ
۳۹ - سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۹۴	۷۲	۱۶ - سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ
۴۰ - سیدہ اُمّ عثمان ثقیفہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۹۵	۷۴	۱۷ - اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ
۴۱ - حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۹۶	۷۵	۱۸ - سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
۴۲ - بہدانی صحابیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۹۷	۷۶	۱۹ - سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
۴۳ - سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۹۸	۷۷	۲۰ - سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
۴۴ - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۹۹	۷۸	۲۱ - سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ
۴۵ - سیدہ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۱۰۰	۷۹	۲۲ - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

- ۱۲۹ - ۶۳ - شاہ عبد الرحیم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
۱۳۱ - ۶۴ - شاہ ولی اللہ کا عقیدہ -
۱۳۳ - ۶۵ - شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
۱۳۷ - ۶۶ - علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
۱۳۹ - ۶۷ - اکابرین و بابیہ اور دیانہ کا عقیدہ -
۱۴۳ - ۶۸ - ہندوؤں اور سکھوں کے حوالہ جات -
۱۴۰ - ۶۹ - تخلیق کے لحاظ سے سب سے اول -
۱۴۲ - ۸۰ - محمد نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا -
۱۴۳ - ۸۱ - حضرت آدم علیہ السلام کی کیفیت
۱۴۴ - ۸۲ - اول ماخلق اللہ نوری
۱۴۵ - ۸۳ - اصل کائنات حضور ہیں -
۱۸۱ - ۸۴ - من نورہ کا مطلب -
۱۸۲ - ۸۵ - جب سبیل امین کی عمر
۱۸۳ - ۸۶ - حضور علیہ السلام کی حقیقت بشر نہیں
۱۸۵ - ۸۷ - لولاک لما خلقت الافلاک
۱۸۷ - ۸۸ - پیشانی آدم میں نور محمدی
۱۸۸ - ۸۹ - نور محمدی کی تسبیح کی آواز
۱۸۹ - ۹۰ - حضرت خواکی پیدائش اور مہر
۱۹۰ - ۹۱ - حضرت خواک ملائکہ کی مبارک
۱۹۱ - ۹۲ - پیشانی شیت میں نور محمدی اور عہدہ کا ذکر
۱۹۲ - ۹۳ - زوجہ شیت کو مبارک اور انوش سے عہدہ
۱۹۲ - ۹۴ - انبیاء کا نور محمدی سے مستفیض ہونا -
۱۹۵ - ۹۵ - مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کا عقیدہ -
۱۹۷ - ۹۶ - امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
۱۹۹ - ۹۷ - نور محمدی کی برتری اور عظمت -
۲۰۰ - ۹۸ - سے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی
۲۰۱ - ۹۹ - دعائے خلیل اکبر نوید مسیحا -
۱۰۱ - ۴۶ - حضرت ہند بنت اُمّہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ -
۱۰۴ - ۴۷ - ہفستین، محدثین اور سلف صالحین کا عقیدہ -
۱۰۴ - ۴۸ - سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ -
۱۰۷ - ۴۹ - سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ -
۱۰۸ - ۵۰ - حضرت عبداللہ بن مبارک اور ابن جوزی کا عقیدہ -
۱۱۰ - ۵۱ - محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
۱۱۱ - ۵۲ - امام ابو الحسن اشعری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
۱۱۲ - ۵۳ - علامہ نیشاپوری اور قسطلانی کا عقیدہ -
۱۱۳ - ۵۴ - امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
۱۱۴ - ۵۵ - علامہ عبدالغنی نابلسی اور مجدد الف ثانی کا عقیدہ -
۱۱۵ - ۵۶ - علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
۱۱۶ - ۵۷ - امام غزالی اور اسماعیل حقی کا عقیدہ -
۱۱۶ - ۵۸ - علامہ جلال الدین سیوطی اور زرقانی کا عقیدہ -
۱۱۸ - ۵۹ - شیخ ابوالواہب شاذلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
۱۱۸ - ۶۰ - شیخ احمد بدوی احمد بغدادی اور ملا علی قاری کا عقیدہ -
۱۲۰ - ۶۱ - علامہ سبیلی، قاضی عیاض اور علامہ حلبی کا عقیدہ -
۱۲۱ - ۶۲ - سید عبدالرحمن العیدوس اور سلیمان جزولی کا عقیدہ -
۱۲۲ - ۶۳ - علامہ شہاب الدین خجاسی اور عبدالحق محدث کا عقیدہ -
۱۲۳ - ۶۴ - علامہ عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
۱۲۴ - ۶۵ - علامہ خرپوتی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
۱۲۴ - ۶۶ - شیخ زادہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
۱۲۵ - ۶۷ - مولانا روم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
۱۲۶ - ۶۸ - علامہ معین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
۱۲۸ - ۶۹ - علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
۱۲۸ - ۷۰ - علامہ دحلان مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
۱۲۸ - ۷۱ - شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
۱۲۸ - ۷۲ - علامہ عبدالرحمن جامی فرید الدین عطار اور محمد عبید اللہ کا عقیدہ -

- ۲۲۴ حضرت حسان بن ثابت کا بیان
- ۲۲۵ حضرت عبدالمطلب کا خواب
- ۱۲۵۔ اہل کتاب کے پاس حضرت عبداللہ کی پیدائش کی نشانی
- ۲۲۶۔ اُمتِ محمدیہ کی شان
- ۲۲۸ حضرت صفیہ کے والد اور چچا کا بیان
- ۱۲۸۔ تورات میں مدینہ منورہ کے نام
- ۱۲۹۔ حضرت موسیٰ کا اُمتِ محمدیہ میں داخل ہونے کی خواہش کرنا۔
- ۱۳۰۔ موجودہ انجیل میں نبی آخر الزماں کی شان
- ۱۳۱۔ نور کی گواہی
- ۱۳۲۔ غیب کی خبریں دینے والا نبی
- ۱۳۳۔ دُنیا کا سردار
- ۱۳۴۔ شانِ مصطفویٰ کے متعلق عیسائی علماء کا اقرار
- ۱۳۵۔ موقوف شاہِ مصر کا بیان
- ۱۳۶۔ سطح نامی کاہن کا بیان
- ۱۳۷۔ رسالتِ مصطفیٰ تا قیامت ہوگی۔
- ۱۳۸۔ آلِ غالب کے لیے دُعا۔
- ۱۳۹۔ شاہِ ہرقل کے پاس تصویر
- ۱۴۰۔ حضرت عیسیٰ کے وصی کا بیان
- ۱۴۱۔ شاہِ حبش اور حضرت عبدالمطلب
- ۱۴۲۔ اُمیہ بن اُصلت کا واقعہ
- ۱۴۳۔ حضرت جابر و ابن عبداللہ بارگاہِ رسالت میں
- ۱۴۴۔ ورقہ بن نوفل کی شہادت
- ۱۴۵۔ حضرت سلمان فارسی کا اسلام قبول کرنا
- ۱۴۶۔ احمد مجتبیٰ کی آمد
- ۲۰۳۔ کتب سابقہ میں نبی آخر الزماں کی شان
- ۱۰۱۔ یہود کا حضور کی آمد سے پہلے ان کے وسیلہ سے فتوحات اور نفع حاصل کرنا۔
- ۱۰۲۔ وَكَانُوا مِنْ قَبْلِ يَسْتَفْتُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا کی مستند مفسرین اور دیوبندی اور وہابی مولویوں کی کتب سے تفسیر
- ۱۰۳۔ موجودہ تورات میں نبی آخر الزماں کی نشانی
- ۱۰۴۔ ہجرتِ مصطفیٰ کا تذکرہ۔
- ۱۰۵۔ بنی تجار کی لڑکیوں کے گیت کا تذکرہ۔
- ۱۰۶۔ حضور پر نور کی تشریف آوری کا انتظار
- ۱۰۷۔ شانِ مصطفویٰ کے متعلق علماء یہود کا اقرار
- ۱۰۸۔ ۲۲ یہودیوں کا مسلمان ہونا۔
- ۱۰۹۔ ہارون علیہ السلام کی اولاد کا مدینہ منورہ میں قیام کرنا
- ۱۱۰۔ تورات میں سیرتِ مصطفیٰ
- ۱۱۱۔ یہود کا اپنے بچوں کو شانِ محمدی بتانا اور ذکرِ سوگنا
- ۱۱۲۔ حضرت عبداللہ بن سلام کا مسلمان ہونا۔
- ۱۱۳۔ حضرت عباس کا حضرت عبداللہ کے متعلق خواب
- ۱۱۴۔ اَنَا ذَالِكُمُ النُّورُ
- ۱۱۵۔ تورات اور انجیل میں نعتِ مصطفیٰ
- ۱۱۶۔ انکو ٹٹھے چومنے سے یہودی کی نجات
- ۱۱۷۔ اسمِ محمد کو چومنے کی برکت۔
- ۱۱۸۔ اسمِ محمد کی توہین کرنے والوں کا انجام
- ۱۱۹۔ یہودی مولوی کا اقرار: نورِ محمدی کو کوئی بچھا نہیں سکتا۔
- ۱۲۰۔ سیدنا عبداللہ کو قتل کرنے کا ارادہ
- ۱۲۱۔ حضرت عبداللہ بن سلام کی چھو پھی کا بیان
- ۱۲۲۔ بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی۔

۲۰۸	۱۷۲- حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۲۸۱	۱۴۷- انجیل برنا باس کے حوالہ جات
۲۱۰	۱۷۳- حضرت ذکریا علیہ السلام	۲۸۱	۱۴۸- نبیوں کا سراج
۲۱۱	۱۷۴- حضرت ارمیاہ و سلیمان علیہما السلام	۲۸۲	۱۴۹- محمد صلی اللہ علیہ وسلم خذ کے رسول ہیں۔
	۱۷۵- حضرت شعیب علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ	۲۸۲	۱۵۰- آدم علیہ السلام کے ناخنوں پر اسم محمد لکھا جانا۔
۲۱۳	کی وحی	۲۸۳	۱۵۱- مالک و مختار، حضور کی آمد کی خواہش
۲۱۳	۱۷۶- حضرت شعیب علیہ السلام	۲۸۴	۱۵۲- شانِ مصطفوی اور دینِ محمدی
	۱۷۷- حضرت حقوق حضرت دانیال	۱۵۳- باعثِ تخلیق کائنات، نبی کریم کے صدقے	میں برکت۔
۲۱۵	علیہما السلام	۲۸۵	
۲۱۷	۱۷۸- بتوں اور جنوں کی گواہی	۲۸۶	۱۵۴- عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۱۷	۱۷۹- سواخ نامی بت کی گواہی	۲۸۷	۱۵۵- قیامت کو شانِ محبوبی
۲۱۸	۱۸۰- غسان عامری کا ایمان لانا	۲۸۹	۱۵۶- مقامِ محمود، شفاعتِ کبرے
۲۱۹	۱۸۱- صمار نامی بت کی گواہی	۲۹۰	۱۵۷- رسولوں کی گواہی
	۱۸۲- درختوں اور پتھروں کی گواہی	۲۹۲	۱۵۸- انبیاء کی پیشانی پر مصطفیٰ کی نشانی
	۱۸۳- درخت کے سلام عرض کرنے پر یہودی	۲۹۳	۱۵۹- جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچو
۲۲۷	کا مسلمان ہونا۔	۲۹۳	۱۶۰- بادل کا سایہ کرنا
۲۲۷	۱۸۴- سنگریزوں کا رسالت کی گواہی دینا	۲۹۴	۱۶۱- چاند کا کلام کرنا
۲۲۸	۱۸۵- کیکر کے درخت کی گواہی	۲۹۵	۱۶۲- مبارکبادی کی لہر۔ رحمتہ للعالمین
	۱۸۶- درخت کا صدیقِ اکبر کو پہلا مسلمان ہونے	۲۹۸	۱۶۳- خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۲۹	کی بشارت دینا	۲۹۸	۱۶۴- محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۲۹	۱۸۷- کھجور کے گچھے کی گواہی	۳۰۰	۱۶۵- دینِ محمدی کا فائدہ، میرا رسول چاند ہے۔
۲۳۰	۱۸۸- درختوں کا حکم کی تعمیل کرنا	۳۰۱	۱۶۶- زبور میں داؤد علیہ السلام کی زبانی بشارتِ محمدیہ
۲۳۱	۱۸۹- درود یوار کا آمین کہنا	۳۰۲	۱۶۷- سیدنا داؤد علیہ السلام کو وحی۔
۲۳۱	۱۹۰- غارِ حرا اور کوہِ ثبیر کی التجا	۳۰۵	۱۶۸- انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکرِ مصطفیٰ کرنا
۲۳۲	۱۹۱- صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا سفر	۱۶۹- سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحائف میں ذکر	خاتم الانبیاء۔
۲۳۳	۱۹۲- کتابوں کے اشتہار	۳۰۶	۱۷۰- سیدنا یعقوب علیہ السلام کی وحی میں ذکرِ مصطفیٰ
		۳۰۷	۱۷۱- حضرت موسیٰ علیہ السلام

ماخذ کتاب

۱۔ قرآن پاک

مستند مفسرین کی کتب تفاسیر

- ۲۔ تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ
- ۳۔ تفسیر ابوالسعود از امام ابوالسعود علیہ الرحمۃ
- ۴۔ تفسیر جلالین از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
- ۵۔ تفسیر درمنثور از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
- ۶۔ تفسیر غرائب القرآن از امام محمد بن حسین نیشاپوری علیہ الرحمۃ
- ۷۔ تفسیر قرطبی از علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ
- ۸۔ تفسیر روح البیان از علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ
- ۹۔ تفسیر روح المعانی از علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ
- ۱۰۔ تفسیر عرائس البیان از
- ۱۱۔ تفسیر ابن جریر از امام محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ
- ۱۲۔ تفسیر سراج المنیر از امام محمد بن شریب بن علیہ الرحمۃ
- ۱۳۔ تفسیر مدارک از امام عبداللہ بن احمد نسفی علیہ الرحمۃ
- ۱۴۔ تفسیر ابن عباس از سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
- ۱۵۔ تفسیر معالم التنزیل از امام ابو محمد الحسین بنوی علیہ الرحمۃ
- ۱۶۔ تفسیر نمیناوی از امام عبدالرحمن بیضاوی علیہ الرحمۃ
- ۱۷۔ تفسیر صاوی از امام احمد الصاوی علیہ الرحمۃ
- ۱۸۔ تفسیر منطہری از قاضی سار اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ
- ۱۹۔ تفسیر حسینی از علامہ معین الدین واعظ کاشغری علیہ الرحمۃ
- ۲۰۔ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ
- ۲۱۔ تفسیر فتح العزیز از شاہ عبدالعزیز محدّد دہلوی علیہ الرحمۃ
- ۲۲۔ تفسیر مواہب الرحمن از علامہ سید امیر علی علیہ الرحمۃ
- ۲۳۔ تفسیر جامع البیان از شیخ تیسیم الدین علیہ الرحمۃ

۲۴۔ تفسیر محاسن التاویل از محمد جمال الدین قاسمی
۲۵۔ تفسیر موضح القرآن از عبد القادر دہلوی

وہابی ، دیوبندی مولویوں کی تفاسیر

- ۲۶۔ تفسیر شتائی از شاعر اللہ امرتسری
- ۲۷۔ تفسیر القرآن بکلام الرحمن از شاعر اللہ امرتسری
- ۲۸۔ تفسیر محمدی از حافظ محمد آف لکھو کے
- ۲۹۔ تفسیر فتح القدر از قاضی محمد بن علی شاکانی
- ۳۰۔ تفسیر فتح البیان از نواب صدیق حسن خان بھولوی
- ۳۱۔ تفسیر ترجمان القرآن از نواب صدیق حسن خان بھولوی
- ۳۲۔ بتویب القرآن از وحید الزمان
- ۳۳۔ تفسیر عثمانی از شبیر احمد عثمانی
- ۳۴۔ معارف القرآن از ادریس کاندھلوی
- ۳۵۔ معالم القرآن از محمد علی کاندھلوی

مستند محدثین کی کتب احادیث

- ۳۶۔ صحیح بخاری از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
- ۳۷۔ صحیح مسلم از امام مسلم بن الحجاج علیہ الرحمۃ
- ۳۸۔ جامع ترمذی از امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمۃ
- ۳۹۔ ابن ماجہ از امام ابو عبداللہ محمد علیہ الرحمۃ
- ۴۰۔ مظاہر حق از علامہ محمد قطب الدین علی خان علیہ الرحمۃ
- ۴۱۔ فتح الباری از امام شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
- ۴۲۔ طبرانی شریف از امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمۃ
- ۴۳۔ مشکوٰۃ المصابیح از امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ علیہ الرحمۃ
- ۴۴۔ سنن دارمی از امام عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی علیہ الرحمۃ

- ۶۰- کتاب الوفا از امام عبدالرحمن بن جوزی علیه الرحمة
- ۶۱- تلبیس ابلیس از " " " " "
- ۶۲- بیان میلاد النبوی از " " " " "
- ۶۳- جواهر البحار از علامه یوسف نجفانی علیه الرحمة
- ۶۴- حجة العالمین از علامه یوسف نجفانی علیه الرحمة
- ۶۵- شواهد الحق از " " " " "
- ۶۶- جامع کرامات الاولیاء از " " " " "
- ۶۷- الزوار المحمدیه از " " " " "
- ۶۸- طیب الغرار " " " " "
- ۶۹- الدلالات الواضحات " " " " "
- ۷۰- فضل الصلوة از " " " " "
- ۷۱- وسائل الوصول از " " " " "
- ۷۲- شفا شریف از " " " " "
- ۷۳- نسیم الریاض از علامه شهاب الدین خفاجی علیه الرحمة
- ۷۴- شرح شفا از ملا علی قاری علیه الرحمة
- ۷۵- جمع الوسائل از " " " " "
- ۷۶- موضوعات کبیر از " " " " "
- ۷۷- شرح قصیدہ امالی از " " " " "
- ۷۸- کتاب الموفق از امام موفق بن احمد بن علی علیه الرحمة
- ۷۹- وفار الوفا از علامه مہرودی علیه الرحمة
- ۸۰- اعلام النبوة از قاضی ابوالحسن ماوردی علیه الرحمة
- ۹۱- شرح الطحارۃ از صدر الدین علی-
- ۹۲- نزہتہ المجالس از علامہ عبدالرحمن صفوری علیه الرحمة
- ۹۳- القول البدیع از علامہ محمد بن عبدالرحمن سخاوی علیه الرحمة
- ۹۴- مقاصد الحسنہ از " " " " "
- ۹۵- الضو اللامع از " " " " "
- ۹۶- طبقات ابن سعد از

- ۳۵- سنن نسائی از امام احمد بن شعیب النسائی علیه الرحمة
- ۳۶- اشعة اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیه الرحمة
- ۳۷- مرقات از علامہ علی قاری حنفی علیه الرحمة
- ۳۸- مستدرک از امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ علیه الرحمة
- ۳۹- تلخیص المستدرک از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی
- ۵۰- بوداؤ و طبیاسی از علامہ سلیمان بن اود طبیاسی علیه الرحمة
- ۵۱- سنن ابوداؤد از امام سلیمان بن الاشعث علیه الرحمة
- ۵۲- مصنف عبد الرزاق از امام عبد الرزاق محدث علیہ الرحمة
- ۵۳- منتخب الصحیحین از امام یوسف نجفانی علیه الرحمة
- ۵۴- بیحجۃ النفوس از امام ابو محمد عبد اللہ بن ابو جبرہ علیه الرحمة
- ۵۵- عمدة القاری از امام بدر الدین عینی علیه الرحمة
- ۵۶- ارشاد الساری از امام شہاب الدین احمد قسطلانی علیه الرحمة

اکابر محدثین اور اہل سیر محققین کی مستند کتب

- ۵۷- تاریخ کبیر از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیه الرحمة
- ۵۸- مواہب اللدنیہ از امام احمد قسطلانی علیه الرحمة
- ۵۹- زرقانی از امام محمد بن عبد الباقی علیه الرحمة
- ۶۰- کلیتہ الاولیاء از امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ ہسینی علیه الرحمة
- ۶۱- دلائل النبوة از " " " " "
- ۶۲- خصائص کبیر از امام جلال الدین سیوطی علیه الرحمة
- ۶۳- انیس الجلیس از " " " " "
- ۶۴- مسالک الخفاریہ از " " " " "
- ۶۵- مقامات التذلیہ از " " " " "
- ۶۶- الدرر المنیفة از " " " " "
- ۶۷- تعظیم و المننہ از " " " " "
- ۶۸- نظم العیقان از " " " " "
- ۶۹- دلائل النبوت از امام ابو جبر احمد بن حسین بیہقی علیه الرحمة

- ۱۷۸- حدیقه ندیہ
- ۱۷۹- موارد الحنیہ
- ۱۸۰- خیر الموائس
- ۱۸۱- فوائد حلبیہ
- ۱۸۲- النسان کامل
- ۱۸۳- التوشل بالنبی از ابو حامد بن مرزوق علیہ الرحمۃ

دیوبندی اور وہابی اکابرین کی کتب

- ۱۸۴- الجواب الصحیح از ابن تیمیہ
- ۱۸۵- اعلام الموقعین از ابن قیم
- ۱۸۶- کتاب الروح از ابن قیم
- ۱۸۷- زاد المعاد از " "
- ۱۸۸- بدائع الفوائد از " "
- ۱۸۹- مجموعۃ الرسائل والمسائل از محمد بن عبدالوہاب نجدی
- ۱۹۰- صراط مستقیم از اسماعیل دہلوی قسطل
- ۱۹۱- منصب امامت از " "
- ۱۹۲- فنج الطیب از نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی
- ۱۹۳- ہدیۃ السائل از " "
- ۱۹۴- خطیۃ القدس از " "
- ۱۹۵- آثار القیامہ از " "
- ۱۹۶- المقالة الفصیحة از " "
- ۱۹۷- اختلاف النبلاء از " "
- ۱۹۸- افاضات الیومیہ از اشرف علی تھانوی
- ۱۹۹- ادراج ثلاثہ از " "
- ۲۰۰- حسن العزیز از " "
- ۲۰۱- قصص الاکابر از " "
- ۲۰۲- نشر الطیب از " "

- ۱۵۱- الفاسر رحیمیہ از شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
- ۱۵۲- انقباء فی سلاسل انبیاء از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
- ۱۵۳- اطیب النعم از " " " " " "
- ۱۵۴- بہجات از " " " " " "
- ۱۵۵- قرۃ العینین از " " " " " "
- ۱۵۶- تفسیر عزیزی از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
- ۱۵۷- یستان المحشین از " " " " " "
- ۱۵۸- اسنی المطالب از شیخ محمد بن سیدروس علیہ الرحمۃ
- ۱۵۹- گلزار معرفت از حاجی امداد اللہ ہاجرینی
- ۱۶۰- مثنوی تحفۃ العشاق از حاجی امداد اللہ ہاجرینی
- ۱۶۱- نالہ امداد غریب از " " " " " "
- ۱۶۲- جہاد اکبر از " " " " " "
- ۱۶۳- بال جبریل از علامہ اقبال علیہ الرحمۃ
- ۱۶۴- از مغان حجاز از " " " " " "
- ۱۶۵- اسرار دروز از " " " " " "
- ۱۶۶- اقبال نامہ
- ۱۶۷- سیف الملوک از میان محمد جمہلی علیہ الرحمۃ
- ۱۶۸- التعلیق العجیب از علامہ عبدالحی لکھنوی
- ۱۶۹- الفوائد البہیہ از " " " " " "
- ۱۷۰- حجۃ الاسلام از اکبر شاہ نجیب آبادی
- ۱۷۱- رد المحتار از
- ۱۷۲- تنویر العلوب از
- ۱۷۳- ختم النبوة از علامہ شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ
- ۱۷۴- صلوۃ الصفاۃ از " " " " " "
- ۱۷۵- حدائق بخشش از " " " " " "
- ۱۷۶- ذوق نعت از علامہ حسن بریلوی علیہ الرحمۃ
- ۱۷۷- تاریخ انجینس

۲۰۳. اشرف المواعظ از اشرف علی تھانوی
۲۰۴. بہشتی زیور از " " "
۲۰۵. شیخ الصدور از " " "
۲۰۶. التذکیر از " " "
۲۰۷. النور از " " "
۲۰۸. جمال الاولیاء از " " "
۲۰۹. کلید مشنوی از " " "
۲۱۰. دعواتِ عبدیت از " " "
۲۱۱. شکر النعمہ از " " "
۲۱۲. امداد المشتاق از " " "
۲۱۳. للاقتصاد فی التعلیہ والاجتہاد از اشرف علی تھانوی
۲۱۴. تصانیف قاسمی از قاسم نانوتوی
۲۱۵. تحذیر الناس از " " "
۲۱۶. معیار الحق از میاں بدر الدین دہلوی
۲۱۷. الطالع از قاضی محمد بن علی شوکانی
۲۱۸. سیرت النبی از شبلی نعمانی
۲۱۹. ترجمان السنۃ از بدر خانم بیہوشی
۲۲۰. التوسل از مشتاق احمد دیوبندی
۲۲۱. براین قاطعہ از خلیل احمد بیہوشی
۲۲۲. خطباتِ مداس از سلیمان ندوی
۲۲۳. شمیم الحبیب از مفتی الہی بخش کاندھلوی
۲۲۴. اکمال اشیم از عبداللہ گنگوہی
۲۲۵. دیباچہ شمائل رسول از محمد میاں صدیقی
۲۲۶. سیرت المصطفیٰ از ادیس کاندھلوی
۲۲۷. عقائد الاسلام از " " "
۲۲۸. مقدمہ مقاماتِ عربیہ از ادیس کاندھلوی
۲۲۹. بشارت النبیین از " " "
۲۳۰. آفتاب نبوت از قاری محمد طیب
۲۳۱. راہ سنت از سرفراز گلگڑوی
۲۳۲. تبریہ النواظر از " " "
۲۳۳. تبلیغ الاسلام از " " "
۲۳۴. سیرت خاتم الانبیاء از مفتی محمد شفیع کراچی
۲۳۵. میلاد نامہ از خواجہ حسن نظامی
۲۳۶. معارفِ مشنوی از محمد اختر دیوبندی
۲۳۷. حیاتِ اشرف از غلام محمد
۲۳۸. رحمۃ للعالمین از عابد میاں
۲۳۹. اسلام از عاشق الہی میرٹھی
۲۴۰. تذکرۃ الخلیل از " " "
۲۴۱. عقیدہ الاسلام از انور شاہ کاشمیری
۲۴۲. امداد السلوک از رشید گنگوہی
۲۴۳. بیاضِ یعقوبی از محمد یعقوب نانوتوی
۲۴۴. عقائد الاسلام از مولوی طاہر قاسمی
۲۴۵. عطر الوردہ از ذوالفقار علی دیوبندی
۲۴۶. المہند از حسین احمد مدنی
۲۴۷. شہاب المشاقب از " " "
۲۴۸. مجموعہ کمالاتِ عزیز زلی از " " "
۲۴۹. فضائلِ رود شریف از ذکریا سہارنپوری
۲۵۰. شمعِ توحید از ثناء اللہ امرتسری
۲۵۱. ترکِ اسلام از " " "
۲۵۲. مظالمِ روپڑی از " " "
۲۵۳. رحمۃ للعالمین از قاضی سلیمان منصور پوری
۲۵۴. سنیہ البشر از " " "
۲۵۵. شرح ایساہ الحسنی از " " "
۲۵۶. الصلوٰۃ والسلام از " " "

۲۸۱۔ فتاویٰ ستاریہ از عبدالستار دہلوی

ہندوؤں سکھوں مزارائیوں اور عیسائیوں کی کتب

- ۲۸۲۔ جنم ساکھی بالا از
- ۲۸۳۔ میثاق البنین از عبدالحق ودیارتھی
- ۲۸۴۔ عرب کا چاند از سوامی لکشمی
- ۲۸۵۔ رسولِ عربی از پروفیسر جی ایس
- ۲۸۶۔ ائمہ وید از سام
- ۲۸۷۔ مقدمہ ترجمہ قرآن از پادری

یہودیوں اور عیسائیوں کے موجودہ آسمانی کتب

- ۲۸۸۔ انجیل یوحنا از
- ۲۸۹۔ انجیل برنابا بس
- ۲۹۰۔ تورات استنار
- ۲۹۱۔ زبور
- ۲۹۲۔ یسعیاہ
- ۲۹۳۔ سفر پیدائش
- ۲۹۴۔ ملاکی
- ۲۹۵۔ مکاشفہ
- ۲۹۶۔ اگر تھیوں
- ۲۹۷۔ رسولوں کے اعمال

ہفت روزہ اخبار المحدثات

- ۲۹۸۔ المحدثات ۱۳ دسمبر ۱۹۳۷ء
- ۲۹۹۔ " " ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء
- ۳۰۰۔ " " ۲۱ اپریل ۱۹۳۷ء

۲۵۷۔ الجمال و الجمال از قاضی سلیمان منصور پوری

۲۵۸۔ سیرت ثنائی از عبدالمجید سوہروردی

۲۵۹۔ خطبات سلمان از " "

۲۶۰۔ تاریخ تقلید از اشرف سمنو بٹوکی

۲۶۱۔ ہندوستان میں المحدثات کی خدمات از

الوجہی امام خاں نوشہری

۲۶۲۔ تراجم المحدثات ہند از " " " "

۲۶۳۔ نقوش ابوالوفار از " " " "

۲۶۴۔ حیات اہلبی از اسماعیل سلفی گوہر انوالہ

۲۶۵۔ فضائل مصطفیٰ از نور حسین گرجاگھی

۲۶۶۔ حلیہ مصطفیٰ از علی محمد مصمصام

۲۶۷۔ تعلیماتِ مجددیہ از ملک حسن علی جامعی

۲۶۸۔ حیات و حید الزماں از عبدالمحلیم شہر

۲۶۹۔ مسدسِ حالی از الطاف حسین حالی

۲۷۰۔ تاریخ المحدثات از ابراہیم میرسیالکوٹی

۲۷۱۔ سراجِ منیر از " " " "

۲۷۲۔ احیاء المیت از " " " "

۲۷۳۔ واضح البیان از " " " "

۲۷۴۔ علمائے اسلام از " " " "

۲۷۵۔ بشاراتِ محمدیہ از " " " "

دہلیوں دیوبندیوں کی کتب فتاویٰ

۲۷۶۔ فتاویٰ اشرفیہ از اشرف علی تھانوی

۲۷۷۔ فتاویٰ رشیدیہ از رشید احمد گنگوہی

۲۷۸۔ فتاویٰ نذیریہ از نذیر حسین دہلوی

۲۷۹۔ فتاویٰ ثنائیہ از ثناء اللہ امرتسری

۲۸۰۔ فتاویٰ المحدثات از عبداللہ روپڑی

۳۲۸	-	الحدیث امرتہ ۲۸ فروری ۱۹۲۳ء
۳۲۹	-	یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء
۳۳۰	-	۱۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء
۳۳۱	-	۱۴ اپریل ۱۹۰۹ء
۳۳۲	-	۳۰ جولائی ۱۹۲۲ء
۳۳۳	-	۱۲ مئی ۱۹۲۳ء
۳۳۴	-	۱۳ مارچ ۱۹۲۱ء
۳۳۵	-	۲۱ جون ۱۹۱۲ء
۳۳۶	-	۷ جون ۱۹۲۰ء
۳۳۷	-	۲۱ جون ۱۹۲۰ء
۳۳۸	-	۲۴ ستمبر ۱۹۲۱ء
۳۳۹	-	۴ جون ۱۹۲۱ء
۳۴۰	-	۲۹ جنوری ۱۹۲۳ء
۳۴۱	-	۳۰ جون ۱۹۲۳ء
۳۴۲	-	۵ فروری ۱۹۰۹ء
۳۴۳	-	۲۹ اپریل ۱۹۲۸ء
۳۴۴	-	۴ مئی ۱۹۳۸ء
۳۴۵	-	۲ اکتوبر ۱۹۱۲ء

انخبار الاعظام

۳۴۶	-	الاعظام ۳ فروری ۱۹۵۶ء
۳۴۷	-	۱۱ ستمبر ۱۹۵۹ء
۳۴۸	-	۱۵ جون ۱۹۴۲ء
۳۴۹	-	۹ مارچ ۱۹۵۹ء
۳۵۰	-	۲ جنوری ۱۹۵۹ء
۳۵۱	-	۴ دسمبر ۱۹۵۷ء
۳۵۲	-	۲۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء

۳۰۱	-	الحدیث امرتہ ۳ ستمبر ۱۹۱۵ء
۳۰۲	-	۷ اگست ۱۹۰۸ء
۳۰۳	-	۴ فروری ۱۹۱۴ء
۳۰۴	-	۱۷ جنوری ۱۹۲۱ء
۳۰۵	-	۴ اکتوبر ۱۹۲۰ء
۳۰۶	-	۱۲ جون ۱۹۱۲ء
۳۰۷	-	یکم جنوری ۱۹۱۵ء
۳۰۸	-	۲۵ فروری ۱۹۲۲ء
۳۰۹	-	۳۰ مئی ۱۹۲۱ء
۳۱۰	-	۱۲ فروری ۱۹۱۵ء
۳۱۱	-	۵ نومبر ۱۹۲۳ء
۳۱۲	-	یکم اگست ۱۹۲۱ء
۳۱۳	-	۱۹۳۱ء
۳۱۴	-	نومبر ۱۹۲۳ء
۳۱۵	-	۳۱ مئی ۱۹۱۲ء
۳۱۶	-	۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء
۳۱۷	-	۲۴ جون ۱۹۳۶ء
۳۱۸	-	۱۲ اگست ۱۹۳۶ء
۳۱۹	-	۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء
۳۲۰	-	۱۲ جون ۱۹۱۲ء
۳۲۱	-	۲۹ جون ۱۹۲۰ء
۳۲۲	-	۳۰ جولائی ۱۹۲۳ء
۳۲۳	-	۲۷ اگست ۱۹۰۹ء
۳۲۴	-	۲۲ جولائی ۱۹۱۲ء
۳۲۵	-	۵ نومبر ۱۹۳۷ء
۳۲۶	-	۲۸ جون ۱۹۱۲ء
۳۲۷	-	۵ ستمبر ۱۹۱۳ء

اخبار محمدی دہلی

- ۳۷۷ - اخبار محمدی دہلی از ۱۵ مئی ۱۹۴۲ء
- ۳۷۸ - " " " " " " ۱۵ جولائی ۱۹۴۲ء
- ۳۷۹ - " " " " " " ۱۵ مارچ ۱۹۴۲ء
- ۳۸۰ - " " " " " " یکم ستمبر ۱۹۳۸ء
- ۳۸۱ - " " " " " " یکم مئی ۱۹۴۲ء
- ۳۸۲ - " " " " " " ۲۵ مارچ ۱۹۴۲ء
- ۳۸۳ - " " " " " " یکم جنوری ۱۹۴۲ء

دیگر مابیناے اور بہت روزہ رسائل

- ۳۸۴ - خدام الدین لاہور ۱۱ اپریل ۱۹۵۸ء
- ۳۸۵ - ترجمان الحدیث لاہور فروری ۱۹۷۱ء
- ۳۸۶ - تنظیم الحدیث روپڑ ۲۹ فروری ۱۹۳۵ء
- ۳۸۷ - سواد اعظم مراد آباد بیچ آفر ۱۳۳۸ھ
- ۳۸۸ - الاسلام دہلی فروری ۱۹۵۸ء
- ۳۸۹ - تنظیم الحدیث لاہور ۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء
- ۳۹۰ - الحدیث دہلی یکم ستمبر ۱۹۵۴ء
- ۳۹۱ - الحدیث دہلی یکم جنوری ۱۹۵۵ء

- ۳۵۳ - الاعتصام ۱۵ جنوری ۱۹۴۱ء
- ۳۵۴ - " " " " " " ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء
- ۳۵۵ - " " " " " " ۲۰ جنوری ۱۹۵۶ء
- ۳۵۶ - " " " " " " ۱۵ فروری ۱۹۵۴ء
- ۳۵۷ - " " " " " " ۳۰ جنوری ۱۹۵۹ء
- ۳۵۸ - " " " " " " ۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء
- ۳۵۹ - " " " " " " یکم جولائی ۱۹۴۰ء
- ۳۶۰ - " " " " " " ۱۲ ستمبر ۱۹۵۶ء
- ۳۶۱ - " " " " " " ۱۳ دسمبر ۱۹۵۷ء
- ۳۶۲ - " " " " " " یکم مارچ ۱۹۵۷ء
- ۳۶۳ - " " " " " " ۷ دسمبر ۱۹۵۶ء
- ۳۶۴ - " " " " " " ۲۲ جون ۱۹۵۶ء
- ۳۶۵ - " " " " " " ۱۹ اپریل ۱۹۷۴ء
- ۳۶۶ - " " " " " " ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء
- ۳۶۷ - " " " " " " ۱۱ دسمبر ۱۹۵۹ء
- ۳۶۸ - " " " " " " ۳ جون ۱۹۵۵ء
- ۳۶۹ - " " " " " " ۱۹ مارچ ۱۹۵۹ء
- ۳۷۰ - " " " " " " ۲۹ فروری ۱۹۵۲ء
- ۳۷۱ - " " " " " " ۱۲ اپریل ۱۹۷۴ء
- ۳۷۲ - " " " " " " ۱۲ جولائی ۱۹۵۷ء
- ۳۷۳ - " " " " " " ۲۷ جنوری ۱۹۵۶ء
- ۳۷۴ - " " " " " " جون ۱۹۵۹ء

الارشاد جدید کراچی

- ۳۷۵ - الارشاد جدید ۱۴ مئی ۱۹۵۷ء
- ۳۷۶ - " " " " " " یکم مئی ۱۹۵۶ء

دعوتِ غور و فکر

موجودہ دور میں طرح طرح کے فتنے پیدا ہوئے۔ اور پیدا ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ صرف اور صرف حق کو دانستہ طور پر قبول نہ کرنا اور باطل کی بلاوجہ حمایت کرنا ہے جو کہ آج فریڈ پٹی ہٹ دھرمی، عناد اور بغض کی صورت میں ہے۔ انسان کو یہ اچھی طرح ذہن نشین ہونا چاہیے کہ اس نے مرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔ عقائد اور اعمال کا محاسبہ ہوگا۔ پھر اس کی جزا اور سزا بھگتنا ہوگی۔ اس لیے اس تباہ کن روش کو چھوڑ کر عدل و انصاف کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر مسئلہ کے پہلو پر غور و خوض کرے تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ ہٹ دھرمی، بغض، عناد اور باتِ بائیں بدعت، شرک اور کفر کے فتوے لگانے والے حضرات کا مبلغِ علم کتنا ہے۔ کیا وہ عالم کہلانے، مسجدوں اور منبروں پر بیٹھ کر وعظ و نصیحت اور تقریر کرنے کے حقدار بھی ہیں یا کہ نہیں؟

آپ کے ہاتھ میں جو کتاب انوار المحمدیہ فی سیرۃ المصطفویہ ہے۔ اس کی ترتیب و تالیف کے وقت فقیر نے اس امر کو خصوصی طور پر مد نظر رکھا ہے کہ حضور پر نورؐ علیٰ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق جو پہلو بھی بیان کیا جائے تو بیان کرتے وقت تمام مذاہب کے ان کے اپنے مسئلہ اکابرین یا جن محدثین، مفسرین اور مورخین کی کتب کے حوالہ جات اپنی کتب میں انہوں نے درج کیے ہیں یا ان کے نزدیک جو جو مفسرین، محدثین اور مورخین مستند ہیں ان کی کتب کے حوالہ جات درج کیے جائیں۔

بہذا عدل و انصاف کا دامن ہاتھ میں لے کر اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے پر حقانیت واضح ہو جائے گی۔ اور وہ ایسے نتیجے پر یقیناً پہنچ جائے گا۔ کہ یہ جو اختلافات ہیں صرف اور صرف ان حضرات کے ہی پیدا کردہ ہیں جو علم سے کورے ہیں جن کو قرآنِ پاک، کتبِ لہادیت اور کتبِ سلف صالحین کا مطالعہ نہیں۔ نہ ہی اس پر عبور ہے۔ اور نہ ہی ان کی سمجھ ہے بلکہ ان کو تو اپنے مسلک

ہی کے اکابرین کی کتب کا بھی مطالعہ نہیں۔ اگر مطالعہ کیا ہوتا یا اوراق گردانی کی ہوتی تو کبھی اختلاف نہ رکھتے بلکہ اتفاق اور اتحاد سے اسلام کی تبلیغ و تشہیر کرتے۔

اس لیے فقیر نے اس کتاب کی ترتیب اور تالیف کے وقت کافی کتب کا مطالعہ کیا۔ اوراق گردانی کی اور کتب کی اصل عبارات اور صفحات درج کیے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حوالہ جات کی کتابوں کے ناموں کی آپ کو کئی کئی مسطور نظر آئیں گی۔

بعض عماد، ہٹ و صرمی اور باطل پرستی کو تار تار کرنے کی خاطر اس کتاب کے حاشیہ پر فقیر نے نہ ماننے والوں کے مسئلہ اکابرین اور دیگر متفقہ اکابرین کی شخصیت کے متعلق ان کی مستند کتب کے حوالہ جات مع صفحات درج کیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اجل جلالہ اپنے پیارے محبوب سرور کائنات، معجز موجودات، باعث تخلیق کائنات، منبع کمالات، سرکارِ دو عالم، شہنشاہِ عرب و عجم، نورِ مجسم، شفیع معظم، رسولِ مہترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے صدقہ حق بیان کرنے اور حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

الداعی

فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری عفرلہ
خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار اسیاکوٹ

انعام | اسے کتاب میں درج کردہ حوالہ جات
میں سے حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو
فی حوالہ بک ضد روپیہ انعام دیا جائے گا جو
کو غلط کہنے کے جسارت کرنے والا اگر غلط ہونا ثابت
نہ کر سکے تو اسے کو دو ضد روپیہ فی حوالہ مادہ الکرنا پڑگا
فقیر محمد ضیاء اللہ قادری عفرلہ

مُحَمَّدًا وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ رَسُولِهِ الْكَرِيمِ . بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

مقصود آلیف

زیر نظر کتاب اُس مبارک ذات کی سیرت پر لکھی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب ہیں۔ جو سرور کائنات اور مقرر موجودات میں بلکہ کون و مکان کا وجود انہیں کی ذات والا صفات سے ہی معروض وجود میں آیا۔ اور اس کائنات کی بستی ان ہی کے دم قدم سے قائم ہے۔ کوئی انسان اس شخصیت کے تمام پہلو تو کجا صرف ایک ہی پہلو عظمت اور برکات کا محقق نہ بیان کر سکتا ہے اور نہ ہی احاطہ تحریر میں لاسکتا ہے وہ ذات کس قدر عظیم ہے کہ جس کے صرف ایک وصفِ کریم کا تذکرہ قرآنِ کریم میں ربِّ کریم نے اِنَّكَ لَعَلَّ اَخْلُقَ عَظِيمٌ بیان فرمایا ہے۔ وہ وجود باوجود کس قدر مبارک ہے جس کو حقیقی معبود نے اپنی دلیل قرار دیتے ہوئے قرآن مجید میں یا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ كَمَا اعلان فرمایا۔ اُس کی شان کا کون اندازہ کر سکتا ہے جس کی رضا قادرِ مطلق چاہتا ہے اور اعلان فرماتا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ . جس کے ذکر خیر کی رفعت و عظمت کا بیان کرنا محال ہے جس سے خداوندِ قدوس کا یہ وعدہ ہو۔ اِذَا ذُكِرْتُ لِذِكْرِكَ مَعِيَ اُس کی شوکت کا کون اندازہ کر سکتا ہے جس کے لیے ربِّ دو جہاں مجملہ انبیاء کرام علیہم السلام سے یومِ میثاق کو لَتَوَعْمُنُنَّ بِهِ وَتَلْتَضَرَّنَّ کا عہد لے اور اس عہد پر خود اپنی گواہی کا بھی اعلان فرمائے۔ جس کی محبوبیت کا عالم تو یہ ہو کہ ربِّ انس و جہاں هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى فَمَا كَرِهَ الْاَعْرَافُ کہتے۔ اس کے جوہر و سنا کا شمار کون کر سکتا ہے کہ انبیاء کرام اور مسلمان عظامِ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جو بھی ملا اُسی کے صدقہ میں بلا اُس سے نسبت رکھنے کی برکات کا تصور کون کر سکتا ہے جس کے اُمتی ہونے کی خواہش مسلمان اور انبیاء علیہم السلام نے کی ہو۔ اس کے فیوض و برکات کا کون حساب کر سکتا ہے جس کے نام مبارک کا وسیلہ لینے سے سیدنا آدم علیہ السلام کی لغزش معاف ہوتی ہو، اُس کی نورانیت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے جس کے نور سے کائنات کے ذرے ذرے کو وجود

حاصل ہو جس کے مقامِ قرب کو سوچنے اور سمجھنے کے لیے عقل و فکر بالکل عاجز ہیں اور ایسا قربِ مرسلین
انبیاء اور ملائکہ میں سے کسی کو بھی حاصل نہ ہو اور نہ ہی ہو سکا۔ اس قرب کا بیان خود خالق کون و مکان جل
جلالہ نے سورۃ النجم میں دلی افتدالی فکان قاب قوسین اذی المبارک الفاظ میں فرمایا ہے
جس کی حکومت اور تصرف زمین و آسمان میں مستقیم ہے جس کی آمد آمد کی بشارتیں رسولوں اور نبیوں نے
دی ہیں جس کے مرتبہ بندی اور برتری کی سند و لائحۃ خیر لکے من الاولی آیت کریمہ
ہو اس کی بزرگی کا کیا کہنا کہ سید الملائکہ جس کے سامنے زائونے ادب تہ کرے اس کی شان ارفع و اعلیٰ
ہونے میں کون شک کر سکتا ہے جس کے رب ہونے پر اللہ تعالیٰ کو بھی فخر ہو۔ اس کی سیرت کا کائنات
بھر میں کما حقہ بیان کرنے کا کس کو دعویٰ ہو سکتا ہے۔ جس کے بارے میں خالق کائنات کی یہ گواہی ہو۔
لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ مِّنْ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیصٌ عَلَیْكُمْ
بِالْمُؤْمِنِیْنَ رُوْفٌ الرَّحِیْمُ۔ اس کی سیرت مطہرہ پر چلنا دین و دنیا کی خیرات اور بھلائیوں
جمع کرنا ہے۔ جس کے متعلق ارشادِ ربانی یہ ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُولِ اَحَدٍ
اَسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

ان سب حقائق کا اعتراف کرتے ہوئے اور ایمان لاتے ہوئے مفسرین، محدثین، مؤرخین اور اہل
سیر نے اس رب کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن کل عبوب محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی
بارگاہِ بکس پناہ میں اپنے عشق و محبت و اُلفت کا اظہار ان کے امن و رحمت سے وابستگی کو ذریعہ نجات
ان کے ذکر اقدس کو قلوب کی ضیاء اور روشنی کا عقیدہ، زندگی کا ستارہ، عذاب بچنے کا وسیلہ،
میدانِ محشر کی تپش گرمی اور پیاس سے محفوظ رہنے کا سبب، پل صراط سے سلامتی سے گزرنے کی ہدایت
قیامت کے روز آپ کے جھنڈے کے نیچے جگہ مل جانے اور بارگاہِ رب جبار و قہار میں سرخرو ہونے کا
ذریعہ سمجھتے ہوئے یہ ت کے موضوع پر کتب کے نذرانے اور گلہائے عقیدت پیش کیے ہیں۔

فقیر تو علم کے میدان میں بھی بیچ اور عمل کے میدان میں تو اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
میں سب سے بڑھ کر گنہگار ہے۔ حقیقت پر مبنی اس اعتراف کے باوجود بارگاہِ رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسلیم میں یہ ہر یہ حقیر لعنایتِ سیدی اسندی، مرشدی، مہرئی، مخدومی، محتمشی، منع رشد و ہدایت،
مخزنِ علم و حکمت، پیرِ طریقت، صاحبزادہ محمد شفیع صاحب قادری و امت برکاتہم العدمیہ سجادہ نشین

استاد عالیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات پیش کر رہا ہے کہ میرا صرف اور صرف انحصار اور دار و مدار
اسی پر ہے کہ

بد سہی چور سہی عبسہم و ناکارہ سہی اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کر یا تیرا
اور یہ سیرت کا نذرانہ اُس کریم روف اور رحیم رسول امین علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کی بارگاہ میں
پیش کر دیا ہوں جس کی رحمت کا سمندر بے کنار ہے۔ اُس میں میں کیا مجھ جیسے کروڑوں بلکہ بے شمار
اور لاتعداد گنہگار بھی ہوں تو اُن کے صرف ایک ہی اشارہ سے ہکنار اور مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں
میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی! مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا
یہ مدعا اور عقیدہ صرف فقیر کا ہی نہیں اور نہ ہی اس کو شرک قرار دیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ مدرسہ
دیوبند کے بانی مولوی قاسم صاحب نانوتوی بھی اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے اور اپنے مریدین اور
معتقدین کو بھی یہی درس اور تعلیم دیتے ہوئے حضور پر نور نور علی نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ
میں عرض گزار ہیں۔

مدد کر اے کریم احمدی کہ نہیں تیرے سوا مجھ قاسم بکس کا کوئی حامی و کار!
دیوبندی حضرات کے مولوی اشرف علی تھانوی بھی بارگاہ مصطفوی میں فریاد و نغظِ ندا سے اس
طرح کرتے ہیں۔

يَا مُتَّضِعَ الْعِبَادِ حُذْبِي
دستگیری کیجئے میرے نبی
لَيْسَ لِي مَلْجَأٌ سِوَاكَ اَعْتِ
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ
غَثِّي الذَّهْرُ يَا بَنَ عَبْدِ اللَّهِ
ابن عبد اللہ زمانہ ہے خلاف
لَيْسَ لِي طَاعَةٌ وَلَا عَمَلٌ
نہ کچھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس
يَا رَسُولَ الْاِلٰهِ يَا بَكْرِي
اَنْتَ فِي الْاِضْطِرَارِ مُعْتَدِي
کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی
مَسْنِي الضُّرِّ سَيِّدِي سَنَدِي
فَوْجِ كَلْفَتِ مُجْهِدِي اَغْلَابِي
کُنْ مَعِيثًا فَاَنْتَ لِي مَدَدِي
اے میرے مولا خیر لیجئے میری
بِيْحَبِيكَ فَهَوِيَ عَتَدِي
ہے مگر دل میں محبت آپ کی
مِنْ غَمَامِ الْغُومِ مُلْتَحِدِي

میں ہوں بس اور آپ کا دریا رسول اللہ ابرعم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی !!

(نشر الطیب ص ۱۹۲ مطبوعہ دیوبند)

مولوی اشرف علی تھانوی مسلک حق اہلسنت وجماعت کے اس عقیدہ کی ترجمانی کرتے ہوئے عارف
رومی مولانا جلال الدین علیہ الرحمۃ کا شعر لکھتے ہیں

اے لقاے تو جواب ہر سوال مشکل از تو حل شود بے قیل و قال

(ماہنامہ الحاوی ص ۲۵ ماہ رمضان ۱۳۲۸ھ - حیوۃ المسلمین ص ۷۹ المخب ص ۲)

مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی جو کہ دیوبندی حضرات
کے اکابرین میں سے ہیں کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی بھی بارگاہ نبوی میں استغاثہ
اس انداز میں پیش کرتے ہیں۔

جہاز اُمت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ
پھنسا ہوں بے طرح گردابِ عم میں ناخدا ہو کر مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ
شفیع عاصیاں ہو تم و سیدہ بیکیاں ہو تم تمہیں چھوڑا اب کہاں جاؤں تباؤ یا رسول اللہ
(گلزار معرفت ص ۱ مطبوعہ دیوبند)

عُسن کا کوئی بھی اس طرح استغاثہ کرتے ہیں۔

عاشق کی العبا ہے فانی الرسول ہوں اے بحر فیض لے خبر اپنے احباب کی!
(سیرت الرسول ص ۷)

فقیر کے اسی مدعا اور عقیدہ کی تائید غیر مقلدین و ہابی حضرات کے قاضی سلیمان مضمون پوری کی عبارت
سے بھی واضح ہو جاتی ہے۔ یہ القاب انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف ذاتی کی سرحد
دے کر لکھے ہیں۔

غریبوں کا محبت، مسکین کا سامتی، شاہوں کا تاج، آقاؤں کا آقا، علموں کا عُسن، بیٹوں
کا سہارا، بے آسراؤں کا آسرا، بے خانماؤں کا ماوا، درد مندوں کی دوا، چارہ گروں کا درمند۔
(سید البشر ص ۲ ج ۲)

مولوی الطاف حسین صاحب حالی بھی بارگاہ بکس پناہ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار میں فریاد

گناہ ہیں۔

اے خاصہ خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے اُمتِ پُتری آن کے عجب وقتِ پُرب ہے
(مسدس عالی ص)

سزاوار الوہابیہ مولوی شہار احمد امیر تہری نے بھی رحمتِ کائنات، شایخ روزِ جزا، مالک ہر دوسرا
محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و النبا کی نعت شریف کالی کالی والے آقا ذرا خبر لے، نمایاں سُرخ سے درج
کی ہے۔ جس میں مسلک حقِ امتِ سنت و جماعت کے اس عقیدہ اور نظریہ کی تائید ان اشعار سے ہو رہی ہے۔
کالی کالی والے آقا ذرا خبر لے منجھدھار میں ہے بیڑا خیر الانام اپنا
اے ناخداے اُمت اب آنکر ترادو عالم سے ورنہ شاہِ مٹتا ہے نام اپنا
(ابجدیث امیر تہری ۷ جولائی ۱۹۱۶ء)

فخر الوہابیہ مولوی نور حسین صاحب گرجا کھی کار لڑکار اسخ عرفانی بھی حضرت محمد مصطفیٰ علیہ
التحیۃ و النبا کو چارہ ساز جانتے اور سمجھتے ہوئے عرض گزار ہے کہ
میں بھی ہوں اُن کی چشمِ شفاعت کا منظر اے چارہ ساز میں بھی ہوں بیمارِ مصطفیٰ
(الاعتماد لاہور ص ۱۹۵۷ء)

حضور قطب الاقطاب، فرد الافراد، غوث الاعیاش، سید الاسیاد، شیخ الملک والجن
والانس علی الاطلاق بالاتفاق غوث الاعظم، غوث العالمین، شہنشاہ بغداد، سیدنا شیخ
محمی الدین ابو محمد عبدالقادر الجیلانی الحسینی الحسینی الجعفری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه عنہما کے وسیلہ
سے اللہ کریم جل جلالہ اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم قبول اور منظور فرمائیں ذریعہ نجات بنائیں
اور دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازیں۔ آمین ثم آمین۔

طالب شفاعت نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ الفتاوری غفرلہ
خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیالکوٹ۔

عرف آغاز

اہل دنیا گتھیاں دنیا کی سلجھاتے رہیں اپنا تو بس کام ہے مدح و ثنا سے مصطفیٰ علیہ السلام
حمد بے حد ہے اس خالق یکتا کی جس نے ڈوبتی انسانیت کو ساحلِ مراد تک پہنچانے کے لیے
آمنہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہا صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم کے لال کو بنا خدا بنا کر بھیجا اور رحمتہ للعالمین و خاتم النبیین
جیسے مناصبِ جلیلہ پر فائز کر کے کائنات کی صلاح و فلاح انہی کے اتباع پر موقوف کر دی۔ درود و سلام
اُس سیدِ ابرار پر جس نے بھولے بھگوں کو جادوۂ اسلام پر ڈال کر ربِّ العالمین کے دربار تک پہنچایا حقیقت
یہ ہے کہ انسان کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہ اپنے مالک کو جانے اور خلق کے لیے سب سے بڑی نعمت
یہ ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے یہ مسئلہ سیدِ کل ختم الرسل حضور سرورِ دو عالم مصطفیٰ علیہ السلام نے
حل فرمایا اور یہ نعمت انسان کو شہنشاہِ ارض و سما، تاجدارِ لولاک لما حضور احمد مجتبیٰ علیہ السلام نے
طفیل ملی۔ گویا شیخ عطار کے بقول یہ بھی جائز ہے۔

حمد بے حد مر خدا سے پاک را اک کہ ایماں داد مشت خاک را
اور بقول اقبال یوں بھی ٹھیک ہے۔
حمد بے حد مر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم آں کہ ایماں داد مشت خاک را
بات ایک ہی ہے انداز میں فرق ہے پہلے شعر میں حقیقت کا رنگ ہے اور دوسرے
میں مجاز کا۔ وہاں بذاتہ یہاں بفضلہ۔

دوسرے الفاظ میں انسانیت کی توجیہ سیاسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ جب پہلے وجود
خدا (Existence of God) کا اقرار کیا جاتے اور معرفانِ خدا حاصل ہو جاتے۔
وجودِ خدا کے منکروں نے خانہ پُری کے لیے اندھے مادے کو خدا ٹھہرا لیا اور شکم کی تاریک گڈنڈیوں
میں آوارہ ہو کر جادو و منزل سے بے خبر ہو گئے۔ دوسرے نے خدا کا وجود تو تسلیم کر لیا۔ مگر خدا کو
پہچاننے میں ٹھوکر کھائی۔ مظاہرِ قدرت سے لے کر سنگ و آتش تک کو خدا بنا لیا اور اشرف المخلوقات
ہو کر ہر قسم کی مخلوق کو اپنا مسبود گردان لیا۔ آخر فاران کی چوٹیوں سے رسالت کا آفتاب عالمات

اُبھر جس سے کفر و شرک کے اندھیرے چھٹ گئے۔ اور انسان کے فکر و نظر کو توحید و ایمان کے آجalon سے منور فرمایا گیا۔ ہاں حبیب اکرم نور مجتہد رسول محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جلوہ فرماتے گئے یہو کر کائنات کا سب سے دقیق مسئلہ حل فرما دیا ہے

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور کتہ و روں سے کھل نہ سکا !

وہ راز اک کملی واسے نے سمجھا دیا چند اشاروں میں !

کائنات کے محسن اعظم نے انسان کو ایمان دے کر نظام حیات بخشا اور ضابطہ اخلاق دے کر اسے انسانیت کے حسن سے آراستہ فرما دیا ہے

ہوں لاکھ سلام اُس آقا پر بُت لاکھوں جس نے توڑ دیئے

دُنیا کو دیا پیغام سکوں، طوفانوں کے رُخ موڑ دیئے

اُس رحمتِ عالم نے حصال کیا کیا نہ دیا انسانوں کو !!

دستور دیا، منشور دیا کچھ راہیں دیں کچھ موڑ دیئے

میرے آقا و مولا میرے ہی نہیں کائنات کے آقا و مولا، دارین کے ملجا و ماویٰ، عرش و

فرش کے شہریار، ارض و سما کے تاجدار، حضور احمد مختار علیہ التحیۃ و الثنار نے انسان کو اس کا اپنا بھی

عرفان بخشا اور خدا کا بھی۔ اُسے خالق کائنات کا بندہ بنا کر کائنات کا حاکم بنا دیا ہے

جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی کھلتے ہیں غلاموں پر اسرار شہنشاہی

اب انسان مرکزِ عالم بن گیا۔ گردشِ لیل و نہار کا محور بھڑا، حاصلِ کشتِ حیات ہوا۔ اس

نے مہر و ماہ پر کمندیں ڈالیں۔ مشرق و مغرب کے فاصلوں کو سیٹھا اور اپنوں بیگانوں کو وحدتِ نسلِ انسانی

کا درس دیا۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ کم از کم تہذیب و سائنس کی چکا چونڈ تو مغرب سے شروع ہوئی، نہیں

بلکہ عرب سے شروع ہوئی اور اکنافِ عالم میں اس کی شعاعیں پہنچیں۔ اوہام کی زنجیریں ٹوٹیں اور افکار

کی ظلمتیں دُور ہوئیں۔

انسان کو کمالات اس دربارِ دُور بار سے ملے اور اب بھی انسان کمالات کے حصول میں اسی

سرکار کا محتاج ہے۔ تہذیب و تمدن فلسفہ و منطق سائنس کی ترقی، انسان کے لیے سب سے بڑا کماں

نہیں بلکہ اس کی انسانیت اس کا عظیم ترین کماں ہے۔ سمندوں کی تہ میں غوطہ زنی، فضا کی وسعتوں

میں جست، زمین کے سینے میں اترنا، پہاڑوں کی چوٹیوں کی سیر سے اُس کی انسانیت کا کوئی تعلق نہیں
مچھلیاں سمندر کی تہ میں ہوتی ہیں، پرندے ہوا میں اُڑتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ہاں ہاں چاند پر چڑھنا
کمال نہیں۔ چاند کو مسخ کرنا کمال ہے (ذہیر تصوف لانا)

افسوس صد افسوس دورِ حاضر کے انسان نے سائنس کے ارتقار کو ہی اپنا ارتقا خیال کیا اور چند
اشارے کے فوائد و مصارف کے سمجھنے کو ہی معراجِ علم سمجھ لیا حالانکہ اسلام کے نور سے پھیلنے والی شعاعوں
کا یہ صرف ایک ہی پہلو تھا۔

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا! ورنہ گلشن میں علاجِ تنگیِ داماں بھی ہے
نتیجہ یہ نکلا کہ۔

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا زندگی کی شبِ تاریک سحر کرنے سکا!
ٹھونڈے والاسٹاروں کی گزرگاہوں کا اپنے افکار کی دُنیا میں سفر کرنے سکا!
یہ دور سائنس کا دور ہے۔ اس میں لوہے بجلی بھاپ وغیرہ کے خواص تو معلوم ہیں مگر انسانیت
کے خواص اور جبل ہیں، فاصلے سمٹ رہے ہیں، انسان بہم کٹ رہے ہیں۔ تہذیب کی روشنی بڑھ رہی
ہے دل تاریک ہو رہے ہیں۔ خود غرضی، افراتفری، انتشار و اختلال یہ اس دور کے خاص تحفے ہیں۔
آدمیت چھڑ رہی ہے۔ اخلاص لٹ رہا ہے شرافت ماتم کناں ہے، اخلاقی اقدار دم توڑ رہی ہیں،
مروت نالہ زن ہے انسانیت سسک رہی ہے اور تہذیبِ حاضر کے پاس اس کے دکھوں کا قطعاً
کوئی مداوا نہیں اس سسکتی انسانیت کو صرف اور صرف رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا آستانہ ہی بچا
سکتا ہے اور اس کا علاج ہے تو صرف انہی کا دیا ہوا نسخہ کیمیا۔

آل کتابِ زندہ تدریسِ حکیم حکمت اولیٰ زوال است و قدیم
نوعِ انساں را پیامِ آخریں! حامل اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم
گویا کائنات کو اب بھی ہمیشہ کی طرح قرآن کے دستور اور صاحبِ قرآن کے نور کی ضرورت
ہے۔ قد جبار کم من اللہ نور و کتابِ مبین کے ابدی پیغام میں اسی طرف اشارہ ہے۔
امتِ مسلمہ کا جو خیر الائم ہے اور جسے اقوامِ عالم کی امامت کا منصب دیا گیا ہے۔ فرض
اولین ہے وہ دوسریں تک سیرتِ مصطفیٰ کے انوار بھی پہنچائے اور قرآنِ حکیم کی تبلیغ بھی کرے۔

اس مقصد کے تحت ہر دور میں کام ہوا۔ مفسرین، مورخین اہل حال و قال نے اپنے اپنے رنگ میں بارگاہِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام میں قلم کا خراج عقیدت پیش کیا اور وقت کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسلام کی اشاعت فرمائی۔

زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ دورِ حاضر کے ایک عظیم مصنف و محقق یعنی حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری مدظلہ نے اسے تحریر فرمایا ہے۔ قادری صاحب چوتھویں صدی سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ صدی الحادوی فتوں اور گستاخانہ رجحانات کے اعتبار سے پہلے ادوار سے مختلف ہے۔ خارجی اور داخلی دشمنوں نے اسلام کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ اسلامی کے معاشی و سیاسی نظریات پر اعتراضات وارد کر کے طرح طرح کے شکوک و شبہات پھیلانے جا رہے ہیں اور نوجوان نسل کے ذہنوں کو مسموم اور ان کی فکر کو مفلوج کیا جا رہا ہے۔ اس بیرونی حملے کا کامیاب جواب اسی صورت میں ممکن تھا کہ داخلی طور پر ملت کی شیرازہ بندی ہو۔ مگر ایسا بھی نہ ہو سکا۔ فرد بندا شجرِ اسلام کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ حیرت ہے کہ جن مسائل پر آج تک کبھی اختلاف نہ ہوا یا لوگوں کی جذبت پسندی نے انہیں بھی معاف نہ کیا۔ زیادہ افسوس اس کا ہے کہ اکثر اختلافات شانِ سالکتاب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و رفعت سے متعلق ہیں۔ مسئلہ نور، علم غیب، حاضر و ناظر، ندائے یارسول اللہ یہ وہ مسائل ہیں جن پر کبھی دو رائے نہیں ہوتیں۔ اور اب اسلام کی داخلی فضا میں انہی مسائل پر جنگ و جدل، بحث و مناظرہ کے بازار گرم ہیں۔ سوچئے یہ کس قدر کہ بناک منظر ہے۔ جب خود اُمتی ہی اپنے نبی کو عام مبشر سے کچھ بھی زیادہ نہ ماننے پر مضر ہوں۔ اُس کے خداداد علوم وافرہ و کثیرہ پر معترض ہوں وغیرہ وغیرہ۔

مولانا قادری وقت کے ان تقاضوں سے بے خبر نہیں۔ وہ خارجی اور داخلی محاذوں پر معرکہ آزمائی کے ادب کے خوب اچھی طرح سے واقف ہیں۔ مرزا سیہ طلاحدہ، نجدیہ، وہابیہ اور روافض و خوارج سب ان کی مناظرانہ صلاحیتوں کا لوہا مانتے ہیں۔ مگر یہ کتاب بنیادی طور پر سیرت کی کتاب ہے۔ مولانا اس میں صرف اشباہی رنگ میں صورتِ سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات بیان کرنا چاہتے ہیں۔ اس ضمن میں وہ حیاتِ مقدسہ کے ہر پہلو پر مقدور بھرپور روشنی ڈالیں گے اور حسب ضرورت اختلافی موضوعات پر مثبت انداز میں دلائل و شواہد کے انبار لگاتے

چلے جائیں گے۔ پروگرام یہ ہے کہ علم کی ہر نوع سے فائدہ اٹھایا جائے اور جدید و قدیم نیز مشرقی و غربی فکر و نظر سے ایک گلدستہ نعتِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام تیار کیا جائے۔

اس وقت آپ کے ہاتھوں میں اصل کتاب کا صرف پہلا حصہ ہے۔ مولانا غلٹہ نے اس میں فقط تین موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اول الخلق ہونا۔

۲۔ حضور پر نور کا نور ہونا۔

۳۔ بشارات

امید یہ ہے ان مسائل پر ان سے زیادہ حوالجات اردو زبان پر کہیں بھی کیجا نہیں ملتیں مولانا اس دور میں اس فن (کثرتِ حوالجات) کے امام ہیں۔ اصاعروا کا بران کی تحقیقات پر حیرت زدہ ہیں اور منکرین دم بخود۔ یہ وہ وصف ہے جو ان کی ہر کتاب سے آشکار ہے بالخصوص سیرتِ غوث الثقلین تو پاکستان کے عوام و خواص سے خراجِ تحسین وصول کر چکی ہے۔ اس کتاب کی عظمت اسی سے ظاہر ہے کہ زبدۃ العارفین، قدوة السالکین سیدی و مرشدی قبلہ عالم حضور پیر سید علی حسین شاہ صاحب امت برکاتہم العالمین اور امام سیاست پیکرِ علم و عمل علامہ شاہ احمد نورانی مدظلہ نے تقریب کے رنگ میں مہر تصدیق ثبت فرمادی ہے۔ مولانا نے اس کتاب سے فاسخ ہو کر زیرِ نظر کتاب کی تیاریاں شروع کر دیں یا یوں سمجھو غوث الوری رضی اللہ عنہ کے کوچہ سے ہو کر خیر الوری علیہ الرحمۃ و الثنار کے آستانے پر پہنچے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بھی بجا ہے کہ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے اپنے (قادری) فقیر کو سید الثقلین و علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دروازہ دکھا دیا ہے۔ یہ بھی تو حضور غوثِ اعظم ہی کی عنایت ہے کہ مولانا کی زبان میں حد درجہ سلاست و اثر ہے بمصدقِ عہد دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔

ان کا لباس سادہ، خوراک سادہ اور اسی طرح ان کی زبان بھی سادہ ہے۔ سادگی کو بھی اگر ایمان کی نشانی قرار دیا گیا ہے تو ان کے ایمان کی کیفیت ظاہر و باہر ہے۔ مگر یہ سادگی پر کاری سے بھی آراستہ ہے۔ ان کے افکار میں باطل سوز بجلیاں چمکتی ہیں۔ ان کے دلائل کی قوت الوند شکن معلوم ہوتی ہے۔ ان کا سوز و دل اور نفس گرم گستاخانِ رسالت کے لیے پیغامِ ہلاکت ہے۔

یہ سچ ہے کہ ڈاکٹر علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے فلسفہ جدید کو عشق کے سمندر میں غوطہ زن کیا۔ یہ بھی درست ہے کہ اس صدی کے سب سے بڑے مفتی مولانا شاہ احمد رضا خاں قدس سرہ نے علم و افتاد میں عشق رسول کی رُوح پھونک دی اور یہ ان کا سب سے بڑا کمال ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ دورِ حاضر میں مولانا شاہ احمد نورانی نے خازنِ ریاست کو گلزارِ عشق بنانے کے لیے تگ و دو کی۔ اور کسی حد تک یہ بات بھی کہی جاسکتی ہے کہ مولانا قادری نے بحث و مناظرہ کی خشکیوں کو عشقِ رسول سے تر کر دیا ہے۔ مولانا ایک روشن خیال عالم دین شرف نگاہ مقرر، بلند پایہ خطیبِ عالی ہمت رہنما اور تحقیق پسند مصنف ہیں۔ ان کے کتب خانے میں مختلف علوم کی مختلف زبانوں میں ہزاروں کتب و رسائل ہیں۔ انہیں مطالعہ سے گہرا شغف ہے۔ ملک کے طول و عرض ان کی خطیبانہ لٹکڑوں سے گونج رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کی تحقیق بھری تحریریں مخالفین کو ساکت و صامت کر رہی ہیں۔ لیکن میں پھر کہوں گا ان سب سے بڑی عنایت ان کا جذبہ عشقِ رسول ہے جس نے خود ان کی تحریر و تقریر میں ایک نور بھریا ہے۔ یہ خاص شرف ہے جو ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔

یہ رتبہ بلند ملاحس کو مل گیا

خدا و مصطفیٰ دجل و علا فضل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل سے یہ وصف اس کتاب میں بھی پوری طرح موجود ہے بلکہ زیادہ ہے۔ کثرتِ حوالجات ہی سے سکون نہیں ملتا بلکہ اندازِ بیان بھی تسکین بیز ہے کتاب کا نام انہوں نے انوار المحمدیہ فی سیرت المصطفویہ تجویز فرمایا ہے اس میں ایک لطیف نکتہ بھی ہے۔ یعنی یوں تو حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور سے کون و مکان روشن ہیں مگر محمدیت حضور کی شانِ منظریت کی طرف اشارہ ہے۔

مصدرِ منظریت پر بے حد درود! منظرِ مصدیت پہ لاکھوں سلام! یہ رحمتِ للعالمین کی شانِ بے مثل ہے۔

مَنْزَرَةٌ عَنْ شَيْءٍ يَكُنِي مَحَاسِنِهِ
فَجَوْهَرًا الْجَسْنَ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ

کتاب کا نام بھی بتا رہا ہے کہ کیتانی کے انوار صرف ذاتِ مصطفیٰ اور سیرتِ مصطفیٰ میں ہیں یعنی کیا کہوں وہ آپ ہی اپنا جواب اب اس نقطہ نظر سے کتاب کو ملاحظہ فرمائیے۔

سطر اس کی تصدیق کرے گی اور نقطہ نقطہ اس نکتے کی وضاحت کرے گا۔
دُعا ہے مولائے اکرم رب عالم جل مجدہ اپنے محبوب کریم، رسولِ عظیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان
کے تذکارِ جمیل کو قبول فرمائے اور نوجوانانِ ملت کو اس سے بہرہ ور ہونے کی توفیق ارزاں فرمائے۔
مولانا باقی حصصِ دجن میں وصال شریف تک کے حالات ہوں گے، لکھ سکیں اور ہم سب کو
عشقِ رسول کی دولتِ نرمد نصیب ہو۔

عُرُ اُٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دُعا کے بعد
وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ
الْمُرْسَلِينَ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِينَ وَاصْحَابِهِ الْمُنْتَظَرِينَ -
دُعا گو۔

عبید المصطفیٰ محمد حسین آسی نقشبندی
ایم اے (اسلامیات) ایم اے (اُردو)
گواتے آستانِ لامانی علی پور شریف
پروفیسر گورنمنٹ اسلامیہ کالج سیالکوٹ

مدنی تاجدار

از تبرکاتِ عمدۃ المحققین زبدۃ المفسرین صد لانا فاضل علامہ سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمۃ
دائرۃ کائنات کا مرکز مجموعہ مخلوقات کا حرفِ اولیں، گلزارِ خلایق کا سب سے
ہستی کا پہلا نقش | نفیس پھول، آسمانِ وجود کا نیرِ اعظم وہ تابان و درخشاں نورِ عالم افروز ہے جس
جس کے ظہور نے اپنے پر تو جمال کے فیضان سے کائنات کو مالا مال کر دیا یہ کاتبِ قدرت کے قلمِ ایجاد
کا سب سے پہلا نگار ہے۔ اسی نے اپنے حسن و جمال زیبائی و بھائی خوبی دلربائی سے ہمہ تن سراپا زبان ہو کر اس
کی صنعت و حکمتِ علم و قدرت بدیع نگاری نادر طرازی اوصافِ کمال، عزت و جلال کی بر ملا شہادت
دی (علیہ ازہر صلوات و اطیب تسلیات) اس کی شان والا سے اُس کی شانِ عالی ظاہر ہوئی۔ اس
کی ہستی مقدس سے اُس کی ہستی پاک پہچانی گئی۔ آیت: **هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا**
مِنْهُمْ الْآيَةَ - هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ الْآيَةَ -
قرآن پاک ان آیاتِ طیبات میں یہ تعلیم فرماتا ہے کہ اللہ عز و علا تبارک و تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ سید ابراہیم
صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و بارک وسلم کے محاسن و اوصاف کی معرفت ہے۔ عالم کی تمام ہستیاں اسی پاک ہستی کا
صدقہ جہان کے سارے وجود اسی پاک وجود کا طفیل ہیں۔ بیشک ثانی اول پر موقوف اور اپنی ہستی میں اُسی کے دامن
کے ساتھ مربوط ہوتا ہے۔ مگر اس میں بھی شک نہیں اول اپنے وصف اولیت میں لاثانی سے اُس کا ثانی نہیں
اس ہستی مقدس کا کوئی نظیر ہے نہ مثیل، نہ ہمتا نہ عدیل۔ لاثانی نے لاثانی بنایا ہے۔ بے نظیر نے بے مثال پیدا
کیا ہے۔ اُس رُوحِ مصور جانِ مجسم پر بے شمار دُود جس کے وجود نے وجود بے کیف کا پتہ دیا اور جس کے
حُسنِ ملیح نے محبوبِ حقیقی کے حُسن کا حُطْبُہ پڑھا۔ وہ حُسنِ بے پردہ جو بے شمار حجاب رکھتا تھا۔ اور باوصف
غایتِ ظہور و اشراق کمالِ خفا و استتار میں تھا۔ ہر گلیں جلوہ افروز تھا اور کہیں نظر نہ آتا تھا۔
بے پردگی تو پردہ تو !! اے نورِ نظر حجابِ آ کے!
بچھو پاپاں نشان رکھتا تھا۔ اور بے نشان تھا اُس کا جلوہ دلربا مدنی محبوب کے رخسارِ نور میں نظر آیا۔
آئینہ کی جلانے یار کے رُخ سے بُرقع اٹھایا جو آنکھ میں نہ آسکتا تھا وہ دل میں سمایا جس کا پتہ نہ تھا وہ رہنما ہوا۔

عشاق کی راہ طلب میں حیرانی و پریشانی و دور ہوتی۔ مراد طالب سے ہم آغوش ہے اور طلب گرز و منذ کی تلاش
بے نشانی نشان بنی۔ اور پردہ دید کا ذریعہ ہوا چشم حرمال نصیب اور دید حیران کو دید جمال مستر آئی۔ نظر بازی
کے لطف اٹھانے اور جان و دل فدا کرنے کا موقع ملا۔

چھپ کے پردے میں آنکھ کے وہ حسین دل کے جھلے میں ہو گیا ہے مکین!
لاکھ پردے ہیں اور پردہ نہیں! جلوہ گر گشت یار پردہ نشین
غمزہ زن گشت حسن در بازار!

حسن ازل عربی شاہد کی طلعت میں نمودار ہوا۔ نور قدیم نے برزخی حجاب میں ظہور فرمایا۔ حق ہے کہ
یہ ذات برحق آئینہ حق نما ہے۔ عالم دنیا میں اس کا ورود و ظہور اور پیکر بشری اور صورت انسانی میں اس
کی جلوہ نمائی۔ اسی کو تعین اول کہتے ہیں۔ یہی مخلوقات کا مبداء اور نور الہی کا پہلا پرتو ہے۔ یہی نائب حق
اور خلیفہ مطلق ہے۔ یہی آفرینش عالم کا مقصود ہے۔
مقصود ذات تست و گر جملگی طفیل!

خَلَقْتَ الْخَلْقَ لَا عَرْضَ لَكَ وَمَنْزِلَتَكَ عَلَى كَوْلَاكَ لَمَّا
حدیث قدسی | خَلَقْتَ الدُّنْيَا يَعْنِي اللَّهُ تَعَالَى فَرَمَا تَابَعَهُ كَرِيمٌ فِي مَخْلُوقَاتِكَ كَوَأْسٍ لِيَسْئَلَهَا
تَاكْرُماً لِحَبِيبِكَ كِرَامَةً وَمَنْزِلَةً كِيُنْ كَوَعْرِفَتِ كِرَاوُنٍ۔ اگراپ نہ ہوتے تو میں ہرگز دنیا کو پیدا
نہ کرتا۔

تمام دنیا اسی پاک ہستی کی عزت و منزلت ظاہر کرنے کیلئے مخلوق ہوئی۔ ہر ممکن کو اسی کی اطاعت و مذمت
اسی کے اظہارِ شان و شوکت کے لیے وجود و رحمت ہوا۔ اسطوت البہیہ اور وجود حق اسی کے وجود مبارک سے
پیدا کیا گیا۔ جمال کبریائی کی معرفت اسی کی بدولت ہوئی۔ کاتب ازل نے سب سے پہلے جو و کس نقش رقم فرمایا
سے اول جس ذات اقدس کو ہستی عنایت کی وہ عربی تاجدار کا نور پاک تھا۔ یا جابراتِ اللہ خَلَقَ
نُورَ نَبِيِّكَ قَبْلَ الْاَسْتِيَاءِ اس نور پاک کو نبوت و رسالت کا جلیل منصب مرحمت کیا۔ اس
کی خلافتِ عظمیٰ و نبوتِ کبریٰ کا سکہ جاری ہوا۔ فرمانروائی و حکمرانی کے اعلان کیے گئے۔ نیابتِ حق کے اونگٹ
سر پر متمکن فرما کر عزت و جلالت کا تاج زیب سیر اقدس فرمایا۔ تخت نشینی و تاجپوشی کی دھوم مچی اور
ابھی تک آدم (علیہ السلام) کی روح جسم سے متعلق بھی نہیں ہوئی۔ ابو البشر کا پہلا بھی نہیں بنا گنت

نَبِيًّا وَآدَمَ بَيْنَ الرُّوحِ وَالجَسَدِ . كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمَ لِمَجْدَلِ فِي طِينَتِهِ .

بابائے شفیق ہر دو عالم فرزندِ خلف ترین آدم !

از عیسے مریمی موحشہ بر عالم و آدمی مقدم !

اے نام تو بر زمین محترم !

خوانند بر آسمانت احمد

کائنات میں کسی ہستی کا ظہور کسی نئے نقش کی نمود کسی وجود کا نہا نجانہ عدم سے قدم
نیا مولود انگنا بڑی پر لطف بات ہے جس کے لیے خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ انتظار کھینچے جاتے ہیں۔
آنکھیں شوق کے ساتھ دید کے لیے وا ہوتی ہیں۔ دلوں کو سرور کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ عام ازینکہ یہ
ہستی کسی رتبہ اور منزلت کی پہنچنے کی ہو جتنے کہ انسانی مصنوعات جو اپنے ہی جیسے افراد کی عقل و تدبیر کا نتیجہ ہیں۔
ان پر کس قدر خوشیاں کی جاتی ہیں۔ ریل جب ایجاد ہوئی اس پر کس حیرت و استعجاب سے لگائیں پڑیں اور
اس کی تعریف سے ہر زبان نے استلذاز کیا۔ ہوائی جہازوں کی خبریں کس شوق کے ساتھ سنی جاتی ہیں ان
کے تذکرے کس لطف کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں۔ تجربہ شاہد ہے کہ ہر نئی چیز سے طبیعت کو ایک ہلاکت
اور سرور حاصل ہوتا ہے۔ مشہور ہے کہ کل تجدید لَدُنْ جِبْ اَوْنِیٰ وَجِبْ اَوْنِیٰ مَوْجُودَاتِ اَوْرِ اِیْنِیٰ وَجِبْ اَوْنِیٰ
بناووں تعمیر کی ہوئی عمارت تک کا عالم ہستی میں نمودار ہونا۔ ایک وقعت رکھتا ہے اور فرح و انبساط کا مزہ
ہوتا ہے۔ دنیا اسی سے ایک نئی زمین حاصل کرتی ہے تو کسی اعلیٰ مخلوق کا پیکر وجود میں ظاہر ہونا اور صانع
عالم کی قدرت کے کرشمے اور بدیع نگاری کے مرقع کار و نما ہونا کتنی شان و شوکت کیسی عظمت و جلالت
کس قدر فرح و طرب کے لوازم اپنے ساتھ رکھتا ہوگا۔ اور دنیا میں اس کے ظہور سے کسی تجلی اور روشنی۔
کیسی دھوم دھام ہوگی۔

روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ ہر غریب اور ادنیٰ شخص کے یہاں سچے پیدا ہوتا ہے تو روزِ استقرارِ حمل
سے وضع کی ساعت تک ماں باپ عزیز و اقارب اور ان کے دوست احباب کے ساتھ کیسا پر لطف
انتظار کرتے ہیں۔ دعائیں مانگتے ہیں۔ امیدوں کے مزے لیتے رہتے ہیں۔ پیدائش کے وقت جب یہ نیا
مولود دنیا میں قدم رکھتا ہے تو سب پھول کی طرح کھل جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں۔
دوست احباب کو مزہ پہنچاتے ہیں وہ سن کر باغ باغ ہو جاتے ہیں خط بکھے جاتے ہیں۔ آ رہنے

جاتے ہیں۔ شیرینیاں تقسیم ہوتی ہیں۔ عیش و نشاط کی محفلیں ترتیب دی جاتی ہیں۔ دعوتیں کی جاتی ہیں۔ داؤد و ہش کا بازار گرم ہوتا ہے۔ خوشی کے سارے لوازم پورے کیے جاتے ہیں۔ پھر اسی خوشی کے دن کی یاد تازہ کرنے کے لیے سال بسال ساگرہ کی جاتی ہے۔ اور اُس میں دل کے حوصلے دکھائے جاتے ہیں۔ یہ تو معمولی معاشرت رکھنے والوں کا تذکرہ تھا۔ دُنیا میں اقبال و اقتدار رکھنے والے تاج و دیہم کے مالک تخت و سریر کے والی نئے مہمان کا کس کر و فر سے استقبال کرتے ہیں۔ اور تولد فرزند کی خوشی میں کیا کیا اولوالعزماں دکھاتے ہیں۔ یہ بھی ادنیٰ وجود ہیں۔ وہ اعلیٰ ترین کائنات جن کی پاک ہستیوں سے خدائے پاک کی ہستی پہچانی جاتے عالم میں انقلاب کر دیں۔ دُنیا کو سبعی و بہیمی خواص کے پنجے سے چھڑا کر ملکی صفات کے ساتھ مُتصف بنا دیں۔ نفسانی کدورتوں کو بجائے ربانی الوار سے قلوب کو معمور فرمادیں۔ انسانی نفوس کو شائستگی عنایت فرمائیں۔ دُنیا کو دستگیر بن کر قعر منلالت سے نکالیں۔ عدل و انصاف کے قوانین جاری کریں۔ ظلم و جہالت کی افواج کو شکست دیں۔ دُور افتادوں کو منازلِ قرب تک پہنچائیں۔ چھوٹے بہوؤں کو رب سے ملائیں۔ اُن کی ولادت مبارکہ عالم کے لیے رحمت جہاں کے لیے نعمت آفتاب کی طرح بلکہ اُس سے کہیں زیادہ اُن کا فیض برسرِ کرم ہے۔ اور کائنات کے تمام خوش نصیب اُس سے بہرہ اندوز اور فیضاب ایسی پاک ہستیوں کا ظہور اور اُس کی یادگاریں کس فرح و طرب کس خرمی و شادمانی۔ کس شان و شوکت۔ کس دھوم و دھام کی مستحق ہیں۔ آیت: **وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ أذكُرْ نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلْ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ** الْآيَةِ۔

جب ادنیٰ ہستیوں کے ظہور کی خوشی کی جاتی ہے۔ اور اُن کی یادگاریں قائم ہوتی ہیں تو اعلیٰ ترین کائنات اور مقصود آفرینش جو ذات ہو اُس کے رونق افروز ہونے کی کس قدر خوشی ہونا چاہیے اور اُس کی یادگاریں کس شان و شوکت کے ساتھ قائم کرنا لازمی ہیں۔ کارسازِ قدرت نے اس وجودِ اقدس کو نزلے انداز کے ساتھ عجب شان و شوکت سے ظاہر فرمایا۔ دُنیا میں تبدیلیاں ہوئیں۔ فصلی اور موسمی تغیرات نے ایک عظیم انقلاب پیدا کرنے والی ہستی کے درود کی خبر دی۔ قحطِ سالی رفع ہوئی۔ تمام جہاں مرفہ الحال ہو گیا۔ اس کو اس مولودِ مسعود کی دعوتِ عامہ اور ضیافتِ سرور کیسے خواہ صدقہ و خیرات سمجھے۔ حاصل یہ کہ عالمگیر مصیبت کے بجائے رحمتِ عامہ کا نزول ہوا۔ خشک اور چھلیل میدان سرسبز و شاداب ہوئے۔ سوکھے درخت پھل لائے۔ دُبلے جانور فرز بہ ہو گئے۔ بھوکے قحط زدہ سیر معلوم ہونے لگے۔ عالم کا نقشہ

بدل گیا۔ دنیا کی کاپی پٹ گئی۔ نظامِ قدرت کے عظیم الشان تبدل نے ایک ستر الہی کے ظہور کا پتہ دیا۔۔۔
نبت خانوں میں ہل چل مچی ببت سرسجاک ہوئے۔ جھوٹی خدائی کی جھوٹی شوکت خاک میں ملی۔ باطل سے بڑوں
کی رسوائی و خواری نے ان کے بطلان کی شہادت دی۔ آتش خانوں کی صد ہا سالہ آگ سرد ہوئی۔ عزت و
جبروت والے بادشاہوں کے قہر و ایوانِ زلزلہ میں آئے۔ فلکِ رفعت قلعوں کوہِ سباماں دیواریں شق
ہوئیں۔ کنگرے سر بسجود ہوئے۔ شیاطین کے تحت اٹ گئے۔ ربانی الوارِ خطہ خاک کی طرف متوجہ ہوئے۔
عالمِ ملائکہ میں دھو میں مچیں۔ روحانیات کے ورود سے صحنِ زمین پر ہو گیا۔ آرزو مند ان جمال کی چشم
تتناوا ہوئی۔ زکس منتظر کا فرش بچھا۔ رحمتِ الہی کا شامیاز تنا۔ گلشنِ تمنا میں باد مراد چلی۔ بامِ کعبہ پر علم سبز
نصب ہوا۔ کونین کے تاجدار کی آمد آمد کا غلغلہ مچا۔ جہاں نور سے معمور ہوا۔ فرح و طرب کے عالم پر قبضہ
کیا۔ شبِ غم نے بستر اٹھایا۔ صبحِ امید نے چہرہ دکھایا۔ ۲۰ اپریل ۱۹۵۷ء یا ۱۲ ربیع الاول کو صبح صادق
نے طلوع فرمایا۔ محکمہ کے مقام پر عبدالمطلب کے گھر میں عبد اللہ کے فرزند خلیل اللہ کے نورِ نظر کونین کے
سر زواریں کے تاجور نے آمنہ کے پیلو سے ظہور فرمایا۔ تشنگانِ جمال کو شرابِ دیدار سے سیراب فرمایا۔
آفتابِ حق و ہدایت طالع ہوا۔ نورِ الہی نے جلوہ فرمایا۔ تمام موجودات نے مرجامِ حیا کہا۔

ولد الحبيب ومثله لا يولد ولد الحبيب و خذ لا يتورد
ولد الحبيب مطيباً ومكحلاً فالنور من و جنانه يتوقد

يا قوم على النبي صلوا

تولبوا و تضرعوا و ذلوا

(ماہنامہ السواد الاعظم ص ۸ ربیع الآخر ۱۳۳۸ھ)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَحَمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَعْفِفُ بِهِ
وَلَوْ مِنْ بِيهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ
الْفُسِينَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ
لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَدَّ لَهُ وَلَا إِدْلَهُ وَلَا
مَوْلُودَ لَهُ وَلَا زَوْالَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسَيِّدَنَا
وَمَوْلَانَا وَمَلِجَانَا وَمَاؤُنَا وَأَوْلِنَا وَأَعْلَانَا وَحَبِيبَنَا وَحُبُوبَنَا
وَرُؤْفَنَا وَرَحِيمَنَا وَكَرِيمَنَا وَعَلِيمَنَا وَسَمِيعَنَا وَشَافِعَنَا وَ
لَصِيْبَنَا وَبَشِيْرَنَا وَنَذِيْرَنَا وَخَبِيْرَنَا وَكَفِيْلَنَا وَمَطْلُوبَنَا
وَكَيْلَنَا وَمَمْلِيْكَنَا وَمَالِكِ مَلِكِ رَبِّنَا يَا ذَا رَبِّنَا وَسَيِّدَنَا
وَمَطْلُوبَنَا وَمَقْصُودَنَا وَمَوْجُودَنَا وَنُورَنَا وَنُورَ اِيْمَانِنَا وَنُورَ
اِسْلَامِنَا وَنُورَ دِيْنِنَا وَنُورَ مِلَّتِنَا وَنُورَ شَرْعِنَا وَنُورَ رَبِّنَا وَ
نُورَ ذَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ صِفَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ سَمَوَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ
اَرْضِ رَبِّنَا وَنُورَ عَرْشِ رَبِّنَا وَنُورَ قَرْشِ رَبِّنَا وَنُورَ قَلَمِ
رَبِّنَا وَنُورَ لَوْحِ رَبِّنَا وَنُورَ كُرْسِيِّ رَبِّنَا وَنُورَ قَبُورِنَا وَ
نُورَ صُدُورِنَا وَنُورَ قُلُوبِنَا وَنُورَ بُيُوتِنَا وَنُورَ عِيُونِنَا وَنُورَ
اَجْسَادِنَا وَنُورَ اَجْسَامِنَا وَنُورَ اَرْوَاحِنَا وَنُورَ رِيْمِيْنِنَا وَنُورَ
اَيْدِيْنَا وَنُورَ اَوْلِيَانَا وَنُورَ اَخِيْرِنَا وَنُورَ ظَاهِرِنَا وَنُورَ بَاطِنِنَا
وَنُورَ عُلُوْمِنَا وَنُورَ قُرْآنِنَا سَيِّدِنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَآوَالِدِهِ وَخُلَفَائِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ
وَعَشْرَتِهِ وَبَنَاتِهِ وَعَشِيْرَتِهِ وَأَحْبَائِهِ وَأَوْلِيَاءِهِ أَحْبَعِيْن

بِرَحْمَتِكَ يَا اِذْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لِيْسَانَ
نَبِيِّ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ
بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

(پ ۶ ع ۷)

جس اللہ تعالیٰ کے پیار سے محبوب و مطلوب منزہ عن کل عیوب، دانائے غیوب
احمد مختار، گل کائنات کے تاجدار، پیاری اُمت کے نمگسار، بکیوں اور بے بسوں کے مددگار
محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی مبارک سیرت مطہرہ لکھی جا رہی ہے۔ رب
العالمین جل جلالہ نے ان کو اپنی مقدس، تمام کتابوں سے برتر اور افضل کتاب قرآن مجید،
فرقان حمید اور برہان رشید کی اس آیت میں ان کی آمد اور ان کی شان بیان کرتے
ہوئے ان کو نور قرار دیا ہے جیسا کہ اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے
اُن مستند مفسرین عظام محدثین کرام نے جنہیں سہ طبقہ اور گروہ کے اکابرین اور رہنما ان کو
مسلمہ اور مستند سمجھتے ہوئے اپنی اپنی کتابوں اور تقریروں میں ان کے حوالہ جات بیان کرتے
ہیں) اپنی اپنی کتب تفسیر اور کتب احادیث میں نور سے مراد سرور کائنات، مہمجز موجودات
منبع کمالات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحيات والتسليمات کی ذات بابرکات قرار دیا
ہے۔ ذوق و شوق میں اضافہ اور تسکین قلبی کی خاطر مفسرین اور محدثین کی اصل عبارات
پیش خدمت ہیں۔

تفسیر کبیرہ | امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اِنَّ الْمُرَادَ
بِالنُّورِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ نُورٍ

اے فخر الدین رازی! میرا سیا کوئی نے امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کو امام بہام لکھا ہے۔ (ابن عسکون ص ۱۰۰)

سے مراد محمد مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (تفسیر کبیر ص ۳۹۵ ج ۳ مطبوعہ مصر)

امام علاؤ الدین علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

تفسیر خازن | قَدْ جَاءَكُمْ
مِنَ اللَّهِ نُورٌ لِّعَيْنِي مُحَمَّدًا
بیشک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور
یعنی محمد مصطفیٰ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

(بقیہ صفحہ ۳۹) نیز لکھا ہے کہ امام فخر الدین رازی رضی اللہ عنہ عقیدہ اور مذہب کے مسلمان اہلسنت تھے۔ اور ان کی تفسیر کا اصلی نام مفاتیح الغیب ہے جو ہم باسمیٰ ہے۔ اسلامی کتب خانہ میں اس کی نظیر دوسری تفسیر میں نہیں پائی گئی۔ نہ منتقدین کی نہ متاخرین کی۔ ہم (ابراہیم میر) امام کے ہدف میں ورق کے ورق بھر دیتے لیکن خیال آیا کہ کیا یہ بزرگ امام میری توصیف کا محتاج ہے اور اس کی تصنیفات اس کی زندہ گواہ موجود نہیں ہیں؟ تفسیر کبیر کی تفسیر میں بھی ہم کئی ورق لکھ ڈالتے لیکن خیال آیا کہ اہل علم کے لیے خود تفسیر کبیر کا مطالعہ کافی ہے۔ ہمارے بیان کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں صرف اتنا کہوں گا کہ میرے (ابراہیم میر) اُستاد محترم حاملہ لوار السنن مولانا مولوی غلام حسن صاحب جو مختلف علوم عقیدہ و نقلیہ میں با مذاق عالم ہیں فرمایا کرتے ہیں کہ قرآن شریف کے اسرار معلوم ہونے کا ذریعہ ہے۔ خالق اکبر نے اس بزرگ کو اس لیے پیدا کیا تھا کہ اس کی کتاب عزیز کے اسرار معلوم ہو جائیں (المحدثات ص ۲۴ جولائی ۱۹۱۲ء) وہابیہ کے مولوی عبد المجید سوہروردی بیان کرتے ہیں کہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی تفسیر قرآن کے امام فخر الدین رازی کے بہت مداح تھے اور آپ کی تفسیر کبیر سے وہابانہ عقیدت رکھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے قرآن پاک کو جتنا سمجھا اسی تفسیر سے سمجھا۔ (الاعتصام لاہور ص ۱۹ اپریل ۱۹۶۴ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے تفسیر کبیر کو بے مثل تفسیر لکھا ہے (تفسیر واضح البیان ص ۲۵) وہابیہ کے حافظ محمد صاحب دہلوی نے امام رازی کو امام الزماں لکھا ہے (اخبار محمدی دہلی ص ۱۹۴۲ء) وہابیہ کے حافظ عبداللہ سوہروردی لکھتے ہیں کہ امام رازی کا پایہ علوم آلیہ اور عالیہ خصوصاً علم تفسیر میں اہل علم پر مخفی نہیں (درایت تفسیری ص ۹۶)

۱۔ ان تفسیر کے معتبر ہونے کا تذکرہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی (جو کہ وہابیہ غیر مقلدین کے سرخیل اور مقتدر رہنما شمار کیے جاتے ہیں) اس طرح کرتے ہیں کہ مجھ تفسیر معتبرہ کیا معقولی اور کیا معقولی مثل تفسیر کبیر و تفسیر معالم و جلالین و تفسیر فیضی و رحمانی و فتح البیان و جامع البیان و مدارک و سراج منیر باقی اگلے صفحہ پر

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا
سَمَاءُ اللهِ نُورًا لِأَنَّهُ يُحْتَدَى
بِهِ كَمَا يُحْتَدَى بِالنُّورِ
فِي الظُّلَمِ -
(تفسیر خازن ص ۲۲۶ آج مطبوعہ مصر)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا اسم مبارک نور اس لیے رکھا کیونکہ جس
طرح نور سے اندھیروں میں ہدایت
پائی جاتی ہے۔ اسی طرح آپ کی ذات بابرکت
کی نورانیت سے راہ ہدایت ملتی ہے۔

تفسیر بیضاوی | میں امام عبدالرحمن بیضاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ
اللهِ نُورٌ يُرِيدُ بِالنُّورِ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
(تفسیر بیضاوی ص ۹۲)

نور سے مراد سرکارِ دو عالم محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہیں۔

تفسیر معالم التنزیل | میں امام ابو محمد الحسین الفرار البغوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں
قَدْ جَاءَكُمْ
مِنَ اللهِ نُورٌ يَعْنِي مُحَمَّدًا صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
(تفسیر معالم التنزیل ص ۲۳ بر حاشیہ تفسیر خازن)

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
تفسیر ابن عباس | ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۳۸) وغازن وکشاف و تفسیر ابی السعود وعباسی و بیضاوی و تفسیر ابن کثیر میں وَمُطَهَّرُكُمْ
مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا کے معنی کفار کے ہاتھ سے خلاصی اور نجات لکھے ہیں (شہادۃ القرآن ص ۲۸ آج از ابراہیم) جب
مُطَهَّرُكُمْ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا کے معنی کفار آپ کے اور ہمارے نزدیک درست میں اور ہم
ان مفسرین کی اس تفسیر کو صحیح تسلیم کرتے ہیں تو پھر قرآن مجید میں اللہ نور کی تفسیر میں نور سے مراد سیدنا محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ماننا (جو کہ انہیں مفسرین کی تفسیر سے ظاہر اور واضح ہے) میں کیوں پس پیش کیا جاتا ہے
بلکہ انکا کیا جاتا ہے۔ پس دیانتدار اور آخرت کا خوف رکھنے والا کوئی شخص بھی نور سے مراد سرکار محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کا انکار نہیں کر سکتا۔ حدیث اللہ تعالیٰ (تفسیر محمد صیاد اللہ القادری غفرلہ)

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

(تفسیر ابن عباس ص ۷۷ مطبوعہ مصر)

تفسیر مدارک میں امام ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد النسفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں کیونکہ ان کی نورانیت کی وجہ سے ہدایت حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا اسم

تفسیر مدارک ص ۲۰۶ ج ۱

شریف سراجاً رکھا ہے۔

تفسیر سراج المنیر میں امام محمد شریفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور وہ نور محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

تفسیر سراج المنیر ص ۳۶ مطبوعہ نو لکشور

تفسیر ابوالسعود علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب مفسرین کرام علیہم الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اول نور سے مراد رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ہیں۔

تفسیر ابوالسعود ص ۳۶ ج ۲ بر حاشیہ تفسیر کبیر مطبوعہ مصر

۱۔ تفسیر سراج المنیر کا حوالہ مولوی ابراہیم میرسیالکوٹی نے اپنی کتاب سراج المنیر میں بھی درج کیا ہے دیکھئے سراج المنیر ص ۵۷ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری حضرت)

تفسیر جلالین میں علامہ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور وہ نور نبی پاک احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (تفسیر جلالین ص ۹۷)

تفسیر ابن جریر میں امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور یعنی نور سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے حق کو روشن فرمایا اور جن کی طفیل اسلام کو غلبہ عطا فرمایا اور آپ کی جلوہ نمائی سے ہی اسلام غالب ہوا۔ آپ کے صدقہ سے شرک کو مٹایا گیا۔ تو آپ نور ہیں جن کے ساتھ روشنی ہوئی اور حق ظاہر ہوا۔

۱۔ تفسیر جلالین تمام مذاہب کے درس نظامی میں پڑھائی جاتی ہے۔ بر مولوی اپنے مدرسہ میں تعلیم حاصل کرتے ہوئے یہی پڑھتا ہے کہ نور سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں مگر نور کے منکر باہر لوگوں کو اپنے درس حاصل کردہ کے خلاف تبلیغ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے آمین (فیتر قادی) ۲۔ سزاوار الوہابیہ شمار اللہ امرتسری نے علامہ سیوطی کو خاتم المدینین لکھا ہے۔ (الحدیث اور تفسیر ص ۲۳ ستمبر ۱۹۱۳ء) ۳۔ دیوبندیوں کے مولوی شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ طبری اس درجہ کے شخص ہیں کہ تمام محدثین ان کے فضل و کمال و ثوق اور وسعت علم کے معترف ہیں۔ ان کی تفسیر کو حسن التفاسیر خیال کیا جاتا ہے۔ محدث ابن خزیمہ کا قول ہے کہ دنیا میں کسی کو ان سے بڑھ کر عالم نہیں جانتا۔ (سیرت النبی ص ۲۱-۲۲ ج ۱) حافظ ذہبی نے ابن جریر طبری کو اسلام کے معتمد اور مستند آئمہ کرام میں شمار کیا ہے۔ (میزان الاعتدال ص) غیر مقلدین و ہابیوں کا ترجمان لکھا ہے کہ ابن جریر طبری ایک عظیم الشان مفسر، محدث اور مورخ ہیں۔ (الاعتصام لاہور ص ۲۰۹ فروری ۱۹۵۹ء) ۴۔ نواب صدیق حسنی جو پولوی نے تفسیر ابن جریر طبری اور تفسیر جلالین کو نافع تر تفسیر سمجھا ہے۔ (المقارنہ لقصیر ص ۱۲۷)

تفسیر روح المعانی | میں امام محمود آلوسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

بیشک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور جو کہ عظیم نور ہے۔ اور وہ نور الانوار نبوی مختار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات ہے۔ (تفسیر روح المعانی ج ۱)

قَدْ جَاءَكُمْ مِنْ اللَّهِ نُورٌ أَيْ عَظِيمٌ وَهُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ وَالنَّبِيِّ الْمُخْتَارِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تفسیر صاوی | امام احمد الصاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور وہ نور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں۔ آپ کا اسم شریف نور اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ دلوں کو نور بصیرت بخشنے ہیں اور ان کو ارشاد فرما کر ہدایت دیتے ہیں۔ کیونکہ آپ ہر حسی اور معنوی نور کی اصل اور بنیاد ہیں۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنْ اللَّهِ نُورٌ وَهُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُمِّيَ نُورًا لِأَنَّهُ يُنَوِّرُ الْبَصَائِرَ وَيَهْدِيهَا لِلْإِرْشَادِ وَإِلَآئِهِ أَضَلُّ كُلِّ نُورٍ حَسِّيٍّ وَمَعْنَوِيٍّ۔

(تفسیر صاوی ص ۲۵ ج ۱)

تفسیر روح البیان | علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور کتاب مبین مفسرین نے کہا ہے کہ اول نور سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرا کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔ (تفسیر روح البیان ص ۲۴۹ ج ۱)

مِنْ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ قِيلَ الْمُرَادُ بِالْأَوَّلِ وَهُوَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالثَّانِي الْقُرْآنُ۔

نیز فرماتے ہیں کہ:-

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نور اس لیے رکھا گیا کیوں کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے نور سے سب سے اول

سُمِّيَ الرَّسُولُ نُورًا لِأَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ أَظْهَرَ الْحَقِّ بِنُورِ قُدْرَتِهِ مِنْ ظُلْمَةِ

ظاہر فرمایا اور وہ نور مجھ مسطفی صلی اللہ
علیہ وسلم ہی میں پیدا کیا کہ آپ نے ارشاد
فرمایا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے
جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے۔

الْعَدِيمِ كَانَ نُورٌ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا
قَالَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ
نُورِي - (تفسیر روح البیان ص ۲۴ ج ۲)

تفسیر حسینی | میں علامہ معین الدین واعظ کا شفنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
گفتہ اند نور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم است و کتاب مبین قرآن است

تفسیر حسینی | قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ
اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ -

مفسرین کرام علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
اور کتاب مبین قرآن پاک ہے۔ (تفسیر حسینی فارسی ص ۱۱۱ مطبوعہ نو لکھنؤ)

تفسیر مظہری | علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:-
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ يُعِينُكُمْ عَلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَوَّلَ الْإِسْلَامِ - (تفسیر مظہری ص ۶۶ ج ۲ مطبوعہ دہلی)

تفسیر مظہری | قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ يُعِينُكُمْ عَلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَوَّلَ الْإِسْلَامِ -

۱۔ غیر مقلدین و باہلی حضرات کے مولوی ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ کے بیٹے بہتی
وقت اور علم الہدیٰ کے معزز القاب رکھے ہیں۔

۲۔ تفسیر مظہری کے متعلق نوشہروی ہی رقمطراز ہیں کہ تفسیر میں بہتی وقت علم الہدیٰ قاضی ثناء اللہ پانی پتی المرقنی
(۱۲۲۵ھ) کی تفسیر مظہری ہے جو حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت و ارادت کی وجہ سے
مدوح مرحوم کے نام کے ساتھ مضاف بھی کی گئی۔ قاضی صاحب مرحوم حضرت شاہ ولی اللہ کے تلامذہ سے ہیں۔
حدیث میں اتنے وسیع نظر کہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے آپ کو بہتی وقت کے خطاب سے
سرفراز فرمایا۔ علوم باطن میں اس حد تک انشراح کہ آپ کے مرشد حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے آپ کو
علم الہدیٰ کے سراپا سے عزت بخشی۔ قاضی صاحب کی یہ تفسیر اصل عربی میں ہے جس کے بعض حصص کا ترجمہ
فارسی میں بھی چھپا۔ کچھ عرصہ ہوا کہ دیوبند میں اس کی مکمل اشاعت زیر غور ملبہ زیر طبع تھی۔

(ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ۱۵-۲۳) (فقیر الہام قادری غفرلہ)

تفسیر القاسمی | میں محمد جمال الدین القاسمی الشامی قد جاءكم من الله نور کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اوالنور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لانه یجتدی

یہ کما سنی سراجاً۔ (تفسیر القاسمی المستمعی محاسن التاویل ص ۱۹۲ ج ۴ مطبوعہ مصر)

شفار شریف | میں حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :-

بے شک اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ کا ایم گرامی نور اور سراجاً منیرا رکھا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب۔

(شفار شریف ص ۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

موضوعات کبیر | میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :-

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن پاک میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ایم شریف نوراً فی کتابہ۔ (موضوعات ص ۸۶)

ناظرین! قد جاءكم من الله نور کی تفسیر ان حضرات کی کتابوں اور تفاسیر سے درج کی گئی ہے جو ہر مکتب فکر کے نزدیک مسلمہ مفسرین اور اکابرین میں۔ اب ان حضرات کی تفسیر پیش کی جاتی ہے جو صرف اور صرف ایک خاص فرقہ یا گروہ کے ہی اکابرین میں

۱۔ فخر الدہلوی مولوی ابراہیم میرسیا لکوٹی نے شفا کو بے نظیر کتاب قرار دیا ہے۔ (سراجاً منیرا ص ۱۹۲ ج ۲۸)

۲۔ قاضی سلیمان منصور پوری نے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ عیاض بن موسیٰ اصوبہ عنناطہ کے شہر سبتہ کے قاضی، فقیہ، تفسیر، حدیث، و سائر علوم کے امام تھے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۳۵ ج ۲) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

دیوبندی وہابی اکابرین کی تفاسیر

تفسیر ثنائی | سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ :-
مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ - اور روشن کتاب قرآن شریف آئی۔
تہارے پاس اللہ کا نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(تفسیر ثنائی سورۃ المائدہ ص ۱ مطبوعہ امرتسر)

تفسیر محمدی | مفسر الوہابیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والے کہتے ہیں کہ نور سے
مُرَادِ مُحَمَّدٍ يَاسْلَمُ جَوْدِينَ رَبَّانِي۔ (تفسیر محمدی ص ۲ منزل دوم)

تبویب القرآن | غیچک ملدین وہابیہ کے مستند عالم مولوی وحید الزمان صاحب قد
جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ آیت کا ترجمہ لکھ کر

لفظ نور سے مراد کے متعلق نشاندہی حاشیہ پر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ یعنی حضرت
محمد یارین اسلام۔ (تبویب القرآن ص ۱۴)

لے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق وہابیہ کے مولوی ابو نعیم عبد العظیم حیدر آبادی لکھتے ہیں کہ مولوی
ثناء اللہ صاحب ایک روشن خیال اور زمانہ کی رفتار سے واقف اور ایک اسخ الاعتقاد اہل حدیث کے
لیڈر ہیں (المجددیت امرتسر ص ۱۵ جنوری ۱۹۱۵ء) مولوی ثناء اللہ کو فخر کل لکھا ہے (المجددیت امرتسر ص ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۵ء)
مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے ثناء اللہ امرتسری کو ہمارے سردار لکھا ہے (سراجا منیر ص ۱۲) نیز مشائخ قوم اور
اعیان ملت میں شمار کیا ہے (المجددیت امرتسر ص ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء) وہابیہ غیہ مقلدین کا مشہور اخبار الاعتصام
لکھتا ہے کہ حضرت علامہ امرتسری کی ذات گرامی اپنے زمانہ اور قرن میں ایسی خصوصیتیں رکھتی تھی کہ
ان کی نظیر و مثال رجال المسلمین ہند اور پاکستان میں موجود نہیں (الاعتصام لاہور ص ۱۱ ستمبر ۱۹۵۶ء)
مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ (ثناء اللہ امرتسری) کا تبحر علمی اور قادر الکلامی مسلم کل ہے۔
اتاریخ المجددیت ص ۱۴

شرح اسماء الحسنیٰ | میں وہابیہ کے مستند اور محقق مولوی قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ قَدْ جَاءَكُمْ

مِنْ اِلٰهِ لِنُوْرٍ وَّ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ - اس آیت میں وجودِ باجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور بتلایا گیا ہے۔ (شرح اسماء الحسنیٰ ص ۱۵۱)

اللہ تعالیٰ نور ہے اور اس نے اپنے رسول کو نور بنا کر بھیجا۔ (شرح اسماء الحسنیٰ ص ۱۵۱) وہابیہ کے محقق قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ اسی مبارک نام سورہ مائدہ میں نور بتلایا گیا ہے قَدْ جَاءَكُمْ مِنْ اِلٰهِ لِنُوْرٍ وَّ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ خٰوَدِن وَّ مَعٰلَمٍ مِّنْ نُّوْرِ كُوْنِي صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات بتایا ہے حضور ہی و ضوح امر اور تبیین نبوت میں نور ہیں۔ اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی تعلیم تنویرِ قلوب کے لیے نور ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۱۹ ج ۳)

ترجمان القرآن | جو کہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کی اردو میں تفسیر ہے اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ نہ جاج نے کہا مراد نور سے حضرت ہیں یا اسلام یا قرآن۔ (تفسیر ترجمان القرآن ص ۸۵ ج ۱)

نہ شرح اسماء الحسنیٰ کتاب کے بارے مولوی ثناء اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ قاضی صاحب نے اسماء الہیٰ کی پوری پوری تشریح کی ہے۔ ہر اسم الہیٰ کی خاص خاصیت بھی درج کی ہے قابل قدر کتاب ہے۔

(المجلیث امرتسر ص ۱۹، نومبر ۱۹۳۶ء)

مے مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری کا علم اور تحقیق بہت بلند تھی۔ اور انداز بیان دلکش اور مدلل ہوتا ہے۔ (الاعتماد سلیم جولائی ۱۹۴۰ء اخبار محمدی)

مے نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کو ثناء اللہ امرتسری نے مجذول لکھا ہے۔ (اخبار المجلیث امرتسر ص ۲۸ جون ۱۹۱۲ء) وہابیہ کے مفسر مولوی محمد دہلوی لکھتے ہیں کہ ہندوستان کے قدمائے اہلحدیث روٹا میں غلہ مکانی نواب صدیق حسن خاں صاحب کے تذکار تو بہت ہی دنیا تک تاریخ عالم فراموش نہ کر سکے گی۔ (اخبار محمدی دہلوی ص ۹۰ مئی ۱۹۴۲ء) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

تفسیر فتح البیان | دیوبند کے غیر مقلدین کے مجتہد اور مفسر نواب صدیق حسن خان بھویالوی اور قاضی شوکانی لکھتے ہیں کہ:-

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ
كِتَابٌ مُبِينٌ قَالَ الرَّجُلُ
الَّذِي أَلْمَمُوا بِهِ هَذَا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب، زجاج نے فرمایا ہے کہ نور سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

(تفسیر فتح البیان ص ۱۰۰ تفسیر فتح القدیر)

تفسیر عثمانی | دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی شبیر احمد عثمانی قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

کہ شاید نور سے خود نبی کریم صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور کتاب مبین سے قرآن کریم مراد ہے۔ (تفسیر عثمانی ص ۱۹۳ بر حاشیہ قرآن پاک مطبوعہ تاج کمپنی)

مولوی اشرف علی تھانوی | جو کہ طائفہ دیوبندیہ کے نہایت ہی مقتدر فرد، محدث اور مفسر ہیں بلکہ مجدد اور حکم الامت

کے القاب سے پکارے جاتے ہیں۔ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ ایک مختصر سی آیت ہے اس میں حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی دونوں نعمتوں میں ایک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باوجود ہے۔ اور دوسری نعمت قرآن مجید کا نزول ہے۔ ایک کو لفظ نور سے ذکر فرمایا ہے اور دوسرے کو کتاب کے عنوان سے ارشاد فرمایا ہے اور یہ توجیہ اس آیت کی ایک تفسیر کی بنا پر ہے یعنی جبکہ نور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود موجود مراد لیا جاوے۔ (اشرف المواعظ ص ۱۳۸)

مولوی اشرف علی تھانوی اپنے رسالہ النور میں تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُبِينٌ میں بھیدی اللہ کی ایک تفسیر ہے کہ نور سے مراد حضور ہوں۔ اور اس تفسیر کی وجہ یہ ہے کہ اس سے اوپر بھی قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنَّا فَمَا يُدْرِكُ الْبَاطِلَ إِذْ يَخْرُجُ

کافاعل ایک ہو۔ (رسالہ النور ص ۳)
تھانوی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ اب لیجئے کہ نور کی حقیقت ہے ظاہر ہے
منظہر لغیرہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مظہر کے بہت مناسب ہے کہ مراد نور سے
آپ ہوں۔ (النور ص ۳)

مولاوی ادیس کاندھلوی | قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر
کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے
ایک نور آیا ہے۔ مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک روشن کتاب آئی ہے قنادر
اور زجاج سے منقول ہے کہ نور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات مراد ہے۔
دیکھو روح المعانی ص ۶، تفسیر قرطبی ص ۶، تفسیر معارف القرآن ص ۴ ج ۴

مولوی مشتاق احمد دیوبندی | اپنی کتاب التوسل (جو کہ مولوی کفایت اللہ
دیوبندی، مولوی محمود الحسن اسیر مالٹا، مولوی بشیر

احمد عثمانی، مفتی محمد شفیع دیوبندی کی مصدقہ ہے) میں لکھتے ہیں کہ فرمایا اللہ کریم نے
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ترجمہ بیشک آیا ہے تمہارے
پاس اللہ پاک کی طرف سے نور اور کتاب مبین اس جگہ حسب روایت شفا رقاہنی عیاض
نور سے مراد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتاب سے مراد قرآن مجید
ہے۔ اور کہا تفسیر روح المعانی میں قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَهُوَ نُورُ
الْأَنْوَارِ وَالنَّبِيُّ الْمَخْتَارُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى هَذَا أَذْهَبَ
قنَادَةُ وَاخْتَارَهُ الزَّجَّاجُ غرض نور اور سراج منیر کا اطلاق حضور کی ذات
پاک پر اسی وجہ سے ہے کہ حضور نور مجسم اور روشن چراغ ہیں۔ نور اور چراغ ہمیشہ
ذریعہ وسیلہ صراطِ مستقیم کے دیکھنے اور خوفناک طریق سے بچنے کا ہوتے ہیں۔ پس
حضور سراسر نور یقیناً تمام امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتیمۃ کے واسطے اللہ کے
مقرر کیے ہوئے وسیلہ ہیں۔ اور ایسا وسیلہ ہیں کہ حالت حیات میں بھی وسیلہ تھے

اور بعد وفات بھی قیامت تک وسیلہ ہیں۔ کیونکہ جو نام اللہ کریم نے اپنے کلام قدیم میں آپ کا تجویز فرمایا وہ تمام زبانوں میں حضور کی ذات پاک کے واسطے ثابت ہے۔ بلکہ آپ کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے آپ کے جدِ امجد عبدالمطلب کو قریش مصیبت کے وقت ہی نور کے سبب حل مشکلات کا وسیلہ بنایا کرتے تھے۔ (التوکل ص ۲۲-۲۳)

نور سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد نہ ماننا معتزلہ کا عقیدہ ہے

قاریین! مفتترین عظام علیہم الرحمہ نے قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ میں نور سے مراد سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی ذات بابرکات لی ہے۔ جو کہ مندرجہ بالا حوالہ جات سے اظہر من الشمس ہے۔ اب نور سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو مراد نہ لینا کن حضرات کا عقیدہ ہے؟ وہ حضرات معتزلہ ہیں جس کے ثبوت میں حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

علامہ محمود آلوسی | جو کہ مستند تفسیر روح المعانی لکھنے والے ہیں قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے

ہیں کہ:-
قَالَ أَبُو عَلِيٍّ الْجَبَابِيُّ عَنِ ابْنِ النُّوْرِ
الْقُرْآنُ يَكْشِفُهُ وَإِظْهَارِهِ
طُرُقَ الْهُدَى وَالْيَقِينِ وَ
أَقْصَرَ عَلَى ذَلِكَ الرَّحْمَشَرِيُّ
ابوعلی جبابی نے کہا ہے کہ نور سے مراد قرآن پاک ہے کیونکہ قرآن پاک کا کشف اور بیان ہدایت کے طریقوں کو ظاہر کرتا ہے اور زحشری نے بھی یہی تفسیر کی ہے۔

علامہ آلوسی نے جو زحشری کا عقیدہ بیان کیا ہے۔ زحشری صاحب تفسیر کشف ہیں۔ اور ان کا نام جبار اللہ ہے اور زحشری کے نام سے مشہور ہیں۔ اور وہ معتزلی ہیں۔ اسی لیے زحشری نے اپنی کنیت بھی ابوالمعتزلہ رکھی تھی۔ جیسا کہ

صاحبِ نبراس نے صاف لکھا ہے کہ وَكَانَ صَاحِبَ الْكُشَافِ يَكْفِي نَفْسَهُ
إِبْرَاهِيمَ الْمُعْتَزِلَةَ۔ صاحبِ الکشاف نے اپنی کنیت ابوالمعتز لہ رکھی تھی۔ (نبراس) ۲۸
علامہ آلوسی نے ابوعلی الجبائی کا بھی جو عقیدہ تحریر کیا ہے۔ وہ ابوعلی الجبائی
بھی معتزلہ تھا۔ صاحبِ نبراس نے ابوعلی الجبائی کے متعلق لکھا ہے کہ أَبُو عَلِيٍّ
جَبَّائِي هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ مِنَ الْمُعْتَزِلَةِ بَصْرَةَ
ابوعلی جبائی جس کا نام محمد بن عبد الوہاب تھا بصرہ کے معتزلہ میں سے تھا۔ (نبراس) ۲۹
شاہ عبدالقادر دہلوی کی تفسیر موضع القدرن جو کہ وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک مستند
ہے کا حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

تفسیر موضع القدرن
تَدْجَاءُ كُذِّبَ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ
تحقیق آئی تم کو اللہ کی طرف سے ایک روشنی کہ کفر

کی تاریکی کو دور کرتی ہے۔ اور اپنی کتاب ظاہر کرنے والی احکامِ شریعت کو روشنی محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور کتاب قرآن ہے۔ (تفسیر موضع القرآن ص ۱۲)
قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں بھی اپنے پیارے حبیب پاک
صاحبِ لولاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی نورانیت کا
تذکرہ فرمایا ہے۔

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

اللَّهُ نُورٌ بِهٖ آسْمَانُ وَاَرْضٌ
مَثَلُ نُورٍ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا
مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجْجَةٍ
الزُّجْجَةِ كَأَنهَآ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ
اللَّهُ نُورٌ ہے آسمانوں اور زمین کا اُس کے
نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ
اُس میں چراغ ہے۔ وہ چراغ ایک
فانوس میں ہے۔ وہ فانوس گویا ایک
ستارہ ہے۔ موتی سا چمکتا۔

(پ ۱۸ ع ۱۱)

اس آیت کریمہ میں مَثَلُ نُورٍ کی تفسیر کرتے ہوئے ہضمیر کا مرجع شہنشاہ
کون و مکان سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التھیمة و الثنار کی ذات کو قرار دیا ہے۔
مفسرین عظام علیہم الرحمۃ کی تفاسیر درج کی جاتی ہیں۔

تفسیر خازن | امام علاؤ الدین علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
مَثَلُ نُورٍ وَ قِيلَ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ۔ مثل نورہ کی تفسیر میں مفسرین کرام علیہم الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ وہ محمد
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کی مثال مراد ہے۔ (تفسیر خازن ص ۶ ج ۵)۔

تفسیر ابن جریر | امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ مَثَلُ
نُورٍ مَثَلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ نُورٍ
میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کی مثال ہے۔ (تفسیر ابن جریر ص ۹۵ ج ۱۸ مطبوعہ مصر)

تفسیر در مشور | امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ مَثَلُ نُورٍ مَثَلُ
نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ مثل نورہ میں محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک فرمایا گیا ہے۔ (تفسیر در مشور ص ۱۹ ج ۵)۔

تفسیر معالم التنزیل | امام ابو محمد الحسین الفراء بغوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
مَثَلُ نُورٍ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ حَبِيبٍ وَالضَّمَّاكُ

هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ مثل نورہ کے بارے میں حضرت سعید بن

سعد بن سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق علامہ ابن جریر سیوطی علیہ الرحمۃ (باقی اگلے صفحہ پر)

جبیر اور حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ (معالم التنزیل ص ۶۳ ج ۵)

تفسیر غرائب القرآن | میں امام نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین النیشاپوری علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وَالنَّبِيُّ نُورٌ اَوْ مِثْرًا جَامِنًا نَبِيٌّ پاك صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں اور سورج ہیں نور دینے والے۔ (تفسیر غرائب القرآن ص ۹۳ ج ۱۸)

مواہب اللدنیہ زرقانی شریف | علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری اور محمد بن عبد الباقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۵۱) : فرماتے ہیں کہ سینا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عباس ابن زبیر ابن عمرو، ابن مقطل، ابو سعود انصاری، ابو سعید خدری، ابو ہریرہ، ابو موسیٰ اشعری، انس، ابو عبد الرحمن، سلمیٰ، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت فرمائی ہیں۔ (تہذیب التہذیب ص ۲ ج ۴)

ابن حجر عسقلانی اور حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ جب کوفہ کے لوگ حج کو آتے اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کوئی مسئلہ دریافت کرتے تو آپ ان کو فرماتے کہ کیا تم میں سعید بن جبیر نہیں ہیں۔ (تہذیب التہذیب ص ۲ ج ۴، تذکرۃ الحفاظ ص ۶۶ ج ۱) آپ کا انتقال ۹۵ھ میں ہوا۔

(تقریب التہذیب ص ۱۳۳) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

اے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مواہب اللدنیہ درباب خود سعید بن جبیر سے مواہب اللدنیہ اپنے باب میں لاثانی کتاب ہے۔ (بستان المحدثین ص ۱۱۹)

اے وہابیہ کے مشہور مولوی اشرف سندھو بلوکی نے علامہ زرقانی کو محققین میں شمار کیا ہے، (تاریخ تہذیب)

دیانند اور وہابیہ کے اکابرین مولوی اشرف علی تھانوی، مفتی محمد شفیع کراچی، مولوی قاضی سلیمان مضمون پوری

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی وغیرہم نے اپنی اپنی کتب میں علامہ قسطلانی اور علامہ زرقانی کی مواہب اللدنیہ

اور زرقانی کے حوالہ جات ان کتب کو اور ان کے مصنفین کو مستند سمجھتے ہوئے درج کیے ہیں تحقیقات کے لیے نشر الطیب سیرت خاتم الانبیاء سیرت المصطفیٰ، سر اجا منیر، رحمۃ للعالمین، سید البشر کتب

نسیم الریاض | میں علامہ شہاب الدین الخفاجی علیہ الرحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں وَالْمَعْنَى امْتَلُ نُورَهُ أَيْ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا مِثْلُ نُورِهِ كَمَا أُطْلِقَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ بِشَيْءٍ يَهَابُ نُورُكَ إِطْلَاقَ مُحَمَّدٍ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَبِّهِ صَاحِبِ صَاحِبِ صَلَاحِ ۱۱ ج ۱ ص ۲۹۹ مطبوعہ مصر

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمہ ہی فرماتے ہیں۔ اَنَّ النَّوْرَ أُطْلِقَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَا بِشَيْءٍ يَهَابُ نُورُكَ إِطْلَاقَ مُحَمَّدٍ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَبِّهِ صَاحِبِ صَاحِبِ صَلَاحِ ۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر

حضرت سہیل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ | فرماتے ہیں۔ مِثْلُ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

كَانَ مَسْتَوْدَعًا فِي الْأَصْلَابِ۔ نُورِ مُحَمَّدٍ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي مِثَالِ جِبِّكَ إِذْ كَانَ مَسْتَوْدَعًا فِي الْأَصْلَابِ۔ نُورِ مُحَمَّدٍ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي مِثَالِ جِبِّكَ إِذْ كَانَ مَسْتَوْدَعًا فِي الْأَصْلَابِ۔ نُورِ مُحَمَّدٍ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي مِثَالِ جِبِّكَ إِذْ كَانَ مَسْتَوْدَعًا فِي الْأَصْلَابِ۔

(شفا شریف ص ۱۱ ج ۱، نسیم الریاض ص ۱۱ ج ۱)

تفسیر محمدی | غیر مقلدین و ہاتبیہ کے مفسر مولوی محمد لکھو کے والے اس آیت شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ابن عباس سے کہے کہ جب اجاروں و چہ معامل لیا یا جو نور اللہ و انبی محمد سینہ طاق بظہر آیا تے دل اوسد قذیل جو شیشہ اندر طاق لگا یا تے دیو نور نبوت دل و چ رکھ نبوت آیا

سراجا منیرا | نبی پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء کو اللہ تعالیٰ سے متصف فرمایا جیسا کہ سورۃ الاحزاب میں ہے۔

۱۔ شفا شریف کے متعلق سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ ماخذ کتب شامل میں سب سے ضخیم اور بڑی کتاب اس فن کی کتاب الشفا فی حقوق المصطفیٰ قاضی عیاض کی اور اس کی شرح نسیم الریاض شہاب خفاجی کی ہے۔

(خطبات مدراس ص ۶۲)

۲۔ صاحب تفسیر نیشاپوری نے فرمایا ہے کہ وَالنَّبِيُّ نُورًا وَسِرَاجًا مَنِيرًا اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور اور سراجا منیرا ہیں۔ (تفسیر غرائب القرآن ص ۹۳ ج ۱۸)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَذَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا (پ ۲۶ ع ۱۲) اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تجھے بھیجا ماضی ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سنانا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا۔ اور چمکادینے والا آفتاب۔

علامہ اغب اصفہانی قدس سرہ النورانی | السراج کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

يُعْبَرُ بِهِ عَنْ كُلِّ مُضَىٍّ
(مفردات ص ۱۲ ج ۱) ہر روشنی کرنے والی چیز کو بھی سراج کہا جاتا ہے۔

اللہ بحریم جل جلالہ نے سورج کو بھی قرآن پاک میں سراج فرمایا ہے۔ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا اللَّهُ تَعَالَىٰ نَ سُوْرَجٍ كُوْرُوْشَنِي دِيْنِي وَالْاَبْنَايَا۔ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَاجًا اور بنایا ہم نے چراغ سورج چمکتا۔ (پ ۲۶ ع ۱)

علامہ محمد بن عبد الباقی رحمۃ اللہ الباری | لفظ سراج کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

سُئِيَ السِّرَاجُ لِأَنَّ السِّرَاجَ الْوَاحِدَ يُؤَخِّدُ مِنْهُ السِّرَاجُ الْكَثِيرُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ صَوْنِهِ۔ (زرقلی شریف ص ۱۳ ج ۳) نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف سراج اس لیے رکھا گیا ہے کہ ایک چراغ سے جیسے کہی چراغ روشن کیے جاسکتے ہیں اور پہلے چراغ کی روشنی میں کسی طرح کی کمی نہیں ہوتی۔

علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری | سراجا منیرا کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

فَهُوَ السِّرَاجُ الْكَامِلُ فِي الْإِضَاءَةِ وَلَمْ يُوصَفْ بِالْوَهَّاجِ لِأَنَّ الْمُنِيرَ هُوَ الَّذِي حَضُورًا كَرَمَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رُوْشَنِي مِيْن سِرَاجٍ كَامِلٍ مِيْن۔ اور سورج کی طرح و تہاج (جلانے والا) کی صفت سے متصف نہیں فرمایا بلکہ منیرا

يَنْبُرُ مِنْ غَيْرِ احْتِاجٍ
بِخِلَافِ الْوَهَّاجِ -

فرمایا۔ کیونکہ منیر اس کو کہتے ہیں جو اشیا کو روشنی
کے مگر جلانے نہیں بخلاف وہاج کے وہ روشنی
کے ساتھ ساتھ حرارت بھی دیتا ہے اور جلانا بھی ہے۔

(مواہب اللدنیہ ص ۱۷۱ ج ۲)

دیوبندیوں اور وہابیوں کے مجدد ابن قیم رقمطراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام سراج
ابن قیم | منیر (روشن چراغ) رکھا۔ اور سورج کو سراج و تاج (جلانے والا چراغ)۔ منیر
جلانے بغیر روشنی دیتا ہے۔ اور وہاج کی روشنی میں حرارت اور جلانا بھی شامل ہوتا ہے۔

(ذاد المعاد ص ۸۳ ج ۲)

اللہ کریم نے قرآن پاک میں سورج کو سراج اور قمر (چاند) کو منیر فرمایا ہے۔ مگر اپنے محبوب پاک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان دونوں اوصاف سے متصف فرمایا ہے۔ اس میں لطیف نکتہ یہ ہے
کہ سورج کی روشنی دن کو ہوتی ہے۔ اور چاند کی روشنی رات کو مگر اللہ تعالیٰ کا محبوب دن کو بھی اور رات
کو بھی اپنی نور پاشی اور ضیاء پاشی منور فرماتا رہتا ہے۔

سورج اور چاند کی روشنی زمین کے نیچے نہیں جاتی مگر پیارے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور
مبارک دونوں کو بھی اور قبروں کو بھی منور فرماتا ہے۔

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ

سراج ہمارے وجود کے لیے چراغ ہیں اور منیر
ہمارے وجود پر روشنی ڈالنے والے ہیں۔
سَرَّاجًا لِيَكُونَنَا وَمُنِيرًا عَلَيْنَا
(بیان المیلاد النبوی ص ۹)

غیر متقلدین وہابی حضرات کے محقق سراج منیر کی تشریح کرتے
ہوتے لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر
کہا ہے۔ اور یہ بتلا دیا کہ حضور کی ذات گرامی میں ہفت اقلیم عالم کی رہبری کے رنگ جمع ہیں۔ اور

قاضی سلیمان منصور پوری

۱۔ مولوی محمد صاحب دہلوی نے ابن قیم کو مجدد وقت لکھا ہے۔ (اخبار محمدی دہلی ۱۹۴۲ء) (فقیر قادری سے)
۲۔ مفتی ابوبکر محمد دہلوی صاحب قاضی سلیمان صاحب منصور پوری کے متعلق لکھتے ہیں کہ قاضی صاحب منصور کا انداز بیان نہایت
دکھش ہوتا تھا اور مدلل ہوتا تھا۔ (اخبار محمدی دہلی ۱۹۴۱ء جولائی ۱۹۴۲ء ص ۱۹) (۱۵ مارچ ۱۹۴۲ء)

جامعیت کا یہ نور ہر ایک نزدیک دور کا باصرہ اور افروز و بصیرت افزا ہے۔ (سید البشر ص ۲۵ ج ۲)
قاضی صاحب مزید تشریح کرتے ہوئے اپنی کتاب رحمت للعالمین میں لکھتے ہیں کہ نظام شمسی
میں آفتاب کا بہت بڑا درجہ ہے۔ کیونکہ نظام ہذا کے مجملہ سیارگان کا قبضہ اعظم جس کا طواف ان اجرام
پر لازم ہے۔ یہی تیرا کبر ہے۔ عالم کون و فساد میں بھی آفتاب کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اس کی
حرارت اس کا نور ہر اک شے کے وجود اور قیام پر گہرا اثر رکھتا ہے۔ ہاں عالم مادی کا آفتاب ایسا ہی
اب خداوند کریم عالم روحانی سے تیرا اعظم در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نور میں دکھلاتا
ہے۔ اور سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ کو سراجا منیرا کے خطاب سے روشناس عالم فرماتا ہے۔ سچ ہے
کہ مجملہ سیارگان سماں نبوت کا مدار اعظم ہی میں۔ اور عالم شریعت کی بقائے دوام کی علت اولیٰ بھی۔
(صلی اللہ علیہ وسلم)

آفتاب رات کو تاریکی دور کرتا ہے اور سراج منیر نے ظلمت کفر و شرک کو محو کر دیا ہے۔ آفتاب
کی روشنی سب تاروں پر چھا جاتی ہے۔ انہیں چھپا لیتی ہے۔ سراج منیر کی شریعت بھی تمام شریعتوں
کی مہین ثابت ہوتی ہے۔ آفتاب کی روشنی جرائم روک دیتی ہے۔ سراج منیر کے نور نے بھی معاصی کو
بند کر دیا ہے۔

آفتاب ایک وقت میں جامعیت کی ظلمت جہالت کی تاریکی کفر و شرک کی سیاہی۔ رسوم کے اندھیر
راج کی گھٹا۔ تقلید کی اندھیاری کو اپنی نورانی شعاعوں سے اٹھا کر دلوں کو نور ایمان سے۔ دماغوں کو عقائد
صحیحہ کی لمعات سے آنکھوں کو کتاب مبین کے مطالعہ سے۔ غلام کو نورانی تعلیم سے دُھندلے تذبذب کو
دلائل ساطعہ سے تاریک ظنون کو براہین مبینہ سے روشن فرما دیا۔ اس روشنی میں ہر ایک نے حقیقت اشیا
کو دیکھا۔ اور ہر ایک کی نگاہ خود اپنے آپ کو بھی دیکھ سکنے کے قابل ہوئی وہ جو انسانیت کی حقیقت کو فراموش
کر بیٹھے تھے۔ اب خود اصحابی کالنجوم بایہم اقتدینم اھتدینم ثابت ہوئے۔ وہ جو
عمایات سے راہ و رہنما گم کردہ تھے اب خود خضر راہ بنے۔

بعض شپیر چشم آفتاب کی روشنی میں چندھیا جاتے ہیں۔ اور بعض بوم طبع رات کی تاریکی ہی میں
پڑبال کھولتے ہیں۔ یہی حال ان تیرہ درفلوں کا ہے۔ جو انوار محمدی کی تاب نہیں لاسکتے۔ اور ضرورتاً
سے مستغیر نہیں ہوتے مومنین کو تو اس سراج ربانی پر پڑانہ وار نشا رہونا ضروری ہے۔

رحمت للعالمین ص ۲۲۷، ۲۲۸ ج ۲

ابراہیم میر سیالکوٹی | جو کہ غیر مقلدین و مابنی حضرات کے امام العصر ہیں سراجاً منیراً کی ہی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے جہاں ذات اقدس

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے عالم و عالمیاں کے لیے رحمت بنایا ہے۔ وہاں آپ کو سراجاً منیراً (آفتابِ عالمات) بھی فرمایا ہے کہ دنیا جہاں کے لوگ آپ سے نورِ قلبی حاصل کریں۔

(سراجاً منیراً ص ۱)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لفظ منیراً کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ عربی زبان میں منیراً لازم بھی اور متعدی بھی۔ لازم کا مفاد یہ ہے کہ وہ روشن ہے اور متعدی کا حاصل یہ ہے کہ دوسروں

کو روشنی دینے والا ہے۔ آفتاب کی بھی یہی شان ہے کہ وہ اپنے آپ میں بھی روشن ہے۔ اور

دوسروں کو بھی روشنی دیتا ہے یعنی ستاروں کو چاند کو۔ اور زمین کو۔ (سراجاً منیراً ص ۱) ابراہیم میر

تفاسیر کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تفسیرِ معالم میں اس آیت کے ذیل میں کہا ہے بمعناہُ سراجاً

لأنَّہُ یُہتدی بہ کالسراجِ یُسْتَضَاءُ بہ فی الظلمۃِ حق تعالیٰ نے آپ کا نام سراج

فرمایا ہے کیونکہ آپ سے ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ مانند چراغ کے کہ اس سے اندھیرے میں روشنی

حاصل ہوتی ہے (ص ۱ ج ۳) (سراجاً منیراً ص ۱)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی توضیح تمثیل کی نمایاں سُرخی دے کر لکھتے ہیں کہ اسی طرح ذاتِ بابرکات

آں سرور کائنات (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو سراجاً منیراً ہونے کی وجہ سے خزانہِ روشنی ہیں۔ اور از رنگ

مُرشد شیخ یا پیرِ استاد ہے۔ جس کی ایک جانب تو ذاتِ گرامی صفاتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ و

آلہ وسلم ہے اور دوسری طرف بلب ہے جو اپنا یا فیض کے طالب مرید کا دل ہے۔

پس اس مُرشد کا متبع سنتِ صحیح العقیدہ اور صالح العمل ہونا ضروریات سے ہے۔ اور یہ بھی

کہ وہ کفر و شرک، الحاد و بدعت، فسق و فجور اور اعمالِ سیئہ کی آلودگیوں سے پاک ہو۔ اور یہ بھی

کہ وہ فرائض و سنن اور مستحبات کا ادا کرنے والا۔ اور محرمات اور مکروہات اور مشتبہات سے پرہیز

کرنے والا ہو۔ پس ایسا پاکباز۔ متبعِ سنت۔ شیخِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خزانہِ روشنی سے

قلبی تعلق رکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نور حاصل کرے اور اس کی انعکاسی

لہ صلعم لکھنا بدعت ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکمل بکھنا چاہیے۔ (فقیر قادسی غفرلہ)

لہ صلعم لکھنا بدعت ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکمل بکھنا چاہیے۔ (فقیر قادسی غفرلہ)

شعاعیں مرید کے آئینہ صافی پر ڈالے۔ (سراجا منیر ص ۲۶)

مولوی ابراہیم میرسیا کوئی ٹہی اس بات کو اپنی تفسیر سورۃ کہف میں کچھ تبدیلی کے ساتھ اس طرح لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کو حق تعالیٰ نے سِرَّاجًا مُنِيرًا بنایا۔ پس وہاں سے روشنی آنے کے لیے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ اول یہ کہ وارنگ درست ہو یعنی پیر و مرشد متبع سنت صحیح العقیدہ، صلح العمل ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق قلبی رکھتے ہوئے وہاں سے نور حاصل کرے۔ اور اُس کا عکس مرید کے دل پر ڈالے۔ اور یہ تو آپ سمجھ ہی چکے ہیں کہ بلب کا نول وارنگ سے روشنی نہیں لے سکتا۔ بلکہ اُس کے اندر جو باریک سی تار بجلی کی ہے۔ وہ روشنی لے کر منور ہوتی ہے۔ پس اُس کی سلامتی بھی ضروری ہے۔

(تفسیر سورۃ کہف ص ۶۲)

قاری محمد طیب دیوبندی نے سراجا منیرا کی تشریح کرتے ہوئے تفصیلاً بحث کی ہے۔ جو کہ از حد مفید ہے۔ ملاحظہ ہو۔ اس موقعہ

پر آپ کے ذہن میں شاید یہ کھٹک پیدا ہو کہ سراج کے معنی تو لغت عرب میں چراغ کے ہیں۔ سورج کے نہیں اس لیے اس آیت میں اگر آپ کو تشبیہ دی گئی ہے۔ تو روشن چراغ سے دی گئی ہے نہ کہ سورج سے۔ اور محض چراغ سے صنوبر کو تشبیہ دیا جانا کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا اور نہ ہی اس تشبیہ سے آپ کے ہمہ گیر کمالات پر کوئی جامع روشنی ہی پڑ سکتی ہے۔ تو پھر سراج سے سورج کیسے مراد لے لیا گیا؟

جو اباعرض ہے کہ جہاں تک لغت کا تعلق ہے عربی زبان میں سراج کے معنی محض چراغ ہی کے نہیں بلکہ سورج کے بھی آتے ہیں۔ چنانچہ لسان العرب کی تیسری جلد میں وا شمس سراج المنہار (آفتاب دن کا چراغ ہے) کہہ کر آفتاب کو چراغ کہا گیا ہے جس سے واضح ہو کہ لغت میں شمس چراغ کو بھی کہتے ہیں۔ اور پھر سراج الشمس (چراغ سورج ہے) کہہ کر چراغ کو آفتاب کہا گیا ہے۔ جس سے واضح ہوا کہ لغت میں سراج سورج کو بھی کہتے ہیں آگے صاحب لسان العرب نے اس پر اس آیت کریمہ و سِرَّاجًا مُنِيرًا کو بطور دلیل کے پیش کیا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ ان کے نزدیک بلحاظ لغت اور بلحاظ تفسیر اس آیت میں سراج

کے معنی چراغ کے بھی لیے جاسکتے ہیں۔ اور سورج کے بھی۔ چنانچہ اس کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

بلاشبہ اس آیت میں سراج منیر سے حق تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یا چراغ کی مثل فرمایا ہے جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے یا آفتاب کی مانند فرمایا ہے نور میں اور ظہور میں۔

إِنَّمَا يُرِيدُ مِثْلَ السِّرَاجِ
الَّذِي يُسْتَضَاءُ بِهِ أَوْ مِثْلَ
الشَّمْسِ فِي النُّورِ وَالظُّهُورِ

(لسان العرب ۱۲ ج ۳)

اس سے واضح ہے کہ سراج منیر سے حضور کو آفتاب سے تشبیہ دیا جانا لغت کے عین مطابق ہے۔ تفاسیر کو دیکھا جائے تو ان کی رو سے بھی سراج کے معنی چراغ اور آفتاب دونوں لیے جاسکتے ہیں۔ صاوی حاشیہ جلالین میں لکھتے ہیں۔

سراج منیر کے معنی میں دونوں احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ سراج سے مراد آفتاب ہو۔ اور ظاہر یہی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اس سے مراد چراغ ہو۔

قَوْلُهُ وَسِرَاجًا مُنِيرًا يَجْعَلُ
الْمَسَادَ بِالسِّرَاجِ الشَّمْسُ
وَهُوَ ظَاهِرٌ وَيَجْعَلُ
الْمَسَادَ بِهِ الْبُصْبَاحُ

بیضاوی کے محشی نے بھی آیت میں دونوں احتمالوں کا ذکر کیا ہے۔ کہا ہے کہ

(سراج منیر جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے) یا تو اس سے مراد آفتاب ہے کیونکہ قرآن نے آفتاب ہی کو سراج کہا ہے اور یا چراغ مراد ہے۔

وَهُوَ الشَّمْسُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى
وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا
أَوْ الْبُصْبَاحُ

حافظ ابن کثیر محدث اپنی مشہور و مقبول تفسیر میں لکھتے ہیں۔

سراج منیر کے معنی یہ ہیں کہ اسے پیغمبر تمہارا معاملہ تمہاری لائی ہوئی شریعت کے بارہ میں ایسا نمایاں اور واضح ہے یعنی تم اپنے امر میں ایسے روشن اور کھلے ہوتے ہو جیسے

قَوْلُهُ وَسِرَاجًا مُنِيرًا أَيْ
أَمْرَكَ ظَاهِرًا فَيُبَيِّنُ
بِهِ مِنَ الْحَقِّ كَالشَّمْسِ فِي
إِشْرَاقِهَا وَإِضَاءَتِهَا لَا تَجْعَلُهَا

الْأَمْعَانِدُ (تفسیر ابن کثیر مصری) سورج اپنی چمک دمک میں نمایاں ہوتا ہے
سورة الاحزاب ص ۵۷۳ کہ معاند کے سوا کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

بہر حال تفسیروں کا نسخ اس بارہ میں واضح ہے کہ سراج سے سورج بھی مراد لیا جاسکتا ہے اور لیا گیا ہے۔ چنانچہ ابن کثیر نے احتمال کے طور پر نہیں بلکہ تعین کے ساتھ واضح کر دیا۔ یہاں سراج سے سورج ہی مراد ہے۔ اس لیے لغت اور تفسیر دونوں اس پر متفق ہیں کہ یہاں سراج سے آفتاب مراد لیا جانا لغت اور تفسیر دونوں کے لحاظ سے درست اور صحیح ہے۔ لغت اور تفسیر کے علاوہ اگر عین قرآن پر نظر کی جائے تو اس سے تو نمایاں طور پر واضح ہوتا ہے کہ یہاں سراج منیر کے معنی آفتاب ہی کے لیے گئے ہیں۔ اور ذات بابرکات

نبوی کو آفتاب ہی ثابت کرنا مقصود ہے کیونکہ قرآن حکیم کی اصطلاح میں سراج لقب ہی آفتاب کا ہے۔ اور اس سے سورج ہی مراد لیا جانا چاہیے۔ جیسا کہ قرآنی تعبیر میں چاند کا لقب نور ہے۔ اور اس سے چاند بھی مراد ہوتا ہے۔ چنانچہ سورة نوح میں چاند کو نور اور سورج کو سراج فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہے۔

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا۔ اور ان میں چاند کو نور بنایا اور سورج کو چراغ بنایا۔

بلکہ قرآن کے عرف میں سورج کا یہ لقب (سراج) اس قدر معروف اور متعین ہے کہ اگر سورج کا نام لیے بغیر ہی سراج کا ذکر کر دیا جائے تو اس سے سورج کے سوا کوئی اور شے مراد ہی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ سورة فرقان میں چاند کو منیر فرما کر اس کے مقابل سورج کا لقب (سراج) ہی ذکر کر دیا جانا کافی سمجھا گیا ہے۔ جس سے خود بخود سورج ہی ذہنوں میں آجاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا۔

اس آیت سے تو یہ واضح ہوا کہ قرآنی عرف میں سراج آفتاب ہی کا لقب ہے۔ اور قرآن کی اصطلاح میں سراج آفتاب ہی کو کہتے ہیں۔ اب غور کیجئے کہ ایک طرف تو قرآن نے سورج کا مخصوص لقب سراج بتلایا ہے اور دوسری طرف قرآن ہی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سراج فرمایا ہے جیسا کہ آیت وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا سے تو اس کی اس حدیث

سے کہ سورج بھی سراج ہے اور حضور بھی سراج ہیں۔ اور سراج کے معنی قرآنی عرف میں آفتاب کے ہیں۔ حضور کا آفتاب ہونا آفتاب کی طرح روشن ہو جانا ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ اگر سورج کا مخصوص لقب سراج ہے۔ اور وہی سراج حضور کا بھی لقب ہے۔ تو قرآنی اصطلاح کے مطابق حضور آفتاب ثابت ہوئے۔ جو تشبیہ کا حاصل ہے اور خلاصہ یہ نکل آیا کہ اگر سورج فلکی آفتاب ہے تو حضور ملکی آفتاب ہیں۔ وہ افق آسمانی سے طلوع کرتا ہے تو یہ افق زمین سے۔ جس سے اس تمثیل کی نوعیت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ الحاصل اولاً لغت سے پھر تفسیر سے اور پھر عین قرآن سے ثابت ہوا کہ سراجاً منیراً میں سراج کے معنی آفتاب کے ہیں۔ اور یہاں اس کا مصداق ذات بابر کاتب نبوی ہے۔ تو حضور کی ذات اقدس بلحاظ لغت و تفسیر و قرآن آفتاب ثابت ہوئی اور نمایاں ہو گیا کہ اس آیت میں حضور کو آفتاب سے تشبیہ دینی مقصود ہے۔ جو ہمارا مدعا تھا۔ (آفتاب نبوت ص ۳۲ تا ۳۶)

لیکن آفتاب نبوت کو حق تعالیٰ نے سراج فرما کر اس کا لقب و ہاج کے بجائے منیر ذکر فرمایا جو چاند کی شان ہے۔ چنانچہ چاند کو قرآن نے منیر اور نور فرمایا ہے۔ (وَقَسَمًا مِّنْ مِّنِيرٍ أَوَّالِقَتِمْ لَوْدْرًا) جس روشنی کے ساتھ ٹھنڈک بھی ملی ہوئی ہے۔ اس لیے منیر کے معنی ٹھنڈی روشنی والے کے ہوئے۔ اور ثابت ہوا کہ اس آفتاب روحانی ذات نبوی میں روشنی تو سورج کی سی ہے۔ جس میں چاند کا دھیمپن نہیں کہ ظلمت شب کا نور نہ ہو سکے۔ مگر ٹھنڈک چاند کی سی ہے۔ جس میں سورج کی سی سوزش اور تپش نہیں کہ اذیت دہ ثابت ہو۔ جس کا حاصل یہ نکلا کہ مادی سورج نار ہے اور روحانی سورج نور۔ اس سے دونوں آفتابوں کی روشنی اور نورانیت کی نوعیتوں کا فرق واضح ہو گیا کہ ایک ناری ہے اور ایک نوری!

ساتھ ہی ان دونوں آفتابوں کی اصلیت کا فرق بھی اس سے کھل جاتا ہے اور وہ یہ کہ مادی سورج چونکہ ناریت لیے ہوتے ہے اور نار کا مخزن ہے۔ بخلاف روحانی آفتاب کے کہ وہ ناریت کی بجائے نورانیت کا پیکر ہے جس میں روشنی کے ساتھ ٹھنڈک اور سلامتی ہے اور ظاہر ہے کہ نور و سلامتی کا مخزن جنت ہے۔ چنانچہ جنت کی ہر ہر چیز میں رحمت

اور نورانیت ثابت ہے۔

بلکہ یہ آفتاب (سورج) اس کا دسرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نمازہ ہو کہ وہاں سے نور و سلامتی جذب کرتا ہو اور دنیا پر پھینکتا ہو۔ چنانچہ آپ کے جسم مبارک، جمال مبارک اور حقیقت پاک سب ہی میں نورانیت اور جاذبیت نظر آتی ہے۔ بات کرتے وقت بنفسِ حدیث آپ کے دانتوں سے نور چھلکتا ہوا نظر آتا۔ مینی مبارک (ذناک) کا نور کی وجہ سے بلند محسوس ہونا، چہرہ مبارک کا چمک و مک میں سورج جیسا محسوس ہونا بنفسِ حدیث کا قشعرِ تجزی فی وجہ دگویا آفتاب آپ کے چہرے میں گھوم رہا ہے) چودھویں رات کے چاند سے چہرہ مبارک کا مقابلہ کر کے صحابہ کا چہرے کے نور کو چاند پر فوقیت دینا اور حقیقتِ محمدی کو حدیث میں نور کہا جانا سب اسی کی علامات و آثار ہیں کہ یہ روحانی آفتاب ان انوار کے نجوم کی وجہ سے اسی مخرن نور (جنت) سے مناسبت رکھتا ہے۔ (آفتاب نبوت ص ۳۲ تا ص ۳۳)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کے متعلق آپ کی
والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کی خدنگزار عورتوں
سیدنا آدم علیہ السلام، خلفاء راشدین صحابہ کرام اہلبیت
اطہار علیہم الرضوان، محدثین کرام اور اولیاء الرحمن کے عقائد

سُرِّكَانَاتِ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمَاتِ كَاعْتِقَادِ السُّنَنِ الْمُرْسَلِينَ

خاتم النبیین محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التَّنَارِ نے ارشاد فرمایا ہے۔ **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي**۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو شے پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا۔
(تفسیر نیشاپوری ص ۵۵ ج ۸، تفسیر عراس البیان ص ۲۳ ج ۱، تفسیر روح البیان ص ۵۴۸ ج ۱، نزرقانی شریف ص ۳ ج ۱، مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، جواہر البحار

۱۔ مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، جواہر البحار
۲۔ مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، جواہر البحار
۳۔ مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، جواہر البحار
۴۔ مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، جواہر البحار
۵۔ مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، جواہر البحار
۶۔ مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، جواہر البحار
۷۔ مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، جواہر البحار
۸۔ مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، جواہر البحار
۹۔ مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، جواہر البحار
۱۰۔ مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، جواہر البحار

بیان المیلاد النبوی ص ۲۴، مطالع المسرات ص ۲۶، شرح قصیدہ امالی ص ۳۵، فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۴، اخبار المحدثین ص ۱۴، اپریل ۱۹۰۷ء، عطر الوردہ ص ۲۴، تفسیر حسینی ص ۱۴، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ جلیل القدر صحابی ہیں نے آقائے نامدار مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے کس شے کو پیدا فرمایا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

یا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ
قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ
مِنْ نُورِهِ۔

اے جابر اللہ تعالیٰ نے بیشک سب
اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے
نور سے پیدا فرمایا۔

مصنف عبدالرزاق۔ مواہب اللدنیہ ص ۹، زرقانی شریف ص ۳۶، سیرت مجلسیہ ص ۳۱،
مطالع المسرات ص ۲۶، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۲۸، الوار المحمدیہ ص ۹، عقیدۃ الشہدہ ص ۲۸، بشر الطیب
ص ۶۵، از اشرف علی تھانوی دیوبندی، فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۴، ابن حجر مکی ص ۱۴

شارح بخاری علامہ احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ اور مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے
ہیں کہ سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد ماجد
سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ اُن کے جد اعلیٰ سیدنا علی المرتضیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حبیب کر دگار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

۱۔ اس حدیث شریف سے واضح ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں۔
(فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث شریف شیخ الاسلام والمسلمین علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے
فتاویٰ حدیثیہ میں تفصیلاً درج کی ہے اور علامہ ابن حجر مکی کے متعلق فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ
ابن حجر مکی مکر شریف میں مفتی حجاز تھے۔ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ (حاشیہ تاریخ المحدثین ص ۲۹۲)

۳۔ دیوبندی حضرات کے مفسر اور حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے بھی یہ حدیث شریف بشر الطیب ص ۲۸ مطبوعہ
دیوبند میں درج کی ہے اور بشر الطیب مزار الوہابیہ شمارہ اللہ ترسری کے نزدیک بھی نہایت مستند ہے۔ (فقیر قادری)

فرمایا۔

كُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي قَبْلَ
خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ
أَلْفَ عَامٍ۔

میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ
ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور
میں ایک نور تھا۔

(مواہب اللدنیہ ضاحج ۱، ذرقانی شریف ص ۲۹ ج ۱، جواہر البحار ص ۷۷، انوار المحمدیہ
ص ۷، نشر الطیب ص ۷، تفسیر روح البیان ص ۲ ج ۲، حجة اللہ علی العالمین ص ۲۱۶)

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
بارگاہ میں عرض کیا۔ اَخْبِرْنَا عَنْ ذَاتِكَ۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں اپنی
ذات والا صفات کے متعلق فرمائیے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

أَنَادَعُوهُ أَجِي إِسْرَاهِيمَ وَابْنِ إِسْرَائِيلَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَأَيْتُ
أُمَّتِي حِينَ حَمَلْتُ بِي أَنَّهُ
خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ
قُصُورُ الشَّامِ۔

میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
دعا کا نتیجہ ہوں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی بشارت ہوں۔ اور جب میری والدہ ماجدہ
مجھ سے حاملہ ہوئیں تو انہوں نے دیکھا کہ ایک
نور کا ان سے ظہور ہوا جس سے شام کے محللات
روشن ہو گئے وہ نور میں ہوں۔

دلائل النبوت بہیقی ص ۱۱ ج ۱، دارمی شریف ص ۱۱ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱ ج ۱،
تفسیر ابن کثیر ص ۳۶ ج ۲، ذرقانی شریف ص ۱۱ ج ۱، جواہر البحار ص ۱۱۴۔ ص ۱۱۵،
سیرت حلبیہ ص ۱۱ ج ۱، البدایہ والنہایہ لابن کثیر ص ۲۵ ج ۲، سیرت النبویہ للرحلان ص ۲۵
مشکوٰۃ شریف ص ۵۔)

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ

مخدومہ واپرین سیدہ طیبہ
طاہرہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا جو کہ سیدہ کل ہادی سبیل محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ ہیں
فرماتی ہیں:-

لَمَّا وَلَدَتْهُ خَرَجَ مِنْ فَتْرٍ جِي
نُورٌ أَضَاءَ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ

جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو میں نے جنا تو مجھ سے نور نکلا جس سے
اُن کے سامنے شام کے محلات روشن ہو گئے

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۲، زرقانی شریف)

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
رَأَيْتُ كَأَنَّ شَهَابًا خَرَجَ مِنْ
أَضَاءَتْ لَهُ الْأَرْضُ -

میں نے دیکھا کہ مجھ سے روشن ستارہ
ظاہر ہوا جس سے پوری زمین منور اور
روشن ہو گئی ہے

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۲، سیرت حلبیہ ص ۱ ج ۱)
سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سورہ کائنات
مفخر موجودات محمد مصطفیٰ علیہ التمجید والثناء کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ

لَمَّا فَصَلَ مِنِّي خَرَجَ مَعَهُ
نُورٌ أَضَاءَ لَهُ مَا بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ -

جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پیدا ہوئے تو ان سے ایسا نور ظاہر ہوا
جس سے مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز
روشن ہو گئی۔

(معجم الزوائد لابن حجر ص ۲۲۱ ج ۸،
مواہب اللدنیہ ص ۲۲ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ ج ۱، زرقانی سیرت حلبیہ ص ۹ ج ۱، انوار

مواہب اللدنیہ ص ۲۲ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ ج ۱، زرقانی سیرت حلبیہ ص ۹ ج ۱، انوار

لہ خصائص الکبریٰ لعلاتہ سیوطی، مواہب اللدنیہ للقسطلانی، سیرت حلبیہ لعلاتہ الحلبي، زرقانی
لعلاتہ محمد بن عبد الباقی یہ ایسے مستند محدثین کی مستند کتب میں جن کے حوالہ جات دیوبندیوں اور
وہابی غیر مقلدین کے اکابرین نے اپنی اپنی کتابوں میں درج کیے ہیں۔

دیوبندیوں کے معتد رمولوی مفتی محمد شفیع آف کراچی کی کتاب سیرت خاتم الانبیاء کے صفحات ۱۴-۸۸۔
۲۴-۲۵-۲۶۔ دیوبندیوں کے قاضی سلیمان پوری کی کتاب رحمة للعالمین جلد دوم کے صفحات ۲۷۸-۲۸۰-۱۰۶۔
۲۵۰-۲۶۰ وغیرم ملاحظہ فرمائیں کہ کتنی روایات ان کتب سے درج کی ہیں۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

المحمدیہ ص ۱۶، البدایہ والنہایہ ص ۲۶۲ ج ۲، ماثبت من السنۃ ص ۵۳

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ میں روایت درج

فرمائی ہے کہ :-

بے شک نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
کی والدہ ماجدہ نے دیکھا کہ جب انہوں نے
نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جانا تو حضور
کے نور سے شام کے محلات متور اور روشن ہو گئے

اِنَّ اُمَّه رَاَتْ جِیْنَ وَصَعْتَهُ
نُورًا اَضَاعَتْ مِنْهُ قُصُوْرُ
الشَّامِ

دکتاب الوفا ص ۳۶ ج ۱، ص ۹۲ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۹۲ ج ۱، دلائل النبوت للبیہقی ص ۶۹ ج ۱،
مواہب اللدنیہ ص ۲۲ ج ۱، انوار المحدثیہ ص ۱۶، زرقانی شریف ص ۱، ماثبت من السنۃ
ص ۵۳، مجمع الزوائد ص ۲۲ ج ۸، اسعاف الراغبین ص ۱

محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی درج

فرمائی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا

میں نے دیکھا کہ مجھ سے نور نکلا ہے جس
سے میں نے شام کے محلات روشن اور

اِنِّیْ رَاَیْتُ خَسَّ جِ صِنِّیْ نُورٌ
اَضَاعَتْ لَہٗ قُصُوْرُ الشَّامِ

۱۰ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کی کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ وہابیہ کے نزدیک بھی بہت مستند کتاب ہے
کیونکہ فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میرسیا لکھوٹی نے اپنی کتابوں میں مرزا آیتوں کی تردید کرتے ہوئے اور تینا عیسیٰ
علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں آنے کا ثبوت درج کرتے ہوئے کتاب الوفا میں درج شدہ روایت پیش کی
ہے دیکھئے شہادۃ القسطنطنیہ ص ۲۱۹ ج ۱، الخیر الصیح عن القبرا المبیح ص ۱۰

وہابیہ کا آرگن الاسلام، دہلی محدث ابن جوزی کی شخصیت کے متعلق لکھتا ہے کہ محدث ابن جوزی علیہ
الرحمۃ، چھٹی صدی کے اکابر و اعیان میں ایک عظیم و جلیل محدث اور خطیب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ کے دست
حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد اسلام کے امین رحمت میں سچکے ہیں۔
۱۱ دیوبندیوں کے مولوی بدر عالم ہاجر مدنی نے بھی یہ روایت اپنی کتاب ترجمان السنۃ ص ۱۰ ج ۲ پر درج کی ہے فقیر قادری

(دلائل النبوت بہقی ص ۲۹۵ مطبوعہ مدینہ منورہ) منور ہوتے دیکھے۔

دیوبندیوں کے مفسر اور حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نثر الطیب میں لکھتے ہیں کہ حمل رہنے کے وقت آپ کی والدہ ماجدہ نے ایک نور دیکھا جس سے شہر بصری علاقہ شام کے محل ان کو نظر آئے۔ کذا فی سیرۃ ابن ہشام۔ (نثر الطیب ص ۱)

فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ حضرت آمنہ نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا ہے جس سے میں نے شام کے شہر بصری کے محلات دیکھ لیے۔ (سیر المصطفیٰ ص ۱۱۱) بے شک رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی والدہ ماجدہ نے بھی آپ کی ولادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔ (سیر المصطفیٰ ص ۱۱۱)

امام اجل علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

سیدنا آدم علیہ السلام کا عقیدہ

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔

لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ آرَأَاهُ بَيْنَهُ
جَبَّ حَضْرَتِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَوَافِدِ كَرِيمٍ نَعَى

لے سزاوار الوہابیہ مولوی شامہ ام تسری دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ شرک و بدعت کی تردید میں جماعت المحدث کے ہمنوا تھے۔ (اخبار المحدث ام تسری ص ۲۰ جولائی ۱۹۴۴ء) نیز ان کی تصنیف لطیف نثر الطیب کے متعلق لکھتے ہیں کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حالات پیدائش سے لے کر تا وفات کل واقعات و جملہ سیر و معجزات نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے صحیح و مستند روایات سے قلمبند کیے ہیں۔ (اخبار اہل حدیث ام تسری ص ۱۴ مئی ۱۹۴۳ء ص ۲۳ مارچ ۱۹۴۱ء)

۳۔ اب تو وہابیوں کو حضور پر نور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نور ہونے میں کوئی شک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان کی جماعت کے امام العصر ابراہیم میر نے زراعت کا ذکر کرتے ہوئے پہلے بیشک کا لفظ لکھا ہے۔ (فقیر قادری، لے عارف حقانی علامہ سیدی عبدالوہاب شاعرانی قدس سرہ الرابانی تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حالت بیداری میں بالمشافہ پچھتر مرتبہ زیارت کی ہے۔

(میزان الکبر ص ۱۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

فَجَعَلَ يَسَارَى فَضَائِلَ لِبَعْضِهِمْ
عَلَى بَعْضٍ رَأَى نُورًا سَاطِعًا
فِي أَسْفَلِهِمْ فَقَالَ يَا رَبِّ
مَنْ هَذَا أَقَالَ هَذَا إِنَّكَ
أَخَدُّ وَهُوَ أَوْلُ وَهُوَ آخِرُ
وَهُوَ أَوْلُ شَافِعٍ .

خصائص البکری ص ۹۴ ج ۱ مطبوعہ:

سعودی عرب

پیدا فرمایا تو ان کی اولاد ان کو دکھائی گئی۔
تو آپ نے بعض مخلوق کی بعض پر فضیلت
دیکھی تو نیچے کی طرف سے بلند ہونے والا نور
آپ نے دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض
کیا۔ اے رب! یہ کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ
نے فرمایا یہ تیرا بیٹا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہیں اور وہ اول اور وہی آخر اور
وہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا۔

محدث ابن جوزی اور علامہ بکری علیہما الرحمہ فرماتے ہیں۔

لَمَّا آتَيْتَ آدَمَ بِالْمَوْتِ
أَخَذَ بِيَدِ وَلَدِهِ شِيثَ
وَقَالَ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ
بَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي
أَنْ أَخُذَ عَلَيْكَ عَهْدًا
مِنْ أَجْلِ هَذَا النُّورِ الَّذِي
أَوْى فِي وَجْهِكَ أَنْ لَا تَضَعَهُ
إِلَّا فِي الْأَطْهَرِينَ مِنَ النِّسَاءِ

جب سیدنا آدم علیہ السلام کو اپنے آخری
وقت یعنی انتقال کا یقین ہو گیا تو انہوں نے
اپنے بیٹے حضرت شیش علیہ السلام کا
ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے بیٹے! مجھے اللہ
تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں تم سے اس
نور محمدی کے بارے عہدوں جو تمہاری
پیشانی میں جلوہ گر ہے۔ کہ تم اس کو پاکیزہ
ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔

(بیان المیلاد النبوی ص ۲، کتاب الانوار ومصباح السرور والافکار ص ۷۶)

لے محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ کے متعلق علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ کان من الاخبیان وفي الحديث
من الحفاظ ما علمت ان احدا من العلماء عتف هذا التحليل محدث ابن جوزی علوم قرآن اور
تفسیر میں بلند پایہ تھے اور فن حدیث میں بہت بڑے حافظ تھے۔ ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے
معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علماء امت میں سے کسی کی ہوں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۴)

سیدنا جبریل علیہ السلام کا عقیدہ

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سیدہ طیبہ طاہرہ سرکار مائی آمنہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا فرمائی تھیں کہ میرے پیارے صاحبزادہ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے ابھی اپنے قدم مہینت لزوم سے کائنات کو مشرف نہیں فرمایا تھا کہ جبریل امین میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار شربت سے بھرا ہوا پیالہ تھا۔ مجھے دیا کہ اسے پی لیں۔ میں نے اس کو پی لیا۔ پھر جبریل نے مجھے کہا کہ سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر اس نے کہا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ پھر اس نے ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کر کہا۔

اے رسولوں کے سردار ظہور فرمائیے۔ اے خاتم النبیین جلوہ افروز ہو جاتیے۔ اے رحمۃ للعالمین قدم رنجہ فرمائیے۔ اے نبی اللہ رونق افروز ہو جاتیے۔ اے رسول اللہ تشریف لائیے۔ اے خیر المخلوق جہان کو منور فرمائیے۔ اے نور من نور اللہ جلوہ افروز ہو جاتیے۔ بسم اللہ اے محمد بن عبد اللہ تشریف لائیے۔ پھر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہوئے جہان میں رونق ہوئے۔

الصَّلَاةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

إِظْهِرْ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ
إِظْهِرْ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ إِظْهِرْ
بِرَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِينَ إِظْهِرْ
يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِظْهِرْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِظْهِرْ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ
إِظْهِرْ يَا نُورَ مَنْ نُورِ اللَّهُ
بِسْمِ اللَّهِ إِظْهِرْ يَا مُحَمَّدُ
بُنْ عَبْدِ اللَّهِ فَظَهَرَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْبَدْرِ
الْمُنِيرِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

(بیان المیلاد النبوی ص ۱۱)

لہ اِظْهِرْ يَا نُورَ مَنْ نُورِ اللَّهُ سے جبریل امین کا عقیدہ بھی اظہر من الشمس ہے۔

(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ عظیم)

دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمًا مَسْرُورًا وَ
أَسَارِيْرًا وَجْهَهُ تَبْرُوتٌ
(دلائل النبوت ص ۵۲ اج مطبوعہ مدینہ منورہ)

ایک دن نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسليم
خوشی خوشی گھر میں تشریف لائے۔ تو آپ
کے چہرہ الزور کے حد و حال سے بھی بجلی کی
طرح زور چمک رہا تھا۔

ایک روایت جو سرکارِ طیبہ عارفہ زاہدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی
ہے اور آپ نے اس روایت میں اپنی آنکھوں دیکھا منظر بیان فرمایا ہے جس کو علامہ
جلال الدین سیوطی اور علامہ شہاب الدین خواجه علیہما الرحمہ نے اپنی مبارک تصانیف
میں درج فرمایا ہے نیز غیر مقلدین و مابیوں کی مقتدر شخصیت قاضی سلیمان منصور پوری
نے بھی اپنی کتاب 'رحمۃ للعالمین' میں بھی درج کیا ہے۔ یہاں پر قاضی سلیمان منصور پوری
کی تحریر کردہ عبارت درج کرتا ہوں۔

حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی نعل کو پیوند لگا رہے تھے۔ اور میں چرخہ کات رہی تھی میں
نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پسینہ ہو رہا ہے۔
اور اس پسینہ کے اندر ایک زور ہے جو ابھر رہا ہے۔ یہ ایسا نظارہ تھا کہ
میں سراپا حیرت بن گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر مجھ پر پڑی۔ فرمایا
عائشہ تو حیران سی کیوں ہو رہی ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے دیکھا کہ
حنور کی پیشانی پر پسینہ ہے اور پسینے کے اندر ایک چمکتا دکمٹا زور ہے۔
(اس پاک نظارہ نے مجھے سراپا چشم کر دیا ہے)

اسے خنک چشمے کہ او حیران دست
دسے بہایوں دل کہ آں قربان دست

اے مفسر الوہاب یہ مولوی محمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ رحمۃ للعالمین کتاب جو جامعہ عثمانیہ دکن جامعہ عباسیہ بہاولپور اور دارالعلوم
دیوبند اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے نصاب میں داخل ہے اور تمام اسلامی ہائی سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ محدثین اور
مؤرخین و فلاسفر اس کی صحت و برتری کے مقرر ہیں۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶

بخدا اگر ابو کبیر بذنی (ایام جاہلیت کا مشہور شاعر) حضور کو دیکھ پاتا تو اُسے معلوم ہو جاتا کہ اس کے اشعار کے صحیح مصداق حضور ہی ہو سکتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُس کے شعر کیا ہیں۔ میں نے یہ شعر پڑھ کر سنا دیئے۔

وَمَسْبُورِي مِنْ كُلِّ غَبْرٍ حَيْضَةٍ وَفَسَادِ مُرْضِعَةٍ وَوَدَاعِ مَعْضَلٍ
وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى اسْتِرَاةٍ وَجْهِهِ بَسَقَتْ كِبْرَتِي الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

وہ ولادت اور رضاعت کی آلودگیوں سے پاک امراض سے مبتلا ہیں۔ ان کے درخشاں چہرہ پر نظر کرو تو معلوم ہو گا کہ نورانی اور روشن برق جلوہ دے رہی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ میں جو کچھ تھا اُسے رکھ دیا پھر عاتشہ کی پیشانی کو چوما۔
درجۃ للعالمین ص ۱۹۶-۱۹۸ ج ۲، خصائص البکری ص ۱۶۷ ج ۱، نسیم الریاض ص ۲۲۶ ج ۱، حلیۃ الاولیاء

اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شہادت اور عقیدہ

اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مخدومہ کل سدا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

لَقَدْ رَأَيْتُ لَيْلَةً وَضِعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نُورًا أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ
الشَّامِ حَتَّى رَأَيْتُهَا -
ابستہ تحقیق میں نے اُس رات کو نور دیکھا
جس رات رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
پیدا ہوئے کہ اُس نور سے شام کے محلات
روشن ہو گئے یہاں تک کہ اس روشنی میں
میں نے ان محلات کو دیکھ لیا۔

خصائص الکبریٰ ص ۱۱۵ ج ۱، کتاب الوفا لابن جوزی ص ۹۷، زرقانی شریف، مواہب اللدنیہ ص ۲۲ ج ۱

خلفاء راشدین اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ

خليفة اول سيدنا ابو بكر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

علامہ احمد قسطلانی
قدس سرہ

النورانی جو کہ شارح بخاری ہیں۔ روایت نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ
كَدَارَةِ الْقَمَرِ - رَجَّحَ اللَّهُ عَلَى الْعَالَمِينَ ۶۸۹،
رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا رخ
انور چاند کی طرح منور تھا۔

انھما نص الکبرائے ۱۶۹ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۵ ج ۱، الوار المحمدیہ ص ۱۲۵، دلائل النبوة از ابو نعیم،
سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آقائے نامدار مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے شعر کہتے ہیں۔

أَمِينٌ مُصْطَفَىٰ بِأَلْحَبِ يَدْعُوْنَا
كَضَوْءِ الْبَدْرِ ذَائِلَةَ الظُّلَامِ
حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم امین ہیں۔ اور یحییٰ کی طرف بلانے
والے ہیں۔ آپ کی روشنی اندھیروں کو چودھویں رات کے چاند کی طرح دور اور زائل
کرنے والی ہے۔
دلائل النبوت ص ۲۲۵ ج ۱، جواہر البحار ص للنجانی

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ
خدا، مشکل کشا، کرم اللہ

تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں۔

حبیب کبریا، مالک ہر دوسرا، محمد
مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب

كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ رُعِيَ
كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ

تَنَایَا ۛ

کلام فرماتے تو آپ کے دندان مبارک کے
درمیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

(مواہب اللدنیہ ص ۲ ج ۱، انوار المہدیہ ص ۱۳۲، نذر قانی شریف)

محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ ایک شخص نے
سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ تم سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی تعریف اور شان بیان فرمائیے تو آپ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

آپ کے پسینہ کے قطرات چمک دار موتی
كَانَ عَرَقٌ وَجْهِهِ الْمَوْلُودُ
(دلائل النبوت ص ۱۸۷ ج ۱ حجة اللہ علی العالمین) ۴۹۲ تھے۔

سیدنا واما من احسن مجتبیٰ
سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ میرے ماموں جان ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے نانا جان سیدالانش
والجان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف مبارکہ بیان کرنے میں
ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ میں نے ایک مرتبہ ان سے عرض کیا کہ نانا جان کا مبارک
عقیدہ بیان فرمائیے تو انہوں نے فرمایا:-

رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم بلند
رتبہ والے تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک اس
طرح روشن اور منور تھا جیسے چودھویں
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامًا مَضْحَمًا
يَتَلَاءُ لَوِّ وَجْهَهُ تَلَاءُ لَوِّ الْقَمَرِ

اے حکیم ترمذی اور محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے اس روایت کو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی
بیان فرمایا ہے۔ دلائل النبوت ص ۱۶۳ ج ۱ شامل ترمذی ص ۱۳۵ پس واضح ہوا کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنہما کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ (فقیر قادری عفرلہ)

لے بیتا لوء کے معنی اور تشریح کرتے ہوئے علامہ ابراہیم بجوری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں (باقی اگلے صفحہ پر)

کَيْلَةَ الْبَدْرِ - رات کا چاند چمکتا ہے۔
(مجمع الزوائد ص ۲۸۹ ج ۸، شمائل ترمذی ص ۲ مطبوعہ دہلی، خصائص الکبریٰ ص ۱۸ ج ۱، جواہر البحار
ص ۳۵، دلائل النبوت ص ۲۲۰ - نشر الطیب ص ۱۱۵)

سیدنا علی المرتضیٰ، امام حسین اور امام زین العابدین کا عقیدہ | سیدنا امام زین العابدین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد محترم سیدنا امام حسین رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے اور وہ ان کے جدِ امجد سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے
بیان فرماتے ہیں کہ نبی غیب دان سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا -
كُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي میں حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے
قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے رب کے
أَلْفَ عَامٍ - حضور میں ایک نور تھا۔

(جواہر البحار ص ۶۷، انوار المحمدیہ ص ۹، جواہر البحار ص ۶۷، اللبھانی،
سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | غزوہ تبوک سے فتح و نصرت
حاصل کرنے کے بعد جب

(بقیہ صفحہ ۷۶) - معنی تلالو یعنی

ویشرق كاللؤلؤ قوله تلالو القمر ليلة البدر ای مثل تلالو القمر ليلة البدر یعنی
تلالو کے معنی روشن ہونے اور چمکنے کے ہیں جیسے موتی چمکتا ہے اور تلالو القمر ليلة البدر
کے معنی یہ ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رخ نور اس طرح چمکتا ہے جیسے چودھویں رات کا چاند
چمکتا ہے۔ (شرح شمائل محمدیہ ص ۱۹ مطبوعہ مصر)

لہ دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے اس روایت کو درج کیا ہے۔ دو دیکھئے
نشر الطیب ص ۱۹ مطبوعہ دیوبند اور نشر الطیب دیوبندیوں اور بابیوں کے نزدیک بھی مستند
ہے۔
(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

سور کائنات، مفخر موجودات منبع کمالات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحيات و التسليمات مدینہ منورہ (زادہ اللہ شرفاً) جلوہ افروز ہوئے۔ تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں آپ کی شان اقدس میں مدحیہ اشعار کہوں۔ تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا چچا جان کیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو سلامت رکھے تو انہوں نے اشعار کہے جن کے آخری دو شعر درج کیئے جاتے ہیں۔ جن سے عم رسول اللہ سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ مبارکہ کا بھی واضح علم ہو جاتا ہے۔ اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے حلیل الفتد عظیم المرتبت محمد ثین نے اپنی مبارک تصانیف میں بھی وہ اشعار لکھے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

أَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتْ
الْأَرْضُ وَصَاتَ بُرُوكَ الْأَفُقُ
فَخَنَّ فِي ذَلِكَ الضياءِ وَفِي النُّورِ
وَسَبُلُ التَّرشَادِ نَحْتَرَاتُ

کتاب الوفا ص ۳۵ ج ۱، خصائص الکبر ص ۹۷ ج ۱، النان العیون ص ۹۲ ج ۱، اہریت النبویہ ص ۳۷، جواہر البحار ص ۸۳-۱۶، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۲۲۲، مواہب اللدنیہ ص ۲۳، الاستیعاب مستدرک ص ۳۲۷ ج ۳، البدایہ والنہایہ ص ۲۵۸ ج ۲، نشر الطیب ص ۲۲۷ ج ۲، مجمع الزوائد ص ۲۱۷ ج ۸، تخیص المستدرک ص ۳۲۷ ج ۳۔

ان اشعار کا ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اس طرح کرتے ہیں۔ اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی۔ آپ کے نور سے آفاق منور ہو گئے۔ سو ہم اُس ضیاء اور اُس نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔ (نشر الطیب ص ۹ مطبوعہ دیوبند)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ

سید المفسرین سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما فرماتے ہیں:-

إِذَا تَكَلَّمَ رَأْيِي كَالنُّورِ
نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ

يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ
ثَنَائِهِ

وسلم جب کلام فرماتے تو ان کے دندان
مبارک کے درمیان سے نور مبارک نکلتا
ہوا نظر آتا تھا۔

(سنن دارمی شریف ص ۲۳ ج ۱ مشکوٰۃ شریف ص ۵۸، شمائل ترمذی ص ۳، خصائص البکر ص ۵۶ ج ۱، جواہر البحار ص ۴۵، مجمع الزوائد ص ۲۷ ج ۸، شمیم الجیب)

علامہ ابن عبدالبر محدث علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ابو طفیل عامر بن واثلہ کنانی نے سیدنا
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے اشعار پڑھے جن میں ایک شعر یہ ہے

أَنَّ النَّبِيَّ هُوَ النُّورُ الَّذِي كُنْطَتُ
بِهِ عَمَائَاتُ مَاضِنَا وَيَا بِنَا - !!

بے شک نبی رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ایسے نور ہیں جن کے سبب ہمارے
انگلوں اور بچھلوں کے سب اندھیرے اور گمراہیاں دور ہو گئیں۔ (الاستیعاب ص ۳۷۴ ج ۱)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سرور کون و مکاں، محبوب
رب و جہان محمد مصطفیٰ علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا سایہ نہ تھا۔ آپ کا
نور مبارک سورج کے نور پر غالب آجاتا اور جب کبھی چراغ کے سامنے تشریف لاتے
تو آپ کا نور چراغ کی روشنی پر بھی غالب آجاتا۔

قَدْ نَطَقَ الْقُرْآنُ بِأَنَّ النُّورَ
الْمُبِينُ فَإِنْ فَهِمْتَ فَهُوَ
نُورٌ عَلَى نُورٍ۔

بے شک قرآن پاک میں آپ کو نور مبین
فرمایا گیا ہے۔ جان لے کہ آپ تو نور
علیٰ نور تھے۔ (نسیم الریاض ص ۲۸۲ ج ۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

بلیل القدر صحابی سیدنا ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

لے اس شعر سے معلوم ہوا کہ ابو طفیل عامر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔
(فقیر محمد سنیا رائے القادری عفرہ)

اِذَا صَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَاكَ فِي الْجُدْرِ - (عصيدة الشهادة ص ۱۲۱) ،
 جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 تبسم فرماتے تو دیواریں آپ کے نور مبارک
 سے چمک اٹھتیں۔

خصائص الکبریٰ ص ۱۸۴ ج ۱ - مواہب اللدنیہ ص ۱۲۱ ج ۱ - انوار المحمدیہ ص ۱۳۲ ج ۱ ، حجتہ اللہ
 علی العالمین - شفا شریف ص ۳۹ ج ۱ ، حاشیہ شمالی ترمذی ص ۱۴ ، شرح للملا علی قاری بر
 حاشیہ نسیم الریاض ص ۳۳۸ ج ۱ ، مدارج النبوة ص ۱۲۱ ج ۱ ، انشر الطیب ص ۱۳۳ ج ۱ ، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۶۸۹ ج ۱
 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں -

مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي
 فِي وَجْهِهِ - (ترمذی شریف ص ۲۵۸ ج ۲ ، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۸ مطبوعہ دہلی ، خصائص الکبریٰ ص ۱۸۴ ج ۱ ،
 میں نے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
 سے زیادہ حسین کوئی شے نہیں دیکھی۔ آپ
 کے چہرہ انور پر سورج چمکتا ہوا معلوم ہوا تھا
 (عصيدة الشهادة ص ۱۲۱)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ مشہور صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ

لَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ -
 جس دن رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ کی نورانیت
 سے مدینہ منورہ کی ہر چیز روشن ہو گئی۔

ابن ماجہ ص ۱۱۹ ، مشکوٰۃ شریف ص ۵۲۴ ، ترمذی شریف ص ۲۵۲ ج ۲ ، مواہب اللدنیہ ص ۶۸ ج ۱ ،
 انوار المحمدیہ ص ۲۸ ، جواہر البحار ص ۶ ج ۱ ، اسیرت علیہ ص ۲۳۷ ج ۲ ، خصائص الکبریٰ ص ۱۸۴ ج ۱ ،
 مدارج النبوة فارسی ص ۸۱ ج ۲ ، طبقات ابن سعد ص ۲۲۱ ج ۱ ، مستدرک ص ۱۲۳ ج ۲ ، تلخیص المستدرک ص ۱۳ ج ۲

لہ علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں فَشَبَّهَ وَجْهَهُ الشَّرِيفُ بِالشَّمْسِ
 فِي الْإِنشَاقِ وَالتُّورِ (نسیم الریاض ص ۳۳۸ ج ۱ مطبوعہ مصر)

لہ مظاہر حق والوں نے لکھا ہے کہ مدینہ منورہ کے در دیوار بھی روشن ہو گئے تھے مظاہر حق ص ۲۳۵ (فقیر قاری)

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
وَشَرِيكَ سَبْعًا أَلْسًا
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ
حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ
إِبْطِيئِهِ -

یحییٰ بن سعید اور شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہما
دونوں نے سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے سنا کہ نبی کریم رؤف ورحیم علیہ افضل
الصلوة والتسلیم نے جب اپنے دونوں ہاتھ
مبارک اٹھائے تو میں نے آپ کی دونوں
مبارک نعلوں کی سفیدی دیکھی۔

(صحیح بخاری شریف ص ۱۶۸ ج ۱، ص ۶ ج ۲، نسائی شریف ص ۲۲۲ ج ۱، مسلم شریف ص
دلائل النبوت ص ۱۸۲ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۵۱ ج ۱)
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَرَفَعُ يَدَيْهِ
فِي شَيْئٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا
فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ يَرَفَعُ
حَتَّى يُرَى بَيَاضَ إِبْطِيئِهِ -

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سوائے
استسقا کے کسی اور دُعَا میں اپنے مبارک
ہاتھوں کو زیادہ اونچا نہیں اٹھاتے تھے۔
اور استسقا میں اتنے ہاتھ اٹھاتے تھے
کہ آپ کی مبارک نعلوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔

صحیح بخاری شریف ص ۱۶۸ ج ۱

(صحیح بخاری شریف ص ۱۶۸ ج ۱ مطبوعہ مصر، مشکوٰۃ شریف ص ۱۳۱ مطبوعہ دہلی دار قطنی ص ۱۹)
سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَانَ عَرَقُهُ

رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سفید رنگ
والے روشن آفتاب تھے آپ کے پسینے کے

سے ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے ازھر اللون کا ترجمہ ابیض نیراً روشن آفتاب کیا ہے۔
(مرقات) علامہ ابراہیم بیجوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ امام سحیلی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ الزھرۃ
فی اللغة اشراق فی اللون بیاضاً زہرہ لغت میں بہت زیادہ سفیدی کی چمک
والے رنگ کو کہتے ہیں۔ (شرح شمال محمدیہ ص ۱۹)

اللُّغُزُورُ

مبارک قطرات چمکدار موتی تھے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۶، دلائل النبوت بہقی ص ۱۵۵ ج ۱، دارمی شریف ص ۳۳ ج ۱، خصائص
الکبریٰ ص ۱۸۲ ج ۱، رحمۃ للعالمین ص ۲۱ ج ۱۲)

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سید العالمین احمد مجتبیٰ
محمد مصطفیٰ علیہ افضل

الصلوٰۃ والسلام کا درباری نعت خوان اور شاعر اپنے رسول کریم کی نعت بیان کرتے
ہوتے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔

مَتَى يَبْدُ فِي اللَّيْلِ الْبَيْتُ مَجِيئُهُ
يَلُوحُ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّبْحِ الْمُنَوَّرِ

جب سخت تاریک میں آپ کی پیشانی نورانی ظاہر ہوتی ہے۔ تو وہ اندھیری رات
میں چراغ کی طرح روشنی دیتی ہے۔

(دلائل النبوت ص ۱۲۶ ج ۱، زرقانی شریف ص ۲۱۲، الاستیعاب ص ۲۲ ج ۱)

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دوسرے مقام پر اپنے عقیدہ کا اظہار
اس طرح فرمایا ہے۔

نُورٌ أَضَاءَ لَهُ عَلَى الْبَرِّيَّةِ كُلِّهَا!
مَنْ يَهْدِي لِلنُّورِ الْمُبَارِكِ يَهْتَدِي

آپ کے نور مبارک کی نورانیت نے تمام دنیا کو روشن فرمایا ہے جو بھی اس

لے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ما سمعت بشیء احسن من شعر
حسان میں نے کسی شخص کے شعر حسان کے شعروں سے عمدہ نہیں سنے (ابن جریر ص ۱۸، ترجمان القرآن ص ۹ ج ۹)
لے قاضی سلیمان منصور پوری دہلوی نے بھی اپنی کتاب رحمۃ للعالمین ص ۲۱۲ پر یہ شعر لکھا ہے۔ اور
ترجمہ کیا ہے جو درج ہے۔ جب شب تاریک میں اُس کی پیشانی نمایاں ہوتی ہے تو روشن چراغ کی
طرح چمکا کرتی ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ عفرلہ)

بارک نُور سے مستنیر ہوا وہی ہدایت پا گیا۔ (نسیم الریاض ص ۲۷۵ ج ۳، مطبوعہ مصر)
ابن کثیر علیہ الرحمۃ جو کہ مفسر قرآن بھی ہیں نے حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
گاہ مصطفوی میں پیش کردہ شعر البدایۃ والنہایہ میں درج کیا ہے۔

وَأَفِ وَمَاضٍ شَهَابٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ
بَدْرٌ أَنَارَ عَلَى كُلِّ الْأَمَاجِدِ

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور ایسا نور ہے کہ جس نے تمام اماجد اور بزرگیوں
نور اور روشن فرما دیا ہے۔ آپ کا نور مبارک پورا ہونے والا اور پُرانا ستارہ
، آپ کے نور ہی سے چودھویں رات کا کامل چاند بھی نور اور روشنی حاصل
اسے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۷، البدایۃ والنہایہ ص ۲۳۶ ج ۲)

اہم اہل سند المفسرین والمحدثین علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ العزیز نے بھی
یہنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شعر درج فرمایا ہے۔

أَخَشُّ عَلَيْهِ لِلنَّبِیَّةِ خَاتَمٌ
مِنَ اللَّهِ مِنْ نُورِ یَلُوحُ وَیَشْهَدُ!

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مہربنوت بہت ہی چمکتی تھی اور آپ کا اللہ کی
نور سے نور ہونا ظاہر اور واضح ہو جاتا تھا۔ (خصائص الکبریٰ ص ۱۶۳ ج ۱)

مالک بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سیدنا کعب بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ نبوی میں سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بہت سے مشرف ہوا تو دیکھا۔

یُبْرِقُ وَجْهَهُ مِنَ السُّرُورِ | آپ کا چہرہ مبارک بجلی کی طرح چمک رہا ہے

اہم ابن کثیر کا کتاب البدایۃ والنہایہ کے حوالہ جات فخر الوابسیہ ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی دیئے
، دیکھئے سر اجناسیرا ص ۱۲۱، ص ۱۲۱

وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَنَادَ وَجْهَهُ كَأَنَّهُ قِطْعَةٌ قَسِيَّةٌ -
 اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
 جب خوش ہوتے تو آپ کا رخ انور اس
 طرح منور نظر آتا جیسا کہ چاند کا سحر ہے

صحیح بخاری ص ۱۸ ج ۲، مستدرک ص ۶۵ ج ۲، خصائص الجبرائے ص ۱۸۸، نسیم الریاض ص ۳۳۹ ج ۱،
 دلائل النبوة ص ۱۵۳ ج ۱، دلائل النبوت ص ۲۲ ج ۳، از ابوالنعیم، حجة النبوة ص ۱۸۹، منتخب الصحیحین للبخاری

امام ابن کثیر علیہ الرحمۃ نے سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہ اشعار جو
 انہوں نے حضور پر نورؐ نور علی نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک
 میں لکھے ہیں درج کیے ہیں۔ ان میں سے ایک شعر درج کیا جاتا ہے جس سے حضرت کعب
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ بھی بالکل عیاں ہے۔

وَرَدُّنَا وَنُورُ اللَّهِ يَجْلُو
 وَبِئْسَ الظُّلْمَاءُ عَنَّا وَالْغَطَاءُ

اور ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہمارے اندھیرے
 کی سیاہی اور تاریکی دور ہو گئی اور روشنی ہی روشنی ہو گئی۔ اور سب پردے اٹھ گئے۔
 (البدایہ والنہایہ ص ۳۳۴ ج ۳ مطبوعہ مصر)

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام الحدیث محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری

نے حدیث شریف درج فرمائی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
 دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ
 مِيَانَتَ إِبْطِيئِهِ -
 سید مرسلان فرز کون و مکان محمد مصطفیٰ علیہ
 التیجۃ والشارع نے دعا فرمائی اور اپنے
 دونوں نورانی دست مبارک اٹھائے تو میں
 نے آپ کے دونوں مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی

سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سرور کائنات، منبع کمالات، محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ

والقیامات کے متعلق سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی شان بیان کرتے ہوئے

یَقْتُومُ بِهِ السَّيِّئَةُ أَنْ تَمُوجًا وَيُظْهِرُ فِي الْبَلَاءِ دِضَاءَ نُورٍ

اور شہروں میں نور کی روشنی ظاہر ہوگئی جس نور کا صدقہ اور وسیلہ سے مخلوق قائم ہے کیونکہ وہ مبارک روشنی ٹھامٹھیں مار رہی ہے۔

(سیرت ابن ہشام ص ۱۹۲ ج ۱، البدایہ والنہایہ ص ۱ ج ۱، ص ۲۹۶ ج ۲)

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | محدث ابن جوزی اور علامہ سیوطی علیہما الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں۔

أَوْلَادَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَأَلِهَ وَسَلَّمَ كِي وَلا دت با سعادت ہوئی تو آپ

ماب الوفا ص ۹۵ ج ۱، خصائص الکبریٰ

جب رسول معظم نور مجتہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم کی ولادت با سعادت ہوئی تو آپ

کے نور مبارک سے ساری زمین روشن اور

منور ہوگئی۔

۱۲ ج ۱

نور اندر نور باہر کوچہ کوچہ نور ہے

بلکہ یوں کہیے کہ سب دنیا کی دنیا نور ہے

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کسی نے کہا کہ

بہر دو سرا محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رخ نور تلوار کی طرح تھا تو حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

بَلْ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

نہیں! بلکہ آپ کا چہرہ نور سورج اور چاند

کا نور تھا۔ (حجۃ اللہ ص ۶۸۸) کی طرح نورانی اور چمکتا تھا۔

شکوٰۃ شریف ص ۵۵، شمائل ترمذی، صحیح مسلم شریف، مواہب اللدنیہ ص ۲۵ ج ۱، الوار

ص ۱۲۴، دلائل النبوت بیہقی ص ۱۵۱ ج ۱، ص ۱۹۳ ج ۱، شفا شریف ص ۲۹ ج ۱، خصائص

الکبرای ص ۱۸، رحمة للعالمین ص ۱۲، داری شریف ص ۳۳، ج انشر الطیب ص ۱۳۶

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہیں کہ

میں نے سید الشافعیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سرخ خد مبارک لیے ہوتے دیکھا اور وہ بھی اُس رات پوری تابانی پر تھا یعنی چوبہ رات کا تھا اور میں نے ایک نظر چاند کی طرف اور ایک نظر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ کی نور اور حسن چاند سے کہیں بڑھ کر زیادہ ہے

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْيَانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرٌ آوٍ فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ -

(شامل ترمذی ص ۲، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۵، اشعة اللمعات فارسی ص ۴، مواہب اللدنیہ ص ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱، دلائل النبوت بیہقی ص ۱۵۲، ج ۱، الوار المحمدیہ ص ۱۲۴، رحمة للعالمین ص ۲، قصص الانبیاء فارسی ص ۲۴۶)

فروغ مہر بھی دیکھا نمود گلشن بھی! تمہارے سامنے کس کا چراغ جلتا ہے
قاریں سے کرام: شیخ محقق شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ آنحضرت تمام از فرق تا قدم ہمہ نور بود کہ دیدہ خبرت در جمال باکمال و سے خیر
میشد مثل ماہ و آفتاب تاباں و روشن بود و اگر نہ نقاب بشریت پوشیدہ بود سے
بیچس را مجال نظر و ادراک حسن اور امکان نبود سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سر مبارک سے لے کر قدم مبارک تک بالکل نور تھے۔ آپ کے جمال و کمال کو دیکھنے سے
آنکھ چندھیا جاتی تھی۔ چاند اور سورج کی مانند روشن اور چمکدار تھے۔ اگر آپ لباس بشریت
میں نہ ہوتے تو کسی کا آپ کی طرف نظر بھر کر دیکھنا اور آپ کے حسن کا ادراک ممکن نہ ہوتا

(مدارج النبوت فارسی ص ۱۲۹ ج ۱)

علامہ نبھانی لکھتے ہیں کہ علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

لَمْ يَظْهَرْ لَنَا تَمَامَ حُسْنِهِ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ
 لَوْ ظَهَرَ لَنَا تَمَامَ حُسْنِهِ لَمَا
 أَطَاقَتْ أَعْيُنُنَا دُرُوبَتَهُ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (الوار المحمديه)

نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا تمام
 نورانی حسن مبارک ہمارے سامنے ظاہر
 نہیں ہوا۔ اگر تمام حسن مبارک ظاہر ہو جاتا
 تو ہماری آنکھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کو دیکھنے کی تاب ہی نہ لائیں۔

سیدنا برابر بن عازب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام بخاری رحمۃ اللہ الباری

کہ سیدنا برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نور مجسم رسول مکرم صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور کوار کی طرح چمکدارتھا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔
 لَا بَلْ مَثَلُ الْقَمَرِ - نہیں! بلکہ چاند کی طرح منور تھا۔

صحیح بخاری شریف ص ۱۶۷ ج ۲، ترمذی شریف ص ۲۰۲ ج ۲، مسلم شریف، شامل ترمذی ص ۱،
 خصائص الکبریٰ ص ۱۷۱ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۴۹ ج ۱، الوار المحمديه ص ۱۱، مدارج النبوت
 فارسی ص ۷ ج ۱، دلائل النبوت بہقی ص ۱۵۱ ج ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۶۸۸

چاند اور سورج کی تشبیہ | کے متعلق محدث تلامذہ فارسی رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ

تَشْبِيهِ بَعْضِ صِفَاتِهِ
 بِنُجُومِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
 إِنَّمَا جَرَى عَلَى عَادَةِ
 الشُّعْرَاءِ وَالْعَرَابِ وَ
 الْهَوَا فِي شَيْءٍ يَمَّا
 دَلَّ شَيْئًا مِنْ أَوْصَافِهِ .
 إِذْ هِيَ أَعْلَى وَ أَحَبُّ
 مِنْ كُلِّ مَخْلُوقٍ -

رسول انس و جہاں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعض صفات مبارکہ کو
 سورج اور چاند سے تشبیہ دینا یہ شاعروں
 اور عربی ادیبوں کی عام عادت اور طریقہ ہے
 وگرنہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 کی کسی بھی صفت مبارکہ سے کوئی شے بھی
 برابری اور ہمسری نہیں کر سکتی۔ اس لیے کہ
 نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکت

(مجموع الوسائل بشرح الشامل) جملہ مخلوقات سے افضل و اعلىٰ اور بالا ہے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

امام جلال الملئہ والدين سيد طي رحمة الله تعالى عليه سيدنا جابر بن عبد الله رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل فرماتے ہیں۔

إِذَا سَجَدَ يُسْرَى بِيَاضِ الْبَطِيَّةِ -

(خصائص الجبرائے ص ۱۵۶ ج ۱ طبرانی ص ۹۸)

يَعْلُو بِيَاضِهِ النُّورِ وَالْإِشْرَاقِ

(شرح شمائل محمدیہ ص ۲۵)

جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو آپ کی بطنوں کی سفیدی دکھی جاتی تھی ان کی سفیدی سے نور اور چمک ظاہر ہوتی تھی۔

نیز فرماتے ہیں

إِنَّ الْمُرَادَ كَانَ نَيْسًا الْبِيَّاضِ

(شرح شمائل محمدیہ ص ۲۵)

بے شک سفیدی سے روشن چمکدار مراد ہے۔

علامہ ابراہیم سجوری علیہ الرحمۃ بیاض کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

كَانَ يَعْلُو بِيَاضِهِ النُّورِ وَالْإِشْرَاقِ -

سیدنا عبد اللہ بن زبیری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

بنی اسد الزمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے صحابی سیدنا عبد اللہ بن زبیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی مدح سرائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں جو کہ محدث ابن عبد البر علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب الاستیعاب میں درج فرمایا ہے۔

اے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ الاستیعاب ابو عمر ابن عبد البر

کی مشہور معروف کتاب ہے۔ حافظ ابن عبد البر حفظہ و اتقان میں اپنے زمانہ کے سردار تھے۔

(دبستان الحیثین نازی ص ۶۸) فخر الوہابیہ مولیٰ ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی ان کی کتاب الاستیعاب کے کثیر تعداد

میں روایات درج کی ہیں دیکھئے سراجاً منیراً (ص ۱۱۱، ۱۲۲، ۱۲۸، ۱۳۵) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

وَعَلَيْكَ مِنْ سِعَةِ الْمَلِكِ عَلَامَةٌ
نُورٌ أَعْرَسُ وَخَاتَمٌ فَخْتُومٌ

یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! اور آپ پر اللہ تعالیٰ نے نبوت کی جو نشانیاں ظاہر فرمائی ہیں ان میں سے ایک نشانی آپ کی چمکتی ہوئی نورانی پیشانی مبارک اور دوسری مہر نبوت ہے۔

(الاستیعاب ص ۱۵۶ ج ۱)

سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

دہلا بیہ نجدیہ کے مشہور محقق قاضی سلیمان منصور

پوری روایت درج کرتے ہیں کہ حدیث ترمذی میں ہے۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں آپ کو دیکھنے گیا تھا۔

فَلَمَّا اسْتَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ
وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ -
یعنی مجھے تو چہرہ نظر آتے ہی عرفان ہو گیا تھا
کہ جھوٹے میں یہ بات کہاں ہے۔ یعنی جھوٹے کے
چہرے پر یہ نور اور روشنی نہیں ہو سکتی۔
(رحمۃ للعالمین ص ۲۷۲ جلد ۲)

سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سرور کائنات، باعث تخلیق کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ

والحمیات والتسلیمات کی بارگاہ بکیں پناہ میں سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ

لے یہ روایت دہلا بیہ ہی کے ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی اپنی کتاب سیرۃ المصطفیٰ ص ۱۲۹ ج ۱ پر درج کی ہے۔

لے دہلا بیوں کے امام العصر مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ الغرض اس حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبیغ انور پر نور نبوت پوری حقیقت سے جلوہ گر تھا۔ جو کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں رہ سکتا۔ متعدد احادیث میں مذکور ہے کہ فلاں فلاں اشخاص نور نبوت کے منشا ہوں سے مشرف باسلام ہوئے (سیرت المصطفیٰ ص ۱۳۸ ج ۱) لے یہ شعر نواب صدیق بھوپالی نے اول المسائل ص ۱۶ پر بھی لکھا ہے۔

عند نے آپ کی شانِ مقدسہ میں ایک نورانی قصیدہ پڑھا جس کا ایک شعر درج کیا جاتا ہے جس سے صحابی کے عقیدہ کا بھی علم ہو جاتا ہے۔

إِنَّ التَّسْوِيلَ لَنُورٌ وَسِتْرٌ بِه
مُهْتَدٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ مَسْلُوبٌ

تحقیق رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ضرور نور ہیں۔ آپ سے نور حاصل کیا جاتا ہے۔ آپ اللہ کریم کی بہندی تلواروں میں سے نئی تلوار ہیں۔

دالاستیعاب ص ۲۱ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۱ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۲۶، زرقانی شریف

ص ۵۹ ج ۳، البدایہ والنہایہ ص ۱۳ ج ۱، مستدرک ص ۵۸۲ ج ۲، تلخیص المستدرک ص ۵۸۲ ج ۳

علامہ محمد بن عبد الباقی محدث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب بارگاہِ نبوی میں حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شعر پڑھا تھا تو اس کا دوسرا مصرعہ اس طرح پڑھا تھا۔

مُهْتَدٌ مِنْ سُيُوفِ الْهِنْدِ مَسْلُوبٌ

تو خدا کے محبوب دانائے غیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مصرعہ کی اصلاح کرتے ہوئے فرمایا کعب اس کو یوں پڑھو۔

مُهْتَدٌ مِنْ سُيُوفِ الْهِنْدِ مَسْلُوبٌ

قاریں ج کرام :- اگر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات نور نہ ہوتی تو جیسے آپ نے دوسرے مصرعہ کی اصلاح فرمائی اسی طرح یقیناً پہلے مصرعہ کی بھی اصلاح فرما دیتے۔ آپ کا پہلے مصرعہ کی اصلاح نہ فرمانا بہت دلیل ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں۔ اور جو آپ کو نور کہے اور سمجھے اس پر آپ خوش ہیں۔

فَصَلِّ اللَّهُ عَلَى نُوْرِكَ وَشَدُّ نُوْرِكَ بِأَسْبَابِهَا

زین درحبت او ساکن فلک در عشق او شیدا

سیدنا عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ الباری نے روایت

درج فرمائی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ:
 كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَشَرَحَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى نَسَى ابْطِيئَهُ -
 نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا کٹا دہ زکھتے تھے کہ ہم آپ کی دونوں ہاتھوں سے سفیدی نظر آتی تھی۔
 (صحیح بخاری ص ۱۶۸ ج ۲، ص ۹۲ ج ۱)

مدینہ منورہ کے لوگوں کا عقیدہ

لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ جَعَلَ لِلنِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَالْوَالِدِ يَقْلُونَ طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا!
 مِنْ تَنْبِيَاتِ الْوَدَاعِ وَحَبِّ الشُّكْرِ عَلَيْنَا مَا دَعَا اللَّهُ دَاعٍ

دکتاب الوفا لابن الجوزی ص ۲۵۲ ج ۱

جلیل القدر عظیم المرتبت محدثین کرام علیہم الرحمۃ نے اپنی مستند کتاب میں یہ روایت درج فرمائی ہے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم جب مدینہ منورہ میں ہجرت فرما کر جلوہ افروز ہوئے تو مدینہ منورہ کی عورتیں، بچے اور لڑکیاں یہ اشعار پڑھتی تھیں کہ چودھویں رات کا مبارک چاند وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر ظاہر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت کا ہم پر شکریہ ادا کرنا واجب ہے۔

البدایہ والنہایہ لابن کثیر

ص ۲۳ ج ۵، مواہب اللدنیہ للقسطلانی ص ۶۵، ص ۱۷۵ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۳۸، سیرت حلبیہ ص ۲۳۲ ج ۲، ص ۲۳۳ ج ۲، دلائل النبوت ص ۲۳۳ ج ۲

سیدنا عوف بن ابوجحیفہ کا عقیدہ

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا عوف بن ابوجحیفہ رضی اللہ عنہما نے فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں دوپہر کے وقت حاضر ہوا۔ آپ اس وقت خیمہ کے اندر تشریف فرما تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکلے۔ انہوں نے اذان کہی۔ پھر انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو مبارک کا بچا ہوا پانی مبارک نکالا۔ تو صحابہ کرام علیہم الرضوان اس پر ٹوٹ پڑے

بعد ازیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر جا کر نیزہ لاتے -

اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
پاہر تشریف لاتے اور آپ کی پنڈلی مبارک
کی نورانیت اور سفیدی کی چمک اس قدر تھی
کہ اس وقت بھی میری آنکھوں کے سامنے

وَحَدَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ
النَّظْرَ إِلَى وَبِضْرٍ سَاقِيَةٍ

(صحیح بخاری شریف ص ۸۶ مطبوعہ مصر)

وہی چمک اور نورانیت ہے -

محدث قاضی عیاض علیہ الرحمۃ شفا شریف
میں تحریر فرماتے ہیں -

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ

نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کی صورت مبارکہ حسن وجمال اور
تناسب اعضاء شریفہ کے متعلق بہت سے
آثار اور احادیث صحیحہ اور مشہورہ آئی ہیں۔
جو حضرت علی، انس بن مالک، ابو ہریرہ، براء
بن عازب، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ ابن

أَمَّا الصُّورَةُ وَجَمَالُهَا وَتَنَاسُبُ
أَعْضَائِهِ فِي حُسْنِهَا فَقَدْ جَاءَتْ
الْأَثَارُ الصَّحِيحَةُ وَالْمَشْهُورَةُ الْكَثِيرَةُ
بِذَلِكَ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ وَأَنْسِ بْنِ
مَالِكٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالْبِسْطَاءِ
بْنِ عَازِبٍ وَعَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

بہ غیر مقلدین و باہی حضرات کے مولوی سلیمان منصور پوری قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق رقمطراز ہیں کہ عیاض
بن موسیٰ صوبہ غرناطہ کے شہر سبتہ کے قاضی، فقہ تفسیر حدیث و سائر علوم کے امام تھے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۵ ج ۲)
مہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں کہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے برادر زادہ نے ایک روز اپنے
چچا کو خواب میں دیکھا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس خواب
کے دیکھنے سے ان پر ایک ذمہ داری ہوئی اور توہم لاحق ہوا۔ تو ان کے چچا قاضی عیاض علیہ الرحمۃ جو ان
کی اس حالت کو تارگتھے تھے فرمانے لگے اے میرے بھتیجے میری کتاب شفا کو مضبوط پکڑے رہو اور
اس کو اپنے لیے حجت بناؤ۔ گویا اس کلام سے آپ نے اشارہ فرمایا کہ مجھ کو یہ مرتبہ اسی کتاب کی بدولت
ملا ہے۔ (بستان الحدیث فارسی ص ۱۳ مطبوعہ دہلی) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

وَابْنِ عَبَّاسٍ لَهٗ وَابْنِ جُبَيْفَةَ وَجَابِسِ
 بْنِ مَمَّاتٍ وَامْرِئِ مَعْبُدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنَ ابْنِ
 هَالَةَ وَمُعْرِضِ بْنِ مُعَيْقِبٍ وَابْنَ الطُّفَيْلِ
 وَالْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ وَخُسَّيْمِ بْنِ نَابِثٍ
 وَحَكِيمِ بْنِ حَسْرَامٍ وَغَيْرِهِمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

ابی ہالہ، ابو جحیفہ، جابر بن سمرہ، امّ معبد،
 ابن عباس، معرض بن معیقب، ابوالطفیل،
 عدار بن خالد، خریم بن نابت، حکیم بن حزام
 وغیرہ ہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیان فرمائی ہیں

اس کے بعد قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے جو احادیث شریفہ درج فرمائی ہیں ان میں یہ بھی ہیں۔

إِذَا افْتَرَّ ضَاحِكًا افْتَرَّ عَنْ
 مِثْلِ سَنَا الْبَرِّقِ وَعَنْ
 مِثْلِ النَّوْرِ إِذَا تَكَلَّمَ رَأَى
 كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ ثَنَائِيَاهُ
 (شفا شریف ج ۳۹ مطبوعہ مصر)

محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب
 مسکراتے تو آپ کے دندان مبارک بجلی اور
 برف کے اولوں کی طرح چمکتے دکھائی دیتے
 آپ جب کلام فرماتے تو آپ کے مبارک
 دندان کے درمیان سے نور نکلتا دکھائی دیتا

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
 اجمعین نے آقائے نامدار حبیبِ کریم کو گوارا احمد شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا۔
 أَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ - ہمیں اپنی ذات کے متعلق ارشاد فرمائیے۔
 تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔

أَنَا دُعَوْتُ أَيْتَ اِبْرَاهِيمَ
 وَبُشِّرِي عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
 وَرَأَتْ أُمِّي حِينَ حَمَلْتِ
 بَنِي أَنَّهُ خَسِرَ مِنْهَا نُورٌ

میں اپنے باپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام
 کی دعا کا نتیجہ ہوں۔ میں حضرت عیسیٰ علیہ
 السلام کی بشارت ہوں۔ میں وہ نور ہوں
 کہ جب میری والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں

۱۔ اس روایت کو دہلیہ کے مولوی ابراہیم میرسیا لکھنوی نے بھی اپنی کتاب سیرۃ المصطفیٰ ص ۱۴۶
 میں بھی درج کیا ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ - تو انہوں نے دیکھا کہ ان سے ایک نور
 (خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱ ج ۱، تفسیر ابن کثیر ص ۲۶ ج ۲، دارمی شریف ص ۱ ج ۱، نکلا ہے جس سے شام کے محللات روشن ہو گئے۔

البدایہ والنہایہ ص ۲۱ ج ۲، زرقانی شریف ص ۱۱۶ ج ۱، جواہر البحار شریف ص ۱۱۳ ج ۳، مستدرک ص ۶۱۶ ج ۲، مدارج النبوت فارسی، مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۵، جواہر البحار ص ۱، سیرت النبویہ للرحلان ص ۲، دلائل النبوت بیہقی ص ۱۱ ج ۱، ص ۱ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۱ ج ۱، سیرت ابن ہشام ص ۱۶۶ ج ۱

صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا عقیدہ

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ
 القوی روایت فرماتے

ہیں کہ

إِذَا أَدْنَعَتْهُ فِي الْمَنْزِلِ
 اسْتَعْنَى بِهِ عَنْ
 الْمِصْبَاحِ -

جب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کو دودھ پلاتی تھی تو مجھے گھر میں چراغ
 کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

چنانچہ ایک دن مجھے اُمّ خولہ سعدیہ نے کہا کہ اے حلیمہ! کیا تم اپنے گھر میں
 رات بھر آگ روشن رکھتی ہو تو میں نے جواب دیا۔ کہ

لَا وَاللَّهِ لَا أَوْقِدُ نَارًا وَلكِنَّةُ
 نُورٌ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ - (بیان المیلاد النبوی ص ۵)

نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم میں تو آگ روشن
 ہی نہیں رکھتی لیکن یہ نور اور روشنی نور
 عظیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ہے

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں مکہ مکرمہ میں حضور پر نور

نور علی نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لینے کے لیے حاضر ہوئی تو اس وقت حسین منظر یہ تھا۔

پس میں نے اُس وقت دیکھا کہ آپ بیٹے ہوئے ہیں۔ اور آپ کا حُسن و جمال دیکھ کر مجھ پر حیرت طاری ہو گئی اور میں رُک گئی۔ اور آپ کو بیدار کرنا نامناسب سمجھا۔ پھر میں آپ کے قریب ہوئی اور آپ کے سینہ مبارک پر میں نے اپنا ہاتھ رکھا۔ تو آپ نے مسکراتے ہوئے اپنی مبارک آنکھوں کو کھولا تو میں نے دیکھا کہ آپ کی نورانی آنکھوں سے نور نکل کر آسمانوں میں داخل ہو رہا ہے۔

فَاشْفَقْتُ أَنْ أُوقِظَهُ مِنْ نَوْمِهِ لِحُسْنِهِ وَجَمَالِهِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ رُوَيْدًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى صَدْرِهِ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا وَفَتَحَ عَيْنَيْهِ لِيَنْظُرَ إِلَيَّ فَخَسَّاجَ مِنْ عَيْنَيْهِ نُورٌ حَتَّى دَخَلَ حِلَالَ السَّمَاءِ.

(مواہب اللدنیہ ص ۲۸ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۹)

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کا عقیدہ | سیدنا عثمان بن ابی العاص اپنی والدہ اُم عثمان ثقیفہ سے جن کا نام فاطمہ

بنت عبد اللہ ہے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ جب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت باسعادت ہوئی سماں یہ تھا کہ فَمَا شَيْءٌ أَنْظَرَهُ إِلَيْهِ فِي الْبَيْتِ إِلَّا نُورٌ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى النُّجُومِ تَدُنُو حَتَّى إِذْ لَأَقُولُ لِيَقَعَنَّ عَلَيَّ فَلَمَّا وَضَعَتْ خَسَّاجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهُ الْبَيْتُ وَالذَّارُ حَتَّى جَعَلْتُ لَا أَدْرِي إِلَّا نُورًا۔ اس حدیث شریفہ کا ترجمہ دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے جو کیا ہے وہ درج کیا جاتا ہے۔ آپ کے تولد کے وقت میں نے خانہ کعبہ کو دیکھا کہ نور سے معمور ہو گیا اور ستاروں کو دیکھا کہ زمین سے اس قدر نزدیک آ گئے کہ مجھ کو لگمان ہوا کہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ (نشر الطیب ۱۹) پس جب ان کو میں نے جنا تو ان سے نور نکلا جس سے خانہ کعبہ اور گھر روشن اور منور ہو گیا یہاں تک کہ میں نور ہی نور دیکھتی تھی۔ (شفا شریف ص ۱۲۱ ج ۱، خصائص البکر اے ص ۱۱۳، مواہب

اللذنیۃ ص ۲۲، سیرت حلبیہ ص ۹۴ ج ۱، سیرت النبویہ ص ۳۵، جواہر البحار ص ۵ ج ۱، دلائل النبوة بیہقی ص ۹۲، ۹۱ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۶، زرقانی شریف ص ۱، شواہد النبوة ص ۲۲ دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۱، مجمع الزوائد ص ۲۲ ج ۱۸

نور اندر نور باہر کوچہ کوچہ نور ہے بلکہ یوں کہیے کہ سب دنیا کی دنیا نور ہے

حضرت شرفارضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ | سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ میری والدہ محترمہ حضرت شرفارضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رحمت کائنات، خلاصہ موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پیدا ہونے تو میں نے دیکھا کہ

فَأَصْبَحُ فِي مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى بَعْضِ قُصُورِ الشَّامِ۔
مجھ پر روشن ہو گیا جو کچھ مشرق و مغرب کے مابین تھا یہاں تک کہ میں نے شام کے بعض محلات دیکھ لیے۔

کتاب الوفا ص ۱، مواہب اللذنیۃ ص ۲۳ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱ ج ۱، جواہر البحار ص ۵ ج ۱، سیرت النبویہ ص ۳۵، مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، نشر الطیب ص ۱۹، زرقانی شریف ص ۱، دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۱ ج ۱

حضرت زین بنت معوذ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | حضرت ابو عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ

حضرت زین بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ محبوب خدا، سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علیہ مبارک بیان فرمائیے تو آپ نے فرمایا۔

يَا بِنْتِي كَوْرَ آيَتِهِ وَ آيَةِ الشَّمْسِ طَالِعَةٍ۔
اے بیٹی! اگر تو ان کے عرس مبارک کو دیکھتا تو دیکھتے ہی پکار اٹھا کہ سورج طلوع ہو رہا ہے۔

دواری شریف ص ۳۲، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱، حجتہ اللذنیۃ ص ۲۴۸ ج ۱، دلائل النبوت للبیہقی ص ۱۵۲ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۶۹ ج ۱، مواہب اللذنیۃ ص ۱۵۱ ج ۱

طبرانی شریف، انوار المحمدیہ ص ۱۲، رحمۃ العالمین ص ۲۴ ج ۲، دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۲۲ ج ۳،
ایک ہمدانی صحابیہ کا عقیدہ | تصنیف لطیف فتح الباری بشرح صحیح بخاری میں
علامہ ابن حجر عسقلانی قدس سرہ النورانی نے اپنی
میں بھی ایک ہمدانی صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ درج فرمایا ہے کہ حبیب کبریٰ
شہنشاہ بہر دوسرا محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کے ہمراہ ایک ہمدانی
عورت نے حج مبارک ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ وہ عورت جب اپنے وطن

لے فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کے علوم حدیثیہ و تاریخیہ میں
ان کے تبحر و فضل و کمال کا اقرار کیا ہے (تاریخ الہدیت ص ۲) وہابیہ کے سبقت روزہ الاعتصام میں
ہے کہ امام ابن حجر صرف محدث ہی نہ تھے بلکہ بے مثل مؤرخ، لغز گفزار شاعر اور سخن گار ادیب
بھی تھے۔ فقہ پر اس حد تک آپ کو دسترس تھی کہ اکیس سال مصر کے قاضی القضاہ رہے۔
علامہ ابن حجر عسقلانی کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے آپ کی
تصانیف کی فہرست تین صفحوں میں دی ہے۔ (الاعتصام ص ۲۲ جون ۱۹۵۶ء) وہابیہ کے مجتہد اور امام قاضی
محمد بن علی شوکانی نے علامہ عسقلانی کو ان القاب سے ملقب کیا ہے۔ الحافظ البکیر الشہیر الامام المنفرد بمعرفة
الحديث و علاءه في الازمنة المتاخرة (ابن الطالع) علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے آپ کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ فرید
زمانہ و حامل لواء السنۃ فی آوانہ (نظم العقیان فی اعیان الاعیان) علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ آپ کے متعلق فرماتے
میں کہ لہ الحفظ الواسع الذی اذا وصفته محدث عن البحر ابن حجر ولا حرج (الضوال للفتح)
علامہ جلال الدین سیوطی اور علامہ شمس الدین سخاوی علیہما الرحمۃ آپ کے تلامذہ تھے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ عفرلہ)
لے فتح الباری کے متعلق فخر الوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ خاتمہ الحافظ حافظ ابن حجر عسقلانی کی یہ شرح
سب سے بڑی ہے اور صحیح بخاری کے حل کرنے میں سب سے اول نمبر پر ہے۔ (علمائے اسلام ص ۹) وہابیہ
کا مشہور آرگن الاعتصام لکھتا ہے کہ فتح الباری کی تمام شرحوں کی سردار ہے۔ فتح الباری کی عظمت کا اندازہ
اس سے کیا جاسکتا ہے کہ اس کی تالیف میں ۲۵ سال صرف ہوئے۔ (الاعتصام ص ۲۲ جون ۱۹۵۶ء)
(فقیر محمد ضیاء اللہ قادری عفرلہ)

واپس آئی تو ابو اسحاق نامی شخص نے اُس سے پوچھا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک کیسا تھا؟ تو اُس نے بتاتے ہوئے کہا۔

كَالْقَمِيَّةِ كَيْلَةَ الْبَدْرِ لَمْ
أَدْقَبَلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ -
(فتح الباری شرح صحیح بخاری ص ۳۶ ج ۱،
مواہب اللدنیہ ص ۲۵ ج ۱، خصائص الکبریٰ
ص ۶۹ ج ۱، دلائل النبوة للبیہقی ص ۱۵۲ ج ۱)

آپ کا چہرہ نور چودھویں رات کے چاند
کی طرح تھا۔ میں آپ جیسا صاحب جمال و
صاحب کمال نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا
اور نہ آپ کے بعد کسی کو دیکھا۔

نبیوں میں نبی ایسے امام الانبیاء ٹھہرے
حسینوں میں حسین ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ | حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی جان سیدہ صفیہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ در شب ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہاں موجود تھی۔ دیدم کہ نور وے بر نور چراغ غالب گشت۔ میں نے دیکھا کہ آپ کا نور چراغ کے نور پر غالب ہو گیا۔ دشواہد النبوت فارسی ص ۲۲ از علامہ عبدالرحمن جامی)

طبقات ابن سعد میں ہے کہ حبیب رب العالمین، رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ علیہ

سے دیوبندیوں اور ولایتیوں کے ہمد علیہ اور مشہور مولوی شبلی نعمانی کتاب طبقات ابن سعد اور اس کے مصنف محدث ابن سعد کے متعلق لکھتے ہیں کہ ابن سعد مشہور محدث ہیں خود قابل سند ہیں خطیب بغدادی نے ان کی نسبت یہ الفاظ لکھے ہیں کان من اهل الإسلام والتفضل والفهم والعدالة صنف کتابا کثیرا فی طبقات الصحابة والماتبین الی وقتہ فاحادثہ و احسن۔ (سیرت النبی ص ۲۹) سرر الولاہیہ نواب صدیقی حسن خاں

بھوپالوی نے بھی طبقات ابن سعد کے حوالہ جات اپنی کتاب ہدیۃ السائل ص ۲۱۶ پر دیئے ہیں۔ مولوی سلیمان ندوی نے طبقات ابن سعد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح پر سب سے زیادہ معتبر اور مبسوط کتب میں شمار کیا ہے۔ (خطبات مد اس ص ۶۲) فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ

افضل الصلوة والسلام کا انتقال پر طلال ہو تو آپ کی پھوپھی جان نے اپنے آثار و مولا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری طور پر پردہ پوش ہو جانے کا افسوس اور غم کا
اظہار کرتے ہوئے شانِ مصطفویٰ بیان کرتے ہوئے کہا۔

عَلَى الْمُرْتَضَى لِلْهُدَى وَالتَّقَى
وَلِلتَّشَدِّ وَالتُّورِ بَعْدَ الظُّلْمِ

میں آنسو بہاتی ہوں مرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ محبتہ ہدایت اور تقویٰ
ہیں اور جو ظلموں اور اندھیروں کے رشد و ہدایت اور نور ہیں۔

(طبقات ابن سعد ج ۲ مطبوعہ بیروت)

بعد ازاں آپ کا ایک مصرعہ درج کیا جاتا ہے جس میں غم و الم کے اظہار کے ساتھ ساتھ
واضح طور پر اپنا عقیدہ بیان فرمایا ہے۔

لَفَقَدِ الْمُصْطَفَىٰ بِالنُّورِ حَقًّا

آنسو بہاتی ہوں مصطفیٰ علیہ التَّحِيَّةِ وَالتَّشَارِكِ پر پردہ پوش ہو جانے پر جو کہ واقعی نور ہیں
(طبقات ابن سعد ج ۲)

حضور پر نور، نور علی نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی دوسری پھوپھی جان سیدہ

سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

عاتکہ بنت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی سرور کائنات علیہ افضل الصلوة والتسليمات کے
ظاہری طور پر پردہ فرما جانے پر غم و الم کا اظہار کرتے ہوئے اور شانِ مصطفویٰ بیان کرتے ہوئے
اپنا عقیدہ بھی اس طرح بیان فرماتی ہیں۔

يَا عَيْنُ فَاحْتَضِي وَسُخَىٰ وَاسْتَجْمِي
وَآبِكِي عَلَىٰ نُورِ الْبِلَادِ مُحَمَّدٍ

اے آنکھ آنسو بہا اور افسوس کر شہروں کے نور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی فرقت میں رو رہی ہوں۔

عَلَى الْمِصْطَفَىٰ بِالْحَقِّ وَالنُّورِ وَالْمُهْدَىٰ

اُس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو لوڑ ہیں۔ اور حق کے ساتھ مبعوث ہونے۔
اور سرایا ہدایت ہیں۔ (طبقات ابن سعد ۲۲۶، ۲۲۷ ج ۲)

سیدہ اروی رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | محبوب رب اکبر شافع محشر احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے انتقال

پر لال پر آپ کی چھو پھی جان اروی بنت عبدالمطلب بھی آپ کی ظاہری فرقت پر غم و اہم
کا اظہار کرتی ہوئی اپنا عقیدہ بیان فرماتی ہیں کہ :-

عَلَى نَوْرِ الْبَلَاءِ وَصَعَا جَمِيعًا
رَسُولِ اللَّهِ أَحْمَدًا فَاشْرُ كَيْتِي

آہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام شہروں کے لیے لوڑ ہیں۔ مجھے آپ
کی مدح اور تعریف کرنے دو۔ (طبقات ابن سعد ۳۲۵ ج ۲)

سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | حضور اکرم، رسول معظم، فخر آدم و بنی آدم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال پر لال پر ظاہری

فرقت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے سیدہ اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنا عقیدہ بھی بیان
کرتی ہیں۔

سے فخر الوہابہ ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا۔
اُم ایمن وہ لوتھی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے والد کی طرف سے وراثت میں ملی تھی۔ اور جو
آپ کی والدہ کے وفات پا جانے پر آپ کو مقام ابواسے متحر شریف تک ہمراہ لائی تھی۔ اُس کا نام برکت تھا۔ آنحضرت
اس کی بہت عزت کرتے تھے۔ چنانچہ حافظ ابن عبد البر نے باسناد و خود حدیث روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اُم ایمن میری ماں کے بعد میری ماں ہے۔ حافظ ابن کثیر نے
اپنی تاریخ البدر النہاریہ میں لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ہوئے تو آپ نے اُم ایمن کو آزاد کر دیا۔
اور اپنے مولیٰ اور مستبقی ازید بن حارثہ سے ان کا نکاح کر دیا۔ پس ان سے اسام بن زید حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا
ہوئے۔ حضرت اُم ایمن کا نام برکت تھا اور جنھیں بھی بابرکت اور مقبول درگاہ الہی چنانچہ ابن حجر نے اصابع میں ابن سعد سے نقل

وَلَقَدْ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ نُورًا
وَسِرَاجًا يُضِيءُ فِي الظُّلُمَاءِ

اور البتہ تحقیق آپ نور تھے۔ سورج تھے اور آپ اندھیروں اور تاریکیوں میں بھی روشنی دیتے تھے۔ (طبقات ابن سعد ص ۳۲۳ ج ۲)

حضرت ہند بنت اناثہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

نبی پاک صاحب لولاک
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی صحابہ حضرت ہند بنت اناثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اسی مقام پر بیان کرتی ہیں کہ

قَدْ كُنْتُ بَدْرًا وَ نُورًا يُسْتَضَاءُ بِهِ
عَلَيْكَ تَنْزِيلُ مِنْ ذِي الْعِزَّةِ الْكُتُبُ

بے شک آپ چودھویں رات کے چاند اور نور تھے۔ آپ کے نور سے روشنی حاصل کی جاتی تھی۔ آپ پر عزت والی کتابیں نازل ہوئی ہیں۔ (طبقات ابن سعد ص ۳۲۲ ج ۲)

ناظر فیہ کرام: مند سبہ بالا احادیث شریفہ دیوبندی، غیر مقلد وہابی اور اہلسنت وجماعت برہموی حضرت ہر سبہ فرقہ کے نزدیک مستند محدثین کی کتب سے درج کی گئی ہیں جن سے بالکل عیاں ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ازواج مطہرات، خلفاء راشدین، صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ نبی آخر الزمان، سیاح لامکاں، سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نور تھے۔ سربراہ کائنات احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے ناجی اور حنبلی فرقہ کی نشاندہی ما انا علیہ واصحابی یعنی جو میرے اور میرے صحابہ کے عقیدہ کے مطابق ہے سے فرمائی ہے۔

احمد شہد رب العالمین مسلک حق اہلسنت وجماعت کا عقیدہ فرمان مصطفوی کے ارشاد کے مطابق ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۰)

کیا ہے کہ جب اُم ایمن نے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی تو یہ روزہ سے تھیں۔ رستہ میں سخت پیاس لگی۔ آسمان کی طرف سے ایک ڈول جس میں نہایت شفاف و سفید پانی تھا اتر آیا۔ میں نے اسے خوب سیر ہو کر پیا۔ اس کے بعد مجھے پیاس کی تکلیف نہیں ہوئی۔ حالانکہ میں سخت گرمیوں میں روزے رکھتی تھی۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۰۱ ج ۱ - اصحابہ - البدایہ والنہایہ)

چنانچہ موجودہ دور کے دیوبندی حضرات کی مقتدر شخصیت مولوی سرور ازبھاں لکھنوی لکھتے ہیں کہ خلفدارِ اربعہ میں سے ہر ایک کا قول قابلِ اقتدار ہے۔ ان کا منفرد قول بھی حجت ہے۔ (راہِ سنت ص ۳۳)

اسی کتاب میں مزید رقمطراز ہیں کہ صحابہ کرام اُمت کے لیے حق و باطل، خیر و شر، سنت و بدعت اور ثواب و عتاب وغیرہ امور کے پرکھنے کی کسوٹی اور معیارِ حق ہیں۔ جو کام انہوں نے کیا وہ حق اور سنت اور باعثِ نجات ہے۔ اور ان کا ہر قول و فعل ہمارے لیے ذریعہ فلاح اور وہی ہمارے لیے ترقی اور سعادت کی راہ ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی تباہی اور بربادی پر منتج ہوگی اور بس۔ (راہِ سنت ص ۳۴)

غیر مقلدینِ مابہیوں کے محدث اور مجتہد عبداللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ اقوال صحابہ کے ساتھ استدلال کرنا ٹھیکہ اسلام میں داخل ہے۔ (ضمیمہ سارا اہلحدیث ص ۳۴)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ صحابہ کی مقدس جماعت سوان کے علماء زبانِ عربی کی سند ہیں۔ اور وہ سب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے بہترین شاہد ہیں۔ اور حضرت پیغمبر صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور بعد کی اُمت کے درمیان وہی واسطہ ہیں۔ قرآن ان کے سامنے اُتر آیا۔ اُس میں ان کے واقعات مذکور ہیں وہ اپنی زبان اور اپنے واقعات کو دوسروں کی نسبت اچھا جانتے ہیں۔ پس ان کے اجماع یا ان کے جمہور علماء کے اقوال سے سر نہیں پھیر سکتے۔ (دو بیابانہ تفسیر واضح البیان ص ۳۹)

حافظ عبداللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ صحابہ کا طریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے الگ نہیں کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ اور شاگرد تھے۔ وحی ان کے سامنے اُترتی قرآن اور احوال ان کے سامنے تھے۔ علم صحیح اور عمل صالح رکھتے تھے۔ غرض جتنی باتیں کسی کلام کے صحیح سمجھنے کے لیے ضروری ہیں۔ وہ ان میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ (فتاویٰ اہلحدیث ص ۵۵)

روپڑی صاحب ہی لکھتے ہیں کہ جس طریق پر صحابہ ہوں گے۔ اس طریق پر چلنے والا فریقِ حق پر ہوگا۔ جو ان کے خلاف ہوگا وہ باطل پرست ہے۔ (فتاویٰ اہلحدیث ص ۵۶)

قاری تھکرام :- احادیثِ بالا کو دیکھیں تو روپڑی صاحب کے فیصلہ کے مطابق اہلسنت و جماعت فرقہ حق پر ہے اور دیگر فرقے باطل پرست ہوتے۔ کیونکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہی عقیدہ تھا کہ آپ نور ہیں۔

اپنے آپ کو اہلحدیث کہلانے والے حضرات اپنے مولوی تقریظ احمد سہسوانی کا تحریر کردہ

حوالہ ذہن نشین رکھ کر سوچیں کہ کیا واقعی وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا انکار کرنے سے ابجدیث رہ سکتے ہیں؟

امر تشریحی صاحب لکھتے ہیں کہ ابجدیثوں نے عقائد میں بھی کسی کی پیروی کا لزوم اپنے لیے پسند نہیں کیا۔ بلکہ ان کا طرز عمل یہی رہا۔ کہ کتاب الہی اور احادیث مصطفوی اور آثار صحابہ پر عمل کرتے تھے اور اس پر اعتقاد رکھتے۔ (ابجدیث دہلی ص ۲۰۰ کاظم ۲ یکم ستمبر ۱۹۵۲ء)

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ اہلسنت وجماعت وہ ہیں جو عقائد میں صحابہ کے طریقہ پر ہوں۔ (الاقصاد فی التقلید والاجتہاد ص ۶۵)

لہذا اشرف علی تھانوی کی تحریر سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور ماننے والے ہی صحیح معنی میں اہلسنت ہیں کیونکہ مندرجہ احادیث سے آفتاب کی طرح روشن ہو گیا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور مانتے تھے۔

فاظریح کوامہ: حضور پر نور، نور علی نور محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے والدین کریمین، اہلبیت اطہار، ازواج مطہرات، خلفاء راشدین، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور مستند مفسرین کرام علیہم الرحمہ اور مخالفین کے اکابر مفسرین کے عقیدہ کو واضح براہین اور دلائل سے بیان کرنے کے بعد اب امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مستند اکابر محدثین و فقہاء اور اولیاء الرحمن علیہم الرضوان جو کہ ہر مکتب فکر کے نزدیک مسلمہ محدث، فقیہ اور ولی اللہ ہیں کی مستند کتب کے حوالہ جات سے ان کے عقائد پیش خدمت ہیں۔

مفسرین محدثین اور سلف صالحین علیہم الرضوان کا عقیدہ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | علامہ یوسف نبھانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ حضور پر نور قطب الاقطاب سیدنا ایاذ

فرد الاذاد غوث الاعلیٰ شیخ الملک ابن والانس علی الاطلاق سیدنا وسندنا و مرشدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الربانی بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہر یہ صلوات و سلام اس طرح پیش کرتے ہیں۔ **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ**
الْتَّبَابِ لِلْخَلْقِ نُورًا وَرَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ظُهُورًا عَدَدَ
مَنْ مَضَىٰ مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِيَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَ

بے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق سر الرابو ابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ ہم جماعت اہل حدیث کے افراد یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ بڑے بچے موعود اور پورے متبع سنت تھے جن کو آج کل کی اصطلاح میں اہل حدیث کہا جاتا ہے۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۱۹۴، جون ۱۹۴۱ء) فخر الوابو ابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی (قدس سرہ) اہل حدیث تھے حضرت پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ بھی توحید اور اتباع سنت کی تاکید کرتے اور شرک و بدعت سے منع کرتے ہیں۔ (تاریخ اہل حدیث ص ۱۵) محدث الوابو ابیہ حافظ عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے کہ سید عبدالقادر جیلانی اصل اہل حدیث تھے۔ شاہ ولی اللہ نے ان کو محقق الہدایت شمار کیا ہے۔ آپ مشائخ کے سر اراد اور اولیاء اللہ کے سر کردہ ہیں (فتاویٰ اہل حدیث ص ۱۵) اکابرین دیوبند اور دیانہ نے اپنی کتب میں حضرت شاہ جیلانی کو غوث اعظم اور غوث الثقلین کے معزز لقب سے ملقب تحریر کیا ہے۔ دیکھئے صراط مستقیم فارسی ص ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، مولوی نذیر حسین دہلوی کا فتاویٰ نذیریہ ص ۱، اشرف علی تھانوی کی تصانیف امداد الشائق، فتاویٰ اشرفیہ ص ۱، التذکیر ص ۱۳، دعوات عبدیت ص ۱۵، ابراہیم میر سیالکوٹی کی تاریخ اہل حدیث ص ۱۵، ثناء اللہ امرتسری کے اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۱۸، جون ۱۹۴۱ء، ص ۱۶، ۲۶، ستمبر ۱۹۴۱ء، ص ۱۵، جون ۱۹۴۱ء

مَنْ شَقِيَ صَلَاةً تَسْتَعْرِقُ الْعَدَدَ تُحِيطُ بِالْحَدِّ صَلَاةً لِأَخَايَةِ
لَهَا وَلَا مُنْتَهَى وَلَا انْقِضَاءَ صَلَاةً دَائِمَةً بَدَاؤًا وَإِمَّاكَ وَعَلَى آلِهِ
وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا. (افضل الصلوات ص ۸۷ مطبوعہ مصر)

اس درود شریف میں پہلا جملہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ
لِلْخَلْقِ لُزُومًا سے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ کا بین ثبوت ہے
علامہ فاسی علیہ الرحمۃ اسی جملہ کی تشریح اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ کی وضاحت
کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ لَفْظُ سَيِّدِي عَبْدُ الْقَادِرِ وَصَلَّى اللهُ عَلَيَّ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ لُزُومًا وَالْخَلْقُ مَصْدَرُ خَلْقٍ وَهَذَا الْاَصْلُ فِيهِ
وَالْاَمْرُ بِمَعْنَى فِيْ اَوْ عِنْدَ وَيُطْلَقُ الْخَلْقُ بِمَعْنَى الْمَفْعُولِ كَثِيْرًا وَيَجْتَمِعُ
ذَلِكَ هُنَا وَلَا مَشْكُ اَنَّ كُلَّ مَخْلُوْقٍ فَالسَّابِقُ لَهُ لُزُومًا النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ لُوْرِي وَمِنْ لُوْرِي خُلِقَ كُلُّ شَيْءٍ سَيِّدِي عَبْدُ الْقَادِرِ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ کہ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ لُزُومًا اللّٰهُ تَعَالٰی

۷ علامہ نبھانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ محدث سخاوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ یہ درود شریف جو شخص

ایک مرتبہ پڑھے تو اس کو دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ (افضل الصلوات ص ۸۲)

نیز امام سخاوی نے فرمایا ہے کہ ہمارے نہایت ہی مستند مشائخ نے اس درود شریف کو پڑھنے سے بہت فوائد اور برکات
حاصل کی ہیں۔ شیخ محی الدین مینی فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف صبح اور شام دس دس مرتبہ پڑھے اللہ کریم اُس سے
راضی ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں آجاتا ہے۔ متواتر اُس پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے
اور تمام مشکل امور اُس کے لیے آسان ہو جاتے ہیں (افضل الصلوات ص ۸۲) شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
فرماتے ہیں کہ مجھے اس درود شریف کی اجازت میرے شیخ اور مرشد سیدی عبدالوہاب متقی قادری علیہ الرحمۃ نے مدینہ
منورہ سے رخصت ہوتے وقت دی تھی۔ اس سے بہت نُور و حضور اور حضور و خشوع حاصل ہوا۔

(جذب القلوب فارسی ص ۲۶) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت
عبدالوہاب متقی قادری کا بھی حضور کے لُزُومًا کا عقیدہ تھا۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

کاوردوہمارے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہوجن کا نور تمام مخلوق سے پہلے تمام مخلوق
مصدر ہے جو کہ پیدا کی گئی ہے اور آپ تمام مخلوق کی اصل ہیں۔ لام فی (میں) کے معنی میں ہے۔
یا عِزَّ (نزدیک) کے معنی میں ہے۔ اکثر مقام پر بھی خلق سے مراد مخلوق ہے۔ پس اس میں
کوئی شک نہیں ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا نور مبارک تمام مخلوقات سے پہلے
ہے۔ اس لیے کہ وہ نور ایجاد اور امداد (بڑھانے پھیلانے) میں اصل اور بنیاد ہے۔

(مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات ص ۱۲۹)

علامہ یوسف نبھانی قدس سرہ النورانی نے اپنی بابرکت کتاب مستطاب افضل الصلوٰۃ
میں لکھا ہے سیدنا عوث اعظم عوث العالمین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معومات
میں ایک اور درود شریف درج فرمایا ہے جس میں یہ جملے آتے ہیں جن سے آپ کے عقیدہ
مبارک کی وضاحت ہوجاتی ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّوْرِ
الْبَهِيِّ وَالْبَيَّانِ الْجَلِيِّ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ خَلَقْتَهُ مِنْ نُوْرِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ بِحَسْبِ الْوَارِكِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي خَلَقْتَهُ مِنْ نُوْرِ ذَاتِكَ۔
(افضل الصلوٰۃ ص ۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۵)

کسی نے کیا خوب کہا ہے

رُخِ النُّوْرُ كِي تَحْسَبِي جَوْ قَمْرٍ نِي دِي كِي
رِه كِي بُوْسُوْهُ نَقْشِ كَفِي بِه كِي

اے علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ وہ مستند اور مقتدر علمی شخصیت ہیں جن کی کتاب مستطاب جامع کرامات الاولیاء
عربی کا اردو میں ترجمہ دیوبندیوں کے حکیم الامت، مفسر اور مشہور مصنف اشرف علی تھانوی نے کیا اور اس
ترجمہ کا نام جمال الاولیاء رکھا۔ یہ کتاب تھانویوں سے بھی شائع ہو چکی ہے۔

دفتر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ

سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام الائمۃ کاشف الغمۃ سیدنا امام اعظم
ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار
اس طرح فرماتے ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَدْرُ الْكَتْسِيُّ
وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُورِهَا لَكَ (قصيدة النعمان ص ۲۳)
آپ وہ نور ہیں کہ چودھویں رات کا چاند آپ کے نور سے منور اور آپ ہی کے
جمال و کمال سے سورج روشن ہے۔

لے وہابیہ کے مقتدر اور مستند مولوی داؤد غزنوی سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں رقمطراز ہیں کہ مشکوٰۃ
المصابیح کے مصنف محمد بن عبداللہ الخطیب کا ایک سالہ الکمال فی اسرار الرجال مشکوٰۃ کے ساتھ ہی مطبوع ہے اس
میں انہوں نے ان صحابہ تابعین اور اکابر کے حالات مختصراً لکھے ہیں جن کا ذکر مشکوٰۃ کی روایات کے سلسلے میں آتا
ہے۔ آئمہ اربعہ کے مناقب پر بھی مختصراً کچھ لکھا ہے امام ابوحنیفہ کا تذکرہ میں لکھتے ہیں اگرچہ مشکوٰۃ میں ان سے
کوئی حدیث مروی نہیں ہے لیکن ان کے ذکر سے ہم تبرک حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے مناقب لکھتے لکھتے
آخر میں فرماتے ہیں کہ اگر ہم ان کے مناقب شرح و بسط سے لکھیں تو مضمون بہت پھیل جائے گا لیکن بایں ہمہ ہم
ان کے فضائل پورے نہ لکھ سکیں گے۔ مختصراً الفاظ میں ان کے مناقب یوں کہے جاسکتے ہیں۔ إِنَّهُ كَانَ عَالِمًا
عَامِلًا وَرِعًا ذَاهِدًا عَابِدًا إِمَامًا فِي عُلُومِ الشَّرِيْعَةِ. یعنی وہ عالم باعمل پرہیزگار، عابد اور
علوم شرعیہ کے امام تھے۔ (الاعتصام ص ۲، جنوری ۱۹۵۹ء) حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ
عنہ کی شان اسلام میں بہت بڑی ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں ان کی عظمت بہت ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۱
مطبوعہ لکھنؤ) اسی طرح حافظ ذہبی نے آپ کو امام اعظم کے معزز لقب سے مزین کر کے لکھا ہے۔ كَانَ إِمَامًا
وَرِعًا عَالِمًا عَامِلًا مُتَعَبِّدًا كَبِيرَ الشَّانِ آيِدِينَ كَمِثْرَا، صاحب ورع، نہایت پرہیزگار عالم باعمل
عبادت گزار اور بڑی شان والے تھے (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۱)، مولوی ابراہیم میرسیالکوٹی امام الوہابیہ حافظ عبدالمنان
وزیر آبادی (جو کہ ابراہیم میراد شہار اللہ امرتسری کے اُساد تھے) کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو

(ذاتی لکھنؤ)

اسے جلوہ نور خدا سے نور ذات کبریا ہے نور سے تیرے بجا ماہ منور کی ضیاء
یہ جلوہ یہ تابندگی یہ نور یہ رخسندگی! مہر درخشاں میں نہ تھی گرتو نہ ہوتا جلوہ زنا

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ اور ابن جوزی کا عقیدہ | علامہ ابراہیم
بیجوری اور علامہ

محمد بن قاسم حبیبی علیہما الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک اور محدث ابن جوزی علیہما

(بقیہ صفحہ) شخص آئمہ دین اور خصوصاً امام ابوحنیفہ کی بے ادبی کرتا ہے اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا۔ دائرخ اہل حدیث
۴۳۷ ہفت روزہ الاعتصام لاہور ص ۱۲ اپریل ۱۹۴۴ء) مولوی نذیر حسین دہلوی نے امام صاحب کے متعلق لکھا ہے: **لَمَّا مَنَّا
وَسَيِّدُنَا أَبُو حَنِيفَةَ النُّعْمَانَ** نیز لکھا ہے کہ ان کا مجتہد ہونا اور متبع سنت اور متقی اور پرہیزگار ہونا کافی
ہے۔ (معیار الحق ص ۵) ولایہ کے مشہور ترجمان الاعتصام میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کو سراج اُمت، امام اعظم
ابوحنیفہ لکھا ہے۔ (الاعتصام ص ۱۲ جولائی ۱۹۵۴ء، ۲۷ جنوری ۱۹۵۶ء) فخرالولایہ ابراہیم میرسیالکوٹی لکھتے ہیں
کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بہت عابد، زاہد، متقی اور متورع تھے اور خوفِ الہی آپ کے دل میں نہایت درجہ کا تھا
امام ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ مجذائیں نے آپ سے بڑھ کر افضل اور پرہیزگار اور فقیہ نہیں دیکھا۔ آپ کی تعریف
اور آپ کے کمالات، امامت کے تسلیم میں ہر زمانے کے کامل اور فاضل لوگ متفق اللسان ہیں۔ پس ثبوتِ محمدیہ کی
تصدیق کے لیے امام اعظم علیہ الرحمۃ کا آپ کے امتیوں میں سے ہونا غیر کافی دلیل نہیں (علماء اسلام ص ۹، ۱۰)
اکابرین ولایہ شہداء اللہ امرتسری، ابراہیم میر، داؤد عزیزی وغیرہم نے امام صاحب علیہ الرحمۃ کو امام اعظم لکھا ہے
(الحدیث امرتسر ص ۲۹ جنوری ۱۹۴۳ء۔ احیاء المیت ص ۱، الاعتصام ص ۱) فخرالولایہ مولوی ابراہیم میر
سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے امام سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ علی الاطلاق امام اعظم کے
معزز لقب سے پکارے جاتے ہیں۔ کم ظرف ناقص العلم الادب لوگ اس سے چڑیں نہیں (احیاء المیت ص ۱)
۱۰ فخرالولایہ مولوی ابراہیم میرسیالکوٹی لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے امام مالک اور ہر دو سفیان یعنی سفیان ثوری
اور سفیان بن عیینہ اور ہشام بن عروہ اور عاصم اخول اور سلمان تیمی اور حمید طویل اور خالد خدر رحمۃ اللہ اجمعین اور دیگر کبار
تابعین سے علم حدیث روایت کیا ہے۔ اور اس فن میں یہاں تک کمال حاصل کیا کہ محدثین میں سے بڑے بڑے
علماء اور مجتہدوں کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہوا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے چار ہزار اشخاص سے علم

الرحمة فرماتے ہیں کہ

لَمْ يَكُنْ لَهُ ظِلٌّ وَلَمْ يَقُمْ
مَعَ شَمْسٍ قَطُّ إِلَّا غَلَبَ
ضَوْوُهُ عَلَى ضَوْوِ الشَّمْسِ وَ
لَمْ يَقُمْ مَعَ سِرَاجٍ قَطُّ
إِلَّا غَلَبَ ضَوْوُهُ عَلَى ضَوْوِ
السِّرَاجِ -

رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کا سایہ نہ
تھا۔ آپ سورج کے سامنے جب کھڑے ہوتے
تو آپ کا نور مبارک سورج کے نور پر غالب
آجاتا۔ اور جب آپ چراغ کے سامنے کھڑے
ہوتے تو آپ کا نور مبارک چراغ کے نور
اور روشنی پر غالب آجاتا۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۸)

حدیث صحیح کیا ہے۔ آپ محدث بھی تھے نصیب بھی تھے اور مجاہد و غازی بھی تھے۔ آپ کی وفات کے بعد بہت
سے صلحا سنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ کوئی نذر کرنے والا کہتا ہے کہ عبد اللہ بن مبارک فردوس اعلیٰ یعنی
بہشت بریں میں پہنچ گیا۔ (علمائے اسلام ص ۶۸-۷۵) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قتیبہ
بن سعید بن بعلالی جو اصحابِ ستہ کے شیخ ہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ خیر اہل زماننا ابن المبارک
ثمہ احمد بن حنبل ہمارے زمانہ کے بہترین شخصیت عبد اللہ بن مبارک اور پھر احمد بن حنبل ہیں (لبان
المحدثین فارسی ص ۵۷) فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ وَ رَبِّ هَذَا الْبَيْتِ مَا رَأَتْ عَيْنَايَ
مِثْلُ بَنِ الْمُبَارِكِ اس بیت اللہ شریف کی قسم میری نظروں نے تو عبد اللہ بن مبارک جیسا کوئی شخص نہیں
دیکھا۔ (لبان المحدثین فارسی ص ۵۷) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے علاوہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی
اور مولوی اشرف سندھو بلوکی جو کہ وہابیوں کے مشہور مولوی ہیں نے بھی لکھا ہے کہ ایک
بدر معجزہ اشخاص عبد اللہ بن مبارک کی خدمت میں بغرض طلب علم حدیث آئے اور یہ کہا کہ يَا عَالِمَ الْمَشْرِقِ
حَدِّثْنَا عِنِّي اے مشرق کے عالم ہم کو حدیث سنائیے سفیان ثوری علیہ الرحمۃ اس جگہ تشریف فرما تھے۔
انہوں نے فرمایا کہ وَيُحْكَمُ عَالِمَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ
تَعْقِلُونَ افسوس ہے تم پر کیا کہتے ہو یہ تو مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کے
عالم ہیں اگر تم جانو۔ (لبان المحدثین فارسی ص ۵۷ علمائے اسلام ص ۷۱)

(سیرت حلبیہ ص ۳۳۴ ج ۳، شرح شمائل محمدیہ ص ۲۲۱ فوائد حلبیہ ص ۳۴ ج ۱)
خورشید تھا کس زور پر کیا پڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہو یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام ابو الفرج جمال الدین ابن جوزی
محدث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سراج منیر، ہادی
ہدی، مرتضیٰ، مصطفیٰ، مختار، نور مبین، برہان
شاہد، مبارک، نور الامم اور اللہ تعالیٰ کے
ایسے نور ہیں جو کبھی نہ بجھے گا۔ آپ سید الناس
سید البشر، مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی محبت، خیر الخلائق
منبر اعلیٰ کے مالک، حضرت آدم علیہ السلام

فَهُوَ السَّارِحُ الْمُنِيرُ وَالْهَادِي
وَالْمُهْتَدِيُّ وَالْمُهْتَدِيُّ وَالْمُرْتَضَىٰ
وَالْمُصْطَفَىٰ وَالْمُخْتَارُ وَالنُّوْرُ
الْمُبِينُ وَالْبُرْهَانُ وَالشَّاهِدُ وَ
الْمُبَارَكُ وَالنُّوْرُ الْأَمَمُ وَالنُّوْرُ الَّذِي
الَّذِي لَا يُطْفِئُ سَيِّدُ النَّاسِ وَسَيِّدُ

لہ دیوبند لوگوں اور دیوبندیوں کے شیخ الاسلام اور مجدد ابن تیمیہ حضرت محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے
متعلق لکھتے ہیں کہ امام ابن جوزی جلیل القدر مفتی اور بڑے صاحب تصنیف و تالیف تھے۔ اور بہت سے
فنون میں آپ کی تصنیفات ہیں یہاں تک کہ میں نے انہیں شمار کیا ہے تو انہیں ہزار سے بھی زیادہ پایا۔
خصوصیت سے حدیث اور فنون حدیث میں آپ کی ایسی تصنیفات موجود ہیں کہ ان کی مانند
شاید ہی کوئی تصنیف ہو۔ اور عمدہ تصنیف آپ کی وہ کتاب ہے جس میں سلف کے حالات لکھے
گئے ہیں ہر بات کی تفصیل میں آپ ماہر تھے۔ اور لکھنے پر کمال درجہ کی دسترس حاصل تھی۔ اور ہر فن میں لوگوں
کی تصنیفات سے آپ کی تصنیفات بہت عمدہ اور معتبر ہیں۔ (الاعتصام کو جبر الزوالہ ص ۲۹، فروری ۱۹۵۲ء)
حافظ ابن دینی علیہ الرحمۃ محدث ابن جوزی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ کی بہت سی تصانیف مختلف
فنون میں ہیں جیسے تفسیر، فقہ، حدیث، وعظ، دقائق، تواریخ وغیرہ اور حدیث اور علوم حدیث کی معرفت
اور صحیح ضعیف حدیث کی واقفیت آپ پر ختم ہے۔ آپ نے بہت سی حدیثیں روایت کیں اور چالیس برس
سے زیادہ علم حاصل کیا۔ (طبقات ابن رجب) شیخ سعدی ابن جوزی کے شاگرد تھے۔ (حاشیہ بوستان قدس)

کی اولاد میں سب سے زیادہ عزت و تکریم
و اے، رحمن جل جلالہ کے حبیب ہیں۔
(بیان المیلاد النبوی ص ۱۱)

الْبَشَرِ وَمُحَمَّدٌ اللَّهُ عَلَى الْخَلْقِ وَخَيْرُ
الْخَلْقِ صَاحِبُ الْمَنِيِّ الْأَعْلَى وَالْأَكْرَمِ
وَلِدَادِهِ حَبِيبُ الرَّسْمَانِ

ایک دوسرے مقام پر بارگاہ نبوی میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔
مَبْرُقَةٌ تَجَلَّى عَلَى ذَاكَ الْحَمَى
ہی النور الحسن ضل في حجبها عظمى
وہ جھڑٹ مارے ہوئے ہے۔ جو اس چراگاہ میں ہے۔ یہ سراپا نور ہے۔ جس کی محبت
میں میری عقل خود رفته ہو گئی۔ (بیان المیلاد النبوی ص ۱۲)

امام ابو الحسن اشعری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام یوسف فاسی علیہ الرحمۃ امام الہدایہ علامہ ابو الحسن اشعری علیہ

الرحمة کا عقیدہ بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں
قَالَ الْأَشْعَرِيُّ إِنَّهُ تَعَالَى
نُورٌ لَيْسَ كَالْأَنْوَارِ وَالزُّوْحِ
النَّبَوِيَّةِ الْقُدْسِيَّةِ لَمَعَةٌ مِنْ نُورِهِ
وَالْمَلَائِكَةُ شَرُّ رُتَلِكِ الْأَنْوَارِ
وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي
وَمِنْ نُورِي خُلِقَ كُلُّ
شَيْءٍ

علامہ اشعری علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ
ایسا نور ہے جو کسی نور کی مثل نہیں ہے۔ اور
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح اسی
نور کی چمک ہے۔ اور فرشتے اس نور کے چمکھاریں
ہیں۔ اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان
ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا
فرمایا اور پھر میرے ہی نور سے سب چیزوں
کو پیدا فرمایا۔

(مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات ص ۱۴۱ مطبوعہ مصر)

امام ابو الحسن اسماعیل بن علی الاشعری نوو اسطوں سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ صحابی کی اولاد
سے تھے۔ آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں جن کی تعداد پچیس ہے۔ آپ ۲۷۰ھ میں بصرہ میں پیدا
ہوئے اور ۳۲۳ھ میں آپ کا بغداد شریف میں انتقال ہوا۔ (فقیر محمد نصیار اللہ القادری غفرلہ)

علامہ نیشاپوری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام نظام الدین بن حسن النیشاپوری علیہ الرحمۃ جو کہ جلیل المرتبت مفسر قرآن ہیں اپنے عقیدہ

کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ

أَنَا أَوَّلُ الْمُسْتَسْلِمِينَ عِنْدَ الْإِيْجَادِ
لَا مَرْكُنُ كَمَا قَالَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ
اللَّهُ نُورِيْ -

تفسیر نیشاپوری ص ۵ ج ۸ پر حاشیہ
تفسیر ابن جریر مطبوعہ مصر

امرگن کے ایجاد کے وقت میں اللہ کو تسلیم کرنے والوں میں سے سب سے اول ہوں۔ جیسا کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلا اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے۔

علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام احمد بن محمد بن ابوبکر الخطیب القسطلانی شارح بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اپنے عقیدہ

کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

أَيْ يَصْنَعُ فِي الْجَدْرِ أَحْسَنَ
لِشَاقِ نُورِهِ عَلَيْهَا إِشْرَاقًا
كَإِشْرَاقِ الشَّمْسِ عَلَيْهَا -

موہب اللدنیہ ص ۱۲ ج ۱ مطبوعہ مصر

حنور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک دیواروں پر اس طرح چمکتا تھا اور روشن ہوتا تھا جیسے سورج کی روشنی دیواروں پر جب پڑتی ہے تو چمکتی ہوئی نظر آتی ہے۔

لہ دیوبندیوں کے شبلی نعمانی علامہ قسطلانی کے متعلق لکھتے ہیں کہ قسطلانی بخاری کے مشہور شارح ہیں حافظ ابن حجر کے ہم مرتبہ تھے (سیرت النبی ص ۱۱ ج ۱) دیوبندیوں کے مولوی مشتاق احمد نے اپنی کتاب التوسل جو کہ دیوبندیوں کے شیخ الہند محمود الحسن مفتی کفایت اللہ دہلوی مفتی محمد شفیع کی مصدقہ بھی ہے کے ص ۲۳ پر علامہ قسطلانی کو امام الحدیث لکھا ہے۔ موہب اللدنیہ کے حوالہ جات اکابرین دیوبند و ہابسیہ مثلاً اشرف علی تھانوی مفتی محمد شفیع شبلی نعمانی ابراہیم میر سیالکوٹی سلیمان منصور پوری وغیرہم نے اپنی اپنی کتب میں اس کو مستند سمجھتے ہوئے درج کیے ہیں۔

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | قرآن پاک کے عظیم مفسر امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ علامہ زرقانی

تحریر فرماتے ہیں کہ آپ نے والضحیٰ سے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا چہرہ مبارک اور واللیل سے بال مبارک مراد ہیں۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک اس قدر نورانی تھا کہ جب اُس کی نورانیت دیواروں پر پڑتی تو وہ چمک اُٹھتیں۔

لَا نَهْ وَجْهَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَدِيدَ النُّورِ بِحَيْثُ يَقَعُ نُورُهُ عَلَى الْجَدَارِ إِذَا قَابَلَهَا۔

(زرقانی شریف ص ۲۱۳)

قسم شب تار میں ازیہ تھا کہ جب اُس کی زلفِ و ما کی قسم

ہے کلام الہی میں شمس وضعی تیرے چہرہ نور فرز کی قسم

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ الباری اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

فرشتوں کو حضرت آدم کے سجدہ کا حکم اس لیے دیا گیا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور محمدی تھا۔

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ أَسْرُؤًا بِالتَّجْوُدِ لِآدَمَ لِأَجْلِ أَنْ نُورَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي جَبْهَةِ آدَمَ۔

(تفسیر کبیر ص ۳۰۲ ج ۲، جواہر البحار ص ۴۵۵)

علامہ عبد الغنی نابلسی علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔

علامہ عبد الغنی نابلسی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

بیشک نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہر شے پیدا کی گئی ہے جیسا کہ

قَدْ خُلِقَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ نُورِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَدِدْتُ الْخَلْقُ

سے فخر الوابریہ ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ میرے اُستاد محترم حائل لوالسنن مولانا مولوی غلام حسن صلب جو مختلف علوم عقلیہ و نقلیہ میں با مذاق عالم ہیں فرمایا کرتے ہیں کہ امام رازی قرآن شریف کے اسرار معلوم ہونے کا ذریعہ ہے۔ خالق اکبر نے اس بزرگ کو اس لیے پیدا کیا تھا کہ اُس کی کتاب عزیز کے اسرار معلوم ہو جائیں۔

(فقیر الوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری عفرہ)

(المحدثات ص ۲۴ جولائی ۱۹۱۴ء)

الصَّحِيح - (حلیقہ نذیریہ شرح طریقہ محمدیہ) صحیح حدیث شریف میں آیا ہے۔
سیدنا مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام ربانی، غوثِ صمدانی، مجدد الف ثانی
قدس سرہ الربانی اپنے مکتوبات شریف

۱۔ وہابیہ کے ترجمان پندرہ روزہ المحدث دہلی میں مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ حضرت امام
ربانی، مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کی ذاتِ گرامی سے ایک دنیا محبت و عقیدت کے جذبات رکھتی
ہے۔ سب لوگ حضرت امام کی مجددیت و ولایت اور بزرگی کے کیساں قائل ہیں اور ان کا پورا احترام بجاتے ہیں
ان کی مشہور آفاق علمی یادگار مکتوبات کی صورت میں موجود ہے۔ یہ مکتوبات ان کے ارشاد کے مطابق ان کی
زندگی ہی میں مرتب و مدون کیے گئے تھے۔ (پندرہ روزہ المحدث دہلی ص ۱۸۵ جمادی الثانی ۱۹۵۵ء) محدث وہابیہ
عبد اللہ وپڑی لکھتے ہیں کہ حضرت مجدد نے اپنے مکتوبات میں توحید و سنت کی ترغیب اور شرک و بدعت کی تردید
اور اعمالِ شرکیہ اور بدعتیہ کی جس عمدگی سے نشاندہی فرمائی ہے یہ انہی کا حصہ ہے اور ایمان و اعتقاد کی سلامتی
کے لیے صحابہ کرام اور علمائے سلف کے تعامل کا جو سنہری اصول پیش فرمایا ہے۔ یہ ہر قسم کے الحاد اور گمراہی کی
شناخت کے لیے راہنما بھی ہے اور اس سے بچنے کے لیے تریاق بھی ہے۔ (ہفت روزہ تنظیم المحدث لاہور ص ۳۰
۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء) مولوی داد غزنوی کی زیر نگرانی شائع ہونے والا ہفت روزہ الاعتصام لکھتا
ہے کہ اس نازک زمانہ میں اسلام کی نصرت و حمایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد بن عبد اللہ
السرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو پیدا فرمایا۔ شیخ سرہندی تمام داعیاءِ صلاحیتوں سے آراستہ تھے۔ شیخ احمد سرہندی نے
ناغہ روزگار علماء فحول اساتذہ اور کبار فقہار سے علم حاصل کیا تھا۔ اور تمام مروجہ علوم میں پوری مہارت حاصل کی
تھی۔ (الاعتصام ص ۵۱ ۱۱ دسمبر ۱۹۵۹ء) حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں علوم و معارف اور حقائق و
اسرار کے خزانے بہاں ہیں۔ (الاعتصام ص ۳۲ جون ۱۹۵۵ء) امام وہابیہ والیانبہ اسماعیل دہلوی نے مجدد صاحب
علیہ الرحمۃ کے متعلق امام ربانی قیومِ زمانی جیسے معزز العاقب لکھے ہیں (صراطِ مستقیم فارسی ص ۱۲۲) قاضی سلیمان منصور
پوری نے امام ربانی لکھا ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۱۲ ج ۲) وہابیہ کا مشہور آرگن المحدث امرتسریں مرقوم ہے کہ مجدد الف
ثانی مجددِ وقت تسلیم کیے گئے ہیں۔ مجدد کا کام یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے زمانہ کی اسلامی خرابیوں یا غلط فہمیوں کی اصلاح
کر کے لوگوں کو راہِ راست کی طرف توجہ دلائے۔ بنا بریں حضرت ممدوح سے لوگوں نے تصوف اور شریعت کے بے انتہار
سوالات کیے اور ثانی جوابات لے کر اپنی غلط فہمیوں سے باز آئے۔ (المحدث امرتسریں ص ۱۲ جون ۱۹۱۲ء) فقیر قادری

میں اپنے عقیدہ مبارکہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بکہ خلق بیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ علیہ وسلم با وجود نشا عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشته است کما قال علیہ و علی آلیہ الصلوٰۃ والسلام خلقت من نور اللہ و یقرآن بر این دولت میسر نشدہ است جاننا چاہیے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں بلکہ جہان کے تمام افراد میں سے کسی فرد کے ساتھ آپ کی پیدائش اور آپ کا وجود مسعود مناسبت و مشابہت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود جسم عنصری رکھنے کے حق تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جبکہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں۔ اور دوسرے کسی کو یہ دولت نصیب نہیں ہوتی۔ (مکتوبات شریف فارسی ص ۱۹) ص ۲ مکتوبات

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ شیخ احمد شہاب الدین بن حجر البیتمی المکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

بے شک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے آپ جب سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ مطلقاً نظر نہ آتا تھا۔ کیونکہ سایہ کثیف شے کا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جسمانی کثافتوں سے متبرک اور پاک رکھا ہے۔ اور ایسا خاص نور بنایا کہ جس کا بالکل سایہ ظاہر نہیں ہوتا تھا۔ (فضل القریٰ از ابن حجر مکی)

انہ صلی اللہ علیہ وسلم سائر لوراً
 انہ اذا مشی فی الشمس و
 القمر لا یظہر لہ ظل لکن لا
 یظہر الا للکثیر و هو صلی
 اللہ علیہ وسلم قد خلصہ
 اللہ من سائر الکثافات الجسمانیۃ
 وصیۃ لور اصراً لا یظہر
 لہ ظل اصلاً۔ (شرح قصیدہ ہمزیہ)

۱۱ دیوبندیوں کے مولوی عبداللہ گنگوہی ابن حجر کے متعلق رقمطراز ہیں کہ شیخ شہاب الدین ابن حجر مکی عرب کے مشاہیر علماء میں سے تھے۔ بہت سی مشہور کتابوں کے مصنف ہیں۔ (مقدمہ الکمال الشیم ص ۶۳)

امام الہمام امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب
استطاب دقائق الاخبار کی ابتداء ہی میں باب بی

امام غزالی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

تخلیق نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ باندھا ہے جس سے اظہر من الشمس ہے کہ آپ کا
عقیدہ بھی نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسليم کے نور ہونے کا تھا۔ (دقائق الاخبار ص ۱)

صاحب تفسیر روح البیان علامہ اسماعیل حقی
علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

فرماتے ہیں۔

بے شک اس حقیقت پر تمام اہل ظاہر اور شہود کا
اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے تمام انبیاء کرام علیہم
السلام کو پیدا فرمایا۔

قَدْ اتَّفَقَ أَهْلُ الظَّاهِرِ وَالشَّهَادَةِ عَلَى
أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى خَلَقَ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ
نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(تفسیر روح البیان ص ۱۳۹ ج ۲)

امام المحدثین علامہ جلال الدین سیوطی علیہ
الرحمۃ اپنا اور ابن سبع کا عقیدہ بیان کرتے

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

ہوئے لکھتے ہیں۔

ابن سبع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ

قَالَ ابْنُ سَبْعٍ مِنْ خَصَائِصِهِ إِنَّ ظِلَّهُ

مفسرِ دو بابیہ محمد دہلوی نے امام غزالی کو امام الزماں لکھا ہے (اخبار محمدی دہلوی ص ۱۹۲) دو بابیہ نجدیہ کا ارگن
الاعتصام لکھا ہے کہ امام محمد بن غزالی عظیم شخصیت کے مالک میں ابن کی عبقریت نہ نابعیت کا پوری دنیا علم میں مشہور ہے۔
اور ان کے ذہن و فکر کی بلند پروازیوں کا بڑے بڑوں نے لوہا مانا ہے یہی سبب ہے کہ حکما مغرب و مشرق نے انگریزی
اور عربی میں ان کے افکار اور تصورات پر متعدد کتابیں لکھیں اور ان کو دادِ تحقیق دی۔ (الاعتصام ص ۱۹۵) دو بابیہ
نے دو بابیہ کے مشہور اخبار الاعتصام میں امام سیوطی علیہ الرحمۃ کو آسمانِ علم کا مہر و ماہ لکھا ہے۔ (الاعتصام ص ۲۲) جون
۱۹۵۶ء) علامہ شعرائی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کا جہالتِ سیدہ ہی میں بالمشافہہ پچتر مرتبہ زیارت کی ہے (میزان الکبریٰ ص ۱۷۱) (باقی اگلے صفحہ پر)

اشارہ کرتی ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا جیسا کہ عبدالرزاق والی مرفوعاً
حدیث دلالت کرتی ہے کہ اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور
کو پیدا فرمایا ہے۔ (ذرقانی ص ۱۱۷ ج ۱)

شیخ ابوالمواہب شاذلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ المشائخ قطب زمان شیخ ابوالمواہب
شاذلی علیہ الرحمۃ بارگاہ نبوی میں صلوات

وسلام کا ہدیہ ان القاب سے پیش کرتے ہیں جن سے ان کے عقیدہ کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے
یا سَيِّدَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ
المَقْصُودُ مِنَ الْوُجُودِ وَأَنْتَ النُّورُ الَّذِي
مَلَأَ إِشْرَاقَهُ الْأَرْضِينَ وَالسَّمَوَاتِ -
اے ہمارے سردار اے رسول اللہ آپ ہی کائنات
کے وجود سے مقصود ہیں۔ اور آپ وہ نور ہیں کہ جس
کی چمک نے زمینوں اور آسمانوں کو نور سے بھر دیا ہے۔
(افضل الصلوات ص ۱۱۸)

شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ بارگاہ بکس پناہ سالتاب
علی صاحبہا الصلوة والسلام میں یوں تحفہ صلوات و

السلام پیش کرتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَبَةَ
الْاَصْلِ النُّوْرَانِيَّةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِ الْاَلْوَاْدِ وَسَيِّدِ الْاَسْرَارِ -
تَرْيَاقِ الْاَعْيَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْبَيِّنَاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُخْتَارِ وَآلِهِ
الْاَطْهَارِ وَاصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللَّهِ وَافْضَالِهِ -
(افضل الصلوات ص ۸۵-۸۶)

اے علامہ عبدالوہاب شعرائی علیہ الرحمۃ جو کہ اکابرین و بابیہ کے نزدیک بھی مسلمہ محقق ہیں، لکھتے ہیں کہ شیخ ابوالمواہب
شاذلی بہت بڑے زیرک نیکو کار علماء رہے جنہیں اور برابر میں سے تھے۔ آپ نے عمدہ اور اعلیٰ تصانیف
لکھیں (طبقات اکبر اے عربی ص ۱۱۷) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری عفریہ)
اے شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ کے متعلق علامہ شعرائی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ تمام روئے زمین میں ان کی اس قدر شہرت ہے کہ میری
تعریف کی ضرورت نہیں ہے لیکن ان سے برکت حاصل کرنے کے لیے ان کا تذکرہ لکھا ہوں۔ (طبقات اکبر اے ص ۱۱۷)

شیخ العارفين سيد احمد بغدادی علیہ الرحمۃ درود
شريف ان الفاظ میں پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّوْرِ الذَّائِحِ السَّارِي فِي جَمِيعِ الْاَثَارِ
وَ الْاَسْمَاءِ وَ الصِّفَاتِ وَ عَلٰى اٰلِهِ صَحْبِهِ وَ سَلِّمْ (افضل الصلوات ص ۱۱۱)

سند المحمدين ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ
هُوَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَلْبِهِ وَقَالَ بِهِ

نُورٌ يُسْتَنَارُ مِنْهُ الْاَكْثَرُ اَدُ وَيُسْتَضَاءُ مِنْهُ الْاَسْرَارُ سرور کائنات علیہ
افضل الصلوة و التسميات کا قلب مبارک اور بدن اطہر تمام نور ہے۔ اور جملہ نور اسی نور ہی سے روشن اور

مستنیر ہیں۔ اور دلوں کے اسرار اور مجید آپ کے نور سے چمک اور روشنی حاصل کرتے ہیں۔
(شرح شفا ص۔ بر حاشیہ نسیم الیاض)

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم شریفہ میں سے طے
بھی آپ کا اسم شریف ہے! اور طے کے عدد حروف ابجد کے حساب سے چودہ ہیں۔ اور چودہ چوبیس رات

کے چاند کو بد کہتے ہیں۔ دَجَّهَةٌ فِي غَايَةِ النَّوْرِ پس نبی کریم علیہ وآلہ افضل الصلوة و تسلیم کے چہرہ
مبارک کو نور علی نور ہونے کی وجہ سے بد فرمایا گیا ہے۔ (شرح شفا ص ۲۲ ج ۱)

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں اَمَّا النَّوْرُ فَيَعْنِي الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ
نَهَوْنِي غَايَةَ مِنَ الظُّهُورِ شَسْ تَادَعْنَا بَادَاوَلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُوْرًا وَ

سَمَّاكَ فِي كِتَابِهِ نُوْرًا لِيَكُنْ نُوْرًا مُحَمَّدٌ مِصْطَفَىٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَهُ شَرَفًا وَرُزْيًا خُوبًا ظَاهِرًا

لے اسے اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیجے ہمارے سرور جناب محمد مصطفیٰ علیہ التمجیۃ و الثناء پر جو کہ نور ذاتی ہیں۔ اور
ان کا نور تمام آثار آسمانوں اور صفات میں سرایت کرنے والا ہے۔ اور ان کی اولاد پاک اور صحابہ کرام علیہم
الرضوان پر۔

لے دیوبندی مولوی سرفراز صاحب لکھنوی نے ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری کی یگانہ روزگار فقیہہ و محدث
لیکھا ہے۔ (تبرید النواظر ص ۱۱)

ہے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور مبارک کو سب سے پہلے پیدا فرمایا اور اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں آپ کا نام نور رکھا ہے۔ (موضوعات کبیرہ ص ۸۶)

علامہ سہیلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ عبد الرحمن سہیلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ادا نزا پیدا ہوئے تو ان کی پیشانی نور محمدی سے چمک رہی تھی۔ (روض الالف ص ۱ ج ۱)

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اِنَّهُ كَانَ لَا ظِلَّ لِمَشْخَصِهِ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ لِاِنَّهُ كَانَ نُورًا۔ بے شک آپ کے جسم مبارک کا سورج اور چاند کی روشنی میں سایہ نہ پڑتا تھا۔ کیونکہ آپ نور تھے۔ (شفا شریف ص ۲۲۳ ج ۱ مطبوعہ مصر)

علامہ حلبی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اِذَا مَشَى فِي الشَّمْسِ اَوْ فِي الْقَمَرِ لَا يَكُونُ لَهٗ صَلَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظِلٌّ لِاِنَّهُ كَانَ نُورًا۔ آپ جب سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ نہ ہوتا تھا کیونکہ آپ نور تھے۔ (سیرت حلبیہ ص ۱۳۸ ج ۲ مطبوعہ مصر)

علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبد الرحمن علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ اِنَّهُ لَا ظِلَّ لِمَشْخَصِهِ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ لِاِنَّهُ كَانَ نُورًا۔ (مقاصد الحسنہ ص ۶۳)

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ احمد شہاب الدین الخفاجی المصری علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ تحریر فرماتے ہیں کہ

كَانَ نُورًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِبْهَةِ أَبِيهِ مِنْ آدَمَ إِلَى أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ نُورٌ حَسْبِي كَالْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الظُّلْمَاءِ۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک آپ کے تمام آباء اجداد کی پیشانی مبارک میں تھا اور آپ کا نور حسنی ہے جیسا کہ اندھیری رات میں چاند۔

(شرح شفا شریف ص ۱۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ سید عبدالرحمن العیدوس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

کان لورکا صلی اللہ علیہ وسلم ہو
الأصل فی تکوین جمیع الأشیاء۔
تمام اشیا کے پیدا کرنے میں آپ کا نور اصل
(سبب) ہے۔ (جو اہل بنجار شریف ص ۱۳ مطبوعہ مصر)

علامہ سلیمان جزولی علیہ الرحمۃ اپنی مبارک کتاب دلائل الخیرات شریف میں بارگاہ سرکارہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم میں درود شریف کا ہر بیان نورانی القاب سے پیش کرتے ہیں۔
اللہم صل علی سیدنا محمد نور الأوار
اے اللہ ہمارے سرار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

مہ مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ آپ کے تتر سال بعد بلا دوس میں آپ کی قبر میں سے نقش مبارک کو مراکش نقل کیا گیا۔ تو آپ کو ایسا ہی پایا جیسا دفن کیا گیا تھا۔ آپ کے حالات میں زمین نے کوئی اثر اور طول زمانہ نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ مراد ڈار ص ۱ کے بالوں میں خط بنوانے کا نشان ایسا ہی آ رہا تھا جیسا انتقال کے وقت تھا۔ کیونکہ انتقال کے روز آپ نے خط بنوایا تھا۔ اور کسی شخص نے ان کے چہرہ پر انگلی رکھ کر چلائی تو اس کے نیچے سے خون بہا گیا۔ جب انگلی اٹھائی تو خون لوٹ آیا جیسے زہر آدمی میں ہوتا ہے۔ اور آپ کی قبر مراکش میں ہے۔ قبر پر بہت عظمت برتی ہے۔ لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ بندھے رہتے ہیں اور قبر پر دلائل الخیرات بکثرت پڑھتے ہیں اور پائیہ ثبوت کو پہنچ چکے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنے کی وجہ سے ان کی قبر سے مشک کی خوشبو آتی ہے۔ (جمال الاولیاء ص ۱۳۰-۱۲۹۔ جامع کرامات الاولیاء رضائل درود شریف ص ۸۹)

مہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اکابرین دیوبند قاسم نانوتوی رشید احمد گنگوہی اشرف علی تھانوی وغیرہم کو دلائل الخیرات شریف پڑھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ (المصنوع ص ۱۴ دیوبند)
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی دلائل الخیرات شریف کے متعلق فرماتے ہیں کہ دلائل الخیرات کی ہم (شاہ ولی اللہ) کو اجازت ہمارے شیخ ابوظہر نے انہوں نے شیخ احمد نخعی سے انہوں نے سید عبدالرحمان ادریس سے جو کہ محبوب مشہور ہیں۔ انہوں نے باپ احمد سے انہوں نے اپنے دادا احمد سے انہوں نے باپ کے دادا احمد سے انہوں نے دلائل الخیرات کے مؤلف سید شریف محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ (انتباہ فی سلال اولیاء ص ۱۴)

وَسَيُتْلَىٰ السَّادِ -
علیہ وآلہ وسلم پر جو سب انوار کے نور اور سب بھیدوں
دلائل الخیرات ص ۵۹ مطبوعہ مصر کے بھید ہیں درود بھیج۔

علامہ سلیمان جزولی علیہ الرحمۃ نے امام الانبیاء مالک ہر دو سر محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے اسماء
شریفہ لکھے ہیں جن میں ایک اسم شریف نور بھی لکھا ہے۔ (دلائل الخیرات ص ۳۶ مصری)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ الحدیث شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی
رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ حق سبحانہ

اور انور نام و سراج منیر و رغایت انارت خواند کہ روشن شد و پیدا گشت بسے طریق قرب و اصول
و روشن شد بجمال و کمال و سے البصار و بصائر چنانکہ فرمود قد جبار کم من اللہ نور و کتاب مبین۔ حضرت
حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور نام اور سراج منیر نہایت روشنی میں اپنے
کلام کے درمیان فرمایا ہے اور پیدا ہوتے۔ اس سرور سے طریق قرب اور وصول۔ اور اس جناب کے
جمال و کمال سے البصار اور بصائر جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ
تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب (مدارج النبوت ص ۶ ج ۱)

دوسری جلد کی ابتداء ہی میں فرماتے ہیں کہ بدائیکہ اول مخلوقات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی
اللہ علیہ وسلم چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اول ما خلق اللہ نور و سائر مکونات علوی و مفعلی ازاں
نور و ازاں جو ہر پاک پیدا شدہ یہ ایک نامی اور ابجدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ
اور تخلیق عالم و آدم کا واسطہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ صحیح حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ

سے فخر الوہاب یہ ابراہیم میر سیاح کوٹی رقمطراز ہیں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ سے مجھ عاجز و ابراہیم میر کو علم و فضل
اور خدمت علم حدیث اور صاحب کمالات ظاہری باطنی ہونے کی وجہ سے حسن عقیدت ہے آپ کی کئی ایک تصانیف میرے
پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں۔ (ماریخ اہم حدیث ص ۳۹)

و ہاب یہ نجدیہ کے مشہور اسرار مولوی حکیم عبدالرحیم اشرف جو المنبر لائبریری کے ایڈیٹر بھی لکھتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی حکمت
نے میں عظیم المرتبت شخصیتوں کو پیدا فرمایا جو اس ظلمت کہہ میں اسلام کے مسخ شدہ چہرہ کو اپنی اصل نورانیت کے جلو میں پھر
سے ظاہر کریں ان حضرات نے قرآن و سنت کے خشک ستوتوں کو از سر نو جاری کر دیا۔ اسلام کے عقائد کو دباتی اگلے صفحہ پر

نے سب سے پہلے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے جیسا کہ مکونات علوی و مطلی آپ ہی کے نور سے ہیں۔

(مدارج النبوۃ فارسی ص ۱۲ ج ۲)

آنحضرت تمام از فرق تا قدم ہمہ نور بود۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ و سلم سر سے لے کر پاؤں مبارک تک تمام نور ہی نور تھے۔ (مدارج النبوۃ فارسی ص ۱۲ ج ۱)

شیخ محقق علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ نور یکے از اسماء آنحضرت است و نور اسایہ نئے باشد۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کے اسماء شریفہ میں سے آپ کا ایک اسم شریف نور ہے۔ اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔ (مدارج النبوۃ فارسی ص ۱۲ ج ۱)

غوث صمدانی سیدی عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ بیان فرماتے ہیں کہ

عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو شے پیدا فرمائی وہ ہمارے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک تھا۔

إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى نُورَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
(الابریز ص ۲۶۶ ج ۱ مطبوعہ مصر)

(بقیہ صفحہ ۱۲۲ پر) اس شکل میں پیش کیا جو داعی اسلام فداہ رومی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیش کئے گئے تھے علماء کو کہ بے نقاب کیا گیا۔ ان کی اجارہ داری کو چیلنج کیا گیا اور دلائل گمان کیا گیا کہ ان کے اقوال اس قابل تو ضرور ہیں کہ انہیں جبر سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔ لیکن اس لائق برگز نہیں کہ انہیں اسلام کی تفسیر و تعبیر کے طور پر حجت شرعی بنایا جائے۔ یہ عظیم تجدیدی کارنامے جن تین پاکباز نفوس نے انجام دیئے ان کے اسم گرامی یہ ہیں۔ اول حضرت شیخ احمد سرمدی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں دنیائے اسلام مجدد الف ثانی کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ دوم شیخ عبدالحق محدث دہلوی جنہوں نے اس ملک میں حدیث نبوی کے علوم کو عام کیا سوم شیخ احمد بن عبدالحرم جنہیں عالم اسلام شاہ ولی اللہ کے نام سے پکارا ہے۔ (الاعتصام ص ۱۹، مارچ ۱۹۵۴ء) دباغیہ نجدیہ کی اہم حدیث کا انفرنس دہلی کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ دسویں صدی ہجری میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نشر و اشاعت قرآن و حدیث پر کافی توجہ فرمائی۔ (اہم حدیث امرتسر ص ۲۱، اپریل ۱۹۴۴ء)

لے دیوبندیوں کے مولوی غلام محمد مصنف حیات اشرف نے سیدی عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کو عارف باللہ لکھا ہے۔

(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ قادری)

علامہ خرپوٹی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ عزمین احمد خرپوٹی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ نُورَ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ

بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک ہر چیز سے پہلے پیدا فرمایا۔
(عصیدۃ الشہدہ ص ۳)

شیخ زادہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ زادہ شارح قصیدہ برودہ شریف علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ

إِنَّ الْمَكُونَاتِ تَكُونَتْ بِإِفَاضَةِ نَيْضِ نُورِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي هُوَ الْمُسْتَفِيزُ مِنَ الْفَيْضِ الْأَوَّلِ فَوَجُودُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ موجودات میں جو کچھ بھی وجود میں آیا ہے۔ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ہے۔ کیونکہ وجود اول آپ کے نور مبارک سے مستفیض ہے۔ اور انبیاء کرام علیہم السلام کا وجود بھی اسی نور سے ہے۔

شرح قصیدہ برودہ از شیخ زادہ بر حاشیہ عصیدۃ الشہدہ

ہے انہیں کے نور سے سب عیاں ہے انہیں کے جلوہ میں سب نہاں
بنے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جاں نہیں!

مولانا روم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نورِ حق را کس بخوید زاد و بود خلعتِ حق را چه حاجت تارِ پود! (مشنوی شریف ص ۲۲۵)

اس شعر کا ترجمہ اور تشریح دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ نورِ حق کے لیے کوئی زاد و بود تلاش نہیں کرتا۔ اور خلعتِ حق کے لیے تانے بانے کی کیا ضرورت ہے مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مغز اور اصل تو نورِ حق تھا تو اس کی کوئی اصل اور اس کے

لے وہابیہ کے مستند مولوی تقی رضا احمد سہوانی کی زیر اہانت شائع ہونے والی بیوں کے اخبار المحدث دہلی میں لکھا ہے کہ مولانا روم المحدث تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ مولانا جلال الدین رومی ایک نبوت عارف باللہ اور کمال انسان تھے (باقی اگلے صفحہ)

آباد اجداد تھوڑا ہی تھے اُس کے لیے تو کسی تانے بانے یا اصل وغیرہ کی ضرورت نہیں اُس کی تو یہ شان ہے کہ

کتریں خلعت کہ بدہر در ثواب! بر فرزند بر طراز آفتاب!
یعنی سب سے گھٹیا خلعت جو کہ حق تعالیٰ ثواب میں بخشیں وہ آفتاب کے نقش و نگار سے
بڑھ جاوے تو بھلا بھر نور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا تو کیا ٹھکانہ ہے خوب سمجھ لو۔
(کلید مثنوی ص ۱۵۱ دفتر چہارم مطبوعہ تھانہ بھون)

علامہ حسین الدین واعظ کاشفی
| علامہ حسین الدین واعظ کاشفی
| صاحب تفسیر حسینی علیہ الرحمۃ

(بقیہ صفحہ ۱۲۴) بحر تصوف کے شنادر تھے۔ آپ نے اپنی مثنوی میں اسلام کو اس کی اصلی صورت میں پیش کیا ہے۔ آپ نے منظم شکل میں شریعت کے بڑے بڑے نکات بیان کیے ہیں۔ اس حقیقت حال سے کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ مولانا روم سرسراہل توحید پختہ الہدیت اور صاحب تحقیق تھے۔ (الہدیت دہلی ص ۱۲ حکیم ستمبر ۱۹۵۲ء) دیوبند یوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی مثنوی شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ اس رتبہ کی کتاب ہے جس کی نسبت مولانا حاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مثنوی مولوی معنوی بہت قرآن در زبان ہلوی۔ نیز حاجی امداد اللہ ہاجر مہدی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ سفر و حضر میں کلام اللہ شریف و دلائل الخیرات شریف و مثنوی معنوی حضرت مولانا کو ضرور پاس رکھتے تھے اور جو عالم ان کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا تو اس کو ضرور مثنوی شریف کا درس دیتے اور اس کو پڑھنے کی نصیحت فرماتے تھے (التذکیر ص ۱۶ حصہ سوم امداد المشرق ص ۲۲-۲۳) دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جب مثنوی کے درس کا وقت آتا تو حضرت حاجی (امداد اللہ) صاحب یوں فرمایا کرتے تھے کہ آؤ بھائی مثنوی کی تلاوت کریں۔ (ارواح ثلاثہ ص ۲۲۶)

سے سرسراہل البیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے شیعہ حضرات کی تردید کرتے ہوئے تفسیر حسینی کا حوالہ حجت کے طور پر پیش کیا ہے۔ دیکھئے اخبار الہدیت امرتسر ص ۲ اگست ۱۹۰۹ء۔ مولانا عبدالحی صاحب مثنوی نے علامہ حسین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ کی شان میں کہا ہے۔ لَمْ یکنْ لَهُ لَظْمٌ فِی النُّجُومِ وَالْاَنْشَاءِ وَلَهُ مِشَارَاةٌ فِی سَائِرِ الْعُلُومِ مَعَ الْفَضَلَاءِ وَلَهُ لِصَانِیْفِ کَثِیْرَةٌ مِنْهَا جَوَاهِرُ التَّفْسِیْرِ (العوائد البہیہ ص ۸۶-۸۷)

فرماتے ہیں۔ وجہ تسمیہ آنحضرت بنور آنست کہ اول چیز بیک حق سبحانہ و تعالیٰ بنور قدم از ظلمت کہہ
عدم بوجود آوردہ نور وے بود صلی اللہ علیہ وسلم کہ اول ما خلق اللہ نوری۔ بعد ازاں عالم را برائے
ظہور او موجود گردانید۔ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام نور کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ پہلے جو چیز
حق سبحانہ و تعالیٰ بسبب نور قدم کے ظلمتگاہ عدم سے وجود میں لایا۔ وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کا نور تھا۔ کہ اول ما خلق اللہ نوری اس کے بعد تمام دنیا کو اس کے نور کے ظہور اور اس کے ظہور کے نور کے
واسطے موجود کیا۔

نور اوچوں اصل موجودات بود !

ذات اوچوں معطی ہر ذات بود

(تفسیر حسینی فارسی ص ۱۴۱ مطبوعہ نوکھشور)

علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی قدس سرہ
النورانی اپنا عقیدہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں

علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

وَهُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ أَصْلُ الْبَرَايَا حِينَ لَا أَدْرُ وَلَا حَسَاءُ

اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوقات کی اصل اور سب انوار کے نور ہیں جبکہ حضرت

آدم علیہ السلام اور حضرت خواجیہ السلام بھی نہ تھے۔ (طیب الغرانی مدح سید الانبیاء ص ۱۸)

كَانَ إِذَا تَبَسَّمَ فِي اللَّيْلِ أَضَاءَ

آپ جب رات کو مسکراتے تو گھر روشن

اور منور ہو جاتا۔

الْبَيْتِ - (جو اہل البجارج ص ۱۲)

جن کے آگے چرخ قمر جھلملائے ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

۱۷ دیوبندیوں کے مشہور مولوی محمد میاں صدیقی جامعہ عربیہ لاہور والے لکھتے ہیں کہ علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی

چودھویں صدی ہجری کے اوائل کی ایک فاضل اور یگانہ روزگار شخصیت ہیں۔ نبی علیہ السلام کی ذات گرامی سے

آپ کو جو وہاں عشق تھا۔ اُس کی حرارت آپ کی تحریروں میں نمایاں ہے۔ یہ اسوۂ رسول سے عشق و محبت

کا اعجاز تھا جس نے آپ کے قلم سے ہزاروں صفات نبی علیہ السلام کی سیرت اور اخلاق حسنہ پر تحریر

کرائے۔ (شمال رسول ص ۱ مطبوعہ لاہور)

(فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری)

علامہ نبجانی علیہ الرحمۃ جو اہل البخار شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ

آنَّهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا
 ظِلَّ لِشَخْصِهِ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ
 لِأَنَّهُ كَانَ نُورًا. (جواہر البخار ص ۵۸)

بے شک نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم مبارک
 کا سورج اور چاند کی روشنی میں سایہ نہیں تھا۔ کیونکہ
 آپ کی ذات خود نور تھی۔

جواہر البخار شریف میں ہی فرماتے ہیں کہ

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نُورًا أَضَاءَ الْعَالَمِينَ. (جواہر البخار ص ۵۸)

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک نور تھے جن
 کی روشنی سے سارے جہاں روشن ہو گئے۔

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے!

ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

علامہ یوسف نبجانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب افضل الصلوات میں درود شریف

لکھا ہے جس میں حبیب کبریا، مالک ہر دو سرا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان القاب سے ندا کی ہے
 جن سے علامہ نبجانی کا عقیدہ بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ يَا نُورَ الْحَقِّ يَا مِسْرَاجَ
 الْعَوَالَمِ عِنِّي اے نور حق۔ اے جہانوں کے سراج۔ (افضل الصلوات ص ۱۶۹)

علامہ یوسف نبجانی علیہ الرحمۃ دلائل الخیرات کی شرح الدلالات الواضحات میں فرماتے ہیں۔

الْمُقَدَّمُ الْمَخْلُوقِ نُورُهُ مِنْ
 نُورِكَ قَبْلَ جَمِيعِ الْخُلُقِ.

تمام مخلوق سے پہلے ان (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم)
 کا نور مبارک لے اللہ تیرے نور سے پیدا

کیا گیا ہے۔

والدلالات الواضحات ص ۲۱ مطبوعہ مصر

علامہ نبجانی اسم شریف الفاتح کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورَهُ
 اللهُ تَعَالَى نَ جَوَازِ سَبِّ سَبِّهِ پید افرمائی، وہ

علامہ نبجانی نے وسائل الوصول میں بھی اپنا عقیدہ اس طرح بیان فرمایا ہے۔ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُورًا فَكَانَتْ إِذَا مَشَى بِالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ عفرلہ)

لَا يَظْهَرُ لَهُ ظِلٌّ. (وسائل الوصول ص ۱۸)

وَمِنْهُ خَلَقَ الْخَلَائِقَ كُلَّهَا -
 (الدلائل الواضحات ص ۸۲ برماشیہ دلائل الخیرات ص ۸۲)
 اُن کا نور مبارک تھا اور اُن کے نور مبارک سے
 کل مخلوق کو پیدا فرمایا۔

علامہ رحمان مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
 علامہ احمد ذہبی و حلال مکی علیہ الرحمۃ بارگاہِ مصطفوی
 میں قصیدہ پیش کرتے ہوئے عرض گزار ہے ہیں۔

أَوَّلُ الْخَلْقِ نُورُهُ كَانَ قَدَمًا
 حَلَّ نُورُهُ لَهٗ بِظَهْرِ أَبِيهِ
 مِنْهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ ثُمَّ وَثَمًا
 آدَمَ ثُمَّ فِي كِرَامِ بَنِيهِ
 (افضل الصلوات ص ۲۰۵)

ساری مخلوقات سے پہلے آپ کا نور ہے وہ قدیم تھے اور انہیں سے رحمن کا عرش معلیٰ
 جگہ ہے۔ ان کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السلام سے ان کے والد ماجد حضرت عبدالمطلب تک منتقل ہوتا ہے۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
 شیخ مصلح الدین سعدی علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ بسیار
 کرتے ہیں کہ

کلمے کہ چرخ فلک طور اوست ہمہ نور ہا پر تو نور اوست !
 آپ ایسے کلام کرنے والے ہیں کہ چرخ آسمان آپ کا طور ہے۔ سب نور آپ کے نور مبارک
 کا عکس ہیں۔
 (بوستان فارسی ص ۱ مطبوعہ دہلی)

علامہ عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
 جن کی کتاب شرح جامی تمام دینی مدارس میں
 پڑھائی جاتی ہے۔ ہر عالم دین کہلانے والا

علامہ جامی قدس سرہ السامی کامرہون منت اور نیاز مند ہے۔ اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔
 فَصَلَّى اللهُ عَلَى نُورٍ كَزَوْشِدِ نُورِ بَابِئِدَا
 زَمِينَ وَرَجَبِ أَوْسَاكِنِ فَلَكَ دَرِ عَشْقِ أَوْشَيْدَا اِكَلِيَاتِ جَامِي

اے علامہ احمد ذہبی و حلال علیہ الرحمۃ وہ شخصیت ہیں جن کے متعلق دیوبندیوں کے صدر مولوی عاشق الہی میرٹھی نے
 لکھا ہے کہ مولوی خلیل احمد انیسٹروی نے پہلے سفر حج جو کہ فرض تھا پر مکہ مکرمہ میں شیخ الشیخ مولانا شیخ احمد رحمان
 مفتی شافعیہ سے روایت و اجازت حدیث حاصل کی۔ (تذکرۃ الخلیل ص ۱۸)

شیخ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

جن کی کتب پند نامہ اور منطق الطیر درس نظامی میں پڑھائی جاتی ہیں کا عقیدہ بھی

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کا تھا۔ جیسا کہ دیوبندیوں کی مفسدہ شخصیت اور سیکانہ جہوی نے ان کے یہ اشعار اپنی کتاب عقائد الاسلام میں دیکھے ہیں ان سے عیاں ہے۔

آفتاب شرع و دریاے سلفتین!
نور عالم رحمۃ للعالمین!
آنچه اول شد پدید از حبیب غیب
بود نور پاک او بے بیج ریب
(عقائد الاسلام ص ۷۷-۷۸)

علامہ محمد غفریم المالکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ محمد غفریم بن محمد الداعری المالکی الاشعری علیہ الرحمۃ فانقذکم من نور

يَدُلُّ وَيَكْلَأُ شِعْرِي تَشْرِيحُ كَرْتِي مَوْنِي اِپْنِي عَقِيْدِي كَابْحِي اِظْهَارِ اس طَرَحِ فَرَمَاتِي هِي۔
فَانْقَذَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ نُوْرٌ
الَّذِي هُوَ جِسْمُهُ اِذْ مِّنْ اَسْمَانِهِ
النُّوْرُ قَالَ تَعَالَى قَدْ جَاءَكُمْ
مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ وَّ
فِي الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَرِي
لَهُ ظِلٌّ فِيْ مَشْرِقٍ وَّ لَا فِيْ مَغْرِبٍ
ذٰلِكَ النُّوْرُ اِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
وَيَكْلَأُ يَحْفَظُهُمْ مِّنَ الضَّلٰلٰتِ
وَالزُّوْجِي الْمَحْمُوْدِي بِذٰلِكَ النُّوْرِ
(النوارخ العطرية ط ۱ مطبوعه مصر)

وہ نور جس کا جسم ہی نور ہے نے ان کو ظلمات اور تاریکیوں سے نجات دلائی۔ کیونکہ اس کے اسماء شریفہ میں سے نور ان کا اسم شریف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آئی ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ بیشک رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ سورج اور چاند کی روشنی میں نظر نہیں آتا تھا۔ یہ اس کے نور ہونے کی دلیل ہے اور وہ نور صراط مستقیم کی راہ دکھاتا ہے۔ گمراہ اور ردی چیزوں سے حفاظت کرتا ہے جو اس نور سے مٹ جاتی ہیں۔

علامہ محمد غفریم علیہ الرحمۃ النوارخ العطرية فی مثل الفاظ العشرون فی مدح خیر البریۃ میں
کُلُّ ضِيَاءٍ دُونَهُ فَهُوَ دَاهِيَةٌ!

بَدَا وَبَقِيَ الْأَرْضِ مُظْلَمٌ وَظُلْمَةٌ

شعر کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

پس ہر روشنی اُس نور جو مدینہ منورہ میں جلوہ افروز
ہوئے آگے بالکل بیچ ہے۔ وہ نور جو ظاہر ہوا
ہے اس کا نام نامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

فَكَانَ ضِيَاءٌ دُونَ ذَلِكَ النُّورِ
الْكَائِنِ فِي الْمَدِينَةِ فَهُوَ ضِيَاءٌ دَهْمَةٌ
ظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ السَّوَادِ بَدَا ذَلِكَ
النُّورُ الْمُسَمَّى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(النوارخ العطرية ص ۲۳-۲۴)

علامہ غبریم علیہ الرحمۃ ہُوَ الْعَبْدُ حَقَاقَتًا رَيْتُهُ عِنَايَةً كِي تَشْرِيحٍ مِيں لِكْتَبْتِي هِيں كَرَهُو

كَانَ فِي وَقْتِ الْإِسْتِأْرَاءِ عِبْدًا نُورًا خَالِصًا رِيْعَالَمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى
كِي مَبْدِيں آپ مِعْرَاجِ كِي شَبِ خَالِصِ نُورِ عِبْدِ تَحْتِي۔ (النوارخ العطرية ص ۲۵-۲۶)

نِيْزِ فَرَمَاتِي هِيں كِي تَسْرِيْتِي الدُّنْيَا بِنُورِ مُحَمَّدٍ تَمَامِ دُنْيَا نِيْ حَضُورِ رُؤُوسِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي نُورِ پَاكِ سِي زِيْنَتِ حَاصِلِ كِي هِي۔ (النوارخ العطرية ص ۲۷)

تصید میں بھی علامہ محمد غبریم علیہ الرحمۃ نے اپنا عقیدہ
اس شعر میں بیان فرمایا ہے۔

سعد السعدي مدح سيد الوجود

نُورٌ تَكُونُ قَبْلَ نَشَاةِ آدَمَ!
صَحَّتْ نُبُوَّتُهُ وَتَامَ رَسُوْمُهُ

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور پاک
موجود تھا نیز آپ کی نبوت اور رسوم ثابت تھیں۔ (النوارخ العطرية ص ۲۸)

يَا سَابِقًا لِلْخَلْقِ طُرْدًا نُورًا
يَا ذَا الَّذِي أَحْيَا الْأَنَامَ قُدُومًا

اے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب مخلوق سے پہلے آپ کا نور تھا۔ اے وہ
ذات جس کے آنے کی وجہ سے لوگ زندہ ہو گئے۔ (النوارخ العطرية ص ۲۹)

علامہ محمد نور بخش قہستانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
كَانَ جِسْمُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
مُنُورًا نَبِيْ پَاكِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَا

جسم شریف منور تھا۔ (مشجر الاولیاء ص ۱۶)

علامہ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

تَنْقِلُ أَحْمَدُ نُورًا عَظِيمًا
تَلَا لَأَعْنَى جِبَاهِ السَّاجِدِينَ

احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ عظیم منتقل ہو کر سجدہ کرنے والوں کی پیشانیوں میں چمک اٹھا۔
(المقامات السندیہ ص ۱۲، مسالك الحنفیہ ص ۲۵، الدرر المنیضہ ص ۱۶)

علامہ شہرستانی کا عقیدہ

علامہ فہامہ ابوالفتح محمد بن عبد الکریم بن ابی بکر احمد شہرستانی
علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جس سے ان کا عقیدہ واضح ہوتا ہے۔

”نور محمدی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت مبارک سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پشت مبارک میں منتقل ہوا۔ پھر وہ نور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں جلوہ فگن ہوا۔ یہاں تک کہ وہ نور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہنچا۔ اور اسی نور مبارک کو ہاتھی نے سجدہ کیا۔ وَبِرُكَاةِ ذَٰلِكَ النُّورِ دَفَعَ اللَّهُ تَعَالَى شَرَّ اَبْرَهَةَ اور اسی نور محمدی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ابرہہ کا شر دفع کر دیا۔ کتاب الملل والنحل للشہرستانی ص ۲۳۸ ج ۲، مسالك الحنفیہ ص ۲۱۰، الدرر المنیضہ ص ۲۵، التعظیم والمنة ص ۵۵“

علامہ محمد بن علی الصبان علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

انْقَالَ النُّورِ الَّذِي كَانَ فِي دَجْبِهِ
عَبْدَ اللَّهِ وَالِدَهُ إِلَى وَجْهِهَا

عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک میں جو نور محمدی تھا وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے چہرہ مبارک میں منتقل ہو گیا۔ (اسفان الراغبین علی حاشیہ نور الابصار ص ۱۶)

شاہ عبد الرحیم دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد ماجد
حضرت شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی رحمۃ

سرخز اولیاء ابراہیم یہ سیکوٹی شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق رقمطراز ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو عالم عامل اور ولی کامل تھے۔ (سراج امین ص ۲۵) ابراہیم میر نے یہ بھی لکھا ہے کہ شاہ عبد الرحیم صاحب علوم شریعت میں کامل ہونے کے علاوہ طریقت باطن میں بھی صاحب کمال تھے۔

اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پس ظہور جمیع اسماء اسما متقابلہ چون ہادی و مضل و معطلی مانع معزز و منزل و
باسط و قابض و رافع مناقض و اسماء غیر متقابلہ و جمیع حقائق مختلفہ و جمیع افراد متعددہ از اعلیٰ و ادنیٰ
و نفیس و خسیس از عرش تا بفرش و ملائکہ علوی و جنبہ سفلی ہمہ ناشی از اہل حقیقت محمدی است
و قول رسول مقبول علیہ السلام **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي خَلَقَ اللَّهُ مَا خَلَقَ
اللَّهُ نُورِي وَقَوْلُ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْآفَلَكَ وَنَعْتُهُ لَوْلَاكَ
لَمَا أَظْهَرْتُ التَّرْبُوتِيَّةَ** پس تمام اسماء جو کہ اسماء متقابلہ میں سے ہیں کا ظہور ہونا جس
طرح ہادی مضل معطلی مانع معزز منزل باسط قابض رافع مناقض اور اسماء غیر متقابلہ اور
تمام حقائق مختلفہ اور تمام افراد متعددہ اعلیٰ ادنیٰ نفیس اور خسیس عرش سے فرش تک اور
ملائکہ علوی اور سفلی جنات تمام اس حقیقت محمدی سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔ **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَخَلَقَ اللَّهُ مَا خَلَقَ
اللَّهُ نُورِي** سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے جو
پیدا کیا میرے نور سے اور فرمان الہی ہے کہ **لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْآفَلَكَ** اگر آپ
نہ ہوتے تو میں کائنات کو بھی پیدا نہ فرماتا اور ان کی تعریف میں ہی ہے کہ **لَوْلَاكَ لَمَا
أَظْهَرْتُ التَّرْبُوتِيَّةَ** آپ اگر نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کا اظہار نہ فرماتا۔
(انفاس رحیمیہ ص ۱۳)

اب اس شخصیت کا عقیدہ پیش کیا جاتا ہے جو دیوبندیوں اور ولایتیوں کی بھی متفقہ شخصیت

(بقیہ صفحہ ۱۳۱)

اور صاحب کرامت اولیاء اللہ میں تھے۔ (تاریخ اہل بیت ص ۴۱۳) آپ اپنے زمانہ میں فضیلت علی کے ساتھ ایک مقدس
بزرگ مانے جاتے تھے۔ (تاریخ اہل بیت ص ۴۱۴)

انفاس رحیمیہ غیر معتدین ولایتیوں کے نزدیک بہت مستند کتاب ہے۔ دیکھئے فخر الوہاب بیہ ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی
کتاب بر اجابہ منیر ص ۴۵ پر انفاس رحیمیہ کو حجت قرار دیتے ہوئے اس کے حوالہ جات سے عبارتیں نقل کی ہیں۔
(فقیر ابو حامد محمد ضیاء اللہ القادی غفرلہ)

ہیں۔ بلکہ سردار ابوالبابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ان کی شان میں ایک منقبت المحدث امیرتسری میں پہلے صفحہ پر نمایاں حروف میں شائع کی ہے جس میں آپ کی امامت، مجددیت، قرآن دانی، حدیث نبوی کا اقرار کرتے ہوئے لکھا ہے۔

پاکباز و خوشمضال و باکمال و خوش کلام
جس کا نور جاوداں جانِ دل و روح و ماغ
جس کا سینہ دولتِ علمِ لدنی کا امین
جس کو کہیے زبدِ میخوارِ حدیثِ مصطفیٰ
گنجِ فیضانِ خدا کے ہاں کا سرمدیہ دار
(اخبار اہل حدیث امیرتسری، ص ۱۹۴)

وقت کا اپنے مجدد وقت کا اپنے امام
ہند میں جس نے جلایا علم و عرفان کا چراغ
جس نے سمجھائے نکاتِ دینِ ختم المرسلین
جس کے ہم سے تازہ گزارِ حدیثِ مصطفیٰ
چشمِ حق بین میں قرونِ اولیں کی یادگار

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
القوی اپنے نصیہ ایسے الثغریں

شانِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والسلام بیان کرتے ہوئے اپنا عقیدہ بیان کرتے ہیں۔

وَقَدْ كَانَ نُورُ اللَّهِ فِيْنَا مَلْهُدٍ
وَصَمَّامٌ تَدْمِيئٌ عَلَىٰ كُلِّ نَاكِبٍ

اور وہ ہم میں اللہ تعالیٰ کے نور تھے ہدایت یافتہ اور ایسی توار تھے جو ہر سرکش کو ہلاک

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق نواب صدیق حسن بھوپالوی غیر مقلدین کے سخیل لکھتے ہیں کہ اگر وجود او در صدر اول در زمانہ ماضی میبود امام الامہ و تاج المجتہدین شمرده میشود (تحائف النبلاء ص ۱۲۱) سردار ابوالبابیہ ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ نے تمام عمر قرآن پاک کے ایسے نقطہ کی تفسیر و معانی کی تحقیق اور چھان بین میں صرف کر دی۔ (المحدث امیرتسری ص ۱۲) اکتوبر ۱۹۲۰ء مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب کے خدا تعالیٰ نے ہندوستان پر جس فضل کیا اور اسے ان ابوبابوں کے لیے مایہ ناز اور جاس فخر بنایا، المحدث امیرتسری ص ۱۲ جون ۱۹۱۴ء میں لکھا ہے کہ شاہ ولی اللہ نعمت اللہ علیہ السلام المحدث امیرتسری ص ۱۲ جون ۱۹۱۴ء امام ابوالبابیہ نے سخیل دہلوی قتل نے شاہ ولی اللہ (دانی کے سخیل)

کرنے والی تھی۔

(لطیف النغم ص ۱۲)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز محدث

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

دہلوی بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور مانتے تھے۔ لکھتے ہیں کہ دور وقت تولد ایشان نور سے

دبقیہ صفحہ ۱۲۳) کے متعلق یہ القاب لکھے ہیں۔ قطب المحققین۔ فخر العرفان والکاملین۔ اعلم ہم باللہ الشیخ ولی اللہ۔
 (صراط مستقیم ص ۱) شمار اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب ہم سب المجدیشان ہند کے اُستاد اعلیٰ ہیں۔
 (المجدیش امرتسر ص ۱۲) فروری ۱۹۳۶ء میں غیر مقلد و ہابیہ کے مولوی اشرف سندھو بولوکی والے رقمطراز ہیں کہ المجدیش
 شاہ (ولی اللہ) کو ہندوستان میں مسلک المجدیش کا مجدد اعظم اور موسس اول سمجھے جوتے ہیں۔ (تاریخ التعلیہ ص ۱۵)
 سندھو مولوی نے شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کو حجۃ اللہ علی الارض لکھا ہے (تاریخ التعلیہ ص ۱۴) و ہابیوں کی المجدیش
 کانفرنس کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ اس صدی میں حضرت حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ علیہ نے قرآن وحدیث کے
 درس وتدریس کا سلسلہ جاری کیا جس سے تمام ہندوستان بلکہ بلاد عربیہ وممالک اسلامیہ فیض یاب ہوئے۔ اس
 وقت تمام ہندوستان میں جس قدر محدثین کی سندیں ہیں ان سب کا سلسلہ روایت حدیث قریب قریب
 شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہی پر منبہتی ہوتا ہے۔ (المجدیش امرتسر ۲۱ اپریل ۱۹۴۴ء) مولوی داؤد
 غزنوی رقمطراز ہیں کہ ہندوستان میں حضرت شاہ ولی اللہ کی برکت سے مسلک محدثین کی اشاعت ہوئی حضرت
 شاہ صاحب نے درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کے ذریعہ محدثین کے مسلک کی وسعت اور اسے پسندیدہ
 مسلک بیان کرنے میں شاہ صاحب اپنا پورا زور قلم صرف کیا۔ (الاعصام لاہور ص ۲) زبور ص ۱۹۵) و ہابیہ کے
 مشہور مولوی محمد دہلوی اپنے اخبار میں لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کا شمار ان سب المجدیش
 خیال کے تھے۔ جو کچھ ان حضرات کے ذریعہ سے خلق کو فائدہ پہنچا وہ۔ یہاں یہ معلوم ہے اخبار محمدی دہلی ص ۱۲
 یکم ستمبر ۱۹۳۸ء) تبلیغی جماعت (جو کہ دیوبندیوں دیوبندوں کی ہی جماعت ہے) کے مولوی ذکریا سہارنپوری
 نے شاہ ولی اللہ کو شیخ المشائخ اور قطب الارشاد وغیرہ القاب لکھے ہیں وفضائل مرود شریف ص ۱۵
 مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب بڑے درجہ کے شخص ہیں۔ (حسن العزیز ص ۴۶)
 قصص الاکابر ص ۱۱) الاعصام میں ہے کہ شاہ صاحب اور ان کے خاندان کی برکت سے ہندوستان میں علم حدیث
 (باقی صفحہ ۱۳۵)

مشعشع شد کہ بہ سبب آل شہرہائے شام ماورائشاں را نمودار شد۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت ایک نور چمکا۔ جس کے سبب سے آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ملک شام کے شہر آشکارا ہو گئے۔ (تفسیر عزیزی ص ۲۱۹ ج ۲)۔
حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی نے سر کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی شان میں یہ شعر لکھ کر بھی اپنے عقیدہ کا اظہار فرمایا۔

(بقیہ صفحہ ۱۲۲) کا چرچا ہوا۔ اور محدثین کے مسلک کی اشاعت ہوئی۔ (الاعتماد ص ۲۵ جنوری ۱۹۵۹ء) وہابیہ کے مشہور افسر ابو یحییٰ امام خاں نوشہری لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ نے دین کو دنیا سے اسلام کے سامنے پھر اسی طریق کے مطابق آشکارا کیا۔ جو محدثین کرام کا شعار تھا۔ آپ نے ترویج حدیث کے لیے وہ راہیں اختیار کیں جن پر ان سے پہلے بلکہ ان کے معاصر ہندوستانی علماء کی توجہ نہ ہو سکی۔ (ہندوستان میں ہجرت کی علمی خدمات ص ۱۳) ابراہیم میرسیاکوٹی نے آپ کو بلا نزاع بارہویں صدی کا مجدد لکھا ہے۔ (ذاب صدیق حسن نے بھی مجدد لکھا ہے۔ تاریخ ہجرت آثار القیاریہ ص ۱۳۹) لہٰذا امام الوہابیہ الدیابہ اسماعیل دہلوی قیقل نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق مندرجہ ذیل القاب لکھے ہیں۔ ہدایت مآب۔ قدوہ ارباب صدق و صفا۔ زبدۃ اصحاب فنا و بقا۔ سید العلماء۔ سند الاولیاء۔ حجتہ اللہ علی العالمین۔ وارث الانبیاء والمرسلین۔ مرجع ہر ذلیل و عزیز۔ مولانا دمرشدنا الشیخ عبد العزیز متع اللہ المسلمین بطول بقاۃ داعرنا و سائر المسلمین بجدہ و علائہ (صراط مستقیم فارسی ص) وہابیہ نجدیہ کے دہلی کانفرنس کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب (علیہ الرحمۃ) کا حلقہ درس حدیث بہت وسیع تھا۔ آپ کے بزرگ تلامذہ نے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ہندوستان و بیرون ہند گوشہ گوشہ میں علم حدیث پھیلا یا۔ (انبار الہدیٰ ص ۲۱ اپریل ۱۹۴۲ء) فخر الوہابیہ ابراہیم میرسیاکوٹی نے شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کی بارگاہ مصطفیٰ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا حضور لکھا ہے۔ (سراج منیر) ابراہیم میر نے یہ بھی لکھا ہے کہ استاد البند حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کی دقیقہ شناسی اور حکمت رسی مسلم کل ہے۔ (وضح البیان ص ۲۶) وہابی مولوی اشرف مندھونے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو شمس البند لکھا ہے (تاریخ التعلیہ ص ۲۵) وہابیہ کے مولوی ابو یحییٰ امام خاں نوشہری رقمطراز ہیں کہ شاہ عبدالعزیز صاحب کی علمی روحانی سرگرمیاں محفل قال و حال تک ہی محدود نہیں بلکہ مسلمانوں کی عام رفاه کا خیال بھی ہر وقت دامن گیر ہے۔ (ہندوستان میں ہجرت کی علمی خدمات ص ۱۴)

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ
مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ لَقَدْ تَوَرَّقَ الْقَمَرُ!

(تفسیر فتح العزیز ص ۲۶ ج ۲، مجموعہ کمالات عمریزی ص ۲ مطبوعہ دیوبند)

قاری خضر خضراتی: یہی شعر سردار الوابیہ مولوی ثناء اللہ ام تسری نے بھی اپنے اخبار الحدیث ام تسری میں درج کر کے مسلک اہل سنت و جماعت کی حمایت اور تائید کی ہے۔ (دیکھئے اخبار الحدیث ص ۱۲ مارچ ۱۹۳۵ء)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا عقیدہ
حاجی امداد اللہ مہاجر مکی جو کہ دیوبندیوں کے اکابرین کے پیرو و مرشد بھی ہیں۔ رسول معظم نور مجسم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی نعمت شریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ہی لکھتے ہیں کہ

نہ پیدا اگر ہوتا احمد کا نور
نہ ہوتا دوعالم کا ہرگز ظہور
(جہاد اکبر ص ۱۰ دیوبند)

۱۔ دیوبندیوں کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے یہ القاب لکھے ہیں۔ حجتہ الاصفیاء، تلخ الاولیاء، زبدۃ المقرین، عمدۃ الاصلین، شمس الحقیقہ و العرفان، بدر الطریقہ و الاحسان، حجتہ اللہ تعالیٰ البالغہ، برہان الملک، المستقیم، مرجح العالم، منبج الغیض، الاثم، بحر الحقائق و الاسرار، مصدر العلوم و الانوار، صاحب المقامات العلیہ و الافضال، والدیجات الرفیعہ، الصدیق الاعظم و القطب الانعم، مولانا و سیدنا الحاج شاہ امداد اللہ الغازی (پشتی) (برابریں قاطعہ ص ۲ مطبوعہ دیوبند) مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کے ملفوظات میں مرقوم ہے کہ حاجی امداد اللہ صاحب (فہم تعرفت کے نام تھے مجدد تھے مجتہد تھے محقق تھے۔ (افاضات الیومیہ ص ۲۲ ج ۵ مطبوعہ تھانہ بھون) غیر مقلدین و بالی حضرات کے ترجمان الاحصام لاہور میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کو ان بزرگوں میں شمار کیا ہے جو آسمان ہمت پر دین ہدی کے وہ درخشندہ ستارے تھے۔ جنہوں نے اپنی ضروفشانوں سے فسق و فجور کے گھنے اندھیرے میں۔ انوار رحمت کا وہ اُجالا کیا کہ اس سے ہزاروں نہیں لاکھوں بندگان خُدا نے راہِ مستقیم پائی۔ ہزاروں نے ان سے استفادہ کیا اور سینکڑوں نے ان سے شرف تلمذ حاصل کر کے دُنیا سے علم و ادب میں شاندار مقام پایا۔ (الاحصاء لاہور ص ۱۰۔ ۱۱ مارچ ۱۹۵۶ء) مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے حاجی امداد اللہ صاحب کو شیخ العرب و العجم لکھا ہے۔ (ادراج نکلا ص ۲)

نور احمد سے منور ہے دو عالم دیکھو دیکھتے ہو مہ نور شید کی تنویر عبث
(گزار معرفت ص ۷)

روشنی عرش نور لامکاں شیخ بزم عالم کون و مکاں
(مشنوی تحفۃ العشاق ص ۷)

چہرہ تاباں کو دکھا دو مجھے تم سے اے نور حسد افزا ہے
(نالہ امداد غریب ص ۷)

سب دیکھو نور محمد کا سب بیچ ظہور محمد کا جبیل مقرب خادم ہے سب جا مشہور محمد کا
(نالہ امداد غریب ص ۷)

مصنوع پاکستان علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ جو کہ اعلیٰ درجہ
کے مفکر اور بلند پایہ شاعر تھے جس کو حکیم الامت اور شاعر

مشرق کے معزز القاب یاد کیا جاتا ہے۔ اپنے پیارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کے نور ہونے کے متعلق اپنا عقیدہ ان اشعار میں پیش کرتے ہیں۔

چو خود را در کنار خود کشیدم بہ نور تو مستم خویش دیدم
(ارمغان حجاز ص ۷)

۱۔ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ صحیح العقیدہ اہلسنت و جماعت تھے جیسا کہ ان کی کتابوں کے مطالعہ سے عیاں ہے۔ نیز
اولیاء الرحمن علیہم الرضوان کے بہت زیادہ معتقد تھے۔ اور مزارات پر حاضری دیتے تھے۔ نیز سلسلہ عالیہ قادریہ
سے منسلک تھے جیسا کہ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے سلیمان ندوی کی طرف ایک خط میں اس سلسلہ میں بیعت یعنی
قادری ہونے کا ذکر کیا ہے جو کہ اقبال نامہ ص ۷ حصہ اول میں درج ہے۔

غیر مقلدین و مابی حضرات کے مولوی ثناء اللہ امرتسری علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کے بارے لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر
اقبال مرحوم پنجاب کے اعلیٰ درجہ کے مفکر بڑے پایہ کے شاعر اور عقیدہ موحّد تھے۔ (المجلیت امرتسر ص ۱۳۳ ذریعہ
غیر مقلدین کے مولوی عبدالمجید سوہدای علامہ اقبال کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے ذمودہ خدا اور کفہ
رسول کے معنی سمجھائے۔ (سیرت ثنائی ص ۷)

بنور تو براندر و زم نگہ را کہ بنیم اندرون بہر و مہ را
(ارمغان حجاز ط ۱)

عرب خود را بہ نورِ مُصطفیٰ سوخت چراغِ مژدہ بر مشرقِ برافروخت
(ارمغان حجاز ط ۱)

یا نہ نورِ مُصطفیٰ اُور ا بہا ست یا نہ نورِ اندر تلاشِ مُصطفیٰ است
(اسرار و رموز ص ۱۹۵)

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نظم فریادِ اہمت میں بارگاہِ نبوی میں فریاد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
چشمِ ہستی صفت دیدہ اعمیٰ ہوتی دیدہ کن میں اگر نور نہ ہوتا تیرا
(باقیاتِ اقبال)

میاں محمد صاحب جہلمی علیہ الرحمۃ | میاں محمد صاحب کھڑی شریف واسے جو کہ مشہور و معروف
کتاب "سینہ الملوک" کے مصنف بھی ہیں اور مقامِ ولایت

میں بھی آپ کا مثبت ادنیٰ مقام ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا تذکرہ
عجیب دلکش انداز میں کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔

نور محمد روشن آہا آدم بدھوں نہ ہویا اول آخرد وہیں پاسیں او ہوں کھلویا
کرسی عرش نہ لوحِ قلم سی نہ سوچ چن آسے تھوں دی نور محمد والا دیند اسی چپکارے
سجھے نور اوسید نوروں اوسد نور حضوروں اُسوں تخت عرش اعلیٰ موسے نوں کوہ طوروں
(سینہ الملوک ص)

قاری فیض کرام:۔ مندرجہ بالا سہ فرقہ (اہلسنت و جماعت، غیر مقلدین و بابی اور دیوبندی) کے
مسندِ مستند محدثین، مفتیان اور سلف صالحین علیہم الرحمۃ کی مسند کتب سے آفتاب کی طرح عیاں ہو گیا
ہے کہ حضراتِ نبی مکرم، شفیع معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نور مانتے تھے۔ لہذا
ہم کو بھی یہی عقیدہ رکھنا چاہیے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ما راکہ
المسلمون حسنا فهو عند الله حسن۔ جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے
نزدیک بھی اچھی ہے۔ (مجمع الزوائد ص ۱۸۱ ج ۱، مرقات باب الامتثال ص ۱۸۵ ج ۳)

جلد ۵ - تفسیر مواہب الرحمن ص - کتاب الروح ص - اعلام اللو قعین ص ۹ ج ۱ لابن قیم البدایۃ
والنہایہ ص ۲۲۵ ج ۱۰ - الزیلعی ص ۱۳۳ ج ۲ - ریاض النفرہ ص ۱۹۵ ج ۱ - کتاب الموفق ص ۹۵ ج ۱ - مشترک
ص ۳ ج ۳ - ابوداؤد طیالسی ص ۳۳ - موطا امام محمد ص ۱ - جمعات فارسی للشاہ ولی اللہ ص ۲۹ -

بستان العارفین للسر قندی ص - عمدۃ التحقیق شیخ ابراہیم المالکی ص ۹۵ - مجموعۃ الرسائل والمسائل
للنجدی ص ۲ ج ۱ - اخبار المحدثات امرتسر ص ۲ - ستمبر ۱۹۱۵ء - قرۃ العینین فارسی ص ۳۳ مقاصد المحدثات

امام الہادیہ مولوی شہناز امیرتسری بھی سلف صالحین کے عقیدہ اور روش پر چلنے کی تلقین کرتے
ہوئے رقمطراز ہیں کہ ہم مسلمانوں کو عموماً اور اہلحدیثوں کو خصوصاً سلف صالحین کی روش اختیار کرنی
چاہیے۔ (المحدثات امرتسر ص ۱۸۰ اگست ۱۹۰۸ء)

بلکہ امام الہادیہ کے نزدیک تو سلف صالحین کی روش کے خلاف چلنے والا بے دین اور
گمراہ ہے۔ یہ فتویٰ امرتسری صاحب نے حاجی سلیم بھٹو، سب کوچین والوں کو خط میں لکھا کریں
قرآن و حدیث اور سلف صالحوں کی روش سے بچنے والوں کو بے دین اور گمراہ جانتا ہوں۔
(اہل حدیث امرتسر ص ۲ فروری ۱۹۱۶ء)

لہذا اب سب حضرات کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ خدا کے پیارے محبوب - دانائے غیب
دو عالم کے تاجدار - احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں۔ وگرنہ مولوی شہناز امیرتسری کا فتویٰ
بے دین اور گمراہ ان پر چسپاں ہو گا۔

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو تم آگے مانو یا نہ مانو!

وہابیوں، دیوبندیوں کے اکابرین سے ثبوت

مفسرین عظام محدثین کرام اور سلف صالحین علیم الرضوان کے عقائد آپ نے ملاحظہ فرمائے۔
اب مسلک حق اہلسنت وجماعت کے عقیدہ نور کی تائید ان حضرات کے اکابرین کی کتب سے
پیش کی جاتی ہے جو صرف ہٹ دھرمی اور نا عاقبت اندیشی کی وجہ سے نور مصطفیٰ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم
اصلوٰۃ و تسلیمات کا انکار کرتے ہیں۔

فتاویٰ شہناز تفسیر کبیرا سنی المطالب

وہابیوں اور دیوبندیوں کے مشترکہ بزرگ اسماعیل دہلوی قتل بکھتے ہیں کہ:

اسماعیل دہلوی قتل "وجود باوجود انبیاء علیہم السلام بمشابه آفتاب عالمتاب است کہ چون نور او در تمام عالم منتشر شود لابد ظلمت شبینہ بدر رود و آنچه در محاذات آفتاب ہے واجب واقع است بتابش او تابناک است و از ہمہ مراتب ظلمت پاک و آنچه اندرون خانہ ازد محجوب است ہر چند از نقش نور او محروم است اما تاریکی شب تار از معدوم ہے نور لطیف او در رگ و ریشہ تاریکی در رسیدہ و او را از حد ظلمت محض برکشیدہ۔"

انبیاء علیہم السلام کا وجود باوجود آفتاب عالمتاب کی مانند ہے۔ جیسے کہ اس کا نور تمام جہاں میں پھیلتا ہے۔ تو لازمی ہے کہ رات کی تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ اور جو چیز آفتاب کے سامنے ننگی پڑی ہو تو اس کی تپش سے گر جاتی ہے۔ اور تاریکی سے پاک ہو جاتی ہے مگر جو چیز گھر کے اندر سورج سے پوشیدہ ہو۔ اس کے نور سے محروم رہتی ہے۔ رات کی تاریکی اس کے نور سے معدوم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا لطیف نور تاریکی کے رگ و ریشہ میں سرایت کر کے اُسے ظلمت کی حد سے نکال دیتا ہے۔ (منصب امامت فارسی ص ۱۲۱)

وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مفتر اور مجذوب نواب
نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی صدیق حسن خاں صاحب بھوپالوی بکھتے ہیں کہ

گفتہ کہ مولیٰ نور محمدی در ہند بقیاس مساوات منطقی ثابت میشود چہ از روئے احادیث صحیحہ نور محمدی در صلب آدم و ولایت بود و از جنین بین رومیثافت پس روشن شد کہ مبدئ نور محمدی ہند است

۱۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کے تعلق وہابیہ نجدیہ خارجیہ کے مولیٰ اسماعیل آف گوجرانوادر بکھتے ہیں کہ: وقت نظر و وسعت مطالعہ زید و تقوائے کے لحاظ سے ان کا مقام یقیناً بہت اونچا ہے اور فہم قرآن میں ابن کاذب سے بے حد صاف ہے۔ بات سے اہر تہ مار سے بھی ان کی رائے صاحب معلوم ہوتی ہے۔ (حیات ابنی ص ۴۶-۴۷)۔

وہابیہ کے مولیٰ اسٹون سندھو بکھتے ہیں کہ نواب صدیق حسن خاں اہل حدیث مسلک کے علمبردار ہیں اور وسیع نظر محقق ہیں۔ تاریخ التقلید ص ۱۲۹ مولیٰ داؤد غزنوی کی زیر نگرانی شائع ہونے والا اعصام لاہور نے نواب صدیق حسن خاں شہار احمد امرتسری، حافظ محمد لکھوی کو انیسویں صدی عیسوی کے اواخر اور بیسویں صدی (باقی اگلے صفحہ)

وَمُنْتَهَايَ آلِ عَرَبٍ وَكَفَىٰ بِذَٰلِكَ لِلْهِنْدِ مَشْرِفًا وَفَضْلًا وَتَقْرِيرَ مَسَاوَاتِ اِيْنِ
اِسْتِ نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّ اَبَادِمَ وَادَمَ حَلَّ بِالْحِنْدِ وَتَحْقِيْقِ اِيْنِ قِيَاسِ وَرُكْبَ مَنْطِقِ بَايِدِ حِسْبَتِ
كَانَتْ لِاَدَمَ اَرْضُ الْهِنْدِ مِنْهَبَطًا
وَفِيْهِ نُوْرُ رَسُوْلِ اللهِ مَشْعُوْلٌ !

کہا گیا ہے کہ نور محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا حلول ہندوستان میں منطقی مساوات سے ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ کی رو سے نور محمدی سیدنا آدم علیہ السلام پشت مبارک میں امانت تھا۔ اور ان کی پیشانی مبارک میں چمکا تو واضح ہو کہ نور محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی جلوہ افروزی ہندوستان ہے۔ اور آپ کی منتہا عرب شریف ہے۔ آپ کی بدولت اور واسطہ سے ہندوستان کو کافی شرف اور فضل ہے۔ اور اس مساوات کی تقریر یہ ہے کہ نور محمدی نے علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام آدم علیہ السلام کے ساتھ نزول فرمایا۔ اور منطقی کی کتب میں اس قیاس کی تحقیق تلاش کرو۔ ہندوستان کی زمین سیدنا آدم علیہ السلام کے نازل ہونے کی جگہ ہے۔ اور میں رسول مقبول صلی اللہ

ربقیہ صفحہ ۱۲ کے اوائل کے زمانہ کے اکابر اہم حدیث میں شمار کیا ہے۔ (الاعتماد ص ۶، دسمبر ۱۹۵۵ء) نواب صدیق حسن خاں آسمانِ ملت پر دینِ بُدی کے وہ درخندہ ستارے تھے جنہوں نے اپنی ضوفشانیوں سے فسق و فجور کے گھنے اندھیرے میں انوارِ رحمت کا وہ اُجالا کیا۔ کہ اس سے بزاروں نہیں لاکھوں بندگانِ الہی نے راہِ ستقیم پائی۔ (الاعتماد ص ۶، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰) ابویحییٰ امام خاں نوشہری لکھتے ہیں کہ ہندوستان کے قدماے اہم حدیث دو سما میں نواب صدیق حسن خاں صاحب کے تذکار تو رہتی دنیا تک تاریخ عالم فراموش نہ کر سکے گے۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۹، یکم مئی ۱۹۴۲ء) بھوپالوی کو سردار اہم حدیث لکھا ہے۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۵، ۱۵ جنوری ۱۹۴۱ء)

تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک چمکنے والا تھا۔ (حظیرۃ القدس ص ۲۷۶)

مفسر الوہابیہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی نے اپنی دوسری کتاب ہدایۃ السائل الی اولیٰ المسائل میں اسی مضمون کو ان الفاظ میں لکھا ہے: "طلوع آفتاب نبوت و تیرا عظیم رسالت اولاً از افاق ہند بودہ مست زیر اگر آدم علیہ السلام اول انبیاست و چون نور نبوت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) در صلب آدم بود ازو سے با صلاب دیگر بتدیج از منہ منتقل شد ثابت گردید کہ مطلع نور محمدی و مبارک این فیض سردی بندست و غایت و منہتی و منظر وجود و معضی و مجلائے او عرب و کفی بالہند شرقاً و فضلاً در کعب بن زبیر حثت قال ۰"

ان الرسول لنور لیستضاء بہ مہند من سیوف اللہ مسلول جو سہری گفتمہند تیغ ساختہ از آہن لطیفہ از ان خاطر میر آزاد بلگرامی مست گو یاندا باذان ملت حنیفیہ و ضرب نوبت دولت محمدیہ اولاً از سر زمین ہند بودہ میر آزاد و در خزایہ عامرہ گفتمہ استنباط عجیبی کہ کردہ ام کہ حلول نور محمدی در ہند بقیاس مساوات منطقی ثابت می شود و تقریر قیاس این ست نور محمد حل بآدم و آدم حل بالہند نور محمد حل بالہند و تحقیق این قیاس از کتب منطوق باید جست۔

ہدایۃ السائل الی اولیٰ المسائل ص ۲۱۶-۲۱۷ مطبوعہ دہلی

نواب صدیق حسن بھوپالوی غیر مقلد و پابی نور محمدی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا سینہ آدم علیہ السلام سے لے کر سینہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پشت در پشت منتقل ہونے کا اقرار اور تمام شکوک و شبہات کو دور رکھنے کا تذکرہ اپنی دوسری کتاب حج الکرامۃ میں بھی اس طرح کر رہے ہیں۔ بلا حلف فرمائیے۔

شک نیست کہ نور نبوت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) اول در صلب آدم بود و بعدہ در صلاب آباء و ارحام انہماست انتقال پذیر رفتہ تا آنکہ از عبد اللہ بن عبد المطلب در محو ظاہر گردید و این نیز کیے از فضائل بعیدہ بنداست و نعم ما قبل ۰

کانت لآدم ارض الہند منہبطا! و فیہ نور رسول اللہ مشعول!

(حج الکرامۃ فی آثار القیامۃ ص ۱۷)

دہلیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مفسر اور مجدد نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی ہی اشعار لکھتے ہیں۔
يَكْفِيهِ فِي وَصْفِ الْمَكَانَةِ اِنَّهُ سَبَبٌ لِتَخْلِيْقِ الشَّكْرِ وَتَسْمَاءِ
لُورِ الْهَيْ تَجَلَّى رَحْمَةٍ حَتَّى اَنَا رَحْنَادِ مَسِ الْغَبْرَاءِ
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقامِ علو و مرتبہ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ زمین و آسمان
کے پیدا کرنے کے سبب ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نور اور رحمت کی تجلی ہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے
اندھیروں کو روشن فرما دیا۔ (نفح الطیب ص ۶)

جو کہ دہلیہ نجدیہ کے سردار شیخ الاسلام مجتہدین لکھتے ہیں کہ:
ثنا اللہ ام تسری ہمارے عقیدہ کی تشریح یہ ہے کہ رسول خدا علیہ السلام خدا

اے مولوی ابراہیم میرسیا کوٹی کہا کرتے تھے کہ ثنا اللہ کو رب ذوالجلال نے علم لدنی سے نوازا ہے۔ (نقوش
ابوالفاضل) مولوی ثنا اللہ ام تسری کی ایک ایک تصنیف معلومات کا خزینہ اور اسلوب و انداز کی پاکیزگی کا
گنجینہ ہے۔ (الاعصام ص ۲۳ فروری ۱۹۵۶ء) احسان الہی ظہیر نے لکھا ہے کہ ثنا اللہ بلاشبہ برصغیر ہندو
پاک میں اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے وکیل اور سب سے بڑے محافظ و مدافع تھے۔ (نقوش ابوالفاضل) دہلیوں
کے مولوی ابو مسعود قمر بناری نے ثنا اللہ ام تسری کو اس صدی کا مجدد کہا ہے۔ (فتاویٰ ثنا اللہ ص ۵۲ ج ۱) مولوی
داؤد راز ثنا اللہ صاحب ام تسری کے متعلق لکھتے ہیں کہ دین پرور نے ثنا اللہ سے عالی مقام۔ اے فقیہ وقت اے گنجینہ علم و عمل
(فتاویٰ ثنا اللہ ص ۴۲ ج ۱) اے سچا آپ کے دم سے یہ کھیتی ہے بری + اے فقیہ وقت اے گنجینہ علم و عمل
فتاویٰ ثنا اللہ ص ۴۲ ج ۱) سیرت ثنائی ص ۱۲۲، اے محدث اے مناظر، اے صحابہ کے مثل (سیرت ثنائی ص ۱۲۲)
ثنا اللہ ام تسری کو تفسیر میں مفسر ابن جریر اور امام رازی کا ثانی اور حدیث میں ابن حجر عسقلانی کا ثانی لکھا ہے (نقوش
ابوالفاضل) سیرت ثنائی ص ۱۲۵) حضرت علامہ ام تسری کی ذات گرامی اپنے زمانہ اور قرن میں ایسی خصوصیتیں رکھتی
تھی کہ ان کی نظیر و مثال رجال المسبین ہند اور پاکستان میں موجود نہیں۔ (الاعصام ص ۱۱ ستمبر ۱۹۵۶ء) حضرت
مولانا ثنا اللہ صاحب ام تسری ہندوستان میں جماعت اجماعیہ اور سلک اجماعیہ کے عظیم داعی تھے۔ انہوں
نے اعیان اسلام اور احیاء ملت کے لیے جو شاندار جدوجہد کی اور جو کارنامے نمایاں سرانجام دیئے ان کی مثال نہیں ملتی۔
(الاعصام ص ۱۵ جون ۱۹۶۲ء) دہلیہ۔ کہ خالد بزمی لکھتے ہیں کہ علوم دین کے گزیر تھے ثنا اللہ (باقی اگلے صفحہ)

کے پیدا کیے ہوئے نور ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ مطبوعہ بمبئی)

مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنی معرکہ آلا کتاب 'ترکِ اسلام' میں لکھتے ہیں کہ

سلام اس نور رب العالمین پر سب اُس کی آل اور اصحابِ دین پر

(ترکِ اسلام ص ۱۳ مطبوعہ امرتسر)

جو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور ولایتیوں کی بڑی پسندیدہ

اور یادگار کتاب ہے۔ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو انوارِ حق

شمعِ توحید

کی ضیاء لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

اطاعت سے اس کی ہوا ستمش روشن وہ انوارِ حق کی ضیاء ہو کے آیا!

(شمعِ توحید ص ۲۵ مطبوعہ امرتسر)

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے جاری کردہ مشہور اخبار 'الہدیت' امرتسر کے ٹائٹل ہیج پر حضورؐ

بقیہ صفحہ ۱۲۱) ادب کے قلم ذخارتھے ثناء اللہ۔ جہاں میں مایہ صد فخران کی سستی تھی + وقار و نماز کے کہنار

تھے ثناء اللہ (الاعتماد ص ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء) مولوی ثناء اللہ امرتسری..... کی مصنفات کا چارہ داگ

عالم میں مشہور ہے۔ اس حقیقت کو کون نہیں جانتا کہ ان کی ایک ایک تصنیف معلومات کا خزینہ ہے۔ (الاعتماد

ص ۲۳ فروری ۱۹۵۶ء) مولوی عبدالعظیم حیدر آبادی وہابی لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ ایک روشن خیال اور زمانہ کی

رفار سے واقف اور ایک راسخ الاعتقاد اہلحدیث کے لیڈر ہیں۔ (الہدیت امرتسر ص ۵ یکم جنوری ۱۹۱۵ء) وہابیہ کے

مولوی عبداللہ ثانی امرتسری لکھتے ہیں کہ وہ مجسم وفا اور سراپا ثنائی ہیں جس کا مجموعہ ابو الوفا ثناء اللہ ہے۔ (الہدیت امرتسر

ص ۲۹ مئی ۱۹۲۶ء) مولوی ابراہیم میرسیاکوٹی لکھتے ہیں کہ مجھے شاہجہان جتنی دولت حاصل ہو تو میں مولانا ثناء اللہ صاحب

امرتسری کو موتیوں اور جواہرات سے تو لوں۔ (الہدیت امرتسر ص ۲۵ فروری ۱۹۴۴ء) مولوی ثناء اللہ امرتسری

اپنے متعلق خود لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھے اتنا علم دیا ہے کہ میں ہر ایک مسئلہ کو قرآن و حدیث کی دلیل سے سمجھ سکتا ہوں۔

(الہدیت امرتسر ص ۳۰ مئی ۱۹۴۱ء) ثناء اللہ امرتسری کو شمعِ توحید نامی کتاب میں محفوظ طریقت، صحیح اوصاف،

مفسر، محدث، فقیہہ لکھا ہے۔ (شمعِ توحید ص ۵)

لے فخر الوہابیہ ابراہیم میرسیاکوٹی اخبار 'الہدیت' امرتسر کو اخبار گوہر بار لکھا کرتے تھے۔ دیکھئے (باقی اگلے صفحہ)

پُر نور نور علی نور شافع یوم النور محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں ایک نعت شریف عرب کا چاند جو کہ وہابی مولوی علی شاہ جامپوری کی لکھی ہوئی ہے شائع کی ہے۔ جس میں سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والرحمات والتسلیمات کو نورِ مستقیم کرتے ہوئے اس نور کی ضیاء پاشی کا ذکر خیر اس انداز میں کیا ہے۔

اُسی کے آسماں پر اک ضیاء گستر قمر چمکا
کہ جس کی نور پاشی سے جہاں بھر و بر چمکا (المجدیث امرتسر ۲۶ جون ۱۹۳۶ء)
اسی اخبار المجدیث امرتسر میں مولوی محمد خلیل خاں جو پوری وہابی نے سردار الولاہیہ ثناء اللہ امرتسری کے اخبار المجدیث کی تعریف کرتے ہوئے نورِ مصطفیٰ کا اقرار اس طرح کیا ہے۔ اور اس نظم کو سردار الولاہیہ ثناء اللہ امرتسری نے ٹائٹل پیج پر شائع کیا ہے۔ نظم کا مصرعہ یہ ہے۔

عجب ہے نورِ مصطفیٰ سے ضو نلگن المجدیث (المجدیث امرتسر ۱۴ اگست ۱۹۳۶ء)
جو کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی زیرِ ادارت میں شائع ہوا تھا۔
اخبار المجدیث امرتسر میں شانِ رسول عیدِ اسلام کی سُرخ دے کر نعت شریف لکھی ہے جس میں انوارِ محمدی کا اقرار اس شعر میں کیا ہے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمد دبر میرا وہی ہے
(المجدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء)
ہادی عالم ہے وہ نورِ امبین ہے مخالف ان کا ناری بالیقین!
(المجدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء)

حافظ محمد لکھوکے والے جن کی تفسیر محمدی وہابیوں میں ان کی ایک عظیم شاہکار سمجھی جاتی ہے۔ اور وہابیوں کے نزدیک جن کا بہت بڑا مقام ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۴۴) اخبار المجدیث امرتسر یکم جنوری ۱۹۱۵ء۔ المجدیث ۹ جون ۱۹۱۲ء۔ المجدیث امرتسر ۱۶ مارچ ۱۹۲۰ء۔ نیز میر سیا کوٹی راقم میں کہ اخبار گوہر بار میز طیبہ نجیث (المجدیث امرتسر ۱۲ جون ۱۹۱۴ء)۔
۱۰ مفسر الولاہیہ حافظ محمد صاحب لکھوکے والوں کے تعلق وہابیہ کے آرگن الاعتقاد، نقاب لکھا ہے (باقی اگلے صفحہ پر)

دو ہا بیوں کے موجودہ دور کے مقتدر مولوی

لکھوی حافظ صاحب کے پوتے ہیں، نور مصطفیٰ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اقرار اور اس کی شان بیان کرتے ہوئے اپنی تفسیر محمدی میں لکھتے ہیں۔

نور نبیہا خوبیاں اوسدیاں لوکانوں و سیاہوں

آگے وحی نبوت تھیں بھی خوبیاں لوکاں بھاؤں

اوہ نور نبی و آپے ویندا لوکاں نوں روشنائی

بھاویں نبی نبوے دیوے حاجت اگر نہ کائی

(تفسیر محمدی ص ۳۲ منزل چہارم)

مفسر الہا بیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والے نبی سعید ان محمد مصطفیٰ علیہ التمجید و الشارح کی ولادت

باسعادت کے وقت جو نور سیدنا اکمل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا اس کی نورانیت اور عظمت کا تذکرہ

یوں کرتے ہیں۔

تے جن ویلے مائی ڈٹھا نور کنوں چپکارا

جو شام ولایت شہر سیاوے اس نورں آشکارا

منزل چہارم (تفسیر محمدی ص ۳۹)

دو ہا بیہ غیر مقلدین کے مشہور و معروف مولوی قاضی سلیمان منصور

قاضی سلیمان منصور پوری

پوری جو کہ رحمتہ للعالمین کتاب کے مصنف ہیں حضور پر نور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت شریف لکھتے ہوئے آپ کی نورانیت اور نور بخشی کا تذکرہ اس

پیارے انداز میں کرتے ہیں کہ غیرت مند انسان اور ان کو اپنے اکابرین میں شمار کرنے والا شخص کبھی

بھی آقائے نعت علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کا کبھی بھی منکر نہیں ہو سکتا۔ وہ نعت

(بقیہ صفحہ ۱۴۵) کہ عالیجاہ مقبول بارگاہ مجدد و اپنی ناسرہ حافظ الحدیثہ والکتاب معنی اللعاب عابد و زاہد و عارف باللہ

آیت من آیات اللہ حافظ محمد بن حافظ بارک اللہ بانی مدرسہ دارالجامعہ محمدیہ دارالاعتماد لاہور اکتوبر ۱۹۵۲ء

مولوی شہار اللہ امرتسری کے اخبار المحدثہ امرتسری سے لکھنے والے حافظ محمد بن حافظ بارک اللہ نے تمام اہل پنجاب

کے لیے تجدید دین الہی کا پورا حق ادا کیا۔ بدعت و شرک کے تار و پود پریشانی سے گرم ہوتے تھے۔ (اہل حدیث امرتسریہ ارباب)

سے سرکار الہا بیہ شہار اللہ امرتسری نے قاضی سلیمان منصور پوری کو قابل قرار دیا ہے۔ (المحدثہ امرتسریہ نومبر ۱۹۴۲ء)

مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری کے علم و تحقیق کی بلندیوں کو کوئی نہیں چھو سکا۔ دارالاعتماد لاہور

۲۰ یکم جولائی ۱۹۶۰ء مولوی محمد طری لکھتے ہیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری کا طرز بیان نہایت دلکش اور دل بہا ہے۔ اخبار محمدی دیوبند

۲۰ یکم جولائی ۱۹۶۰ء مولوی محمد طری لکھتے ہیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری کا طرز بیان نہایت دلکش اور دل بہا ہے۔ اخبار محمدی دیوبند

شریف ملاحظہ فرمائیں جس کے رُوح پر در اشعار یہ ہیں :-

پیدا ہوئے محبتِ محمدیہ عالم تمام چمکا؛	حق صریح چمکا صدق دوام چمکا
روشن ہوئے براہین واضح ہوئے دلائل	جب نیز رسالت بر خاص و عام چمکا
بطحا کا ذرہ ذرہ انجم بنا فلک کا	مصر اور ہند ایران اسپین و شام چمکا
چمکا وہ نورِ عالم سردار ولدِ آدم	چشمِ انِ حورِ عین پر جس کا ہے نام چمکا
شانِ محمدی سے اندھے ہیں اہلِ ظلمت	وہ نورِ حق ہے جس سے ارسلنا محمد چمکا

(تبیہ البشر ص ۵)

قاضی سلیمان صاحب منصور پوری ہی ایک دوسرے مقام پر شانِ رسالت بیان کرتے ہوئے فارسی میں نورِ مصطفیٰ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا بیان کرتے ہیں کہ :-

احتشام او ہویدا از کلام ذوالجلال! نور او پیدا و ہم نہاں آیاتِ مبسُتین!
(الجمال و الکمال ص ۳۵)

قاضی سلیمان منصور پوری نے ہی جو کہ وہابیہ نجدیہ کے محقق اور مشہور مصنف ہیں رحمۃ اللعالمین کتاب میں اسماء الرسول بیان کرتے ہوئے حضور پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و النوار کا ایک اسم شریف کو زبھی لکھا ہے اور نہایت ہی رُوح پرور مضمون اس کی تشریح کرتے ہوئے درج کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے وہ نور ہے اسی کے دین پر چلنے والا فهو علی النورین رتبہ (ذمرع ۲) کے نورانی خلعت سے ممتاز ہے۔ اُس کی لائی ہوئی کتاب کا نور بتایا گیا ہے۔ وَاتَّبِعُوا النُّورَ الَّذِي اُنْزِلَ مَعَهُ (اعراف) اس نور کا اتباع کیا جو اس پر نازل کیا گیا ہے۔ اسی کا مبارک نام سورۃ مائدہ میں نور بتلایا گیا ہے۔ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اٰلِهٰتِكُمْ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِيْنٌ خازن و معالِم میں نور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات بتایا ہے۔ حضور ہی وضوح امر اور تہنیں نبوت میں نور ہیں اور حضور ہی م تیرے قلوب کے لیے نور ہے حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے ذیل پر غور کرو اور دیکھو کہ عجیب الدعوات روزانہ کس شے کا سوال ہے؟ کیا ذاتِ سبحانی کس کا سوال رو بھی فرماتی ہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُورًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُورًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُورًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُورًا وَيَسَارِيْ نُورًا وَفَوْقِيْ نُورًا وَتَحْتِيْ نُورًا

وَأَمَّا لِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا وَفِي بَشَرِي نُورًا وَفِي دَمِي نُورًا
وَفِي شَعْرِي نُورًا وَفِي بَشَرِي نُورًا اللَّهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا اللَّهُمَّ أَعْظِمْ
لِي نُورًا اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي نُورًا - الہی میرے میں نور ہو۔ میری آنکھوں میں نور ہو۔ میرے
کانوں میں نور میرے داہنے نور میرے بائیں نور میرے اوپر نور میرے نیچے نور۔ میرے آگے نور میرے
پیچھے نور نور کو میرا بناوے۔ میری زبان میں نور ہو۔ میرے خون میں نور ہو۔ میرے پٹھوں میں نور
ہو۔ میرے بالوں میں نور ہو۔ میرے چہرے پر نور ہو۔ یا اللہ مجھے نور عطا فرما۔ یا اللہ میرے نور کو بڑھا۔
یا اللہ مجھے نور ہی بنا۔

کعب بن زہیر (رضی اللہ عنہ) قصیدہ بانس سعاد میں کہتے ہیں کہ
إِنَّ التَّسْوِيلَ كَنُورٍ لَيْسَ تَضَاءُ بِهِ

(رحمۃ للعالمین ص ۲۱۹ ج ۲)

قاری صاحب حضرت سے! قاضی صاحب مفسر پوری نے کیسا روح پرور اور وہابی کش سرور کائنات
مفسر موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحمیات والتسلیمات کی نورانیت کا بیان کیا ہے نیز قاضی صاحب
نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف نور لکھا ہے۔ اس پر غور و فکر کریں تو یہ حقیقت
واضح ہو جائے گی کہ جبیبِ کردگار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور ہونے کے منکر و اڑہ
اسلام سے خارج ہیں جیسا کہ رحمۃ للعالمین سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے اسم شریف
منہ خاتم النبیین کے منکر مرزائی قادیانی ہوں یا لاسہوری کافر ہیں۔ اور ان کے کفر میں شک کرنے والے
ان کے مرجانے کے بعد ان کو مرحوم نکلنے والے۔ ان کی اقتدار میں نماز پڑھ لینے کے جواز کا فتویٰ
دینے والے اور ایسے مفتی کو اپنا سردار شیخ الاسلام وغیرہم القاب دینے والے بھی متفقہ طور پر اور

۱۔ جیسا کہ سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ ام تسری نے مرزائی ڈاکٹر بشارت کے مرجانے پر اظہارِ انوس کرتے ہوئے
اُس کو مرحوم لکھا ہے۔ (الہدیت ام تسری ص ۱۰۰)

۲۔ سردار الوہابیہ ثناء اللہ ام تسری کا فتویٰ ہے کہ مرزائی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔ دیکھتے
الہدیت ام تسری ص ۱۰۱ ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء۔ الہدیت ام تسری ص ۱۰۲ اپریل ۱۹۰۸ء۔

حکومت پاکستان کے قانون کے مطابق بھی دائرہ اسلام سے خارج، کافر مرتد ہیں کیونکہ محنت تم انہیں بھی
آقلے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف ہے اور نور بھی اسم شریف ہے جس کی وہابیوں کے مشہور سہولوی
اور محقق قاضی سلیمان منصور پوری نے تصدیق کر دی ہے۔ جب اسم خاتم النبیین کا منکر کافر ہے اسی طرح اسم نور
کا منکر بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے !!!
کل نہ مانیں گے قیامت کو اگر مان گیا !

قاضی سلیمان منصور پوری ہی لکھتے ہیں کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا اسم ظاہر بھی ہے۔
وہ حسب و نسب میں عالی ہے۔ آباؤ اجداد میں جو اسی کے نور (نور محمدی) کے عامل تھے۔ سفاح سے
پاک ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۱۲ ج ۳)

قاضی صاحب اپنی شہرہ آفاق تصنیف رحمۃ للعالمین میں نشر انوار محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ
والسلام کا تذکرہ اس طرح درج کرتے ہیں کہ 'سیدہ آمنہ نکاح کے پہلے ہی ہفتہ میں امانت دار نور
محمدی بن گئی تھیں۔ (رحمۃ للعالمین ص ۱۲ ج ۲)

قاضی صاحب منصور پوری اپنی کتاب 'سید البشر' میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف ذاتی
کی سرخی دے کر وہابی کش جملے لکھتے ہیں کہ 'غریبوں کا عزیز، مسکین کا رافع،
پاک آقا، علاموں کا محسن، یتیموں کا سہارا، ابلے اور اذول کا آسرا، بے شمار کاموں کی دوا،
چارہ گروں کا درد نسا، امانت کا حانی، اذیت کا بانی، محبت کا جوہر، اخلاص کا مشتری،
صدق کا منبع، صبر کا معدن، خاکساری کا مونہ، رحمت ربانی کا پیکر، نور نور عالم، سردار ولد آدم، اولین
انسان، آخرین رسول، رحمۃ للعالمین۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم) (سید البشر ص ۶۱ ج ۱)
فخر الوہابیہ قاضی صاحب منصور پوری انوار محمدیہ کی ضمیمہ پانچی کا تذکرہ کرتے ہوئے وہابی کش عبارت
لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراج منیر کہا ہے۔ اور یہ بتلا دیا کہ حضور کی ذات گرامی
میں ہفت اقلیم عالم کی رہبری کے رنگ جمع ہیں اور جامعیت کا یہ نور ہر ایک نزدیک دور کا باصرہ
افروز و بصیرت افزا ہے۔
(سید البشر ص ۵۸ ج ۲)

آپ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ظاہر و آشکار تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ان کے چہرے میں موتی کی طرح چمکتا تھا۔ ان کو جو شخص دیکھتا ان کے ہاتھ چوم لیتا۔ اور جس شے کے پاس سے گزرتے وہ شے ان کو سجدہ کرتی۔ اور عبدالمطلب کے چہرے پر نور موتی کی طرح چمکتا تھا اور اس کے چہرے کے خط و خال سے پھوٹ پھوٹ کر ظاہر ہوتا تھا۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۷ ج ۶)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ سیرت ابن ہشام میں یہ بھی ہے کہ حضرت آمنہ نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا ہے جس سے میں نے شام کے شہر بصریٰ کے محلات دیکھ لیے۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۵ ج ۱) مولوی ابراہیم میر ہی لکھتے ہیں کہ (عبدالمطلب) کی پیشانی میں خدا کے برگزیدہ رسول کا نور تھا جس کے دیکھنے کے لیے ایسی سمکھ کی ضرورت ہے جس کی نور افزائی بصیرت حقانی نے کی ہو۔

(سیرت المصطفیٰ ص ۱۱ ج ۱۱ بحديث امرت صلحہ یکم اگست ۱۹۲۱ء)

مولوی نور حسین گرجا کھی جو کہ وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مستند حضرات میں سے ہیں حبیب کردگار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا واضح

الفاظ میں تذکرہ اس طرح کرتے ہیں۔

بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ بَلْ أَضْوَى لَنَا
سُورَجٌ وَأَنْبَاقٌ مَحْمُودٌ مَشْرِقٌ مَغْرِبٌ تَائِبٌ!
بَلْكَ سُورَجٌ مَحْتَسِبٌ وَوَدَّعٌ رُشْنٌ بَدْرٌ مَنِيرٌ حَقَّانِي
خَيْرُ النَّاسِ مُحَمَّدٌ عَرَبِيٌّ شَهْرٌ مَدِينَةٍ وَاللَّهِ
فَالشَّمْسُ نَيْرَةٌ بِسُورٍ مُحَمَّدٍ
سارا عالم روشن کیسا مشرق مغرب تائیں!
جس نے کور و لاندے تائیں بخشی شمع نورانی
جس نے مشرق مغرب تائیں کیسا نور اُجبالا

جلوہ دیکھ کے نور محمدی داکفر مشرک نے بھاجڑاں چائیاں نی

جھٹھے بدر منیر و انور چمکے اوتھے رہندیاں کدوں سیلابیاں نی

نور نبی و اجنھاں نول نظر آوے ہویاں اونہاں دے قلب معنائیاں نی

اوہناں چھڈ اقول رجال سارے نبی نال مجتہاں لائیاں نی!

(فضائل مصطفیٰ ص ۱۳، ۱۵، ۱۵)

راسخ عرفانی جو کہ وہابیہ نجدیہ کے مولوی نور حسین گرجا کھی کا لڑکا ہے نعت مصطفیٰ لکھتے ہوئے اس کا پہلا شعر اس طرح لکھتا ہے۔ یہ نعت بٹریف وہابیہ کے مشہور آراگن

الاعتصام نے اپنے ٹائٹل پیج پر شائع کی ہے۔

رشکِ ضیائے مہر ہیں انوارِ مصطفیٰ وجہ سکوں ہے جلوہ رخسارِ مصطفیٰ

(الاعتصام یکم مارچ ۱۹۵۷ء)

ولابیہ نجدیہ کے مولوی احسان الہی ظہیر نے اپنے ماہنامہ رسالہ ترجمان الحدیث لاہور میں ایک نعت شریف شائع کی ہے جس میں مندرجہ ذیل شعر درج ہے

احسان الہی ظہیر

جس میں اس عقیدہ کا اظہار ہے کہ چاند سوچ اور ستاروں میں جو نور ہے وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہی حاصل کر رہا ہے نیز نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام چاند سوچ اور ستاروں سے بھی پہلے موجود تھا۔

خوشبو گلوں میں چاند ستاروں میں نور ہے روشن ہے جب سے شمع رسالت حضور کی! (ترجمان الحدیث لاہور فروری ۱۹۶۱ء)

جو کہ غیر مقلدین ولابیہ کے نہایت ہی مستند عالم ہیں۔ ان کے زیر نگرانی شائع ہونے والا الارشادِ جدید جس کے ٹائٹل پیج پر

مولوی محمد یوسف کلکتوی

ترجمان الحدیث کل پاکستان لکھا ہے میں ایک نعت شریف درج ہے جس میں یہ شعر ہے جس سے نور محمدی کا کھلے کھلے الفاظ میں اقرار کیا ہے نیز حرفِ ندا سے بھی پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو پکارا ہے۔

اے نورِ حُجْرِ اصْلِ عَلَیْ صَاحِبِ قُرْآنِ دے عبدِ صنم کیش کو معبود کی پھان!

(الارشادِ جدید ص ۳۲ یکم مئی ۱۹۵۶ء)

محدث ولابیہ عبداللہ روپڑی (حافظ عبدالقادر روپڑی کے چچا جان) کو بھی اہلسنت وجماعت کے عقیدہ نور کی تائید کرنا پڑی چنانچہ

حافظ عبداللہ روپڑی

سردار ولابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ حافظ عبداللہ صاحب (روپڑی) نے اپنے اخبار (تنظیم الحدیث روپڑ) مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۲۵ء میں ایک نظم (نعت) شائع کی تھی جس کا ایک شعر بطور نمونہ یہ ہے۔

دیوبندیوں کے اکابرین کی مستند کتب کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

لے دیوبند کے غیر مقلدین کا مشہور ترجمان الاعتصام دہلوی اور دیوبندی ایک ہیں کے ثبوت میں لکھتا ہے کہ ہندوستان میں شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کے علم و فضل سے لوگوں نے کیساں اکتساب فیض کیا۔ وہ اہل حدیث اور موجودہ دیوبندی اور ان کے اکابر ہیں۔ اس لیے ان میں اور ہم میں اتنا مسلکی فرق نہیں ہے کہ معاملہ ایک دوسرے سے متفرک پہنچ جائے۔ چنانچہ اکثر اہل حدیث مدارس میں حنفی (دیوبندی) علماء مدرس رہے۔ مدرسہ رحمانیہ دہلی میں عام طور پر ایک دو حنفی العقیدہ (دیوبندی) مدرس تک ہوتے تھے یہی حال مدرسہ غزنویہ امرتسر کا رہا۔ پاکستان کے ایک بہت بڑے حنفی (دیوبندی) عالم مولانا مفتی محمد حسن صاحب مہتمم جامعہ مشرقیہ لاہور مدرسہ غزنویہ کے فیض یافتہ اور مشہور اہل حدیث عالم حضرت الامام مولانا عبد الجبار غزنوی کے تلمیذ خاص ہیں۔ یہی مدرسہ غزنویہ تقسیم سے بعد امرتسر سے لاہور آیا۔ تو اس میں سب سے پہلے جس مدرس کا تقرر عمل میں آیا وہ مدرسہ فتحپوری دہلی کے سابق صدر مدرس مشہور حنفی (دیوبندی) عالم مولانا شریف اللہ تھے۔ اور وہ اب بھی دارالعلوم تقویۃ الاسلام میں تعلیم دیتے ہیں۔ (الاعتصام ص ۱۹ فروری ۱۹۵۴ء)

دیوبند کا مشہور اخبار اہل حدیث امرتسر لکھتا ہے کہ مدرسہ دیوبند کو ملاحظہ کیجئے دیوبند ایک قصبہ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ عالم باعمل مولانا محمد قاسم صاحب کی تخم ریزی کو قوم نے اپنی نگرانی سے سینچا اور پرورش کیا۔ آج وہی مدرسہ دارالعلوم اور سبزار کی تعداد میں طلبہ علم و دہاں سے مستفید ہوتے ہیں۔ (اہل حدیث امرتسر ص ۱۲ فروری ۱۹۱۵ء)

غیر مقلدین کے ابو یحییٰ امام خاں نوشہری رقمطراز ہیں کہ مدرسہ عالیہ دیوبند جس کی شان آج ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلام میں ممتاز ہے۔ اور جس میں ان دنوں حدیث کا تذکرہ گویا دگفتہ آید در حدیث دیگران ہو رہا ہے۔ (تراجم علماء حدیث ہند ص ۶۳)

مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ علماء دیوبند محقق اہل نظر ہیں۔ دلائل پر ان کی نظر ہے۔ اپنے مسلک کی حمایت میں ان کا مدار جذبات پر نہیں ہوتا۔ (الاعتصام ص ۳۰ جنوری ۱۹۵۹ء)

سزاوار الوبابہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے اخبار میں کئی ایک مقام پر اہل توحید (دیوبندیوں اور اہل حدیثوں) لکھ کر دیوبندیوں کو بھی اہل توحید قرار دیا ہے۔ (اہل حدیث امرتسر ص ۵ نومبر ۱۹۴۳ء) حافظ عبداللہ دوپٹری لکھتے ہیں کہ احناف دیوبندی اہلسنت میں شامل ہیں۔ (فتاویٰ اہل حدیث ص ۱) دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ عقائد میں سب متحد مقلد (دیوبندی) غیر مقلد، البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۲)

دیوبندی مولویوں سے تائید

مولوی محمد قاسم نالوتوی | بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نالوتوی نے بھی مسلک حق اہلسنت وجماعت کے عقیدہ نور کی تائید ان اشعار میں کی ہے۔

کہاں وہ رتبہ کہاں وہ عقلِ نارسا اپنی
کہاں وہ نورِ خدا اور کہاں یہ دیدہ زار
اگر قم میں کچھ آجائے تیرے چہرہ کا نور
تو راتِ دن ہی اور آگے اسکے دنِ شب تار
(قصائد قاسمی ص ۱۵۵ مطبوعہ دیوبند)

مولوی محمد یعقوب نالوتوی | جو کہ مدرسہ دیوبند کے مدرسِ اول تھے اپنے قصیدہ مہمییہ درختِ سیدالابرار میں عقیدہ نور کی تائید کرتے ہوئے رقم

طراز ہیں۔

خدا نے نور کیا وہ بہارا نورانی
وہ نور آپ کا تھا جو ہوئی امانتِ عرض
وہ نور غیب سے ظاہر بشر کی صورت میں
کہ جس کے سامنے آئے نظریے نورِ ظلام
سما رو ارض و جبال و شجر رہے جی تھام
کہ جیسے ضمتہ سے کسرہ کا کیجے اشمام
(بیاض یعقوبی ص ۱۵۱)

مولوی رشید احمد گنگوہی | دیوبندیوں میں علومِ ظاہری اور باطنی میں مسلمہ بزرگ اور صرف ان ہی کے قطب مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے

ہیں کہ مستحقِ تعالیٰ در شانِ حبیبِ خود صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ البتہ آمدہ نزد شما از طرف حق تعالیٰ نور و کتاب و مبین و مراد از نور ذاتِ پاکِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نسبتِ حق تعالیٰ نے

دقیقہ غیر معتدین و لایہ کا ترجمان "الارشاد جدید" لکھا ہے کہ ان سلامتی ہو مولانا محمد قاسم نالوتوی کی روحِ پاک (۱۵۵) پر مولانا عبدالقادر گنگوہی کی روحِ پرچن کے فیوض و برکات سے ایشیا کی واحدینی درگاہ دیوبند اسلام کی روشنی اور نورِ سنتِ نبی کریم اس بزرگمقام میں پھیلا رہا۔ (الارشاد جدید ص ۱۶ مئی ۱۹۵۷ء)

اپنے پیارے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں ارشاد فرمایا ہے کہ البتہ تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آئی ہے۔ اور نور سے مراد نبی پاک صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ (امداد السلوک فارسی ص ۸۵ مطبوعہ

مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب ایک دوسرے مقام پر رقمطراز ہیں کہ بتواتر ثابت شدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سایہ نداشتند و ظاہر است کہ سبب نور ہمہ اجسام ظل می دارند۔ تو اثر سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ نور کے سوا تمام اجسام

کا سایہ ہوتا ہے۔ (امداد السلوک فارسی ص

جو کہ دیوبندیوں کے مجدد و مفسر حکیم الامت اور شیخ الاسلام ہیں لکھتے ہیں کہ

مولوی اشرف علی تھانوی

نبی خود نور اور تکرارِ ملا نور!

نہ ہو کیوں بل کے پھر نور علی نور
(اشرف تھانوی ص ۱۲۷ تصنیف الصدور ص ۱)

اپنی شہرہ آفاق کتابِ نشر الطیب میں لکھتے ہیں کہ

نام احمد چوں چینی یاری کند! تاکہ نورش چوں مددگاری کند
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک احمد جب ایسے مدد فرماتا ہے تو آپ کا نور مبارک بھی ایسے ہی مدد فرماتا ہے۔ (نشر الطیب ص ۲۷۵ مطبوعہ دیوبند)

تھانوی صاحب اپنی شہرہ آفاق تصنیف بہشتی زیور میں لکھتے ہیں کہ سب کو نیکی کی دولت آپ دینی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی برکت سے ملی ہے۔ پہلی امت کی بیبیوں کو تو آپ کے نور سے (بہشتی زیور ص ۲) اس کے حاشیہ پر محشی نے لکھا ہے کہ آپ کے نور کی برکت سے کیونکہ تمام مخلوق کا وجود آپ ہی کے باعث ہوا ہے۔ (حاشیہ بہشتی زیور ص ۲ ج ۲)

لے سرار الوہابیتنا اللہ امر تسری لکھتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرکت و بدعت کی تردید میں جماعت اہلحدیث کے ہمہنوا تھے۔ (اہلحدیث امر تسری ص ۳۲ جولائی ۱۹۴۳ء) دیوبندیوں کے شیخ الہند محمد الحسن مولوی اشرف علی تھانوی کو سراپا فضل و کمال اور معدنِ حسنات خیرات کے القاب سے مخاطب کرتے تھے۔ (حیات اشرف ص ۵) (فقیر قادری)

مولوی اشرف علی تھانوی نے نشر الطیب کتاب کی ابتداء ہی میں نمایاں حروف میں سُرخِ باندھ کر لکھا ہے۔ پہلی فصل نورِ محمدی کے بیان میں۔ اس فصل میں سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث شریف درج کرنے کے بعد واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے نورِ محمدی کا اول الخلق ہونا باوقیئت حقیقہ ثابت ہوا کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اوقیئت کا حکم آیا ہے۔ ان اشیاء کا نورِ محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں مخصوص ہے (نشر الطیب ص ۷)

مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت انور شاہ کشمیری نے بھی اپنی کتاب عقیدۃ الاسلام میں اسی عقیدہ نور کی تائید میں یہ شعر لکھا ہے۔

کاندر انجا نور حق بود و بند دیگر حجاب
دید بشنید آنچه جزوے کس بنشنید و ندید
(عقیدۃ الاسلام ص ۲۱۹ مطبع قاسمی دیوبند)

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی جو کہ دیوبندیوں میں بہت بڑے فاضل اور ادیب شمار کیے جاتے ہیں۔ قصیدہ بردہ شریف کے شعر کا ترجمہ

اور تشریح کرتے ہوئے انوارِ محمدیہ کا اقرار اس طرح کرتے ہیں۔

وَ كُلُّ أَيِّ آتَى الرَّسُلَ الْكِرَامُ بِهَا!
فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِم

اور ہر معجزہ جس کو رسولانِ کرام لائے سوائے اس کے نہیں کہ وہ معجزہ ان کو صرف بدولت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا ہے۔ کیونکہ آپ ہی باعثِ ایجادِ خلق ہیں۔ اول ما خلقت اللہ نورئ -
عطر الوردہ ص ۲۴ مطبوعہ دیوبند

اسی شرح بردہ شریف میں لکھتے ہیں کہ
کے ملک کردی بہ پیش آدم حن کی سجود
نور تو دروے نبوی گرو و بعت اے ہدی

اے انور شاہ کشمیری دیوبندی کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ انور شاہ کشمیری بہت بڑے متبحر عالم تھے۔ یہاں تک کہ بے توگہ تافی لیکن سچی بات کو کیوں چھپاؤں میرا یہ خیال ہے کہ وہ اپنے اکثر اساتذہ سے بھی علوم میں بڑھ گئے تھے۔ (افاضات ایومیئہ ص ۷۷ ج ۷)

اے ہادی کل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر حضرت آدم خاکی میں آپ کا نور مبارک نہ ہوتا تو فرشتے ان کو کب سجدہ کرتے۔
(عطر الوردہ ص ۲۸)

مولوی حسین احمد مدنی کانگریسی دیوبندیوں کے مشہور کانگریسی مولوی حسین احمد مدنی لکھتے ہیں کہ ہمارے حضرات اکابر کے اقوال عقائد کو ملاحظہ فرمائیے۔ یہ جملہ حضرات حضرت ذات حضور پر نور علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الہیہ و میزاب رحمت غیر متناہیدہ اعتقاد دیکھتے ہوتے بیٹھے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے ابد تک جو جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں۔ اور ہوں گی۔ عام ہے کہ وہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی ان سب میں آپ کی ذات پاک اسی طرح پر واقع ہوئی کہ جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہوتا اور چاند سے نور ہزاروں آیتوں میں۔ غرض کہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والحقیر

مے دہا بیہ نجدیہ کا میگزین الاعتصام لکھا ہے کہ ہندوستان میں مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا قاری محمد طیب، مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا حفیظ الرحمن سیوہاری، مولانا محمد میاں صاحب، مولانا عبدالوہاب آروی، مولانا سید تقی رضا احمد سیوہاری افتاد مسائل حجت و سند ہیں۔ (الاعتصام ص ۱۲ ستمبر ۱۹۵۶ء)

دہا بیہ نجدیہ کے مولوی دادو عزیزی نے مولوی حسین احمد مدنی کی موت پر کہا کہ میں نے آج کے اخبارات میں مولانا حسین احمد مدنی کے انتقال کے متعلق خبر پر طبعی تو میں فرط غم سے نہ حال اور ہاتھ میں ریشہ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ مولانا حسین احمد مدنی عالم فضل میں تو ایک امتیازی حیثیت رکھتے ہی تھے ورع و تقویٰ اور تہذیب و اخلاص میں مثبت اونچے مقام پر دراز تھے۔ مولانا مدنی کی موت علم کی موت ہے بلکہ یہ پورے عالم اسلام کا ایک عظیم نقصان ہے۔ مولوی دادو عزیزی نے ان کی موت کے متعلق لکھا ہے۔ (الاعتصام ص ۱۲ دسمبر ۱۹۵۶ء) مولوی محمد صدیق و ہابی لائل پوری نے بھی مدنی کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھائی۔ (الاعتصام ص ۱۳ دسمبر ۱۹۵۶ء) دیوبندیوں کے مشہور مفت روزہ خدام الدین نے مدنی کو سید الاولیاء لکھا ہے۔ (خدام الدین ص ۱۱ اپریل ۱۹۵۸ء) حضرت مجدد الف ثانی کے بعد دورِ حاضرہ کی اصلاح و تربیت کے لیے حضرت مدنی کو یہ منصب جلیلہ و رفیعہ تفویض کیا گیا ہے۔ (خدام الدین ص ۱۱ اپریل ۱۹۵۸ء) دیوبندیوں کے مشہور مولوی عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مولوی جمیل احمد میواتی لکھتے ہیں کہ سارے عالم میں حضرت مدنی حسین احمد کاشانی نہیں ہے۔ (خدام الدین ص ۱۱)

واسطہ محمد کلماتِ عالم و عالمیاں ہے یہی معنی اَلْوَالِدُ لِمَا خَلَقْتَ الْاَفْلَاكَ اور اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي وَاَنَا نَبِيُّ الْاَنْبِيَاءِ وغيرہ کے ہیں۔ (الشہاب الثاقب مطبوعہ دیوبند) دیوبندیوں کے مشہور و معروف مولوی عاشق الہی صاحب میرٹھی جو کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرید اور شاگرد بھی تھے۔ نبی کریم

مولوی عاشق الہی میرٹھی

علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی نورانیت کا اقرار اس تحریر میں کرتے ہیں کہ تیرہ سو برس سے زیادہ زمانہ گزرا کہ حق تعالیٰ شانہ نے عظمت کہہ عالم کو نور بخشے والا وہ پیغمبر دنیا میں بھیجا جس کے ہاتھ میں سیاتِ رسل کا جھنڈا اور سر پر خاتمیتِ انبیاء کا تاج تھا۔ کہ قحط کی ماری ہوئی سوکھی زمین اس کے قدموں کی برکات سے ہلہلانے لگی۔ اور تاریخی میں ڈوبا ہوا ملک اس کے چمکتے ہوئے چہرہ کی شعاعوں سے جگمگا اٹھا۔ (تذکرۃ النخیل ص ۱)

جو کہ بانی دیوبند مولوی قاسم صاحب نانوتوی کے پوتے ہیں۔ واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ سب سے اول حق تعالیٰ نے نورِ عقل کو پیدا فرمایا۔

مولوی محمد طاہر قاسمی

جس کا دوسرا نام حقیقتِ محمدیہ ہے۔ اس کو تمام عالم کے لیے مدبر اور وجہ شرافت بنایا۔ اسی لیے تمام فرشتوں کو اس کے آگے جھک جانے کا حکم ہوا۔ خدا کے بعد وجہ عقلِ اول حقیقتِ محمدیہ کا ہے۔ اسی لیے جس مخلوق میں یہ نورِ عقل نہیں جھلکتا وہ مخلوق عالم کی صفِ اول میں بھی جگہ نہیں پاسکتی۔

معلوم ہوا کہ نورِ محمدی بجاؤں خلقت سب مخلوق سے اول ہے۔ اور بلحاظ ظہور سب سے آخر ہے اسی لیے نورِ محمدی کا اول و آخر نورِ خدا تو ہو سکتا ہے۔ لیکن اور کسی کے نورِ نبوت کا یہ منصب نہیں ہو سکتا۔ یہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبوت کا وجود ہی تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر تسلیم کیا جائے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ایسے منکر گروہ نے حقیقتِ محمدیہ کی اولیت سے بھی انکار کر دیا ہے۔

(عقائد الاسلام قاسمی ص ۲۲-۲۳ مطبوعہ ادارہ تاج المعاش دیوبند)

دیوبندیوں کے مشہور و معروف مولوی ادیس صاحب کاندھلوی مقاماتِ حریری کے مقدمہ میں اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے

مولوی ادیس کاندھلوی

نورِ مصطفوی کا بیان اس شعر میں کرتے ہیں۔

سَرَّاجٌ مُنِيرٌ كَشَمْسٍ الصُّحُفَا ! خَيْرُ الْبَرِّ اَيَا وَ نُورٌ قَدِيمٌ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے سورج کی مانند چراغِ روشنی دینے والے ہیں۔ تمام مخلوق

سے بہتر برتر اور نورِ قدیم ہیں۔ (مقدمہ مقاماتِ حریری ص ۱)

مولوی اوریس صاحب کا نزدِ مظلومی حضور پر نور نور علی نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وازواجہ وبارک
وسلم کی لذو ارجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مبارک حجروں کی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان
حجروں میں اگرچہ اکثر و بیشترات کو چراغ نہیں جلتے تھے اور ضرورت بھی نہ تھی جس گھر میں اللہ کا داعی
بشیر و نذیر اور سراج منیر رہتا ہو وہاں کسی شمع اور چراغ کی کیا حاجت کسی نے کیا خوب کیا ہے۔

يَا بَدِيحِ الدَّلِّ وَالْغَنَجِ لَكَ سُلْطَانٌ عَلَى الْمَصْحَجِ

اے عجیب و غریب ناز و ادا والے تیری سلطنت تو دلوں پر ہے

اِنَّ بَيْنَنَا اَنْتَ سَاكِنُهُ عَنِذٌ مُّحْتَاَجٌ اِلَى الشُّرْحِ

جس گھر میں تو رہتا ہو وہ کسی چراغ کا محتاج نہیں

(سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۶۲ ج ۱)

کا نزدِ مظلومی صاحب عقائدِ اسلام، کتاب میں لکھتے ہیں۔

آفتابِ شرع و ریائے یقین! نُورِ عالمِ رحمتہ للعالمین!

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي

آنچہ اول شد پدید از حبیبِ غیب بود نور پاک او بے بیج ریب

(عقائدِ اسلام ص ۱)

مولوی اوریس کا نزدِ مظلومی ہی لکھتے ہیں کہ قرآنِ کریم میں آپ کو اور قرآنِ کریم کو نورِ مبین

کہا گیا ہے۔ (بشارتِ انبیین ص ۵)

موجودہ زمانہ کے دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت قاری محمد طیب

قاری محمد طیب دیوبندی

صاحبِ بہتم دارِ العلوم دیوبند نورانیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وسلم کا اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کے جسم مبارک

جمال مبارک اور حقیقتِ پاک سب ہی میں نورانیت اور جاؤ بیت نظر آتی ہے۔ بات کرتے

وقت بعض حدیث آپ کے دانتوں سے نور چھٹتا ہوا نظر آنا۔ بینی مبارک (ناک) کا نور کی وجہ سے

بند محسوس ہونا چہرہ مبارک کا چمک دمک میں سورج جیسا محسوس ہونا بضع حدیث گانۃ الشمس
تجری فی وجہہ گویا آفتاب آپ کے چہرہ مبارک کا مقابلہ کر کے صحابہ کا چہرے کے نور کو چاند پر
فوقیت دینا اور حقیقت محمدی کو حدیث میں نور کہا جانا سب اسی کی علامات و آثار ہیں۔

(آفتاب نبوت ص ۳۹-۴۰ ج ۱)

قاری طیب دیوبندی ہی لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح نے اعلان کیا کہ جس نور کو زمین کی تاریکی
اور ستاروں کی روشنی مانگ رہی تھی اور شہنشاہ نور عنقریب آنے والا ہے۔ (آفتاب نبوت ص ۳۹)
قاری محمد طیب دیوبندی نے اپنی کتاب "آفتاب نبوت" کی ابتدا میں ایک شعر لکھ کر مسلک حق
اہلسنت وجماعت کے عقیدہ کی تائید کی ہے۔ وہ شعر یہ ہے۔

لَنَا شَمْسٌ وَ لِلْآفَاقِ شَمْسٌ
وَ شَمْسِي خَيْرٌ مِنْ شَمْسِ السَّمَاءِ

(آفتاب نبوت ص ۱۹)

مولوی الہی بخش کاندھلوی | دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت مولوی الہی بخش کاندھلوی جن کی
کتاب شیم الجیب کو مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب
نشر الطیب میں درج کیا ہے، مسلک حق اہلسنت وجماعت بریلوی کے عقیدہ نور کی ترجمانی کرتے
ہوئے لکھتے ہیں کہ اَقْنِي الْعَرَنَيْنِ لَهُ نُورٌ يَعْلُو (جی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی مبارک
پر ایک نور نمایاں تھا۔ (شیم الجیب)

مولوی عاشق الہی میرٹھی دیوبندی | لکھتے ہیں کہ عبداللہ کا آمنہ سے نکاح بہم پہلے
بیان کر چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد

ماجد عبداللہ عبدالمطلب نہایت حسین اور خوبصورت جوان تھے اور اس پر طرہ یہ کہ سرور کائنات علیہ
الصلوٰۃ والسلام کا نور ان کی پیشانی میں جلوہ گر تھا اس لیے کچھ طبعی طور پر زنان قریش کی طبیعتوں کا
میلان عبداللہ کی جانب ہوتا تھا۔ (اسلام ص ۲۵ ج ۱ از عاشق الہی میرٹھی دیوبندی)

لہ مولوی الہی بخش کے بارے دیوبندی مولوی محمد اختر لکھتے ہیں کہ مفتی الہی بخش صاحب بارہویں صدی کے
آدمی ہیں۔ اور مولانا روم علیہ الرحمۃ ساتویں صدی کے ہیں۔ مفتی الہی بخش صاحب نے ظاہری علوم کی تکمیل حضرت
شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی سے کی تھی۔ (معارف ثنوی اردو ص ۲۵ از مولوی محمد اختر دیوبندی مطبوعہ حیدرآباد)

مولوی اشرف علی تھانوی ہی سمجھتے ہیں کہ یہ بات مشہور ہے کہ ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سایہ نہیں تھا۔ ہمارے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سر تا پا نور ہی تھے۔ حضور میں ظلمت نام کو بھی نہ تھی۔ اس لیے آپ کے سایہ نہ تھا۔ کیونکہ سایہ کے لیے ظلمت لازمی ہے۔ (ذکر الغرہ ص ۲)

دیوبندیوں کے مولوی عابد میاں صاحب | مولوی عابد میاں اور اکابرین دیوبند کی تائید (ڈا بھیل) اپنی معرکہ الآرا کتاب

رحمۃ للعالمین میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک نورانی تھا۔ جس وقت آپ دھوپ اور چاندنی رات میں آمد و رفت فرماتے تو مطلقاً سایہ ظاہر نہ ہوتا تھا۔

(رحمۃ للعالمین ص ۲۵ مطبوعہ دہلی)

جو کہ دیوبندیوں اور ولایتیوں کے نزدیک بھی مسلمہ اور مستند ہیں رقمطراز ہیں | عبدالحی لکھنوی کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دھوپ اور چاندنی میں چلتے تھے تو آپ

کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔ کیونکہ سایہ کثیف ہوتا ہے اور آپ کی ذات سر سے قدم تک نور ہے۔ (التعلیق العجیب ص ۱۳)

ستید و سرور محمد نور جاں
بہتر و بہتد شفیق بھر جاں

۱۔ مولوی عابد میاں آف ڈا بھیل کی کتاب پر مندرجہ ذیل اکابرین دیوبند کی تعریف اور تائیدات درج ہیں۔ محقق
کفایت اللہ دہلوی، مولوی انور شاہ کاشمیری، مولوی اصغر حسین، مولوی شبیر احمد عثمانی، مولوی حبیب الرحمن، مولوی
بہار علی، مولوی عبدالمجید اشکور لکھنوی، مولوی احمد سعید دیوبندی، (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

ہندوؤں اور سکھوں کے حوالہ جات

ناظرین کرام: وہابیوں، دیوبندیوں کے اکابرین کی کتب کے حوالہ جات کے بعد اب ہندوؤں اور سکھوں کی عبارات سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کے متعلق چند ایک حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

ایک ہندو سوامی لکشنن جی مہاراج نے اپنی معرکہ الآرا کتاب **سوامی لکشنن جی مہاراج** عرب کاچاند میں نور مجسم شفیح معظم محمد مصطفیٰ علیہ افضل

الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کا تذکرہ کیا ہے۔ انوس ہے ان نام کے مسلمانوں پر جو کلمہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھتے ہیں اور اپنے تئیں مسلمان بھی کہلاتے ہیں مگر نور مصطفیٰ علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا صاف اور واضح الفاظ اور تحریروں میں انکار کرتے ہیں۔ (بہ اسم اللہ تعالیٰ سوامی لکشنن ہندو لکھتا ہے کہ مہالت اور ضلالت کے مرکز اعظم جزیرہ نمائے عرب کے کوہ نارن کی چوٹیوں سے ایک نور چمکا۔ جس نے دنیا کی حالت کو یکسر بدل دیا۔ گوشہ گوشہ کو نورِ ہدایت سے

۱۔ امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری اس ہندو تصنیف عرب کاچاند کے متعلق تحریر کی کلمات اس طرح لکھتے ہیں۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک غیر مُسم (سوامی لکشنن جی) کے قلم حقیقت رقم سے ہے۔ آپ نے جس خلوص اور محبت سے سیرت لکھی ہے۔ واقعی قابل صد تحسین و آفرین ہیں۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ (المجیدیت امرتسر ص ۱۹، کالم ۲-۶ مئی ۱۹۲۸ء)

ثناء اللہ امرتسری ہی لکھتے ہیں کہ یوں تو آپ نے اکثر اصحاب کے خیالات سنے ہوں گے اور پڑھے ہوں گے مگر سوامی جی موصوف نے پورا پورا حق انصاف ادا کر دیا ہے۔ (اس کتاب کو پڑھیے اور دوسروں کو پڑھائیے) (المجیدیت امرتسر ص ۲۹، مارچ ۱۹۲۸ء)

مسلمانوں کے اہل علم طبقہ کو چاہیے کہ وہ کتاب ہذا کی اشاعت غیر مسلم دوستوں میں کریں۔ عرضندہ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ (المجیدیت امرتسر ص ۲۹، اپریل ۱۹۲۸ء)

جگمگا دیا۔ (عرب کا چاند ص ۳۸ مطبوعہ امرتسر)

سوامی لکشمین ہندو دوسرے مقام پر نور محمدی کے سب سے اول ہونے کا تذکرہ اس طرح کرتا ہے کہ جب اس عالم آب و گل کا نام و نشان بھی نہ تھا لوح و قلم، عرش و کرسی بھی کچھ عدم سے منصفہ شہود پر جلوہ گر نہ ہوتے تھے۔ اس وقت بھی خاتم النبیین رحمۃ للعالمین، سرور کائنات، فخر موجودات پیغمبر عظیم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روحی فداک کا نور مبارک موجود تھا۔ جو پیدائش عالم کے وقت انسان اول حضرت آدم علیہ السلام میں جلوہ گر ہوا۔ پھر حضرت شعیث علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام وغیرہ میں ایک دوسرے سے منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ دگرانی قدر والد صاحب رسول اللہ کی پیشانی میں ایک تابندہ ستارے کی طرح آچمکا۔ وہاں سے محترمہ حضرت آمنہ میں منتقل ہو کر نبی آخر الزمان کی صورت میں منصفہ شہود پر جلوہ گر ہو گیا۔ اور اس ظلمت کدہ جہاں کو اپنی تابشوں سے رشک صد مہر و ماہ بنا دیا۔ (عرب کا چاند) شان مصطفیٰ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے نور انیت مصطفوی

کسشن پر شاد شاد

کی ضیا پر پاشی کا تذکرہ اس طرح کرتا ہے :

رُوپ ہے تیرا رتی رتی نور ہے تیرا پتی پتی !
مہر و مہ کو تجھ سے روتی نور ہنا سیاروں کا

(بحوالہ ماہنامہ خاتون پاکستان ص ۳۱۹)

دلورام کوثری

نور محمد کو نور خدا مانتے ہوئے لکھتا ہے۔
خدا کا نور ہے نورِ پیمبر !
خدا کی شان ہے شانِ محمد

(بحوالہ ماہنامہ خاتون پاکستان کراچی ص ۳۲۷)

شکر لال ساقی

ہندو نور محمدی کی برکات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے
ہوئی کا نور نور احمدی سے شرک کی ظلمت
سیاہی سے ندامت کی دلِ کفار کا لاس ہے

(بحوالہ ماہنامہ خاتون پاکستان ص ۳۲۲)

گرونانک سکھوں کے گرونانک نے افضل الرسل، مختار الملک محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی عظمت اور نورا نیت کا تذکرہ اس طرح کیا ہے۔

ہُن ڈٹھا نور محمدی ہُن ڈٹھا نبی رسول !

نانک قدرت ویکھ کے خودی گئی سب بھول

لکھیا وچ کتاب دے اول ایک خدائے دو جانور محمدی جو خاصہ یار کہائے

لکھیا وچ کتاب دے اول ایک خدا دو جانور محمدی جس چا ن کیتا آ

(جہنم ساکھی بالا ص ۳۲)

پروفیسر جی ایس دارا جو کہ بیرسٹر ایٹ لار (ایڈووکیٹ لا بورڈ ہائی کورٹ) ایڈیٹر "انڈیا" لندن جو کہ سکھ ہیں۔ اپنی شہرہ آفاق کتاب "رسول عربی" میں

میں محبوب رب العلامہ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے نور الہی ہونے کا اقرار کس پیارے انداز سے کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

"اسے عرب! کیا ہی عجب ہوں گے تیرے بھاگ جو تو نے نور خدا اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کیا ہی اچھے ہوں گے تیر بخت جو تو نے حبیب خدا کے اپنی آنکھوں درشن کیے۔ (رسول عربی ص ۲۵) ایک دوسرے مقام پر جی ایس دارا سکھ نور محمدی کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ "وہ احمد جس کی آمد کی بشارت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو فرشتہ نے خواب میں دی تھی۔ اب وہ نور مجسم بن کر آنکھوں کے سامنے تھا" (رسول عربی ص ۳۵)

لے وہابیوں اور دیوبندیوں کے معتمد علیہ مولوی سلیمان ندوی جی۔ ایس دارا کی کتاب رسول عربی کے متعلق لکھتے ہیں کہ دارا صاحب نے پیغمبر اسلام کی سوانح عمری بڑی بے نفسی اور بے تعصبی کے رنگ میں لکھی ہے۔ کتاب کے حرف حرف سے عشق و محبت کے آب کو شرکی بوندیں ٹپکتی ہیں۔ میں نے اس کتاب کو شروع سے آخر تک پڑھا اور ایک رماں کتاب کی حیثیت سے اس کو پسند کیا۔ (رسول عربی ص ۹) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

ہندوؤں کے اٹھروید میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ کی بشارات

ہندوؤں کے اٹھروید کے ایک منتر میں سرر کائنات معجز موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ کی آمد آمد اور ان کی عظمت کا تذکرہ ہے۔

اَدَمْ جَنّٰہْ اَبْ اَشْرَتْ مَرَّ اَشْنَسْ اَسْتَوِ شَيْتَہْ کُوْرَمْ شَشْطِیْمْ سَبْہَسْرَہْ نُوْرِیْمْ رَشْمِیْشُوْ اَدُوْمْہے
ترجمہ: اے لوگو یہ (بشارت) احترام سے سنو۔ محمد تعریف کیا جاتے گا۔ ساٹھ ہزار اور نوے
دشمنوں میں اس ہجرت کرنے والے (یا امن پھیلانے والے) کو ہم (حفاظت میں) لیتے ہیں۔
منتر کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔

اَدَمْ : یہ	شَشْطِیْمْ : ساٹھ
جَنّٰہْ : اے لوگو	سَبْہَسْرَہْ : ہزار
اَبْ : احترام سے	چھ : اور
اَشْرَتْ : سنو	نُوْرِیْمْ : نوے
مَرَّ : محمد	رَشْمِیْشُوْ : دشمنوں میں
اَسْتَوِ شَيْتَہْ : تعریف کیا جاتے گا	اَدُوْمْہے : ہم لیتے ہیں یا بچاتے ہیں
کُوْرَمْ : ہجرت کرنے والے یا امن پھیلانے والے	
اِہْ گادوہ پَرَّ جَایِدْہِہْ نُوْمْ اِہْ اَسْتَوَہْ اِہْ پَرَّ وِشاہْ اِہْ سَبْہَسْرَہْ کَشْنُوْ اِچْا پُوْشا نَشِیْدِیْ	
لفظی ترجمہ:	پَرَّ جَایِدْہِہْ نُوْمْ : بڑھوتری کرو۔
اِہْ : یہاں	اِہْ : یہاں
گادوہ : ایسے گایو (قدسی لوگو)	اَسْتَوَہْ : اے گھوڑو (بہادرو)
اِہْ : یہاں پر	اِہْ : یہاں
سَبْہَسْرَہْ کَشْنُوْ : ہزاروں کا خیرات کرنے والا۔	پَرَّ وِشاہْ : اے لوگو (عوام)

نشیدی : بیٹھا ہے ۔

اپنی : ہی

پوشاہ : عزیز نواز

یہاں اے گایو (قدسیو) یہاں اے گھوڑو (جنگجو بہادرو) یہاں اے انسانوں (عام لوگو) ترقی کرو۔ بڑھو یا اس جگہ مال و دولت اور انسان سب کچھ ترقی سے۔ کیونکہ یہاں پر ہزاروں کی خیرات کرنے والا بے نظیر سخی۔ عزیز نواز (محمد) تحت حکومت پر بیٹھا ہے۔

سام وید میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان

سام وید میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ دو پیشگوئیاں درج کی جاتی ہیں :

احمد ہے پتوہ میدھام رنہ پری جگرہ

لفظی ترجمہ :

احمد ہے : احمد نے

رنہ : شریعت

پتوہ : رب سے

میدھام : پُر حکمت

احمد نے اپنے رب سے پُر حکمت شریعت کو حاصل کیا۔

(سام وید پر پانچ ٹھک کا منتر)

سام وید کی اس پیشگوئی میں رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسليم کے متعلق مندرجہ ذیل صدقوں کا ذکر ہے۔

۱۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف احمد موجود ہے۔

۲۔ سام وید چاروں ویدوں میں سے ایک ٹیڈ ہے۔ اور سام وید برہمنوں کے نزدیک باقی ویدوں پر ایک غلص فوقیت رکھتا ہے۔ لفظ سام کے معنی خاموشی، سکوت، نرمی سے کام کرنا، بکھیوں کی بھینٹا ہٹا اور گیت کے ہیں۔

(شعیرا ابوالخیر صلی اللہ علیہ وسلم غفرلہ)

(میشاق النبیین ص ۲۹)

(۲) نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شریعت دیتے جانے کا تذکرہ ہے۔

(۳) شریعت کے ساتھ حکمت بھی ملنے کا اظہار ہے۔

ہندوؤں کے سام وید میں نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آپ کا نام مبارک کا ذکر کر کے تعریف اس طرح کی ہے کہ (۱) وہ ہر مقدس رسم کا مربی۔ رعد والا۔ نہایت تعریف کیا گیا۔ اندر۔ قلعوں کا توڑنے والا۔ جوان۔ عقیل۔ بے انداز قوت کا پیدا کیا گیا (۲) تو نے اسے پتھر رکھنے والے والا کے گایوں سے مالا مال کر کے کو پھاڑا۔ یہ دیوتا دباتے ہوئے تیرے پہلو میں آتے اور خوف سے آزاد ہو کر اُنہوں نے تیری مدد کی (۳) اُنہوں نے دُعا کے مجھوں کے ساتھ اُس اندر کی شان بیان کی۔ جو اپنی قوت سے حکومت کرتا ہے جس کے ہزاروں بلکہ اس سے بھی کہیں کثرت سے عیلتے آتے ہیں۔

(سام وید دوسرا حصہ باب پنجم فصل اول پر پاٹھک ۱۲۵ مترجمہ بالو پیارے لال

صاحب زمیندار بروٹھا مطبوعہ ودیاس گر پریس بروٹھا ضلع علی گڑھ ۱۸۹۷ء)

خواجہ حسن نظامی لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں جو ہندوؤں کے بڑے بڑے اوتار ہوتے ہیں۔ اُنہوں نے بھی آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خبر دی ہے۔

چنانچہ کلہی پوران میں جو ہندوؤں کی معتبر کتاب ہے جس میں کرشن جی کی طرف سے اُن

خبروں کا حال ہے۔ جو آخر زمانہ میں پیش آئیں گی۔ لکھا ہے کہ آخر زمانہ میں ایک اوتار پیدا

ہوگا۔ اُس کی پیدائش شمبل دیپ میں ہوگی۔ شمبل دیپ سے ہمارے ملک کے ہندو سنبل

مراد آباد خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ اوتار وہاں پیدا ہوگا۔ مگر سنسکرت دلعت کی کتابوں میں

شمبل دیپ کے معنی ملک عرب کے ہیں۔ مشہور انگریز سنسکرت دان پروفیسر میکس مولر نے

بھی یہی معنی شمبل دیپ کے لکھے ہیں یعنی اُنہوں نے شمبل دیپ کو عرب لکھا ہے۔

کلہی پوران میں آگے بڑھ کر لکھا ہے کہ اُس اوتار کی ماں کا نام امستی ہوگا۔ امستی

کے معنی امانت دار کے ہیں۔ آنحضرت کی والدہ کا نام آمنہ تھا۔ جس کے معنی امانت دار

کے ہوتے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ اوتار کے باپ کا نام وشنوداس ہوگا۔ وشنوداس کے معنی اللہ

اور داس کے معنی غلام۔ سو آنحضرت کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ عبداللہ کے معنی عربی میں

اللہ کے غلام کے ہیں۔

پھر کلکی پوران میں لکھا ہے کہ یہ اوتار پہلے پہاڑ کے غار میں خدا کی بندگی کرے گا۔ وہاں خدا اس کو سبق دے گا۔ پھر اس کو اپنے گھر والوں سے تکلیف ہوگی اور یہ مجبوراً جدا ہو کر شمالی پہاڑوں میں چلا جائے گا۔ اس اوتار کے چار بھائی ہوں گے۔ جو اس کے دھرم دیوین) کو سارے جہان میں پھیلائیں گے۔ اس اوتار کی ایک بیوی بڑی خوبصورت سُرخ رنگت کی ہوگی۔ ان سب باتوں سے سمجھ میں آ گیا ہو گا۔ کہ پہاڑ کے اندر بندگی سے مراد غارِ حرا ہے اور خدا کا سبق یہی اقرار ہے۔ اور شمالی پہاڑوں میں جانا ہجرت ہے جو مکہ سے مدینہ کو ہوئی اور چار بھائی چاروں اصحاب ہیں جنہوں نے دینِ اسلام کی اشاعت کی۔ اور لال رنگ کی خوبصورت بی بی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

آخر میں سری کرشن جی نے فرمایا ہے۔ اے لوگو! جب اس اوتار کا ظہور ہو تو تم اس کے قدموں میں اپنے سر رکھ دینا کیونکہ نجات اور ہدایت اسی کے پاس سے ملے گی۔
(میلاد نامہ ص ۲۵، ۲۶)

قارئین کرام :- سرورِ عالم، نورِ مجتہم، شفیعِ معظم، محبوبِ ربِّ اکرم، مدنی تا جدار، احمدِ مختار، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی نورانیت کے متعلق اب کسی سلیم العقل، ذی شعور اور صاحبِ عدل و انصاف کو قطعاً کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوگی۔ کیونکہ مندرجہ بالا تمام حوالہ جات سے جو کہ قرآن مجید، فرقانِ حمید کی آیات طینبات اور مفسرینِ عظام کی تفسیرات مبارکہ مستند محدثین کی مستند کتب احادیث سے احادیث شریفہ اور خلفاء راشدین صحابہ کرام، اہلبیت اطہار، ازواجِ مطہرات، تابعین، سلف صالحین، اولیاء کالمین، متفقہ محققین، اور مدققین کے عقائد کو روزِ روشن کی طرح بیان کیا گیا ہے نیز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے منکروں کے اکابرین کی تأییدات اور مبنی و ووں سکھوں کی کتب کے حوالہ جات درج کرنے کے بعد کسی قسم کا شک و شبہ مسلمان کے دل میں نہیں رہتا۔

تخلیق کے لحاظ سے اول

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی فرقاں وہی قرآں وہی لیسین وہی طہا

بشریت کی ابتداء سرکارِ سیدنا آدم علی نبینا علیہ
تخلیق کے لحاظ سے سب سے اول | الصلوٰۃ والسلام سے ہونی مگر سرورِ کائنات، معجز
موجودات، خلاصہ کائنات احمد مجتہد محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق سیدنا
آدم علیہ السلام سے بھی پہلے کی تھی۔ جیسا کہ حضور پر نور نور علی نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا فرمانِ مقدس جلیل المرتبت مفسرین کرام اور محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے اپنی اپنی مستند تفاسیر
اور کتب میں درج فرمایا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
نے فرمانِ خداوندی فرادُ خذنا من النبیین میثاقہم کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔
كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَاخِرُهُمْ
میں پیدائش کے لحاظ سے سب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ
وَالسَّلَامِ سے پہلے پیدا ہوا ہوں اور معبود ہونے
فِي الْبَعْثِ (احادیث المنقاة ص ۷)
(تفسیر ترجمان القرآن ص ۲۵۴ ج ۱۱، معاصد الحسنہ ص ۳۲۶) کے لحاظ سے سب سے آخر میں ہوں۔

تفسیر درمنثور بیوطی ص ۱۸۴ تفسیر ابن جریر ص ۱۵ تفسیر معالم التنزیل ص ۱۹۲ خصائص الکبریٰ ص ۹
دلائل النبوت ص ۱۱ از ابو نعیم۔ جوہر البصار ص ۶۹، الوار المحمدیہ ص ۱ از نبھانی، شفا شریف ص
مواہب اللدنیہ ص ۱۱ از احمد قسطلانی، شرح قصیدہ بردہ شریف للخریوطی ص ۱ آفتاب نبوت ص ۱۱
فرقہ وہابیہ کے محدث اور مشہور مولوی حافظ محمد صاحب آف لکھو کے اپنی مشہور و معروف
تفسیر محمدی میں اس کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اول نام نبی و اگنیا فضل تے شرف و دھایا
جو وچ پیدائش اول حلقیا پچھے و نیا آیا
(تفسیر محمدی ص ۲ منزل پنجم)

قاری محمد طیب دیوبندی لکھتے ہیں کہ آفتاب نبوت (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان صرف نبی ہونا نہیں کہ یہ شان قدیم مشترک کے طور پر ہر نبی میں موجود ہے۔ نیز ان تمام نجوم ہدایت (انبیاء علیہم السلام) سے کمالات نبوت میں محض اضافی طور پر کچھ زاد آیا فائق ہونا بھی نہیں کہ یہ تفضل اور فرق مراتب اور انبیاء میں بھی قائم ہے۔

بَلَدَ الرَّسُولِ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ
یہ رسول ہیں جن کو ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

بلکہ آپ کا اصل امتیازی وصف یہ ہے کہ آپ نور نبوت میں سب انبیاء کے مرتبے، ان کے حق میں مصدر فیض اور ان کے انوار کمال کی اصل ہیں۔ اس لیے اصل میں نبی آپ ہیں اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اصل سے نہیں بلکہ آپ کے فیض سے نبی ہوئے ہیں۔ ان مقدسین سابقین (انبیاء کرام علیہم السلام) باکمال و حقیقت ان کے جوہروں کی صفائی اور شفافی اور استعداد اور ان کی باطنی استعدادوں کا فطری کمال ہے کہ جوں ہی ان کے قلوب صافی اور ارواح ظاہرہ کے سامنے آفتاب نبوت (سرور عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نورانی چہرہ آیا۔ انہوں نے اس کی ساری شعاعیں قبول کر لیں اور خود منور ہو کر دوسروں کو وہ روشنی پہنچانی شروع کر دی۔ پس آپ ان سب حضرات انبیاء کے حق میں مرتبے اور اصل نور ثابت ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے کو نبی الامت ہی نہیں بلکہ نبی الانبیاء بھی فرمایا ہے جیسا کہ روایات حدیث میں مفرح ہے۔ پس جیسے آپ امت کے حق میں نبی امت ہوئے کی وجہ سے مرتبے ہیں۔ ویسے ہی نبیوں کے حق میں وجہ انبیاء ہونے کے مرتبے ہیں۔

حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخشی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آگیا نبی ہو گیا اور اس طرح نور نبوت آپ ہی سے چلا۔ اور آپ ہی پر لوٹ کر ختم ہو گیا اور یہی شان خاتم کی ہوتی ہے۔ کہ اسی سے اس کے وصف خاص کی ابتدا بھی ہوتی ہے۔ اور اسی پر انتہا بھی ہو جاتی ہے۔ اسی لیے ہم آپ کو وصف نبوت کے لحاظ سے صرف نبی ہی نہیں کہیں گے بلکہ خاتم النبیین کہیں گے۔ کہ آپ ہی پر تمام انوار نبوت کی انتہا ہے جس سے آپ منہائے نبوت ہیں۔ آپ ہی سے نبوت چلتی ہے۔ اور

سفر کار آپ ہی پر عود کر آتی ہے پس آفتاب کی تمثیل سے آفتاب نبوت نبوت کا مبدار بھی ثابت ہوتا ہے اور منتہا بھی۔ نبوت میں ادل بھی نکلتا ہے اور آخر بھی۔ فاتح بھی اور خاتم بھی چنانچہ

آپ نے اپنی نبوت کی ادلیت کا ترانہ الفاظ میں اعلان فرمایا کہ

كُنْتُ نَبِيًّا دَاوَمُ بَيْنَ الرُّوحِ میں نبی بن چکا تھا جبکہ آدم ابھی رُوح و جسم کے
وَالْجَسَدِ - درمیان ہی میں تھے۔ یعنی ان کا خمیر ہی کیا جارا

تھا۔ اور ان کی تخلیق مکمل بھی نہیں ہوئی تھی)

جس سے واضح ہے کہ آپ انبیاء کے حق میں بمنزلہ اصل کے ہیں اور انبیاء آپ کی نسبت

بمنزلہ فرع کے ہیں کہ ان کا علم اور خلق آپ کے فیض سے ظہور پذیر ہوا۔

د آفتاب نبوت صلتاً تا صلتاً از قاری طیب دیوبندی)

دیوبندیوں کے حکیم الامت قاری طیب صاحب ہی

ایک دوسرے مقام پر رقم طراز ہیں کہ طبعی طور پر آفتاب

محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

کے سلسلہ میں سب سے پہلے اس کا وجود اور خلقت ہے جس سے اسے اپنے سے متعلقہ مقاصد

کی تکمیل کا موقع ملتا ہے۔ اگر وہ پیدا نہ کیا جاتا تو عالم میں چاندنی اور روشنی کا وجود ہی نہ ہوتا

اور کوئی بھی دنیا کو نہ پہچانتا۔ گویا اس کے آنے کی صورت میں نہ صرف یہی کہ وہ خود ہی پہچانا جاتا

بلکہ دنیا کی کوئی چیز بھی نہ پہچانی جاتی ٹھیک اسی طرح اس روحانی آفتاب (آفتاب نبوت)

کے سلسلہ میں اولاً حضور کی پیدائش ہے اور آپ کا اس ناسوتی عالم میں تشریف لانا ہے۔

اس کو ہم اصطلاحاً ولادت باسعادت یا میلاد شریف کہتے ہیں۔ اگر آپ دنیا میں تشریف

نہ لاتے تو نہ صرف یہی کہ آپ نہ پہچانے جاتے بلکہ عالم کی کوئی چیز بھی اپنی غرض و غایت کے

لحاظ سے نہ پہچانی جاتی۔ محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ (آفتاب نبوت ص ۱۲۴-۱۲۵)

غیر مقلدین و بابی حضرات کے مولوی وحید الزمان کے والد اپنی کتاب مکتب نامہ میں بھی

اس عقیدہ کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

خدا کے ہیں پیارے محمد نبی ہوئے ان کی خاطر سے پیدا سبھی

(حیات وحید الزمان ص ۱۲)

سید الشافعیں، امام الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان جلیل القدر صحابہ کرام
عمر فاروق، عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ آپ سے پوچھا
کیا متی کُنتَ نبیاً آپ کب سے نبی ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

وَآدَمُ مَبْنِیْنِ الرَّوْحِ وَالْجَسَدِ
(مقام الحسنہ للسخاوی ص ۲۲۷، آفتاب نبوت ص ۱۱۱، میں ہی تھے تو میں اس وقت بھی نبی تھا۔

الاحادیث المشافیہ

تفسیر درمنثور ص ۱۸۲، دلائل النبوت بہقی ص ۱۱، ترمذی شریف ص ۲۲، الوفا باحوال المصطفیٰ لابن جوزی

ص ۳۳، عرائس البیان ص ۲۳۸، مدارج النبوت شیخ عبدالحق دہلوی فارسی ص ۳۳، جوہر البحار ص ۱۹۱،

انوار المحمدیہ ص ۱۱۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۱، اللقطاتی زہد قانی شریف ص ۱۱

دیوبندی حضرات کے مستند مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یہ حدیث شریف درج کر کے

لکھتے ہیں کہ ایسے ہی الفاظ میسرہ ضعیفی کی روایت میں بھی آئے ہیں۔ امام احمد نے اور بخاری نے

اپنی تاریخ میں اور ابو نعیم نے علیہ میں اس کو روایت کیا ہے اور حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے۔

(نشر الطیب ص ۱۱۱، مصنف اشرف علی تھانوی مطبوعہ دیوبند)

إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ

النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ الْمُنْجِدُ

فِي طِينَتِهِ۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۳، دلائل النبوت بہقی ص ۱۱، کتاب الوفا ص ۳۴، شرح السنۃ، نشر الطیب ص ۱۱۱)

مستدرک ص ۲۱۸، مقام الحسنہ ص ۲۲۷، اشعۃ اللغات ص ۲۹۹، تفسیر محمدی ص ۱۱۱

سرکار سیدنا آدم علی نبینا علیہ السلام کو جب

اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔ تو ان کی کنیت ابو محمد

حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت

لہ مولوی ثناء اللہ لہر تسری لکھتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرک و بدعت کی تردید میں جماعت المحدثین

کے ہمنوائے۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۲۰، جولائی ۱۹۲۳ء)

مولوی محمود الحسن دیوبندی نے ان کو سراہا افضل و کمال، معدن حسنات و خیرات جیسے معزز العبادت لکھے ہیں (حیاتِ اخرف)

رکھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا یا رب لِمَ كُنَيْتِي اَبَا مُحَمَّدٍ۔ اے میرے رب میری کنیت ابو محمد کیسے ہے۔ تو اللہ کریم جل جلالہ نے فرمایا۔ اے آدم علیہ السلام اَرْفَعُ دَاسَتَكَ اِپنے سر مبارک کو اٹھا کر اوپر دیکھو فَ رَفَعَ رَاسَهُ اِپس اُنہوں نے سر مبارک کو اٹھایا فَ رَاى نُورَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَآدِى الْعَرْشِ تُو اُنہوں نے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش کے پائے مبارک پر دیکھا۔ تو آدم علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا مَا هَذَا النُّورِ يَهْدِي لِي نُوْرًا كَيْسًا تُو اللہ تعالیٰ نے فرمایا هَذَا نُورٌ نَبِيٍّ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ اِيہ میرے نبی کا نور ہے جو تمہاری اولاد سے ہو گا۔ اِسْمُهُ فِي السَّمَآءِ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفِي الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ۔ ان کا اسم مبارک آسمان میں احمد اور زمین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

لَوْلَا مَا خَلَقْتُكَ وَلَا خَلَقْتُ سَمَاءً وَلَا اَرْضًا
اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھ کو پیدا نہ کرتا اور نہ ہی آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرتا۔

دانوار المحمدیہ ص ۸۰ لنبغانی، جواہر البحار ص ۷۷، مواہب اللدنیہ للقسطلانی ص ۹، زرقانی ج ۱ ص ۲۲، مدارج النبوت فارسی ص ۱۲، زرقانی از محمد بن عبدالباقی

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

سرورِ دو عالم شہنشاہِ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي

لے اللہ تعالیٰ نے سرکارِ عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی فَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَبَّ بِكَ فَكُنَيْتُ عَلَيْهِ لَدَالَةَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ فَسَكَنَ۔ البتہ جب میں نے عرش کو پانی پر پیدا فرمایا تو وہ ہلنے لگا تو میں نے اس پر لا اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ لکھ دیا تو وہ ساکن ہو گیا۔

(خصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۱۹، کتاب الوفا ج ۱ ص ۱۱۲، مستدرک ج ۲ ص ۶۱۲، زرقانی شریف ج ۱ ص ۲۲۲)

لے وہابیہ کے سردار مولوی ثناء اللہ لہ قسری نے بھی مخلق اللہ نوری حدیث شریف کو اپنے اخبار میں درج

کیا ہے۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۱۴، اپریل ۱۹۰۹ء، الحدیث امرتسر ص ۵، فروری ۱۹۰۹ء)

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا۔

(تفسیر نیشاپوری ج ۱ ص ۵۵، تفسیر عرائس البیان ج ۱ ص ۲۳۸، تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۵۴، زرقانی شریف ج ۱ ص ۲۱، مدارج النبوت ج ۱ ص ۲، مطالع المسرات ص ۲، بیان المیلاد النبوی لابن جوزی ص ۲، شرح بدأ الامالی ص ۲۵، عطر الوردہ ص ۲، از مولوی ذوالفقار علی دیوبندی، آفتاب نبوت از قاری تلیب ص ۱۹)

(بختمہ اسلامی ص ۲۰)

جو کہ امام العارفین اور حجۃ اللہ للعالمین ہیں۔ فرماتے

حضرت عبدالعزیز ذباغ علیہ الرحمۃ

ہیں۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو شے

اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ تَعَالَى نُورًا

پیدا فرمائی وہ سینہ نامحمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا۔

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(الابریز ص ۲۲۶ مطبوعہ مصر)

کائنات کی اصل اور روح حضور
پُر نور محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ والشمس

اصل کائنات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات

ہیں۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

میں ہی سب سے پہلے عالم وجود میں آیا۔ اس وقت نہ پانی تھا۔ نہ مٹی تھی۔ نہ جسم تھا اور نہ ہی آدم علیہ السلام تھے۔

اَنَا اَوَّلُ مَنْ جَاءَنِي وَجُودِ الْعَالَمِ
وَلَا مَاءَ وَلَا طِينَ وَلَا جِسْمَ وَلَا آدَمَ

(المیلاد النبوی ص ۲۲ از محدث ابن جوزی)

لے محدث ابن جوزی کے متعلق علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے کَانَ مِنَ الْأَعْيَانِ وَفِي الْحَدِيثِ مِنَ الْخُفَاطِ مَا عَلِمْتُ أَنْ أَحَدًا مِنَ الْعُلَمَاءِ صَنَّفَ مَا صَنَّفَ هَذَا الرَّجُلُ۔ آپ علوم قرآن اور تفسیر میں بلند پایہ تھے۔ اور بنی حدیث میں بہت بڑے حافظ تھے۔ ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علماء امت میں کسی کی ہوں (تذکرۃ الحفاظ ص ۳) ولہذا یہ کہ ماہنامہ الاسلام دہلی میں ہے کہ محدث ابن جوزی (علیہ الرحمۃ) چھٹی صدی کے اکابر ایمان میں ایک عظیم دلیل محدث اور خطیب کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ آپ کے دست حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے اور ایک لاکھ تائب ہوئے۔ انہما سلام کے دین رحمت میں آپ کے ہیں۔ (الاسلام ص ۱۳-۱۲ فروری ۱۹۵۶ء)

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ | ایک اور روایت درج فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسلیم سے دریافت کیا گیا کہ عالم وجود میں سب سے پہلے

کون سا وجود پیدا کیا گیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَ مِنْ نُورِي
خَلَقَ جَمِيعَ الْكَائِنَاتِ -

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا
فرمایا اور میرے نور سے پھر ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔

(الميلاد النبوي ص ۲۲، ۲۳)

کیا شان احمدی کاچمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

کوئی پیدا نہ ہوتا عالم ایجاد میں سرور نہ ہوتے سر زمین پر سرور عالم اگر پیدا

علامہ عمر بن احمد خرلوقی علیہ الرحمۃ | تحریر فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ نُورَ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک ہر چیز سے پہلے پیدا فرمایا۔ (عصيدة الشهداء ص ۳۷
از علامہ خرلوقی)

علامہ محمد المہدی الفاسی علیہ الرحمۃ | نے حدیث شریف بیان فرماتی ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ
اللّٰهُ نُورِي وَ مِنْ نُورِي خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ۔

(مطالع المسرات ص ۷۷)

علامہ یوسف نبھانی اور شیخ زادہ قدس سرہما | فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و
التسلیم نے اپنے صحابی حضرت جابر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا۔

هُوَ ذُو نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ خَلَقَهُ ثُمَّ
خَلَقَ مِنْهُ كُلَّ خَيْرٍ وَ خَلَقَ بَعْدَهُ كُلَّ
شَيْءٍ۔

اے جابر! تیرے نبی کا نور اللہ تعالیٰ نے سب
سے پہلے پیدا فرمایا پھر اس سے ہر اچھی چیز پیدا کی
اور پھر اس کے بعد اس سے ہر چیز کو پیدا فرمایا۔

(جواہر البحار فی فضل النبی المختار ص ۷۷ شرح قصیدہ بردہ از شیخ زادہ ص ۹۵-۹۹)

نبی مکرم، شفیع معظم، خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جلیل القدر اور پیارے صحابی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اپنی اولیت کا ذکر خیر اس انداز سے فرمایا ہے کہ جس سے ہر سلیم الفطرت انسان کے تمام شکوک و شبہات جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولیت سے متعلق ہوں دور ہو جاتے ہیں۔ اس حدیث شریف کو دیگر محدثین کے علاوہ اُس اذالمحدثین عبدالرزاق علیہ الرحمۃ جو کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ کے اساتذہ میں سے ہیں نے بھی اپنی تصنیف میں درج فرمایا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ !
أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ
تَعَالَى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ
اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے کیا شے
کو پیدا فرمایا۔ اس کے متعلق مجھے ارشاد فرمائیں۔

تو آپ نے فرمایا اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورًا
نَبِيِّكَ مِنْ نُورِهِ فَجَعَلَ ذَلِكَ النُّورَ
يَدُورًا بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى
وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَلَا
قَلَمٌ وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ وَلَا مَلَكٌ وَلَا
سَّمَاءٌ وَلَا أَرْضٌ وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ
وَلَا جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ۔
بے شک اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے
تیرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو
سے پیدا فرمایا اور وہ نور قدرت الہی سے جہاں
مشیت خداوندی تھی دورہ کرتا رہا جب کہ درجہ قلم
جنت، دوزخ، فرشتے، آسمان، زمین، سورج
چاند، جن اور انسان کچھ بھی نہ تھے۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کرنا چاہا۔

فَسَمَّ ذَلِكَ النُّورَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ
فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ الْقَلَمَ وَمِنَ
الثَّانِيِ اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّالِثِ الْعَرْشَ۔
تو اس نور کے چار حصے کئے پہلے حصہ سے قلم اور
دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش
بنایا۔
پھر اس چوتھے حصے کے چار حصے کئے
فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ حَمَلَةَ الْعَرْشِ

پس پہلے سے عرش کو اٹھانے والے فرشتے اور

دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے باقی ملائکہ کو
پیدا کیا

وَمِنَ الثَّانِي الْكُرْسِيِّ وَمِنَ الثَّلَاثِ
بَاقِيَ الْمَلَائِكَةِ.

پھر اس کے چوتھے حصے سے چار حصے کیے۔

پس پہلے سے آسمان اور دوسرے سے زمین اور
تیسرے حصے سے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا۔

فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ السَّمَوَاتِ وَمِنَ
الثَّانِي الْأَرْضَيْنِ وَمِنَ الثَّلَاثِ الْجَنَّةَ
وَالنَّارَ.

پھر اس کے چوتھے حصے کے چار حصے کیے

پس پہلے سے مومنوں کی آنکھوں کا نور دوسرے
سے ان کے دنوں کا نور جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی
معرفت حاصل کرتے ہیں تیسرے حصے سے ان کے
اس و محبت کا نور اور وہ توحید ہے لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ
محمد رسولُ اللهِ صلی اللهُ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ نُورَ أَبْصَارِ الْمُؤْمِنِينَ
وَمِنَ الثَّانِي نُورَ قُلُوبِهِمْ وَهِيَ
الْمَعْرِفَةُ بِاللَّهِ تَعَالَى وَمِنَ الثَّلَاثِ
نُورَ أَنْسِبِهِمْ وَهُوَ التَّوْحِيدُ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ.

تیسری تفسیر

۱۔ مصنف عبدالرزاق، فتاویٰ مدنیہ ص ۱۷۱، ابن حجر مکی، موابیب اللدنیہ ص ۲۶۹، زرقانی شریف ص ۲۶۹،
انوار المحمدیہ ص ۱، عصیدۃ الشہدہ ص ۱، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۸، اربع القوت ص ۲۰۹، مطالع المسرور ص ۱۱۱
نبی کے نور سے سب کچھ جو ازیر و زبر پیدا
موجود ہے۔ در دین سے وجود ملک ہستی ہے
کبیں جن و بشر پیدا کبیں شمس و قمر پیدا
محمد سے ہوئے پھر و برادر خشک و تر پیدا
مندرجہ بالا حدیث شریف لکھ کر واضح الفاظ

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کا فیصلہ

میں کہتے ہیں کہ اس حدیث سے نور محمدی کا
اول الخلق ہونا اذیت حقیقیہ ثابت ہوا۔ کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اولیت کا حکم
کیا ہے، ان اشیاء کا نور محمدی سے پہلے ہونا اس حدیث میں منسوس ہے۔ (نشر الطیب ص ۱۰۰ مطبوعہ دیوبند)

۱۔ مولانا محمد امجد علی تھانوی شکر و بدعت کی تردید میں جماعت اہل حدیث
کی میزبان تھے۔ روزنامہ اہل حدیث امرتسر ص ۱۰، ۲۰ جون ۱۹۳۳ء

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

اپنے قصیدہ میں اسی لیے لکھا ہے۔

وَقَدْ كَانَ نُورُ اللَّهِ فِيْنَا لَمْ يَهْتَدِ وَتَمَّصَا مَوْلَى مِيْرٍ عَلَى كُلِّ نَاكِبٍ

(قصیدہ الطیب انعم ص ۱۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
اپنی شہرہ آفاق کتاب مدارج النبوت شریف میں
تشریح فرماتے ہیں۔

ہاں کہ اول واسطہ سد در کائنات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی اللہ علیہ وسلم
چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اَدْنُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَ سَائِرُ مَخْلُوقَاتِ عَلَوِي وَ سَائِرُ اِزَالِ نُورِ
ازال جو ہر پاک پیدا شدہ از ارواح و اشباح و عرش و کرسی و لوح و قلم و بہشت و دوزخ و
فلک و فلک و انس و جن و آسمان و زمین و بحار و جبال و اشجار و سائر مخلوقات و در کیفیت صدر این
کثرت ازال و وحدت در روز و ظہور مخلوقات ازال جوہر عبارات و تغیرات غریب آورده اند۔

ترجمہ: یہ ایک دائمی اور ابدی حقیقت ہے کہ اذن مخلوقات اور ماری کائنات کا ذریعہ اور تخلیق عالم
و آدم علیہ السلام کا واسطہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ صحیح حدیث شریف میں آیا ہے۔
کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے جیسا کہ کلمات علوی و سفلی آپ
ہی سے نور سے ہیں۔ آپ کے جوہر پاک سے ارواح و اشباح، عرش و کرسی، لوح، قلم، جنت،
دوزخ، فلک، فلک، انسان، جنات، آسمان، زمین، سمندر، پہاڑ، درخت اور تمام مخلوقات عالم
ظہور فرمیں۔ اور با اعتبار کیفیت تمام کثرتوں کا سدّی اسی وحدت سے ہے اور اسی جوہر پاک سے

نہ غیر متدین سے تمد عالم ابراہیم پیر یا کوئی نقطہ از میں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے، نجد ماجزہ ابراہیم پیر کو
جو داخل اور خدمت علم حدیث اور صاحب کمالات ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے اس حقیقت سے آپ کی کئی ایک
نمایندہ سے پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا ہوں (آئینہ اہل حدیث ص ۱۲۹) و دیگر تلامذہ
کے بید موری تھے۔ سب موری کے اخبار تھے۔ ان میں شیخ ابوسیدنا ام المصطفیٰ و ام المومنین سلامہ و عبدالحق دہلوی و دیگر
اہل حق تھے۔ انہوں نے ۱۱ شہادت دی کہ وہ ۱۱ جولائی ۱۱۱۱ھ

ساری مخلوقات کا ظہور و بروز ہے۔ (مدارج النبوت ص ۱ جلد ۲)
اسی مضمون کو اپنے قصیدہ طیب الغرانی مدح سید الانبیاء
علامہ یوسف نجفانی علیہ الرحمۃ میں نظماً بیان کیا ہے۔

وَهُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ أَصْلُ الْبَرَابِيَا
هُوَ فَرْدٌ بِاللَّهِ وَالْكَلُّ مِنْهُ
مِنْهُ عَرْشٌ وَمِنْهُ فَرْشٌ وَمِنْهُ
مِنْهُ كُلُّ الْأَفْلَاكِ كَانَتْ وَمَا دَا
حَيْثُ لَا آدَمُ وَلَا حَوَاءُ
لَيْسَ ثَانٍ هُنَا وَلَيْسَ ثِنَاءُ
قَلَمٌ كَاتِبٌ وَلَا وَحٌّ وَمَاءُ
رَتُّ بِهِ وَالذَّوَاتُ وَالْأَسْمَاءُ

(طیب الغرانی مدح سید الانبیاء مطبوعہ مصر)

اس لیے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین و ملت نور اللہ مرقدہ نے نذرانہ
عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکال تمہارے لیے
چنیں و چنناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے
فرشتے خدام رسول حشم تمام اُمم عن سلام کرم
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لیے

جن کے اکابرین دیوبندیہ و نجدیہ وہابیہ بھی عارفِ ربانی
حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ عالمِ حقانی کے علاوہ مجدد الف ثانی تسلیم کرتے ہیں۔

لے مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے صراطِ مستقیم فارسی ۳۲ پر امام ربانی، قیومِ زمانی جیسے معزز القاب حضرت شیخ احمد
سرہندی مجدد الف ثانی کو لکھ کر اولیاءِ عظام میں شمار کیا ہے۔

ملکِ حسن علی بامعنی لکھتے ہیں کہ ایسے پُر آشوب دور اور پُر فتن عہد میں فاروقی خاندان کا ایک پاک باطن شرف نگاہ

عالمِ ربانی اپنے وقت کا سب سے بڑا صوفی حلقہِ علم میں جید عالم (مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی) اسلامی توحید

کو قرآن حکیم کی آیات اور احادیث نبویہ سے مدلل بیان کرتا ہے۔ تمام بدعات، منکرات اور الحاد و لادنییت کی جڑ

پر ضرب لگاتا ہے۔ وہ نہایت واضح، بیخ و بن اور دلچسپ بیان اور دلآویز طریقہ تالیف کے ساتھ اپنے دوستوں میں

اپنے مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں۔ بائیدانت کہ خلق محمدی در زنگ خلج سائر افراد انسانی نیست بلکہ خلق بیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باوجود نشار عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشتہ کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام خلقت من نور اللہ و دیگران را این دولت میسر شدہ است۔

ترجمہ: جاننا چاہیے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں تھی۔ بلکہ جہان کے تمام افراد میں سے کسی فرد کے ساتھ آپ کی پیدائش اور آپ کا وجود نور مناسبت و مشابہت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باوجود جسم عنصری رکھنے کے نور حق تعالیٰ سے پیدا ہوئے ہیں۔ جب کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور دوسرے کسی کو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی۔ (مکتوبات شریف ص ۱۹۱ مکتوب ۳۱ دفتر سوم)

دیوبندیوں کے مفسر مولوی اشرف علی تھانوی **من نورہ کا مطلب** معنی کی وضاحت حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے اس طرح کرتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ نے) نبی کا نور اپنے نور سے نہ بایں معنی کہ نور الہی اس کا مادہ

اور طالبان حق کو دین فطرت و اسلام کی ٹھوس اور صحیح تعلیمات کی دعوت دیتا ہے۔ (تعلیمات مجددیہ ص ۱۸۰) حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی پرواز بہت بلند ہے۔ وہ اشاروں اور کلمات میں بڑے بڑے عالی مضامین کو سمجھا دیتے تھے (تعلیمات مجددیہ ص ۶۵) اسی کتاب میں ایک مقام پر یہ لکھتے ہیں کہ اگر اہل اسلام انصاف سے کام لے کر شیخ مجدد کی تعلیمات کو آویزہ گوش بنائیں تو مسلمانوں کی بہت سی تمنیاں دور ہو سکتی ہیں۔ اور بہت سے خانہ بر انداز جھگڑے نمٹائے جا سکتے ہیں۔ (تعلیمات مجددیہ ص ۱۲)

۱۰۰ اعظم حضرت عظیم البرکت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ من نورہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ عین ذات الہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ ذات الہی ذات رسالت کے لیے مادہ ہے جیسے انسان مٹی سے پیدا ہوا۔ یا عیاد باللہ ذات الہی کا کوئی حصہ یا علی ذات نبی ہو گیا۔ اللہ عزوجل جیسے اور بڑے اور کسی کے ساتھ متحد ہو جانے یا کسی شے میں حلول فرمانے سے پاک اور منزہ ہے۔ (سلاۃ الصفا فی نور المصطفیٰ ص ۱۲)

تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے پیدا کیا۔ (نشر الطیب ص ۵ مطبوعہ دیوبند)
حضرت نور محمد علی نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
آدم علیہ السلام سے چودہ ہزار سال پہلے | ایک حدیث شریف جس میں احمد مختار صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے اپنی تخلیق کی مدت کے متعلق بھی فرمایا ہے دیگر
محدثین نظام علیہم الرحمۃ کے علاوہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی نشر الطیب میں نقل کی
ہے درج کرتا ہوں۔

حضرت علی بن الحسین (یعنی امام زین العابدین) سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ حضرت
امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ ان کے جد امجد علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا مولائے
کل کائنات کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُنْتُ نُورًا بَيْنَ
يَدَي رَجِي قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ میں آدم علیہ السلام کے پیدا
ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا۔

(انوار المحمدیہ للنجاشی ص ۱، سیرت حلبیہ ص ۱۹، زرقانی ص ۱۹، جواہر البحار ص ۱۶، نشر الطیب ص ۱)

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی اس حدیث شریف
کو درج کر کے اپنے عقیدہ تمند دیوبندیوں اور ذہابوں کو

اشرف علی تھانوی کا عقیدہ

تلقین کرتے ہیں کہ اس عدد (چودہ ہزار برس) میں کم کی نفی ہے۔ زیادتی کی نفی نہیں پس اگر
زیادتی کی روایت نظر پڑے شبہ نہ کیا جاوے۔ (نشر الطیب ص ۱ مطبوعہ دیوبند)

فاظریضہ: فقیر اب ایک روایت درج کرتا ہے جس سے میرے آقا و مولیٰ احمد مختار
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کا چودہ ہزار برس سے بھی پہلے موجود ہونا ثابت ہے۔

مدنی تابعدار حبیب کردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور و معروف
صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سرور

جبریل امین کی عمر

کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین سے پوچھا کَمْ عَمَّرْتَنِي مِنَ السَّنِينَ
تہا رہی عمر کتنے سال ہے تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا میں بہت زیادہ تفصیل سے
اپنی عمر کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ البتہ اتنا جانتا ہوں کہ چوتھے حجاب میں ایک ستارہ تھا۔

يَطْلَعُ فِي كُلِّ سَبْعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ
مَرَّةً رَأَيْتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ مَرَّةً
وَهُ سِتَارُهُ بِرِشْرٍ بَزَارِ سَالٍ كَيْ بَعْدَ اِيَكِ مَرْتَبَةٍ
طَلُوعُ هُوَ تَا تَا اُو رِي فِي نِي اِس سِتَارُهُ كُو بِهْتَرِ بَزَارِ
مَرْتَبَةٍ طَلُوعُ هُو تُو وَيَكْهَ اِي.

يَسُنُ كَرِ حَضُورِ پُر تُو رِ عَلِيهِ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّحِيَّاتِ وَالتَّسْلِيْمَاتِ نِي فَرِيَا اِي.

وَعِيْذَةُ رَبِّي جَلَّتْ جَلَالُهُ اَنَا
ذَالِكُ الْكُوْكُوبِ -
مَجْهِي اِي پِنِي رُبِّ كَرِيْمِ عَلِي بِلَالَةَ كِي عَزِيْتِ كِي
قَسْمُ هِي كُو وَهُ سِتَارُهُ فِي هِي تَا.

(سیرتِ علیہ ص ۹۴، جو ابر الہجار ص ۶۶، تاریخ کبیر از امام بخاری، تفسیر روح البیان ص ۹۴)

مُحَمَّدٌ سِرُّ وَحْدَتِ هِي رَمَزِ اِس كِي حَسْبِ اِي جَانِي
شَرِيعَتِ فِي تُو بِنْدِهِ هِي حَقِيْقَتِ فِي خُدا جَانِي

مدنی تاجدار کی حقیقت بشر نہیں
مَنْدَرَجِبُ بِالَا سْتَنْدَرُ اِيَا تِ سِيْمُو سِي اِظْهَرِ فِي اَشْمُسِ
هِي كَرِ نَبِيِّ كَرِيْمِ رُوْفِ وَرِ حَنِيمِ عَلِيهِ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيْمِ
كِي ذَاتِ وَالاَصْحَاتِ سَيِدِنَا اَدَمِ عَلِيهِ السَّلَامِ سِي بُتِ پِهْلِي كِي هِي - لَبْنُ اِي اِي كِي حَقِيْقَتِ
بَشَرِ نِي كِيُو كُو بَشَرِيَّتِ كِي اِبْتِدَا رِ سِرْ كَارِ اَدَمِ عَلِيهِ السَّلَامِ سِي هُو تُو هِي - اِسْ كِي لِي اِي اِي كُو
اَبُو اَلْبَشَرِ كِي تُو هِي -

وسيلة مصطفیٰ سے لغزش معاف
رَحْمَتِ عَالَمِيَا فِي مُحَمَّدِ مِصْطَفِيٍّ عَلِيهِ السَّلَامِ وَالتَّحِيَّاتِ
كِي وَسِيْلَةُ سِي سِرْ كَارِ سَيِدِنَا اَدَمِ عَلِيهِ السَّلَامِ
كِي لَغْزِشِ اَللّٰهِ كَرِيْمِ نِي مَعَاْفِ فَرِيَا اِي - اِسِي رُوَايَتِ كُو مُعْجِزِيْنِ كِي اِيَكِ جَمَاعَتِ نِي اِي نِي كُتُبِ فِي
وَرَجِ فَرِيَا اِي هِي - حَضْرَتِ سَيِدِنَا اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنِ عَمْرُو قُو رَضِي اَللّٰهُ تَعَالَى اَعْنَهُ سِي مَرُوِي هِي كُو
رِسُوْلِ پَاكِ صَلَّى اَللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي فَرِيَا اِي - جِبِ حَضْرَتِ اَدَمِ عَلِيهِ السَّلَامِ سِي لَغْزِشِ سِرْزِدِ
هُو تُو اُو هِنُوْلِ نِي عَرْضِ كِيَا يَارَبِّ يَحَقِّقْ مُتَّحِدٍ لَمَّا عَقَرْتِ لِي اِي مِي رِي پُر وُكُوَارِ
مُحَمَّدِ مِصْطَفِيٍّ صَلَّى اَللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي وَاسِطِي اُو رِ وَسِيْلَةُ سِي مَجْهِي مَعَاْفِ فَرِيَا اِي تُو اَللّٰهُ
تَعَالَى نِي فَرِيَا اِي كِيْفَ عَرَفْتِ مُتَّحِدًا اِي اِي اَدَمِ عَلِيهِ السَّلَامِ تُو نِي حَضْرَتِ مُحَمَّدِ صَلَّى اَللّٰهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُو كِي سِي پِيَا نَا؟ تُو اَدَمِ عَلِيهِ السَّلَامِ نِي عَرْضِ كِيَا اِنَّا لَمَّا خَلَقْتَنِي

بَدَاكَ وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ رَفَعْتَ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ
مَكْتُوبًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَعَلِمْتُ أَنَّكَ لَمْ تُضِفْ إِلَى اسْمِكَ
إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ. اے رب تعالیٰ جب تو نے مجھ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا
فرمایا اور مجھ میں رُوح پھونکی تو میں نے اپنے سر کو اٹھا کر اوپر دیکھا تو عرش کے ستونوں پر لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لکھا ہوا دیکھا۔ پس اس سے میں نے جان لیا کہ جس بستی کا نام تو نے اپنے
اسم شریف کے ساتھ ملا کر لکھا ہے۔ وہ تمام مخلوق سے بڑھ کر تجھ کو محبوب ہے۔ تو اللہ کریم نے فرمایا
اے آدم علیہ السلام تو نے سچ کہا قَدْ خَفَضْتُ لَكَ بَعْثُكَ فِي شَيْءٍ لَمْ يَكُنْ يَشْكُ فِيهَا نَفْسٌ مِنْ تِبْرَةِ عَرْشِ مَعَاذِ
فِرَادَى - لَوْلَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ. اگر محمد مجھے علیہ التحیۃ والثناء کی ذات نہ ہوتی تو میں تجھے پیدا ہی
نہ فرماتا۔

(خصائص الکبریٰ للسید طوسی ص ۱۱، الوفا باحوال المسطفی ص ۱۲، لابن جوزی - بیان المیلاد النبوی
طبرانی شریف ص ۸۲، ۸۳، مستدرک ص ۶۱، ابن عساکر ص ۳۵۶، شواہد الحق للنجاشی ص ۱۲، انوار المحمدیہ
ص ۱۰۹، زرقانی شریف ص ۶۲، مواہب اللدنیہ ص ۱۲، تفسیر عزیزی ص ۱۸۳، افضل الصلوات ص ۱۱)
امام الائمہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم علیہ الرحمۃ اسی لیے اپنے قصیدہ مبارک میں بارگاہ
مصطفوی میں عرض کرتے ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي لَمَّا سَأَلْتُكَ مِنْ ذَلِيلَةٍ بِكَ فَازَ وَهُوَ أَبَاكَ
آپ وہ ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب آپ کا تو تل بکڑا۔ تو وہ اپنی مراد کو پہنچ گئے حالانکہ
وہ بظاہر آپ کے باپ ہیں۔

علامہ عبدالرحمن جامی قدس سرہ السامی بھی اپنے انداز میں لکھتے ہیں۔

اگر نام محمد درانیاورد کے شفیع آدم!
نہ آدم یا فتنے توبہ نہ نوح از غرق بچیت!

مولوی اشرف علی تھانوی | نے ایک روایت نقل کی ہے کہ حاکم نے اپنے صحیح میں روایت
کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
نام مبارک عرش پر لکھا دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا اگر محمد نہ ہوتے تو میں

تم کو پیدا نہ کرتا۔
نشر الطیب ص ۱۸، مطبوعہ دیوبند

لو لاک لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ | حدیث قدسی ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں دُنیا کو پیدا نہ فرماتا۔ اس حدیث

شریف کو عظیم المرتبت محدثین کرام علیہم الرحمۃ کے علاوہ دیوبندیوں کے نہایت ہی مستند مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے بھی اپنی شہرہ آفاق کتاب عطر الوردہ میں درج کیا ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ آپ ہی باعثِ ایجادِ خلق ہیں کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِيْ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى مُخَاطَبًا لِآدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْلَا مَا خَلَقْتُكَ وَوَرَدَ اَيْضًا لَوْلَا لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔
(عطر الوردہ ص ۲۱ دیوبند)

مولوی ذوالفقار علی صاحب ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ اگر وہ (حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو دُنیا خود عدم سے وجود کی طرف نہ آتی۔ اور موجود نہ ہوتی۔ خلاصہ یہ ہے کہ خود دُنیا کا وجود ان (رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کے طفیل سے ہے۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار!

گر وہ نہ ہوں عالم نہ ہو گر وہ نہ تھے عالم نہ تھا

شیخ الامام قدوة الانام شیخ شرف الدین بوسیری علیہ الرحمۃ نے اسی لیے عرض کیا ہے۔

وَکَيْفَ تَدْعُوْا اِلَى الدُّنْيَا ضُرٌّ وَّوَرَّةٌ مِّنْ

لَوْلَا لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

(تصیہ بردہ شریف)

حضرت علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔ اور کیونکر دُنیا کی

طرف ضرورتیں ایسے نفسِ زکی کو بلا سکتی ہیں۔ کہ اگر وہ نہ ہوتے اور دُنیا میں جلوہ افروزی نہ فرماتے

تو دُنیا عدم سے منصفہ شہود پر ظاہر نہ ہوتی۔

محمد کی جلوہ نمائی نہ ہوتی تو دارین میں روشنائی نہ ہوتی

(طیب الوردہ ص ۱۹)

مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے مکتوبات شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ **لَوْلَا لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ**

پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات نے اس عالم دنیا میں ظہور نہ فرمانا ہوتا۔ تو اللہ سبحانہ الخلق ولما اظہر الربوبیۃ۔ اگر حضور سجانہ مخلوق کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اور نہ ہی اپنی ربوبیت کا اظہار فرماتا۔ (مکتوبات شریف ص ۱۸۶ نمبر ۱) جو کہ طائفہ دیوبندیہ کے جید عالم اور مدرسہ دیوبند کے چشم و چراغ مولوی ذوالفقار علی دیوبندی ہیں نے بھی حدیث قدسی اس طرح درج کی ہے۔

لَوْلَا لَمَّا خَلَقْتَ الْاَفْلَاكَ وَ لَوْلَا لَمَّا اَظْهَرْتَ الرَّبُّوبِيَّةَ یعنی اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا ہی نہ فرماتا اور اگر آپ نہ ہوتے (عطر الوردہ ص ۱ مطبوعہ دیوبند) تو میں اپنی ربوبیت کا ہی اظہار نہ فرماتا۔

گراں و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے ایک روایت درج فرمائی کہ **رَسُولِ اعْظَمَ صَلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كاصدقته** ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوبات شریف کے متعلق ذرا پیچھے تہہ جان بھفت روزہ تنظیم اہل حدیث جس کے سرپرست مولوی حافظ عبدالقادر دہلوی تھے میں صراحت ہے کہ حضرت مجدد (علیہ الرحمۃ) نے اپنے مکتوبات میں توحید و سنت کی ترغیب اور شرک و بدعت کی تہذیب اور اہل انکار و بدعتیہ کی جین عذابی سے نشان دہی فرمائی ہے یہ اپنی کا حصہ ہے۔ اور ایمان اور اعتقاد کی سلامتی کے لیے سچا کرام اور علمائے سلف کے قتالی کا سہری اصول پیش فرمایا ہے۔ یہ ہر قسم کے الحاد اور گمراہی کی شناخت کے لیے نایاب بھی ہے اور اس سے بچنے کے لیے تریاق بھی ہے۔ (بھفت روزہ تنظیم اہل حدیث ص ۱۲ نومبر ۱۹۵۹ء) بھفت روزہ الاعتصام جس کے سرپرست داؤد غزنوی تھے میں ہے کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں علوم و معارف اور تہذیب و ادب کے خزانے پنہاں ہیں (بھفت روزہ الاعتصام ص ۱۲ جنوری ۱۹۵۹ء) مولوی اسماعیل صاحب آف گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ مکتوبات علم و حکمت کا آئینہ مندس ذخیرہ ہے جس کا نظیر مآثرین کی تاریخ میں نہیں مل سکتی (تعلیمات مجددیہ ص ۱۲)

فرمایا اے آدم علیہ السلام مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم۔

لو لَشَفَعْتِ الْيُنَّابِ مُحَمَّدٍ فِي أَهْلِ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَشَفَعْنَاكَ .
اگر تم جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات
ابراہیم کے وسیع جلیلہ سے تمام آسمان اور زمین
دلوں کی شفاعت کی التجا کرتے تو ہم تب بھی تمہاری
شفاعت کو شرف قبولیت بخشتے

ربیان المیلاد النبوی لابن جوزی ص ۱۸، مواہب اللدنیہ ص ۲۰۲، زرقانی شریف ص ۶۲، انوار المحمدیہ ص ۹
سرکارِ سیدنا آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور محمدی جلوہ گر تھا۔ جس کا
پیشانی آدم میں نور محمدی | تذکرہ محدثین کے علاوہ امام المفسرین فخر الدین انزی رحمۃ اللہ الباری
نے اس طرح تذکرہ فرمایا ہے۔

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ أُمِرُوا بِالسُّجُودِ
لِآدَمَ لِأَجْلِ أَنْ نُورَ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي وَجْهِهِ آدَمَ
بے شک جو ملائکہ کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ
کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ وہ اس وجہ سے تھا کہ ان کی
پیشانی مبارک میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا نور مبارک تھا۔

تفسیر کبیر ص ۱۸، جواہر البحار ص ۱۸، حصیة الشہدہ ص ۱۸، شرح قصیدہ از شیخ زادہ ص ۱۸

زبانِ حال سے کہتے تھے آدم !

جنہیں سجدہ ہوا وہ میں نہیں ہوں !

علامہ ابوالحسن احمد بن عبد البکری علیہ الرحمۃ نور محمدی جو کہ پیشانی محمدی میں
نور محمدی کی تابانی | موجزن تھا۔ اس کی نورانیت اور تابانی کا حال درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں

كَانَ نُورُ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَرَى فِي وَجْهِهِ آدَمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ مِثْلَ نُورِ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ
فِي حَالِ كَوْنِهَا فِي قُبَّةِ الْقَلْبِ وَكَنُورِ
القَمَرِ الْمُضِيِّ إِذَا تَجَلَّى فِي حَالِ تَعَا
سیدنا آدم علیہ السلام کے چہرہ مبارک پر جو نور
قبتہ الفلک پر سورج کی طرح اور آسمان کے درمیان
چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ وہ ہمارے نبی کریم
علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نور تھا۔ بیشک
اسی نور مبارک سے ہی آسمان اور اس کے

وَسَطَ السَّمَاءِ وَقَدْ نَارَتْ مِنْ نُورِهِ
السَّلَوَاتُ وَالسَّرَارِقَاتُ وَالْعَرَشُ
وَالْكُرْسِيُّ۔ (الانوار ومصباح السرور والافکار ص ۶ مطبوعہ بیروت)

پاتے۔ عرش اور کرسی منور تھے۔

نور محمدی کی تسبیح کی آواز |
اللہ مرقد ہماروایت درج فرماتے ہیں۔

رأس المحدثین ابن جوزی اور علامہ ابو الحسن احمد البکری نور

نور محمدی کی تسبیح کی آواز

لَمَّا خَلَقَ آدَمَ أَوْدَعَ فِي ذَلِكَ النُّورِ
فِي صَلْبِهِ فَسَمِعَ فِي ظَهْرِهِ نَسِيثًا
كَنَسِيثِ الطَّيْرِ۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو
پیدا فرمایا تو اس نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ
والسلام کو ان کی پشت مبارک میں ودیعت کیا۔

تو انہوں نے اپنی پشت مبارک میں پرندوں کے چھپانے کے مثل آواز سنی۔ تو حضرت آدم
علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یہ کیسی آواز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

هَذَا تَسْبِيحُ خَاتِمِ الْأَنْبِيَاءِ الَّذِي
أُخْرِجُهُ مِنْ ظَهْرِكَ وَأُودِعُهُ
فِي الْأَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ وَالْأَحْسَنَةِ
الزَّاهِرَةِ۔

یہ اس خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح کی
آواز مبارک ہے جو تمہاری پشت سے ظاہر
ہوگا اور میں اُسے پاک پشتوں اور پاک رگوں
میں ودیعت رکھوں گا۔

ربیان المیلاد والنوی ضاء الانوار ومصباح السرور والافکار ص ۵

تیری پشت میں نور رسالت پناہ ہے
سراج انبیاء کا حبیب اللہ ہے

کنڈھوں کے درمیان نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم |
ایک روایت درج فرماتے ہیں کہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔
بَيْنَ كَتْفَيْ آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللَّهِ خَاتِمُ النَّبِيِّينَ۔

حضرت آدم علیہ السلام کے کنڈھوں کے درمیان
محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

(خصائص کبرائے ص ۱۹ مطبوعہ مکہ مکرمہ)

حضرت حوا کی پیدائش | شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا آدم علیہ السلام کو جنت میں داخل فرمایا گیا تو انہوں نے اپنی جنسی رفیق کی خواہش کا اظہار کیا کہ جس سے محبت کریں اور ذکر الہی میں باطنی سکون و قرار پکڑیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر نیند غالب کر دی۔ در اس خواب از آن خواباں ضلع یسری حوا آفرید اور اس خواب کی حالت میں ہی ان کی بائیں پسلی سے حضرت حوا علیہ السلام کو پیدا کر دیا۔ ان کا نام حوا اس لئے رکھا گیا کہ وہ حسی یعنی زندہ سے پیدا کی گئی ہیں۔

(مدارج النبوت ج ۲)

حضرت حوا کا مہر | شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ اور دیگر محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جب حضرت حوا علیہا السلام کے قریب

سیدنا آدم علیہ السلام نے ہونا چاہا تو حضرت حوا نے ان سے مہر طلب کیا۔ آدم علیہ السلام نے دعا کی کہ اے رب! میں ان کو مہر کیا چیز دوں؟ تو ارشاد ہوا۔ اے آدم! میرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر بیس مرتبہ درود شریف بھیجو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

(نشر الطیب ص ۱۰۰ از اشرف علی تھانوی۔ سلوة الاخران لابن جوزی، خصائص الکبریٰ ص ۱۰۰)

مدارج النبوت فارسی ج ۲، بیان المیلاد النبوی ص ۱۹۰

مواہب اللدنیہ ص ۱۰۰، ذرقاتی شریف ص ۲۳، انوار المحمدیہ ص ۱۰۰

کرامت محمدی | سیدنا آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت حوا سے جب عقد ہو گیا تو حضرت حوا علیہا السلام حضرت شیت علیہا السلام حاملہ ہوئیں

اور نور محمدی ان کے رحم صدق میں منتقل ہو گیا۔ محدث ابن جوزی۔ علامہ قسطلانی، علامہ ذرقانی، اور علامہ یوسف بھانی رحمۃ اللہ علیہم نے روایت درج کی ہے۔

جب حضرت حوا علیہا السلام اپنے فرزند حضرت

شیت علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو وہ نور

محمدی صلب آدم علیہ السلام سے بطن حوا میں

منتقل ہو گیا۔ حالانکہ اس سے پہلے ان سے دو

فَلَمَّا حَمَلَتْ حَوًّا بِشِيثٍ اِنْتَقَلَ

عَنْ اَدَمَ اِلَى حَوَّا وَعَوَّ وَكَانَتْ تَلِدُ

فِي كُلِّ بَطْنٍ هَلْدَيْنِ الْاَشْيَاءِ

فَاِنْهَا وَهَلْدَيْنِ وَتَلِدُ كَرَامَةَ مُحَمَّدٍ

سَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کتاب الوفا ج ۲، انوار المحمدیہ ص ۱۰۱

اللہم صل علیہ المیلاد النبوی ص ۱

بچے ایک ساتھ تولد ہوتے تھے مگر شیث
علیہ السلام ان سے اکیلے پیدا ہوئے۔ یہ حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور کرامت
کی وجہ سے تھا۔

حضرت خوا کو ملائکہ کی مبارک

جب سرکارِ نبی بنا خوا علیہا السلام حضرت شیث
علیہ السلام حاملہ ہوئیں تو ملائکہ سرکارِ سیدہ خوا علیہا

السلام کو مبارک اپنے کے لیے ان کے پاس آئے جس کو علامہ ابوالحسن احمد البکری علیہ الرحمۃ
نے اس طرح رقم فرمایا ہے۔

كَانَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

يَأْتُونَ خَوَاءَ عَلَيْهَا السَّلَامُ يُهَيِّئُونَ

نَهَا بَشِيَّتَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا

وَضَعَتْهُ رَأَتْ خَوَاءَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

فَوَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَفَرَحَتْ بِذَلِكَ وَاسْتَبْشَرَتْ

وَضَرَبَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بَيْنَ خَوَاءَ وَبَيْنَ إِبْلِيسَ حِجَابًا

مِنَ النُّورِ غَلْظَةً مَسِيئَةً

خَمْسَمِائَةِ عَامٍ وَطَوْلَةٌ مِثْلَ

ذَلِكَ قَبْلَ وَضْعِهَا بَشِيَّتَ

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَذَلِكَ

إِبْلِيسُ الْعَنَاءُ اللهُ مَحْبُوسًا

بِمَنْ خَوَاءَ عَلَيْهَا السَّلَامُ حَتَّى وَضَعَتْهُ

بَشِيَّتَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - (الانوار ومسبح السر والاکبر ص ۹ مطبوعہ مروت)

فرشتے حضرت خوا علیہا السلام کے پاس آئے۔ اور
ان کو شیث علیہ السلام کی مبارک دیتے تھے جب
حضرت شیث علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو حضرت
خوانے ان کی آنکھوں کے درمیان پیشانی پر نور
محمد رسول اللہ دیکھا تو وہ بہت خوش ہوئیں اور
ان کو اس کی بشارت بھی دی گئی۔ حضرت جبریل
علیہ السلام نے حضرت خوا اور ایس کے درمیان
حضرت شیث علیہ السلام کی ولادت تک ایس
نورانی پردہ جس کا طول اور عرض پانچ پانچ سال
کا بعید عربہ تھا حائل کر دیا تھا اور اس مدت
کے درمیان ایس حضرت خوا پر کسی قسم کا دوسر
نورانی سکا یہاں تک کہ حضرت شیث علیہ السلام
کی ولادت باسعادت ہوئی۔

پیشانی نشیث میں نور محمدی کی چمک | جب نشیث علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کی پیشانی میں نور محمدی تھا۔ اور اس نور کی نورانیت اور

چمک کا عالم یہ تھا بلغم سینین والنور یشرق من عنقہ اری السماء جب وہ بالغ عمر کے ہوئے تو اس وقت بھی ان کی پیشانی کی نورانیت اور چمک آسمان کی طرف جاتی تھی۔

(الانوار ومصباح السر والافکار ص ۱)

حضرت نشیث سے عہد نامہ | اس المحدثین عبدالرحمن بن جوزی رحمۃ اللہ القوی نقی رقمطراز ہیں۔

جب حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے آخری وقت یعنی انتقال کا یقین ہو گیا تو انہوں نے اپنے فرزند ارجمند نشیث علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے میرے نعت جگر! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس نور مبارک کے بارے میں تم سے عہد لوں کہ جو تمہاری پیشانی مبارک میں جلوہ گرے تم اس کو پاکیزہ ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔

فَلَمَّا اتَّخَذَ آدَمُ مَرْيَمَ الْمَرْثِيَةَ أَحَدًا
بَيْدِ وَلَدِهِ نَشِيثٍ وَقَالَ يَا بِنْتِي
إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَ بِي
أَنْ آخِذَ عَلَيْكَ عَهْدًا مِنْ
أَجْلِ هَذَا النُّورِ الَّذِي أَوْى
بِي وَجِجِكَ أَنْ لَا تَضَعَهُ إِلَّا
بِي الْأَطْهَرِينَ مِنَ النِّسَاءِ۔

پھر سیدنا آدم علیہ السلام نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مناجاتاً کہ۔ اَللّٰهُمَّ كُنْ لَهَا حَافِظًا وَعَلَيْهَا شَاهِدًا۔ اللہ کریم تو ہی اس نور مبارک کا محافظ بنے اور اس پر لواہ ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام مناجات سے فارغ ہوئے تو حضرت بہرسل میاں سے ملا کہ کی ایسے جماعت کے حجر مٹ میں تشریف لا کر کہا اے آدم علیہ السلام! اِنَّ رَبَّكَ يَقْرِيكَ اسْتَلَامًا وَيَأْمُرُكَ أَنْ تَكْتُبَ عَلَى نَشِيثِ كِتَابِ الْعَهْدِ بِشَهَادَةٍ هُوَ لَدَى الْمَلَائِكَةِ فَإِنَّهُمْ حَبَاؤُ الْمَلَائِكَةِ الْمَسْمُوتِ۔

بے شک تمہارا پروردگار تم پر سلام بھیجتا ہے نیز ارشاد فرماتا ہے۔ کہ آپ حضرت نشیث علیہ السلام کو ان فرشتوں کو ابی کے ساتھ ایک عہد نامہ تحریر فرمادیں، کیونکہ یہ ملائکہ آسمان کے

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَتَشَفَّعَ بِهِ وَإِذَا
 أُطْلِقَتِ الْكَلِمَةُ عَلَى عَيْسَى عَلَيْهِ
 السَّلَامُ فَلْتَطْلُقَ الْكَلِمَاتُ عَلَى الرَّوْحِ
 الْأَعْظَمِ وَالْحَبِيبِ الْأَكْرَمِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا عَيْسَى بَلٌّ وَمَا مُوسَى
 بَلٌّ وَمَا الْأَنْبِيَاءُ إِلَّا بَعْضٌ مِنْ ظُهُورِ
 الْأَوَارِثِ وَزَهْرَةٌ مِنْ زِيَاضِ
 الْأَوَارِثِ -

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا دیکھا، تو
 اس اسم مبارک کو شفیع بنایا۔ جب حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام پر کلمے کا اطلاق ہوا ہے، تو جو روح
 اعظم اور حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان
 پر کلمات کا اطلاق کیا گیا ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ
 اور موسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام
 سب اسی نور اعظم (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے
 انوار اور اسی باغ کے پھول ہیں۔

(تفسیر روح المعانی ص ۲۱۷۔ مصنف علامہ محمود آلوسی بغدادی)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | جو کہ حبیب کردگار، احمد مختار، مدنی تاجدار، سید
 الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان
 میں نے آپ کی شان مقدسہ میں چند اشعار آپ کی خدمت میں پڑھنے کی اجازت طلب کی
 تو شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر دعائیہ کلمہ
 (اللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو سلامت رکھے) ارشاد فرماتے ہوئے اجازت مرحمت فرمائی، تو
 انہوں نے عرض کیا۔

مِنْ قَبْلِهَا طَبْتُ فِي الظَّلَالِ وَفِي
 ثُمَّ هَبَّتِ الْبِلَادَ لَا بَشَرُ
 بَلُّ نُطْفَةٍ تُرَكَّبُ السِّفِينِ وَقَدْ
 تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ إِلَى رَحْمِ
 وَرَدَّتْ نَارَ الْخَلِيلِ مُسْتَبْرَأً
 حَتَّى احْتَوَى بَيْتَكَ الْمُهَيْمِينَ مِنْ
 وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتْ
 فَتَحْنُ فِي ذَالِكَ الضِّيَاءِ وَفِي النُّورِ

مُسْتَوْدِعِ حَيْثُ يَخْصِفُ النُّورُ
 أَنْتَ وَلَا مَفْزَعٌ وَلَا عَلَقُ
 أَنْجَمَ نَسْرًا وَأَهْلَهُ الْغُرُفُ
 إِذَا مَضَى عَالِمٌ بَدَا طَبِقُ
 فِي صَلْبِهِ أَنْتَ كَيْفَ يَحْتَرِقُ
 خَنْدَفِ عَلِيَاءَ تَحْتَهَا النُّطْقُ
 الْأَرْضِ وَضَاعَتْ بِنُورِكَ الْأُفُقُ
 وَسَبُلَ الرَّسَائِدِ لِحُتْرِتُ

(کتاب الوقا ص ۳۵ . خصائص الکبریٰ ص ۹۷ . مواہب اللدنیہ ص)

مولوی اشرف علی تھانوی کا ترجمہ اور عقیدہ | دیوبندی حضرات کے حکیم الامت اور مفسر مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے بھی یہ اشعار اپنی

کتاب نشر لطیب میں درج کئے ہیں۔ اور ان کا ترجمہ اردو میں درج کیا ہے۔ ہم بھی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا ترجمہ ہی درج کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے اور تھانوی صاحب کے عقیدہ کو بھی مد نظر رکھئے۔

ترجمہ :- زمین پر آنے سے پہلے آپ جنت کے سایہ میں خوشحالی میں تھے۔ اور نیز ودیعت گاہ میں جہاں (جنت کے درختوں کے) پتے اور تلے جوڑے جاتے تھے۔ (یعنی آپ صلب آدم علیہ السلام میں تھے۔ سو قبل نزول الی الارض کے جب وہ جنت کے سالیوں میں تھے آپ بھی تھے۔ اور ودیعت گاہ سے مراد بھی صلب ہے۔ جیسا کہ اس آیت میں مفسرین نے کہا ہے۔

اور پتے کا جوڑنا اشارہ ہے۔ اس قصہ کی طرف کہ آدم علیہ السلام نے اس منع کئے ہوتے درخت سے کھا لیا اور جنت کا لباس اتر گیا تو درختوں کے پتے ملا کر بدن ڈھانکتے تھے۔ یعنی اس وقت بھی آپ مستودع میں تھے۔ اس کے بعد آپ نے بلاؤ (یعنی زمین) کی طرف نزول فرمایا۔ اور آپ اس وقت نہ بشر تھے۔ اور نہ مضغہ اور نہ علق (کیونکہ یہ حالتیں جنین ہونے کے بہت قریب کی ہوتی ہیں اور مہبوط کے وقت جنین ہونے کا انتقال ظاہر ہے۔ اور یہ نزول الی الارض بھی بواسطہ آدم علیہ السلام کے ہے۔ غرض آپ نہ بشر تھے نہ علقہ نہ مضغہ) بلکہ (صلب آیا میں) محض ایک مادہ مائیدہ تھے۔ کہ وہ مادہ کشتی (نوح) میں سوار تھا۔ اور حالت یہ تھی کہ نسر بت اور اس کے ماننے والوں کے بتوں تک طوفان عرق پہنچ رہا تھا۔ (مطلب یہ کہ بواسطہ نوح علیہ السلام کے وہ مادہ راکب کشتی تھا۔ مولانا جامی (علیہ الرحمۃ) نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا تھا۔)

زجودش گزگشتی راہ مستوح . بکودی کے رسیدے کشتی نوح

اور وہ مادہ (اسی طرح واسطہ در واسطہ) ایک صلب سے دوسرے رجم تک نقل

ہوتا رہا۔ جب ایک طرح کا عالم گذر جاتا تھا۔ دوسرا طبقہ ظاہر (اور شروع) ہو جاتا تھا (یعنی

وہ مادہ سلسلہ آبار کے مختلف طبقات میں یکے بعد دیگرے منتقل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ اسی سلسلہ میں) آپ نے نارِ خلیل میں بھی ورود فرمایا چونکہ آپ ان کی صلب میں منجمنی تھے تو وہ کیسے جلتے (پھر آگے اسی طرح آپ منتقل ہوتے رہے) یہاں تک کہ آپ کا خاندانی شرف جو کہ (آپ کی فضیلت پر) شاہدِ ظاہر ہے۔ اولادِ خندف میں سے ایک ذرہ عالیہ پر جاگزیں ہوا جس کے تحت میں اور حلقے (یعنی دوسرے خاندان مثل درمیانی حلقوں کے) تھے (خندف لقب ہے آپ کے جدِ بعید مدر کہ بن الیاس کی والدہ کا یعنی ان کی اولاد میں سے آپ کے خاندان اور دوسرے خاندانوں میں باہمی وہ نسبت تھی۔ جیسے پہاڑ میں اوپر کی چوٹی اور نیچے کے درمیانی درجوں میں ہوتی ہے۔ اور نطق یعنی اوساط کی قید سے اشارہ اس طرف ہے کہ غیر اولادِ خندف کو ان سب کے سامنے بالکل نشیب کی نسبت درجاتِ جبل کے ساتھ ہے۔) اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی۔ اور آپ کے نور سے آفاق منور ہو گئے۔ سو ہم اس ضیاء اور اس نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔

(نشر الطیب ص ۱۰ تا ۱۰ مطبوعہ دیوبند)

حضرت امام شرف الدین بو صیری
شرف الدین بو صیری اور مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کا عقیدہ جو کہ بارگاہِ نبوی میں مقبول بھی

ہیں۔ بارگاہِ مصطفوی میں عرض کرتے ہیں۔

فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمْ
يُظْهِرُنْ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي ظُلْمٍ
(قصیدہ برون شریف)

وَ كُلُّ اِي اَتَى الزُّسْلُ الْكِرَامِ بِهَا
فَاِنَّهُ شَمْسٌ فَضْلٌ هُمْ كَوَاكِبُهَا

۱۰ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی، حضرت سیدی امام شرف الدین بو صیری علیہ الرحمۃ کے بارگاہِ نبوی میں مقبول ہونے سے متعلق اور اس قصیدہ کو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا پسندیدہ ثابت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ کہ صاحبِ قصیدہ (شرف الدین بو صیری) کو مرضِ فالج کا ہو گیا تھا۔ جب کوئی تدبیر مؤثر نہ ہوئی۔ تو یہ قصیدہ بقصد برکت تالیف کیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ کہ آپ نے دست مبارک پھیر دیا اور فوراً شفا ہو گئی۔

(نشر الطیب ص ۱۰ مطبوعہ دیوبند)

اسی مسئلہ بالتفصیل کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ

ہر ایک نبی اپنے رب کے حضور (اس نور محمدی سے) تو تسل کر کے پناہ مانگتے رہے۔ چنانچہ سیدنا آدم علیہ السلام کی لغزش انہیں کے وسیلہ سے قبول ہوئی۔ اور حضرت ادریس علیہ السلام کو انہیں کی وجہ سے مقام بلند میں دفع کیا گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں انہیں کا وسیلہ پکڑا۔ اور حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دعا میں اسی وسیلہ پر اعتماد فرمایا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام انہیں کو شفیع لائے۔ اور حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی مصیبت اور تکلیف میں آپ ہی کو وسیلہ ٹھہرایا۔

كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ اِلَىٰ رَبِّهِ مُسْتَجِيرًا
فَاَدْرَسَ عَلَيْهِ وَاَدْرَسَ بِسَبَبِهِ
رَفَعَهُ اِلَيْهِ وَنُوْحٌ بِهٖ فِي الْفُلِّ
تَوَسَّلَ وَيُوْنُسُ فِي الدُّعَاۗءِ عَلَيْهِ
عَوَّلَ وَالْخَلِيْلُ بِهٖ تَشَفَّعَ وَ
اَيُّوْبُ بِهٖ تَضَرَّعَ۔

(الميلاد النبوی ص ۲ از محدث ابن جوزی۔)

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بارگاہ شفیع

مجرماں۔ وسیلہ بے کساں، سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار کی بارگاہ عالیہ میں ہر ذی شعور گزار میں۔

أَنْتَ الَّذِي كَوَّلَاكَ مَا خُلِقَ امْرُؤٌ كَلًّا وَلَا خُلِقَ الْوَارِي كَوَّلَاكَ

آپ کی وہ مقدس ذات ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو ہرگز کوئی آدمی پیدا نہ ہوتا۔ اور نہ کوئی مخلوق پیدا ہوتی اگر آپ نہ ہوتے۔

أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَدَأُ الْكَسْبَا وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُورِكَ

آپ کی ذات وہ ذات ہے کہ آپ کے نور سے چاند کو روشنی ہے۔ اور سورج آپ ہی کے نور زیبا سے چمک رہا ہے۔

وَبِكَ الْغَيْلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُهُ
آپ ہی کے وسیلہ سے حضرت خلیلؑ نے دعا مانگی تو آپ کے روشن نور سے آگ ان پر
ٹھنڈی ہو گئی اور بجھ گئی۔

وَدَعَاكَ الْيُوبُ بِضِيٍّ مَسَّهُ ! فَأُرِيكَ عَنْهُ الضَّرْحَيْنِ دَعَاكَ
اور حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی مصیبت میں آپ ہی کو پکارا تو اس پکارنے
پر ان کی مصیبت دور ہو گئی۔ (قصیدۃ النعمان ص ۲۹)

علامہ عبدالغنی نابلسی علیہ الرحمۃ | کُلُّ شَيْءٍ مِنْ نُورِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کَمَا وَرَدَ بِهِ الْحَدِيثُ الصَّحِيحُ۔ بے شک ہر چیز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور
سے بنائی گئی ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث اس معنی میں وارد ہوئی ہے۔

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ | کی صفت سے متصف کرنے کا نقطہ بیان فرماتے ہیں کہ
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کو سراج منیر

إِنَّ السِّرَاجَ الْوَاحِدَ يُوقَدُ
مِنْهُ أَلْفُ سِرَاجٍ وَلَا يَنْقُصُ
مِنْ نُورِهِ شَيْءٌ وَقَدْ اتَّفَقَ
أَهْلُ الظَّاهِرِ وَالشَّهْوِدِ عَلَى أَنَّ
اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ
مِنْ نُورِ مُحَمَّدٍ وَلَمْ يَنْقُصْ
مِنْ نُورِهِ شَيْءٌ۔

بے شک ایک چراغ سے ہزار چراغ روشن کرتے
جاتے ہیں تو پہلے چراغ کی روشنی میں ذرہ بھر بھی کمی واقع
نہیں ہوتی، اس حقیقت پر مجملہ اہل ظاہر اور شہود
کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نور محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام
کو پیدا فرمایا اور حضور علیہم السلام کے نور مبارک
میں قطعاً کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

(روح البیان ص ۱۳۹)

اپنے قصیدہ اطیب النغم فی مدح سید العراب والعجم
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی میں لکھتے ہیں۔

وَإِذَا مَا آتَوْنَا مُوسَىٰ وَآدَمَ
وَقَدْ هَالَهُمُ الْبَصَارُ بِرَبِّكَ الصَّعَابِ

فَمَا كَانَ يُعْنِي عَنْهُمْ عِنْدَ هَذَا ۝
هَذَا رَسُولُ اللَّهِ يَخُورُ لِرَبِّهِ
بَنِي وَلَمْ يَلْظَفُوا هُمْ بِالْمَارِبِ
شَفِيعًا وَفَتَا حَا لِبَابِ الْمُؤَاهِبِ

(اطیب النغم ص ۳ مطبوعہ دہلی)

شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی، علامہ قسطلانی اور یوسف نبھانی
نور محمدی کی برتری اور عظمت

برائیکہ اول مخلوقات و واسطہ صدور کائنات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است
صلی اللہ علیہ وسلم در اخبار آمدہ است کہ چون مخلوق شد نور آنحضرت و بیرون آمد اندوے
انوار انبیاء علیہم السلام امر کرد اور پروردگار تعالیٰ کہ نظر کند بجانب انوار ایشان پس نظر کرد
آنحضرت و پوشید انوار ایشان را گفتند اے پروردگار ما این کیست کہ پوشید نور وے
انوار ما را گفت اللہ تعالیٰ این نور محمد بن عبد اللہ است اگر آرید لوے میگردانم شمارا
انبیاء گفتند ایمان آوردیم یا رب بوے و بہ نبوت وے پس گفت رب العزت جل جلالہ
گواہ شدم بر شما۔

ترجمہ یہ ایک دائمی اور ابدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ
اور تخلیق دنیا اور حضرت آدم علیہم السلام کا واسطہ اور وسیلہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
احادیث شریفہ میں آیا ہے کہ جب نور محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا گیا۔
اور آپ کے نور مبارک سے جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کے انوار نکالے گئے۔ تو پروردگار عالم
نے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ ان انوار انبیاء کی طرف نظر فرمائیے۔
جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر نظر فرمائی۔ تو آپ کا نور مبارک تمام انوار پر
غالب آگیا۔ اور دوسروں کے نور ماند پڑ گئے۔

یہ انبیاء مسلمین تارے ہیں تم نہر مسبین!

سب جگمگائے رات بھر چمکے جو تم کوئی نہیں

اس پر وہ عرض کرنے لگے کہ اے ہمارے رب یہ نور کس کا ہے؟ جس کے آگے ہمارے
انوار ماند پڑ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ نور محمد بن عبد اللہ کا ہے۔ اگر تم ان پر

اور ان کی نبوت پر ایمان لاؤ گے، تو میں تم کو نبوت سے سرفراز کروں گا۔ تو سب نے عرض کیا: اے رب العزت! ہم ان پر اور ان کی نبوت پر ایمان لائے تو اللہ رب العزت جل جلالہ نے فرمایا میں تم پر گواہ ہوں۔

(مدارج النبوت فارسی ص ۳۲، مواہب اللدنیہ۔ انوار المحمدیہ ص ۳۷ مطبوعہ مصر)

ہے جہاں میں جن کی چمک دمک ہے چمن میں جن کی چہل پہل
وہ ہی اک مدینہ کے چاند میں سب انہیں کے دم کی بہار ہے

مندرجہ بالا مستند حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ رسولان عظام اور انبیاء کرام علیہم السلام میں جو جو کمالات اور معجزات ہیں وہ سب کے سب حبیبِ کریم کا مدنی تاجدار محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی نورانیت اور ذاتِ بابرکات کی وجہ ہی سے ہیں۔ ان کو جو کچھ بھی ملا۔ صدقہ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بلا۔ اسی حقیقت کو علامت حضرت، عظیم المبرکت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

لے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے

حاشا غلط غلط یہ ہو س بے بصر کی ہے

ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی | جد انبیاء ستیذنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے
جب خانہ کعبہ تعمیر کر لیا تو پروردگار عالم کی بارگاہ

میں دعا مانگی۔

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول
انہیں میں سے کہ ان پر تیری آستین تلاوت فرمائے
اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور
انہیں خوب سترا فرما دے، بے شک تو ہی ہے
غالب حکمت والا۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ
يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ
أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

(پ ۱۵ ع ۱۵)

جس رسول کی بعثت اور تشریف آوری کی ضرورت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام محسوس کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ وہ رسول کریم کون ہیں؟ وہ ہمارے آقا و مولیٰ

دو عالم تاجدار احمد مختار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس کا تذکرہ خوب محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اس طرح فرمایا ہے **أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ** یعنی میں اپنے باپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں۔ (دلائل النبوت ص ۶۹ ج ۱۳ از محدث بہیقی)

وہ جنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

قاضی منصور پوری

غیر مقلدین کے مشہور و معروف مولوی سلیمان منصور پوری صاحب اسی حقیقت کو اپنے انداز میں لکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے بڑھے باپ ابراہیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جو قوموں کے باپ ہیں) کی دعا کا نتیجہ ہیں۔ جو انہوں نے تعمیر بیت اللہ کے وقت بشمولیت حضرت اسماعیل علیہ السلام مانگی تھی۔
رحمت للعالمین ص ۲۹۸ ج ۲

بھی اپنے قصیدے میں لکھتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

وَدَعْوَتِ إِبْرَاهِيمَ عِنْدَ بَنَائِهِ !
بِمَكَّةَ بَيْتًا فِيهِ نَيْلُ الرَّغَائِبِ !

(قصیدۃ الطیب النغم ص ۶)

سرور کون و مکان، رسول انس و جان، الکریم زین و

آسمان، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد

دُعائے خلیل اور نویدِ مسیحا

اور ولادت با سعادت کی انبیا کرام علیہم السلام نے بھی بشارت اور خوشخبری لوگوں کو دی۔ جیسا کہ سرکار سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی بشارت کا تذکرہ خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں اس طرح کیا ہے۔

مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِمْ مِنْ بَعْدِ اسْمِهِ أَهْمَدُ بِأَع

اے مولوی داؤد غزنوی کی سرپرستی میں شائع ہونے والا "اعتصام" میں لکھا ہے کہ قاضی منصور پوری کا علم اور تحقیق بہت بلند تھی۔
(اعتصام ص ۳۰۳، یکم جولائی ۱۹۶۶ء)

رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کی تصدیق فرمادی جو کہ اس حدیث شریف سے ثابت ہے۔

میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے میری ہی بشارت
دی تھی۔

دلائل النبوت ص ۱۹۹، ۲۰۰ - مشکوٰۃ شریف ص - کتاب الوفا ص ۳۶ - طبرانی شریف -

شواہد النبوت للجامی ص ۸، ۹ - خصائص الکبریٰ ص ۲۳، ۲۴ - شفا شریف ص - جواہر البحار

ص - معارج النبوت ص - اشعة اللمعات ص ۳۶ - سیرت المصطفیٰ ص ۱۳۶ -

مولوی ابراہیم میرسیا لکوٹی - نشر الطیب ص ۱۲ -

اسی حدیث شریف کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہابی شاعر عالی نے لکھا ہے۔

ہوئے پہلے آمنہ سے ہویدا

دعاے خلیل اور نوید مسیحا

ناظرین حضرات! باعثِ تخلیق کائنات، سرور کائنات، حضور پر نور نور علی نور
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی بشارات کا تذکرہ اللہ
تبارک و تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے اور محبوب رب ہوجاں
ستیاح لامکاں، سید رسلاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وہ
عشاق جنہوں نے کتب سابقہ اور صحائف الہیہ میں پڑھا ہے بیان فرمایا ہے جو
کہ درج کیا جاتا ہے۔

کتاب سابقہ میں نبی آخر الزمان کی نشان

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب سید العالمین رحمت العالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ذکر مبارک انجیل کے علاوہ تورات میں بھی فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک سے بھی ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وہ تو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے، غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے۔ اپنے پاس تو بات اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا۔ اور برائی سے منع فرمائے گا۔ اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا۔ اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔ اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کا پھندے جو ان پر تھے۔ اتارے گا۔

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ (پ ۹ س ۱۷ اعراف رکوع ۱۹)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں۔ اور آپس میں نرم دل، تو انہیں دیکھیں کارکوع کرتے اور سجدے میں گرتے، اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں تھے۔ سجدوں کے نشان سے۔ یہ ان کی صفت توریت میں ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ سَرَاهُمْ رُكْعًا سَجِدًا يَتَّبِعُونَ فُضْلًا مِنْ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيبَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَشْرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ

اے حافظ ابن کثیر نے نصرانی بادشاہوں کے پاس آپ کی تصویر موجود ہونے کی روایت اسی آیت کی تفسیر میں نقل فرمائی ہے۔ اور اس پر معتبر ہونے کا حکم بھی نقل کیا ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

دپ ۲۶ سے فتح ع ہر اور ان کی صفت انجیل میں۔

احادیث

میں بھی اس امر کا تذکرہ درج ہے کہ تورات میں ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مقدسہ درج ہے جیسا کہ حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمرو سے بلائے اور پوچھا کیا تورات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیدہ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم قرآن کریم میں جو اوصاف بیان ہوئے ہیں، انہیں میں سے بعض کا تورات میں بھی تذکرہ ہے۔ پھر انہوں نے پڑھنا شروع کر دیا۔

اے نبی ہم نے تم کو شاہد اور بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا۔
آپ ان پڑھوں کے نگہبان ہیں تم میرے بندے اور
رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا۔ نہ تم بدخلق
ہو نہ سخت مزاج۔ نہ بازاروں میں شور مچانے
والے۔ تم برائی کا بدلہ برائی سے نہ دو گے، بلکہ
خطا کاروں کو معاف کر دو گے۔ خدا اُس وقت تک
ان کو دنیا سے نہ بلاوے گا۔ جب تک کہ ان کی
برکت سے بگڑی ہوئی ملت کو سیدھا نہ کر دے
گا۔ یہاں تک کہ لوگ صدق و یقین کے ساتھ
کہنے لگیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اور ان
کے سبب اور طفیل اندھی آنکھیں بنیا اور بہرے
کان سننے والے اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل
کشادہ ہو جائیں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا
وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحُرًّا
لِّلْأُمِّيَّةِ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي
سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَطْرٍ
لَّا غَلِيظٍ وَلَا سَعَابٍ فِي الْأَسْوَاقِ
وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَ
لَكِنْ يَغْفُوا وَيَصْفَحُ وَلَنْ
يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّىٰ يَفْتِمَ بِهِ
الْمِلَّةَ الْعَوَجَاءِ بَانَ يَقُولُوا
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَيْفَ بِهِ أَعْيُنًا
عُمِيًّا وَآذَانًا صَمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا۔

صحیح بخاری - دارمی شریف ص ۱۲ - مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۲ - کتاب الوفا ص ۳۸

خصائص اکبرے ص ۳۶ - شواہد النبوت ص ۹ - استغاب ص ۵۳

ایک روایت میں جو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں

نے حضرت کعب سے پوچھا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہرات میں کیسے تعریف درج ہے۔ تو انہوں نے فرمایا:

محمد رسول اللہ میرے بندے مختار ہیں۔ ان کی ولادت گاہ مکہ مکرمہ اور ہجرت گاہ طیبہ ہے۔ ان کے امتی اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد کرنے والے ہیں۔ وہ خوشی اور غمی میں اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور ہر بزرگی کے مقام پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کریں گے۔ اور نماز کو اس کے وقت پر ادا کرتے رہیں گے خواہ کوڑا کرکٹ کی جگہ پر کیوں نہ ہوں۔ اور اپنے وسطوں پر آواز بند باندھیں گے اور اپنے اطراف کو روشن اور منور رکھیں گے اور رات کو ان کی دھیمی دھیمی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اذکار کی آوازیں آسمانی فضا کو معمور کریں گی۔

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَبْدِي
الْمُخْتَارِ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ
وَهَجْرَتُهُ بِطَيْبَةَ أُمَّتُهُ
الْعَادُونَ وَاللَّهُ فِي السَّرَّاءِ وَ
الضَّرَّاءِ وَفِي كُلِّ مَنَزِلٍ وَ
يُكْبِرُونَ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ
وَعَاةِ الشَّمْسِ يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ
إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا وَلَوْ كَانُوا رَأْسِ
كَنَاسَةٍ وَتَوْتِرُونَ عَلَى رِوَسَا
لِهِمْ وَتُوضُونَ أَطْرَافَهُمْ وَ
أَصْوَاتَهُمْ بِاللَّيْلِ فِي جَوِّ السَّمَاءِ
كَأَصْوَاتِ النَّخْلِ۔

(سنن دارمی ص ۳۸، خصائص الکبریٰ ص ۲۸، کتاب الوفا ص ۳۸، مشکوٰۃ شریف ص ۱۵۳، شواہد النبوت ص ۹)

مولوی اکبر شاہ نجیب آبادی | جو کہ مشہور و معروف مورخ ہیں۔ اپنی شہرہ آفاق کتاب حجۃ الاسلام کے باب چہارم میں آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں کی سُرخ دے کر لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گذشتہ انبیاء بالخصوص اُن انبیاء نے جن کے ماننے والے عرب اور شام کے ملکوں میں آباد تھے۔ صاف الفاظ میں اپنی اپنی اُمتوں کو خوشخبریاں سُنادی تھیں کہ ہمارے بعد ایک کامل نبی ملک عرب میں مبعوث ہونے والا ہے۔ اُن انبیاء کے لئے ہوتے صحائف اور اُن کے کلمات طیبات تمام و کمال تو موجود اور محفوظ نہیں تاہم اُن کے محرف و مبدل صحائف ناقص و نامتَم حالات میں جو ہم تک پہنچ سکے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں کا ایک

معقول حصہ موجود ہے۔ اور ان کے ماننے والے آپ کے منتظر تھے۔ اسی لیے بہت سے ذی علم اور سمجھدار اہل کتاب خلوص اور نیک ظنیتی سے متصف تھے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دعویٰ نبوت کو سنتے ہی آپ پر ایمان لے آئے تھے۔

کتب تاریخ و سیر میں بالتفصیل یہ حالات مذکور ہیں کہ اکثر علمائے یہود و نصاریٰ کو صحیفہ سابقہ کی مندرجہ پیشین گوئیوں کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور بعثت کا زمانہ معلوم تھا۔ آپ کے خاندان میں نبی آخر الزمان پیدا ہونے چاہئیں۔ آپ کی عمر بارہ سال کی تھی کہ آپ کو اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر پیش آیا۔ وہاں ایک نصرانی عالم بحیرہ اہلب نے آپ کو دیکھ کر ابوطالب سے کہا کہ اپنے بھتیجے کی بڑی خبر داری رکھو یہ نبی آخر الزمان ہو گا۔ میں نے کتب

سماویہ میں نبی آخر الزمان کے جو علامات دیکھے ہیں۔ وہ سب کے سب اس میں موجود ہیں۔ یہودی اس کی جان کے دشمن ہو جائیں گے۔ دوسری مرتبہ آپ پچیس سال کی عمر میں دوبارہ تشریف لے گئے تو وہاں نسطور اہلب نے آپ کو بغور دیکھا اور پھر کتب سماویہ اور اپنے قدیمی نوشتے نکال کر مطالعہ کیے اور آپ کے ہمراہی قافلہ والوں سے کہا کہ یہ شخص نبی آخر الزماں ہونے والا ہے۔ کیونکہ ہمارے نوشتوں میں کتب سماویہ کی بنا پر جو جو علامات خاتم الانبیاء کی نسبت مندرج ہیں۔ وہ تمام خط و خال اس شخص میں موجود ہیں۔ پھر ابتدائی وحی نازل ہونے کے بعد حضرت خدیجہ البکریٰ کے چچا ادبھاتی ورقہ بن نوفل نے جو بہت بڑے عالم تھے۔ آپ کی نسبت کہا کہ آپ نبی آخر الزماں ہیں۔ حضرت سلمان فارسی ابتداً مجوسی تھے اُس مذہب سے بیزار ہو کر یہودی مذہب اختیار کیا۔ لیکن یہودیت میں بھی تسکین قلب میسر نہ ہوتی چنانچہ یہودی مذہب چھوڑ کر عیسائی بن گئے۔ ان مذاہب میں انہوں نے نبی آخر الزماں کی پیشگوئیاں دیکھیں جب آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے انہی پیشین گوئیوں کی بنا پر آپ کو نبی آخر الزماں مانا اور صدقِ دل سے آپ پر ایمان لائے۔

نخاشی بادشاہ حبش نے بھی صحیفہ قدیمہ کی پیشگوئیوں کے موافق پاک آپ کو نبی آخر الزماں تسلیم کیا اور مسلمان ہوا۔ اس کے ابتدائی قیصر روم یعنی ہرقل کے پاس جبکہ وہ بیت المقدس میں آیا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ تو اُس نے بھی صحیفہ انبیاء

کی پیشگوئیوں سے واقف ہونے کے سبب آپ کے دعوائے نبوت کی تصدیق کی گواہی قاعدہ اسلام قبول نہ کر سکا۔ (حجۃ الاسلام ص ۱۰۹ مطبوعہ بجنور)

مولوی بد عالم دیوبندی | دیوبندی حضرات کے مشہور و معروف مولوی بد عالم صاحب قرآنی آیات لکھ کر ان کا خلاصہ اس طرح لکھتے ہیں کہ خلاصہ

یہ کہ آیات بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ تورات و انجیل میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات آپ کا نام مبارک اور آپ کی خاص خاص صفات کا نقشہ اتنا تکمیل کھینچ دیا گیا تھا۔ کہ اہل کتاب اگر آپ کی صورت دیکھنا چاہیں تو ان کے آئینہ میں صاف صاف دیکھ سکتے تھے۔ اتنی صاف کہ آپ کی معرفت کو اگر بیٹوں کی معرفت سے تعبیر کیا جائے تو بجا ہے۔ شاید قرآنی لفظ یجد و نہ مکتوبا میں بھی اس طرف کچھ اشارہ نکلتا ہے۔ اور غالباً یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن کثیر (علیہ الرحمۃ) نے نصرانی باؤ شاہوں کے پاس آپ کی تصاویر موجود ہونے کی روایت اسی آیت کی تفسیر میں نقل فرمائی ہے۔ اور اس پر معتبر ہونے کا حکم بھی نقل کیا ہے۔ تفسیر میں منقول ہے کہ جب کسی نصرانی سے مسلمان ہونے کے بعد یہ سوال کیا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تم کوئی واقعہ اولاد کی سی ہی معرفت حاصل تھی۔ تو انہوں نے جواب دیا بلکہ اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر کیونکہ اپنی اولاد کا یقین تو ہم کو صرف ایک عورت یعنی اس کی والدہ کے بیان پر ہوتا ہے جس کی دیانت اور صداقت میں شبہ کی گنجائش نکل سکتی ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تو ہم کو ان صحف سماویہ کے ذریعہ سے حاصل تھی۔ جس میں شک و تردید کی کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

آپ کے اسی سابق تعارف کی بنا کہ کتب میر تقی میر سے اہل کتاب کا آپ کا متغیر رہنا بلکہ معین وقت پر تلاش کے لیے نکل کھڑا ہونا بھی ثابت ہے۔ اور آپ کے اسی تعارف کی وجہ سے ظہور قدسی سے قبل اہل کتاب میں بڑی گرما گرمی سے آپ کا چرچا تھا۔ بلکہ ایک دوسرے سے مقابلے کے وقت آپ کے ساتھ مل کر دوسروں کو جنگ کی دھمکیاں دینا بھی ثابت ہے۔ (ترجمان السنہ ص ۵ ج ۲)

ابراہیم میر | غیر مقلدین و لابی حضرات کے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اس حقیقت کا اقرار کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ کتب سابقہ میں آپ کا مولد (جائے ولادت) آپ کا وطن و مسکن آپ کا ہجر (ہجرت گاہ) آپ کے جنگی اور اسلامی کارنامے آپ کے معجزات و برکات آپ کے

صحابہ کے نمایاں علامات و نشانات غرض سب کچھ نہایت وضاحت سے مکتوب و مذکور ہے۔ اور باوجود عہد بعہد کی تحریفیات لفظیہ و معنویہ کے ان جو اہرہ ریزوں پر پر وہ نہ پڑ سکا۔ اور آپ کے معجزات ظہورِ قدسی کے نور نے ان تحریفیات کی ظلمتوں کو دور کر دیا۔ جب سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کی وحی سے بنی اسرائیل کو آپ کی بشارت سنائی یہودی برابر آپ کے ظہور کے منتظر رہے۔ پنا پنچہ حضرت یحییٰ کے ظہور پر یہودی آپ کے پوچھتے ہیں۔ کیا تو ایلیاہ ہے۔ حضرت یحییٰ جواب دیتے کہ نہیں۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کیا تو مسیح ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ نہیں۔ وہ پھر پوچھتے ہیں کیا تو وہ نبی ہے؟ آپ کہتے ہیں نہیں (انجیل یوحنا باب اول) وہ نبی سے یہود کی مراد وہی نبی موعود بنی آخر الزمان تھا۔ جس کی بشارت حضرت موسیٰ نے ان کو سنائی تھی۔ (استثنا باب اورس ۱۸)

جب آپ طائف کے تبلیغی سفر سے واپس پھرے تو راستے میں جنات کا ایک ٹولہ آپ کی قرأتِ قرآن سن کر مسلمان ہو گیا۔ انہوں نے اپنی قوم کے پاس جا کر کہا اِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا اُنزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسٰی (الاحقاف ۲۶) یعنی ہم نے کتاب سنی جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد اتاری گئی ہے۔ انہوں نے من بعد موسیٰ اس لیے کہا کہ وہ امتِ موسویہ میں سے تھے۔ حاصل کلام یہ کہ ظہورِ قدسی سے پہلے یہود و نصاریٰ ہر دو قومیں آپ کے ظہور کی منتظر تھیں۔ (سیر المصطفیٰ ص ۱۳۹ تا ۱۴۱ ج ۱)

ابن قسیم دیوبندیوں اور غیر مقلدین و ہابیوں کے مجدد ابن قسیم نے بھی لکھا ہے کہ اہل کتاب کے علماء کا بھی یہی نظریہ ہے کہ تورات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد ہی مذکور ہے۔ (زاد المعاد از دوشک ج ۱)

قارئین حضرات :- اللہ تبارک و تعالیٰ کے قرآن پاک سے اس حقیقت کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ سرور کون و مکان، سیاح لامکان، سردر مرلاں محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار کے وسیلہ سے نفع، فائدہ اور فتوحات حاصل کرتے تھے اور ان کے منتظر تھے۔ اللہ کریم قرآن کریم میں اس کا تذکرہ فرماتا ہے۔

اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ توجہ تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے۔

وَكَانُوا مِنْ قَبْلِ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى
الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ
عَمْرُوًا كَفَرُوا وَابَدَهُ - (پا ع ۱۱)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مستند مفسرین کرام علیہم الرحمۃ نے کہ یہودی کس طرح دُعا مانگتے تھے
درج کیا ہے جو پیش کرتا ہوں۔

اللَّهُمَّ انصُرْنَا يَا نَبِيَّ الْمُبْعُوثِ
فِي آخِرِ الزَّمَانِ الَّذِي نَجَدُ لِعَتَّةِ
وَصِفَتَهُ فِي التَّوْرَةِ -

اے اللہ ہماری مدد فرما اُس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کے وسیلہ سے جو آخر زمانہ میں بھیجے جائیں گے۔
جس کی نعت اور صفت ہم توراہ میں پاتے ہیں۔

(تفسیر جلالین ص ۱۱۲، تفسیر مہیشاپوری ص ۲۲۶، ج ۱، سراج المنیر ص ۲۳، مدارک مشکحج، ابوالسعود ص ۹۹، ج ۱، جامع البیان ص ۱۱۲)
علامہ فخر الدین ازی علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ

اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانصُرْنَا
يَا نَبِيَّ الْأُمِّيِّ - (تفسیر کبیر ص ۲۲۸، ج ۱)

اے اللہ تعالیٰ نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے
ہم کو فتح عطا فرما اور ہماری مدد فرما۔

امام ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ یہودی یوں دُعا کرتے تھے کہ

اللَّهُمَّ ابْعَثْ لَنَا هَذَا النَّبِيَّ
يَحْكُمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ النَّاسِ
يَسْتَفْتِحُونَ لِيَسْتَنْصِرُوا
بِهِ عَلَى النَّاسِ -

اے اللہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو بھیج
کو مبعوث فرما۔ جو ہمارے اور لوگوں کے درمیان
فیصلہ فرمائے۔ اور وہ لوگ آپ کے وسیلہ سے لوگوں
پر فتح اور مدد طلب کرتے تھے۔ (ابن جریر ص ۲۱۱، ج ۱)

ابوالعابریہ کہتے ہیں کہ اس طرح دُعا مانگتے تھے۔

اللَّهُمَّ ابْعَثْ هَذَا النَّبِيَّ الَّذِي
نَجَدُهُ مَكْتُوبًا عِنْدَنَا حَتَّى يُعَذِّبَ
الْمُشْرِكِينَ وَيَقْتُلَهُمْ - (تفسیر ابن جریر ص ۲۱۱، ج ۱)

اے اللہ اِس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث
فرما جس کا ذکر مبارک ہم تورات میں پاتے ہیں۔
تا کہ وہ مشرکوں کو عذاب سے اور قتل کرے۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں کہ یہودی یوں دُعا مانگتے تھے۔

اللَّهُمَّ اِنَّا نَسْتَنْصِرُكَ بِحَقِّ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ اَنْ تَنْصُرَنَا عَلَيْهِمْ -
(تفسیر ورنشور)

اے اللہ تعالیٰ ہم تجھ سے نبی اُمی کے وسیلہ سے
دُعا کرتے ہیں کہ تو ہم کو ان مشرکین پر فتح دے
کر مدد فرما۔

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ بھی سیدنا عبدالقادر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان نقل فرماتے ہیں کہ

ان یھود کالوا یتفتحن علی
الأوس والخزرج برسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قبل مبعثہ .
بے شک یہود اوس اور خزرج قبیلہ پر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے آپ کے
وسیلہ سے فتح طلب کرتے تھے . (کتاب الفرائض)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی آیت شریفہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

کانت یھود تستفتح بمحمد صلی
اللہ علیہ وسلم علی کفار
العرب کالوا یقولون اللھم
ابعث النبی الذی نجدک فی
التوراة معذبہم ونقتلہم (کتاب الفرائض)
یہود کفار عرب پر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم
کے وسیلہ سے فتح طلب کرتے تھے . وہ یہ کہا کرتے
تھے . اے اللہ تعالیٰ اس نبی کو مبعوث فرما جس
کی تعریف ہم تورات میں پاتے ہیں تاکہ ہم ان

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ ابونعیم بیہقی اور حاکم نے اسناد صحیحہ
اور طریق مستعدہ کے ساتھ روایت کی ہے . کہ مدینہ منورہ اور خیبر کے یہودی جب مشرکین عرب
بنی اسد اور بنی غطفان جہینہ - غدرہ کے ساتھ مقابلہ کرتے اور جنگ میں شکست کھا جاتے تو وہ
اپنی یہودی علماء کے پاس آتے تو ان یہودیوں علماء نے ان کو فتح و نصرت کے لیے یہ دعا سکھائی
اللھم و بنا اناسئک بحق احمد
النبی الامتی الذی وعدتنا ان
تخرجہ لنا فی آخر الزمان و
یکتابک الذی نزل علیہ
آخر ما یزل ان تنصرنا
علک اعدانا . (تفسیر عزیزی ص ۲۹ ادہلی)
اے رب ہمارے ہم تجھ سے اس نبی وامتی
احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے سوال کرتے
ہیں جن کے بھیجنے کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا
ہے . اس کتاب کی برکت سے کہ جو تو ان پر نازل
فرمائے گا . سب کتابوں سے پیچھے پس تو ہم
کو ہمارے دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرما .

دیوبندیوں کے مقتدر مولوی شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تفسیر لکھتے ہیں کہ قرآن کے اترنے سے پہلے
جب یہودی کافروں سے مغلوب ہوتے تو خدا سے دعا مانگتے کہ ہم کو نبی آخر الزماں اور جو کتاب

ان پر نازل ہوگی۔ ان کے طفیل سے کافروں پر غلبہ عطا فرما۔ (تفسیر عثمانی ص ۲۱۲ بحاشیہ قرآن پاک تاج کمپنی)
فخر الولاہیہ مولوی ابراہیم میرسیالکوٹی اس آیت کے تحت ہی لکھتے ہیں کہ (اس آیت میں
اہل کتاب کی اسی حالت کا ذکر ہے۔ اور اس وجہ سے خدا تعالیٰ ان کو لازم گردانتا ہے کہ آپ کے
ظہور سے پہلے تو وہ دعائیں مانگتے تھے کہ خداوند اہم کو نبی آخر الزمان کی برکت سے کنارہ بردار
بمخس لیکن جب وہ نبی آگیا اور انہوں نے اسے آثار اور علامات سے پہچان لیا تو وہ کافر ہو گئے تھے۔
(سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۱ ج ۱)

سزا الولاہیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا يَا نَبِيَّ آخِرِ الزَّمَانِ
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔ اور وہ کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے وسیلے سے۔ (تفسیر القرآن بکلام الرحمن ص ۱۱۱)
شیخ الولاہیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والے لکھتے ہیں کہ

تے آہے استھیں پیش یہودی طلب فتح کرے
جو یارب وہ اسان فتح انہاں پر صرت اس نبی سے
تے اہل شرک نوں کہن یہودی وقت نبی مین آیا
اپر انہاں جو کافر ہوئے بد تہناں شرکوں طرے
جو دج زمانے آخر جدی صفت تو ات پر صنے
تے اہل شرک نوں کہن یہودی وقت نبی مین آیا
(تفسیر محمدی ص ۱۱۱ ج ۱)

مولوی محمد علی کاندھلوی جو کہ دیوبندی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں لکھتے ہیں کہ مدینہ منورہ والے
اس بات کے گواہ تھے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف
آوری سے پہلے یہودی آنے والے نبی کے منتظر تھے۔ ابن اسحاق، ابن سعد، مسند احمد، تاریخ
بخاری مستدرک حاکم، دلائل بہتتی، بحرم طبرانی اور دلائل ابو نعیم میں متعدد روایتیں ایسی ہیں جن سے
مجموعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے مدینہ کے یہودیوں
میں ایک آنے والے پیغمبر کے جلد ظاہر ہونے کے چرچے رہا کرتے۔ اور ان ہی سے سن سن
کراوس و خزرج کے کانوں میں پیغمبر کی آمد کی خبر پڑی ہوئی تھی۔ اور اکثروں کے لیے یہ خبر بد آیت
کا باعث بنی۔

قرآن کے نازل ہونے سے پہلے جب یہودیوں کا کفار سے مقابلہ ہوتا اور مقابلے میں مغلوب ہو جاتے تو اللہ سے دعا کرتے کہ ہم کو نبی احمد الزماں اور جو کتاب ان پر نازل ہوگی ان کے طفیل کافروں پر غلبہ عطا فرما۔

مولوی کاندھلوی صاحب لیستفتخون کے لفظ کے معنی بیان کرتے ہوتے لکھتے ہیں کہ ائمہ تفسیر کی اکثریت نے معنی یہی بتائے کہ یہودی اس پیغمبر کا واسطہ دے کر کافروں پر غلبہ اور برتری کی اللہ کی جناب میں دعائیں مانگتے تھے۔ قرطبی نے ان ہی معنی کی تائید ایک حدیث سے کی ہے۔

حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَسْتَفْتَحُ لِبَصْعَا لَيْدِكَ الْمُهَاجِرِينَ غَرِيبٍ مِهَاجِرُونَ کی دعاؤں کے ذریعے اللہ سے مدد چاہتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ خیر کے یہودیوں کا قبیلہ غطفان سے مقابلہ ہوا۔ مقابلہ میں یہود شکست کھا گئے تو یہود نے اس دعا کا سہارا لیا اللَّهُمَّ اِنَّا لَسَأَلُكَ الْبَيْتِ الَّذِي وَعَدْتَنَا اَنْ تُخْرِجَهُ لَنَا فِي اَخْوَالِ الزَّمَانِ اَنْ تَنْصُرَنَا عَلَيْهِمْ۔ (قرطبی ص ۲۶ ج ۲)

حافظ بدرالدین عینی (علیہ الرحمۃ) کعب احبار سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کے وسیلے سے دُعا مانگنا بنی اسرائیل میں رائج تھا۔

مولوی محمد علی صاحب کاندھلوی دیوبندی نے تو واضح الفاظ میں یہاں تک لکھ دیا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے یہودی بڑی بے چینی کے ساتھ اس نبی کے منتظر تھے جس کی بعثت کی انبیاء نے بشارت دی تھی۔ دعائیں مانگا کرتے تھے کہ وہ آئے تو کفار پر غلبہ ملے اور ہمارے عروج کا دور شروع ہو۔ خود اہل مدینہ اور ہاشم نے شاہد تھے کہ بعثت محمدی سے پہلے بھی ان کے ہمسایہ یہودی آنے والے نبی

کی بعثت پر منتظر تھے۔ اور ان کا آئے دن کا تکیہ کلام تھا کہ اچھا اب تو جس کا جی چاہے جو کلمہ کہے۔ یہ بھی آئے گا تو ہم سب ان ظالموں کو دیکھ لیں گے۔

(معالم القرآن ص ۳۹۳ تا ۳۹۶)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی تفسیر فتح العزیز المشہور تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں کہ 'بودند این یہودیاں قبل از نزول این کتاب معترف و مقررہ نبوت این شخص و بزرگی او بر جمیع انبیاء زیرا کہ در وقت جنگ و خوف شکست بر خود طلب فتح و نصرت میکردند از جناب الہی بنام این پیغمبر و میدانستند کہ نام او ایقدر برکت دارد کہ بسبب ذکر آن و توسلے بآن فتح و نصرت حاصل میشود گویا نام این پیغمبر را مقوی و ناصر جمیع پیغمبران میدانستند و نیز یقین میکردند کہ این پیغمبر در کافر کشی و ازالہ ادیان باطلہ بآن مرتبہ رسیدہ است کہ نام او حکم لشکر جبار دارد۔ یہودی اس کتاب قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے ہی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی تمام انبیاء پر بزرگی کا اقرار کرتے تھے اس لیے وہ لڑائی میں شکست کے خوف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی جناب سے اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے فتح اور نصرت طلب کرتے تھے۔ اور یہ جانتے تھے کہ آپ کا نام نامی اسم گرامی اس قدر بابرکت ہے کہ اس کے ذکر اور توسل سے فتح اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔ آپ کا نام مبارک تمام پیغمبروں پر مقوی اور مددگار جانتے تھے۔ اور ان کا اس پر بھی یقین تھا کہ کافر کشی اور باطل دینوں کو ختم کرنے کے لیے آپ کا نام مبارک ایک لشکر جبار کے قائم مقام ہے۔ (تفسیر عزیزی ج ۱ ص ۲۲۹)

فرماتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ یہود سے بڑھ کر

شیخ الحدیث شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی حقیقت اور آپ کے احوال و اوصاف سے دانا اور شناسا اور کوئی قوم نہ تھی۔ کیوں کہ ان کے پاس آسمانی کتابیں اور حضور کے اوصاف و احوال موجود تھے جنہیں یہ پڑھا کرتے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت و رسالت اور آپ کی تشریف آوری کے منظر را کرتے تھے۔ ان کے آباؤ اجداد نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے اور بشارت دیا کرتے اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود گرامی کی خبریں دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ یَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبْنَاءَهُمْ۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ چونکہ باپوں کو اپنے بیٹوں کے بارے میں علم یقینی اور شہودی ہوتا ہے۔ اس لیے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت اور پہچان کو ان کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ (مدارج النبوت فارسی ط ۸۶ ج ۲)

کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ (ترجمان السنۃ ص ۲۵ ج ۲)

ابھی لکھتے ہیں کہ

مولوی بد عالم

اپنا نہ دائم آن گل رعنا چہ رنگ بود + کہ مرغ ہر چہنے گفت گوسے او دارد
آپ کی بعثت سے قبل کتب سابقہ میں آپ کا تعارف اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ مذکور ہو چکا
تھا وہ شانِ تخت نشین ہوں یا راہ بین گوشہ نشین۔ آپ کی تشریف آوری کے بعد کسی کے لیے بھی
آپ کے انکار کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی تھی۔ اہل کتاب اس کو چھپانے کی ہزار کوشش کرتے
مگر چھپانہ سکتے تھے۔ اسی بنا پر قرآن کریم نے سبجا ان کو قائل کیا ہے۔ اور اس تعارف کے کما ن و
تحریف کا مجرم قرار دیا ہے۔ (ترجمان السنۃ ص ۲۵ ج ۲)

جو کہ دیوبندیوں اور دہلیوں کے مجدد ہیں۔ انہوں نے بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی
ابن تیمیہ اللہ علیہ وسلم کے متعلق سو مقامات سے بھی زیادہ بشارات موجود ہیں۔ مولوی بد عالم
ابن تیمیہ کی یہ عبارت درج کر کے لکھتے ہیں کہ ان بشارات کا تھوڑا سا تفصیلی تذکرہ ابن تیمیہ نے اپنی
کتاب الجواب الصحیح میں بھی لکھا ہے۔ (ترجمان السنۃ ص ۲۵ ج ۲)

قاری نے کلام :- اب آپ کے سامنے موجودہ معرف شدہ تورات میں بھی سرکارِ دو عالم میں صلوات
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں وہ درج کی جاتی ہیں۔ پڑھئے
اور محبوبِ رب العلا کی عظمت و رفعت شان و شوکت کو ملاحظہ فرمائیں۔

موجودہ تورات میں نبی آخر الزمان کی نشانی

سب کا نبی؛ تورات سفر یہ پیش کے باب ۴۹ کی ان آیات میں ہے کہ (۱۱) اور یعقوب نے اپنے
بیٹوں کو یہ کہہ کر بلوایا کہ تم سب جمع ہو جاؤ تاکہ میں تم کو بناؤں کہ آخری دنوں میں تم پر کیا کیا ناز سے کا۔ (۱۲) اے
یعقوب کے بیٹے جمع ہو کر سنو۔ اور اپنے باپ اسرائیل کی طرف کان لگاؤ۔ (۱۳) یہود اس سے سلطنت نہیں چھوٹے آئے
اور نہ اس کی نسل سے حکومت کا حصہ موقوف ہوگا۔ جب اسے شیرہ نہ آئے۔ اور قومیں اس کی نیت ہوں
کی۔ (۱۴) یہاں تک کہ

یہود اس سے سلطنت نہیں چھوٹے آئے۔ اور قومیں اس کی نیت ہوں

اسلام کا لقب قرار دیتے ہیں مگر نصاریٰ کا یہ خیال صحیح نہیں۔ کیونکہ پیدائش کے آیات سے واضح ہے کہ شیوہ یہوداہ کی نسل سے نہیں ہوگا۔ کیونکہ شیوہ کی آمد اور تشریف آوری سے نسل یہوداہ کی حکومت اور سلطنت کا چھوٹ جانا واضح ہو رہا ہے۔ اگر شیوہ نسل یہوداہ سے ہو تو پھر یہوداہ کی نسل کا چھوٹ جانا نہیں ہونا چاہیے تھا بلکہ سلطنت کی بقا اور ترقی کا سبب ہونا چاہیے تھا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد یہوداہ کی نسل میں جو کچھ ریاست و حکومت تھی وہ سب جاتی رہی۔ جیسا کہ قرآن نے بنی نضیر اور خیبر سب آپ ہی کے زمانہ میں فتح ہو گئے۔ کتاب پیدائش کا یہ جملہ کے قومیں شیوہ کی مطیع ہوں گی سے بھی اظہارِ مناشئس ہے کہ وہ صرف اور صرف بنی آخر الزماں سیدہ سلاہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ
إِلَيْكُمْ جَمِيعًا۔
تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ
کا رسول ہوں۔ (پ ۱۰ ع ۱)

توریت کی کتاب استثنائیں حضرت سیدنا
موسے الیم اللہ علیہ السلام نے قوم بنی اسرائیل کو

بنی اسرائیل کے بھائیوں سے نبی

ذمہ کیا کہ اللہ کریم نے مجھے فرمایا ہے کہ میں ان کے لیے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اُسے حکم دوں گا وہی وہ اُن سے کہے گا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سُنے گا تو میں اُن کا حساب اُس سے لوں گا۔ لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اُس کو حکم نہیں دیا۔ یا اور مجھوں کو نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔ (استثنائیں باب آیت ۱۸ تا ۲۱)

عیسائی حضرات اس پیشگوئی میں ایک نبی کا مصداق سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرار دیتے ہیں۔ لیکن اُن کا یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ بلکہ ان کے عقائد کے ہی خلاف ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کے بعض گزہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عین خدا اور بعض خدا تعالیٰ کا اکلوتا بیٹا جانتے ہیں۔ اور اس پیشگوئی میں ایک نبی کی تشریف آوری کا تذکرہ ہے۔ لہذا عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دینا سراسر غلط ہے۔

نیز اس پیشگوئی میں اُس آنے والے نبی کے متعلق یہ بھی وضاحت کی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے

بھائیوں میں سے ہو گا نہ کہ خود بنی اسرائیل میں سے۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہیں۔ کیونکہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ اور بنی اسرائیل سیدنا اسحاق علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام دونوں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ اور آپس میں دونوں بھائی ہیں۔ لہذا واضح ہو گیا کہ جس نبی کی آمد کی اطلاع دی گئی ہے۔ وہ بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہو گا۔ پس وہ شخصیت نبی آخر الزمان شیخ مہرمان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتنار ہی ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائی اس پیشگوئی کا مصداق کسی طریق پر بھی ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ السلام قدرت الہی سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔

کتاب یسعیاہ نبی کے اکتالیسویں باب میں درج ہے کہ کس نے

شہنشاہ کون و مکان

مشرق سے اُسکو برپا کیا جسکو وہ صداقت سے اپنے قدموں میں بٹلاتا ہے۔ وہ قوموں کو اس کے حوالہ کرتا اور اُسے بادشاہوں پر مسلط کرتا ہے۔ اور ان کو خاک کی مانند اس کی تلوار کے اور اڑاتی ہوئی بھوسی کی مانند اُس کی کمان کے حوالہ کرتا ہے۔ وہ ان کا پھینکا کرتا اور اُس راہ سے جس پر پیشتر قدم نہ رکھا تھا سلامت گزرتا ہے۔ (یسعیاہ باب ۴۰ آیت ۲ تا ۴)

یہ پیشگوئی بھی سرور انس و جان، سیاح لامکاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کیونکہ اس میں آپ کے برپا ہونے کی سمت مشرق بتائی ہے۔ اور ملک عرب براعظم ایشیا میں ہے۔ ایشیائی ممالک اور زبانوں کو مشرقی ممالک اور مشرقی زبانیں کہا جاتا ہے۔ اس پیشگوئی میں اپنے قدموں میں بٹلانے میں واقعہ معراج شریف کا تذکرہ ہے کہ عالم بیداری میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام آسمانوں کی سیر کراتے ہوئے لامکاں پر بلایا اور قرب کا بیان دینی اَفْتَدَى الْفُكَّانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَذْنَى سے بیان فرمایا ہے۔ بادشاہوں پر مسلط کرنے کا پیشین گوئی میں جو تذکرہ ہے۔ وہ آپ کی رسالت عامہ اور کائنات پر حکومت اور اختیار کا تذکرہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ فَلَا دَرَبَکَ لَا یُؤْمِنُونَ حَتّٰی یُحْکَمَکَ فِیْمَا شِجْتَ بَیْنَهُمْ اور وَاٰرْسَلْنَاکَ الْاٰرْحَمٰتَ الْعٰلَمِیْنَ آیات شریفہ میں ہے نیز سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے اَعْطِیْتَ بِمَقَاتِیْعِ مَنَازِلِ الْاَرْضِ مَجْزِیْنَ کَیْنِزَارِیْنَ کَیْنِیَا، عَطَاکَ اَکْثَرَ مِنْ

صحیح بخاری شریف سے مشکوٰۃ شریف ص (

اس پیش گوئی میں اس کے مصداق کے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کا پھینکا کرتے ہوئے ایسے دشوار ترین راستوں سے سلامت گزر جاتے گا جہاں اس سے پیشتر اس نے قدم بھی نہ رکھا ہوگا۔ اس کی تصدیق قرآن پاک کی یہ آیت کریمہ کرتی ہے۔

اور اللہ نے کافروں کو ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ پٹایا۔ کہ کچھ بھلا نہ پایا اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت فرمائی اور اللہ زبردست عزت والا ہے۔ اور جن اہل کتاب نے ان کی مدد کی تھی۔ انہیں ان کے قلعوں سے اتارا اور ان کی دلوں میں رعب ڈالا۔ ان میں ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو۔ اور ایک گروہ کو قید۔ اور ہم نے تمہارے ہاتھ لگائے ان کی زمین اور ان کے مکان اور ان کے مال اور وہ زمین جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا ط وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ط وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ه وَ أَنْزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوا هُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَّاصِيهِمْ وَ قَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ تَائِسُ وَا ن فَرِيقًا ه وَ أَوْزَقَكُمْ أَرْضَهُمْ وَا بْيَارَهُمْ وَا مْوَالَهُمْ وَا أَرْضَانَهُمْ تَطَوُّعًا ط وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا مُخَبِّرًا شَيْءًا دَيْسًا ر (پطع ۱۹)

ہجرت مصطفیٰ | تورات میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مکرہ ہونے سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا بھی تذکرہ موجود ہے۔ دیکھئے تورات میں یسعیاہ نبی کی کتاب کے باب ۱۱ میں عرب کی بابت باریت کی سُرخ کی تحت لکھا ہے کہ (۱۱۳) اے دو اینوں کے قافلہ تم عرب کے جنگل میں رات کاٹو گے ۱۲۔ وہ پیاسے کے پاس پانی لائے تیما کی سر زمین کے باشندے روٹی لے کر بھاگنے والے سے بچنے کو نکلے۔ ۱۵۔ کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے نکلے تو اسے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔ ۱۶۔ کیونکہ خداوند نے مجھ سے یوں فرمایا کہ مزدور کے برسوں کے مطابق ایک برس کے اندر اندر قیام رکھو۔ ۱۷۔ تمہاری شمت جاتی رہے گی۔ ۱۸۔ اور یہ اندازوں کی تعداد کا بقیہ یعنی بی قیام کے بہادر قبیلے سے زوں کے۔ ۱۹۔ یہ ہندوؤں اور اہل عرب کے نواسے یوں فرمایا ہے۔ یسعیاہ باب ۱۱ آیت ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔

عرب میں سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی تشریف لائے۔ مکہ اور مدینہ منورہ عرب میں ہیں۔ اور ان آیات میں ہجرت کا تذکرہ ہے۔ آیات کو ملاحظہ کریں اور استدلال کو پڑھیں۔ آیت نمبر ۱۵ میں ہاجرین کا ذکر ہے۔ جو ظالم قریش کے سامنے سے جان و ایمان بچا کر بھاگے تھے اور مدینہ منورہ گئے تھے۔ آیت نمبر ۱۳ میں دو انیوں اور ۴ میں تیما والوں کے استقبال اور ان کی ہمان نوازی کرنے کا تذکرہ ہے۔ جو کہ انہوں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف فرما ہونے پر خدمات کین دوانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں کیونکہ دوان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے یفسان کے بیٹے کا نام ہے۔ دوان کے دوسرے بھائی کا نام سبا ہے۔ سبا اور دوان کی اولاد ملک یمن میں آباد ہوئی تھی۔ اوس اور خزرج کے قبائل جو انصار کہلاتے ہیں انہیں میں سے ہیں۔ اس کی وضاحت ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں درج کی ہے۔ اس آیت میں ہاجرین کی ہجرت قریش کی تواریخ اور کمانوں کی وجہ سے ہوگی کا تذکرہ ہے۔ اور ان کے انصار نسل دوان سے ہوں گے کا بھی تذکرہ ہے۔ اور اسی طرح وقوع پذیر ہوا۔ تیما حضرت اسماعیل علیہ السلام کے آٹھویں صاحبزادہ کا نام ہے۔ جن کی اولاد مدینہ منورہ کے عقب میں آباد ہوئی۔ اہل مدینہ و حوالی مدینہ کو نصرت و تائید کا تذکرہ کرنے کے بعد آیت ۱۶-۱۷ میں قریشیوں کا انجام بتایا ہے۔ آیت میں قریش کو قیدار و اسے کہا گیا ہے۔ کیونکہ قیدار حضرت اسماعیل علیہ السلام کے دوسرے فرزند کا نام ہے۔ قریش انہیں کی نسل میں سے ہیں۔ اس واقعہ ہجرت کے ایک سال بعد قیدار کے بہادر کمان انداز کم ہو جائیں گے اور ان کی شان و شوکت کم ہو جائے گی۔ چنانچہ ہجرت سے ایک ہی سال کے بعد غزوہ بدر کا عظیم معرکہ ہوا۔ جس میں قریش کے نامور سردار اور بہادر مارے گئے۔ اور ان کے رعب و اب عظمت و حشمت کو عظیم نقصان پہنچا۔ پس مندرجہ بالا آیات سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے واقعہ کا نقشہ ظاہر و عیاں ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے موقع پر آپ کی مدینہ منورہ تشریف فرما ہونے کے وقت مدینہ

نبی نجار کی لڑکیوں کے گیت کا ذکر

منورہ والوں کے بچوں نے جو اشارے پڑھے ان کا بھی تذکرہ یسعیاہ نبی کی کتاب کے باب نمبر ۴۲ میں موجود ہے قیدار کے آباد گاہوں اپنی آوازیں بند کریں۔ سچ کے بننے والے گیت کا میں اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے نکلیں۔ یسعیاہ باب ۴۲ آیت ۱۱

انبیاء سابقین علیہم السلام کی کتابوں میں مدینہ منورہ کا نام سلیح ہے۔ ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جنگ خندق میں مسلمانوں نے جس جنگ خندق کھودی تھی وہاں پر ایک ٹیلہ ہے جس کو اہل مدینہ سلیح کے نام سے پکارتے ہیں۔

اب توریت مروجہ ہے جو کہ تحریف شدہ ہے۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم خداوندی

اس سے سرور کائنات، فخر موجودات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف اور آمد آمد کا تذکرہ اور بشارات درج ہیں۔ پیش کرتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام کی پانچویں کتاب استثنائے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا ”خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی سننا۔ اور خداوند نے مجھے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں۔ سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اس کو حکم دوں گا۔ وہی وہ ان سے کہے گا۔“ (تورات استثنائے باب ۱۸، آیت ۱۵، ۱۷)

وہ دین جس کی ہر بات وحی خدا چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
کوہ فاران موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ کتاب استثنائے میں ہے۔ اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔

اور لاکھوں تدریسیوں میں سے آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتشی شریعت تھی۔ وہ بے قوموں سے محبت رکھتا ہے؟ (کتاب استثنائے باب ۳۳، آیت ۲)

مندرجہ بالا تورات کی عبارت میں تین رسولوں حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے۔ سینا سے مراد کوہ سینا ہے۔ جس کو کوہ طور کہتے ہیں۔ خدا کا آنا اس پہاڑ پر یہ ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس جگہ پر کتاب تورات عطا ہوئی۔ اور شعیر سے کوہ شعیر مراد ہے۔ جہاں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل عطا ہوئی۔

نه طلع البدر علينا - من ثنيت الوداع - وجب الشكر علينا - ما دعى الله داع

اور فاران سے کوہ فاران مراد ہے جو کہ مکہ معظمہ میں ہے۔ اور جس کو کوہ حرا کہا جاتا ہے جہاں شہنشاہ رسولان، شفیع مجرمان، وسید یکبیاں محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء تنہائی میں عبادت کرتے تھے۔ اور اُس جگہ وحی کا نزول ہوا اور قرآن پاک کا نزول شروع ہوا۔ پس کوہ فاران سے جلوہ گر ہونے سے مراد نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم پر قرآن پاک کا نزول ہے۔ لاکھوں قدسیوں سے مراد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ہیں۔ اتشی شریعت سے احکام شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مراد ہے جس میں قتل، زنا، ڈاکہ زنی، شراب خوری وغیرہم اور جہاد کے احکام ہیں۔

یہود کو حضور پر اور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا انتظار
یہودیوں اور دیگر اہل کتاب کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ

علیہ وسلم کی تشریف آوری کی سخت انتظار تھی جیسا کہ یوحنا کی انجیل کی عبارت سے واضح ہے۔ ملاحظہ ہو۔
اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یرشلیم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اُس (حضر

سیحی) کے پاس بھیجے کہ تو کون ہو؟ تو اُس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا۔ بلکہ اقرار کیا میں مسیح نہیں ہوں۔ کیا تو وہ نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ نہیں۔

(انجیل یوحنا باب آیت ۱۹ تا ۲۱)

ناظرینِ کرام :- اب علماء یہود نے سرور کائنات مقرر موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی شان اور نعمت اپنی کتب میں پڑھی۔ ان کو اہل میر اور محدثین عظام نے اپنی اپنی کتب میں درج کیا ہے۔ وہ پیش کی جاتی ہیں۔

شانِ مصطفوی کے متعلق علماء یہود کا اقرار

تبع نامی بادشاہ

اکابر محدثین علیہم الرحمہ نے اپنی اپنی مستند کتب میں درج کیا ہے کہ تبع نامی بن کے بادشاہ کا مدینہ منورہ کی سرزمین پر گزرتا ہوا تو اس کے ہمراہ تورات کے چار سو جید علماء بھی تھے۔ سب علماء نے بادشاہ سے یہ عرض کیا کہ ہم کو اس سرزمین پر ہی بٹھ جانے کی اجازت دیجئے۔ انہی نے عرض کرنے پر بادشاہ نے اس کا سبب پوچھا تو علماء نے یہ کہا کہ ہم انبیاء سابقہ کے مخالف

میں یہ لکھا ہوا دیکھتے ہیں کہ آخر زمانہ میں ایک نبی تشریف لائیں گے۔ ان کا مبارک اسم شریف محمد ہوگا۔ اور یہ سرزمین (مدینہ منورہ) ان کی دارالہجرت ہوگی۔ اس پر بادشاہ نے ان سب علماء کو واپس پر قیام پذیر ہونے کی اجازت دے دی۔ اور ہر عالم کے لیے علیحدہ علیحدہ مکان تعمیر کرایا۔ اور سب کے نکاح کرا دیئے۔ اور ہر ایک کو کثیر تعداد میں مال دیا۔ اور ایک مکان خاص نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و السلام کے لیے تیار کرایا۔ کہ جب نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر آئیں تو اس مکان میں قیام فرمائیں اور آپ کے نام ایک خط لکھا جس میں اپنے اسلام لانے اور دیدار کے اشتیاق کا اظہار کیا۔ خط کا مضمون یہ تھا۔

شَهِدْتُ عَلَى أَحْمَدَ آتَهُ رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ بَارِكَ النَّسَمِ !

میں گواہی دیتا ہوں کہ احمد مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

فَلَوْلِمَّا عُمَيْرِي إِلَى عُمَيْرِي لَكُنْتُ وَزِيْرًا لَهُ وَابْنُ عَسَمِ !

اگر میری عمر ان کی عمر تک پہنچی تو میں ضرور ان کا معین اور مددگار ہوگا۔

وَجَاهَدْتُ بِالسَّيْفِ أَعْدَاءَ وَفَسَّحْتُ عَنْ صَدْرِي كُلَّ عَسَمِ

اور ان کے دشمنوں سے تلوار کے ساتھ جہاد کروں گا۔ اور ان کے دل سے ہر عزم کو دور کروں گا۔

تب نے اس خط پر اپنی مہربانی لگا دی۔ اور خط کو ایک عالم کے حوالے کر دیا اور کہا کہ اس کو بہت سنبھال

کر رکھنا۔ اگر تم نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ پاؤ تو ان کی خدمت اقدس میں میرا یہ عزیز

پیش کر دینا۔ وگرنہ اپنی اولاد کو یہ خط سپرد کر دینا اور ان کو وصیت کرنا کہ اس کو سنبھال کر رکھے اور نبی

آخر الزمان کی خدمت بابرکت میں پیش کر دے۔

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی عالم کی اولاد میں سے تھے۔ جس کو تب نے عزیز دیا

تھا اور وصیت کی تھی۔ اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان جہاں سرور کائنات،

منہج موجودات محمد مصطفیٰ علیہ التوحید والثناء کی اونٹنی ہجرت کے مرقعہ پر رکھی گئی تھی اور آپ کی قیام گاہ

رب العالمین نے معین فرمایا تھا۔ یہ وہی مکان تھا جو تب نامی بادشاہ نے خصوصاً آپ کے لیے تعمیر کرایا تھا۔

بقیہ انصار مدینہ منورہ ان ہی چار سو علماء کی اولاد سے ہیں۔

شیخ زین الدین مراغی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگر یہ کبہ دیا جائے کہ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم مدینہ منورہ میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان پر نہیں بلکہ اپنے مکان پر جلوہ افروز ہوئے تھے۔ تو بجا نہ ہوگا۔ اس لیے کہ یہ مکان درحقیقت آپ ہی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قیام تو اُس مکان میں محض آپ کی تشریف آوری کے انتظار کے لیے تھا۔ آپ کی تشریف آوری پر سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیج بادشاہ کا وہ عریضہ بارگاہ نبوی میں پیش کر دیا۔ (ذرتانی تشریف شاہ ج ۱، وفاء الوفا للسمودی ج ۲۳، روح اللائف للسبیلی ص ۲۱۳)

بنو خزرج کے علاقوں میں یہودی آباد تھے۔ اور وہ یہودی

بنو خزرج کا قبول اسلام

عالم تھے۔ اور بنو خزرج بُت پرست تھے۔ اور یہودیوں نے ان کے علاقوں پر قبضہ کر رکھا تھا۔ جب کبھی ان کے درمیان جھگڑا ہوتا تو یہودی ان سے کہتے کہ بُت ہلدا ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے۔ اس کا زمانہ بالکل قریب ہے۔ ہم اُس کے ساتھ ہو کر تمہارا قلع قمع کر دیں گے۔ جیسا کہ عاد اور ارم علیا میٹ ہوئے ہیں۔ جب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے بنو خزرج کو دعوتِ اسلام دی۔ تو ان میں سے ایک نے دُسرے کو کہا جانتے ہو بخدا ضرور یہی ذہ نبی ہیں۔ جن کے مبعوث ہونے سے یہودی ہم کو ڈراتے تھے۔ اب یہ نہ ہو کہ وہ تم سے پہلے ان کے پاس پہنچ جائیں اور ان کی دعوت قبول کر کے ان کی تصدیق کریں۔ اور اسلام لے آئیں۔ تو انہوں نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ ہم نے اپنی قوم اور مذہب کو چھوڑتے ہیں۔ اور آپ کے دستِ حق پرست پر آپ کا دین اسلام قبول کرتے ہیں۔ (تاریخ ظہری اُردو ص ۱۱۱ ج ۱)

امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الباری ایک روایت تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زمین مدینہ منورہ سے باہر تھی۔ آپ اُثر اُس کی دیکھ بھال کے لیے جاتے تھے۔ وہاں سے قریب ہی یہودیوں کا ایک مدرسہ تھا۔ آپ جب بھی اپنی زمین میں جاتے تو اُس مدرسہ میں ضرور تشریف لے جاتے۔ اور وہاں یہودیوں کے وعظ و نصیحت سنتے۔ اتفاقاً ایک دن مدرسہ میں اس وقت چنے چباہ وہاں یہودیوں کے سارے علماء جمع تھے۔ سب نے کہا مرحبا! ہم آپ سے بُتِ محبت رتے تھے اور غالباً آپ بھی ہم سے محبت رکھتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے سوا اور کوئی جہاں ہمارے مدرسہ میں نہیں آتا۔ فرمایا۔ اے یہودیو! میں اس لیے نہیں آتا کہ مجھے تم سے کوئی محبت ہے۔ یا اپنے دین میں کوئی شائبہ ہے یا تمہارے مذہب کی طرف کچھ میلان ہے۔ میں تو صرف اس لیے آتا ہوں کہ تمہاری کتابوں سے اپنے قرآنِ پاک کی حسانت

اور اپنے پیارے محبوب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے فضائل معلوم کر کے اپنا ایمان مزید قوی کروں۔ الحمد للہ لیتنے روز کی آمد و رفت میں اپنے دین پر میرا یقین اور بڑھ گیا۔ اور تمہاری نصیحتی اور بدبختی پر افسوس کرتا ہوں کہ تم تو ریت میں اس نبی کے ایسے فضائل دیکھ کر بھی ان پر ایمان نہیں لاتے (تفسیر کبیر ص ۱۰۵ کتاب الوفا ص ۱۰۵ ج ۱)

حضرت مطرف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
۲۲ یہودیوں کا مسلمان ہونا جب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں تشر

فتح ہوا تو مال غنیمت میں ایک صندوق بھی دستیاب ہوا۔ اس میں ایک کتاب تھی اس کے ہمراہ ایک عیسائی جس کا نام نعیم تھا کہنے لگا کہ یہ کتاب میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ ہم نے کہا کہ یہ کوئی صحیفہ آسمانی ہے؟ تو اُس نے کہا کیوں نہیں۔ میں نے کتاب سچے سے ذرا کراہت محسوس کی اور صندوق سمیت وہ کتاب اُس کو دے دی۔ کچھ عرصہ بعد جب میں بیت المقدس گیا تو وہاں ایک سوار دیکھا جس کی شکل نعیم سے ملتی جلتی تھی۔ میں نے اُس کو بلایا اور پوچھا کہ تو نعیم ہے۔ تو اُس نے کہا ہاں۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ تم ابھی تک نصرانی ہی ہو۔ تو اُس نے کہا کہ میں تو حلیف ہو چکا ہوں۔ میں اس کے ساتھ کعبہ لاجبار کی موافقت میں بیت المقدس چلا گیا۔ جب یہودیوں کے سرداروں نے نعیم اور کعبہ کے آنے کی خبر سنی تو وہ اُن کے پاس آئے کعبہ نے وہ کتاب ان کو دی تاکہ وہ یہودی اس کو پڑھیں۔ ایک قاری پڑھتا تھا۔ جب آخری سطر پہنچا تو وہ یہودی غصہ میں آگئے۔ اور کتاب کو زمین پر پھینک دیا۔ اس نعیم کو بھی غصہ آگیا اور کتاب اٹھا کر کہنے لگے کہ یہ کتاب قدیم ہے جب تک تم اسے نہ پڑھو گے ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ چنانچہ جب انہوں نے آخری سطر پڑھیں تو ان پر یہ مضمون تھا۔

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا

فَلَنَ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ

الْخَاسِرِينَ۔

اُسی روز اجبار یہودیوں سے بیابیس آدمی مسلمان ہوئے۔ اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو بہت سے تحائف اور عطیات دیئے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۳۱)

حضرت عبدالمطلب کی نسل سے نبی کا پیدا ہونا

خارجہ بن عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ہماری قوم کے چند بزرگوں نے بیان کیا کہ ہم مکہ مکرمہ میں بغرض عمر جا رہے تھے کہ ایک یہودی تجارت کے بہانے ہمارے ساتھ ہو لیا۔ جب ہم مکہ پہنچے تو اس یہودی نے حضرت عبدالمطلب کو دیکھ کر کہا کہ مادرِ کتب خود کہ تغیر و تبدل را بداران نیست یافتہ ایم کہ از نسل این مرد پیغمبر سے بیرون آید ہم نے اپنی کتابوں میں جن میں تغیر و تبدل کا شائبہ تک نہیں یہ چیز دیکھی ہے کہ اس شخص کی نسل سے ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوگا۔ جو خود اور اس کی قوم ہمیں قوم عاد کی طرح قتل کرے گی۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۸۱)

حضرت ورقہ بن نوفل اور زید بن عمر کا طلب دین کے لیے سفر

حضرت ورقہ بن نوفل اور زید بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دین کی طلب کے لیے سفر کیا۔ یہاں تک کہ وہ موصل کے ایک اہلبے پاس پہنچے۔
 راہب :- (حضرت زید کو مخاطب کر کے) تم کہاں سے آئے ہو؟
 زید :- (جواب دیتے ہوئے) بیتِ ابراہیم یعنی مکہ مکرمہ سے
 راہب :- یہاں کیسے آئے ہو؟
 زید :- دینِ حق کی تلاش میں۔

راہب :- اِرْجِعْ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَظْهَرَ الَّذِي تَطْلُبُ فِي أَرْضِكَ۔
 واپس چلے جاؤ جس کی تم کو تلاش ہے اس کے ظہور کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اور اس کی بعثت تمہاری سر زمین میں ہی ہوگی۔

دکتاب الوفال ابن جوزی ص ۱۶، شواہد النبوت فارسی ص ۱۸۱، خصائص الکبریٰ ص ۶۱، دلائل النبوت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنی اسرائیل بخت

نصر کے قہر و غفہ سے ڈر کر منتشر ہو گئے تو ان سے حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ایک ایسی جماعت مٹی کر درکتا بہائے خود نعتِ رسولِ صلی اللہ علیہ وسلم خواندہ بودند جنہوں نے ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کی نعت و توصیف اپنی کتابوں میں پڑھی تھی ان کو معلوم ہو گیا کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کا ظہور سورج کے اس گاؤں میں ہو گا جہاں کھجوروں کے درخت کثرت سے ہوں گے۔ انہوں نے شام کے علاقہ کو خیرباد کہا اور شام اور یمن کے درمیان جتنے قصبے واقع تھے ان کو دیکھتے جاتے لیکن ان کو کھجوروں کے درخت بیک وقت نہ مل سکے۔ سو کسی جگہ بھی نظر نہ آئے۔ پس وہ وہاں پر ہی اقامت گزین ہو گئے۔ اس امید پر کہ نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء کی زیارت سے مشرف ہوں۔ اور ان کی اتباع کریں لیکن انہیں اس یقین اور ایمان کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ہی موت آگئی۔ انہوں نے اپنی اولاد کو وصیت کر دی کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں۔ اور آپ کی متابعت کریں۔ لیکن بد قسمتی سے ان کے بعض فرزند حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پانے اور ان کو پہچاننے کے باوجود بھی ایمان نہ لائے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۰۱، خصائص الکبریٰ ص ۶۳، ج ۱، دلائل النبوت ابو نعیم)

کعب بن لوی کا خطبہ میں ذکر مصطفیٰ کرنا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کعب بن لوی بن فاکب نے جس کی موت

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پانچ سو ساٹھ سال پہلے ہوئی۔ اہل تورات و انجیل سے ذکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور تعریف بیان کیا کرتا تھا۔ اُس کے کلام میں یہ شعر بھی جس میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کی آمد آمد کا ذکر ہے موجود ہے۔

عَلَا غَفْلَةً يَا نَبِيَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدُ
فَخَبِرَ أَخْبَارًا صَدُوقًا خَيْرَ مَوْهَا

جب لوگ غفلت اور مجرمی میں ہوں گے تو نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں گے۔ جن کے صادق اور خیر ہونے کی خبر سابقہ کتابوں نے بھی دی ہے۔

(خصائص الکبریٰ ص ۶۳، ج ۱، کتاب الفارابین جوزی ص ۲۰۲، ج ۱، شواہد النبوة للہامی ص ۱۵۱)

تورات میں سیرت مصطفیٰ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور کون و مکان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اکرم گرامی

تورات میں ان الفاظ میں موجود تھا۔ أَحْمَدُ الضُّحُوكُ الْقَتَالُ مِزْكَبُ الْبَعِيْرِ وَيُدْعَى السَّمْلَةَ وَيُخْتَوَى بِالْكَشْمَةِ سَيْفَهُ حَلَا حَاتِقَهُ ضُحُوكُ كَمَا مَعْنَاهُ يَبِيءُ كَرِهِيَةً تَبْتَسِمُ نَفْسُ آيَاتِهِ كَمَا دُرٌّ كَرِيمٌ انْفُضَ بُولُوكُهُ۔ اور جو بھی ان کے سامنے آئے گا۔ اس سے ان کی طبیعت متعفن نہ ہوگی۔ اور کسی

ایسا ہو گا کہ تب تم فرماتے ہوئے ان کے آخری دانت ظاہر ہو جائیں گے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مزاح میں بھی کرتا ہوں لیکن صرف سچی بات ہی بیان کرتا ہوں۔ قتال کے معنی یہ ہیں کہ آپ دشمنانِ خدا پر عرصے تھے۔ اور سفیہ علیہا عاتقہ کے یہ معنی ہیں کہ آپ اپنی شجاعت کی وجہ سے ہمیشہ تلوار بدوش ہوں گے اور اپنے نفس سے جہاد کریں گے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۹)

ابن ابونعمان نے روایت کی ہے کہ بنو قریظہ یہودیوں کا اپنے بچوں کو شانِ محمدی بتانا

قَبِيلَهُ كَيْسِيُّ يَدْرُسُونَ ذِكْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُتُبِهِمْ وَيُعَلِّمُونَ الْوِلْدَانَ بِصِفَتِهِ وَإِسْمِهِ وَمَهَاجِرِ الْمَدِينَةِ فَلَمَّا ظَهَرَ حَسَدُ الْوَالِدِ الْوَالِدِ وَانْكَرُوا وَانْكَرُوا - نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکرِ مبارک کا جو ان کی کتابوں میں ہے درس دیا کرتے تھے۔ اور اپنے بچوں کو آپ کی صفات اسم مبارک اور مدینہ منورہ میں ہجرت کے متعلق بتاتے تھے۔ مگر جب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے حسد کی وجہ سے انکار کر دیا۔ (کتاب الوفا ص ۱۱، طبقات ابن سعد ص ۱۱، خصائص الکبریٰ ص ۶۵ ج ۱)

محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بنی عبد الاشہل میں ایک یوشع نامی یہودی تھا۔ میں بچپن میں اس کی زبان سے

حضرت کی بعثت گاہ

بیت اللہ شریف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سنا کہ یہاں سے ایک نبی عنقریب مبعوث ہو گا جو اس نبی کو دیکھے گا اس کی تصدیق کرے گا۔ جب رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تو ہم سب مسلمان ہو گئے لیکن وہ یوشع حسد اور نافرمانی کی وجہ سے مسلمان نہ ہوا۔ (خصائص الکبریٰ ص ۶۶ ج ۱، کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ لابن جوزی ص ۱۱ ج ۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو مالک بن سنان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے کہا میں قبیلہ بنو قریظہ

یہودیوں کا ذکر رسول کرنا

کے یہود کے پاس آیا تاخذوا جمیعاً فتذاکروا النبی صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ سب یہود نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کر رہے تھے۔ (کتاب الوفا ص ۱۱، خصائص الکبریٰ ص ۶۶ ج ۱)

ابو عامر راہب کا شانِ مصطفیٰ بیان کرنا
عمارہ بن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اوس اور خزرج قبائل میں سب سے

زیادہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفات بیان کرنے والا ابو عامر راہب تھا۔ یہ یہودیوں سے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتا تھا۔ اور ان کو ان کے دین کے متعلق بتاتا تھا۔ نیز بتایا کہ مدینہ منورہ ان کی ہجرت گاہ ہے۔ پھر وہ تیما کے یہودیوں کے پاس گیا اور ان کو بھی یہی باتیں بتائیں پھر وہ ملک شام میں گیا اور ان کو بھی یہی بتایا ابو عامر جب واپس آیا تو اُس نے کہا **آتَادِئْتُ عَلَى دِينِ الْخَنَفِيَّةِ** میں سیدھے دین پر ہوں۔ اور وہ راہب بن کر ہی زندگی گزارتا رہا۔ اور کھدر کے کپڑے پہنتا تھا۔

اِنَّهُ يَنْتَظِرُ خُرُوجَ اَلنَّبِيِّ صَلَّى
وَهُ نَبِيَّ كَرِيْمٍ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوَةِ وَالتَّسْلِيْمِ كَيْ يَطْهُرَ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
انتظار کر رہا تھا۔

کتاب الوفا ص ۱۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر، خصائص الکبریٰ ص ۶۱ ج ۱، مدارج النبوت فارسی ص ۱۱۱
سلمہ بن سلام بن وقش بیان کرتے ہیں کہ بنی عبدالکاشمیل یہودیوں کے
مہرودی ہمسایہ کا بیان
قبیلہ میں سے ایک یہودی ہمارا ہمسایہ تھا۔ وہ ایک دن حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ہمارے پاس آیا۔ میں ان دنوں جوان تھا۔ اُس یہودی نے قیامت
حساب، میزان، جنت اور دوزخ کا ذکر کیا۔ نیز کہا کہ مشرکین اور بت پرستوں کو معلوم نہیں کہ ایک دن
مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے اور بارگاہِ الہی میں پیش ہونا ہے۔ مشرکین نے اُس سے پوچھا کہ کیا
تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں کو زندہ کیا جائے گا۔ اور ان کو اپنے اعمال کی وجہ سے جنت
اور دوزخ مقام میں بھیجا جائے گا۔ تو اس یہودی نے کہا ہاں یہ سب کچھ ہوگا۔ تو مشرکین نے پوچھا
کہ یہ سب کچھ کب ہوگا۔ **قَالَ نَبِيٌّ يَبْعَثُ مِنْ نَحْوِ هَذِهِ الْبِلَادِ وَ اَشَارَ بِبَيْدِ
نَحْوِ مَكَّةَ وَ الْيَمَنِ**۔ تو یہودیوں نے مکہ مکرمہ اور یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے
کہا کہ جب ایک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان شہروں میں مبعوث ہوں گے۔ اس پر مشرکین نے پوچھا کہ

۱۱۱ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ غیبی الملائکہ ابو عامر کے رط کے تھے۔ مدارج النبوة۔

اس نبی کو ہم کب دیکھیں گے۔ تو اُس نے میری (سلمہ بن سلامہ کی) طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جب یہ لڑکا بوڑھا پے کو پہنچ جائے گا۔

سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ عرصہ گزرا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور وہ خبر دینے والا یہودی بھی تو اُس وقت زندہ تھا ہم آپ پر ایمان لے آئے مگر وہ محروم ہی رہا۔ (کتاب الوفاؤں ص ۱۲۸، تفسیر عزیزی فارسی ط ۳۲ ج ۱)

علامہ ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے

یہودی کا حلیہ مصطفیٰ بیان کرنا

زید بن عمرو بن نفیل کہا کرتا تھا کہ میں اولاد اسماعیل میں ایک نبی مبعوث ہونے کا منتظر ہوں اور ان میں سے بھی عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہوگا۔ مجھے علم ہے کہ میں اتنے دیر تک زندہ نہ رہوں گا۔ کہ ان کو پاسکوں اور ان پر ایمان لاؤں اور اس کی نبوت کی شہادت دوں۔ اور ان کی تصدیق کر سکوں البتہ اگر تم اس وقت تک زندہ رہو۔ اور ان کو دیکھو تو ان کو میرا سلام کہنا۔ میں ان کا حلیہ تم کو بتائے دیتا ہوں تاکہ تم کو ان کی شناخت کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ تو میں نے کہا حلیہ بتائیے۔ تو اُس نے کہا کہ وہ نہ کو تاہ قامت ہوں گے نہ دراز قامت نہ اُن کے سر کے بال بہت گھنے ہوں گے۔ اور نہ جھڑیے ان کی آنکھوں میں سُرخ ہوگی۔ مُہر نبوت ان کے شانوں کے بیچ میں ہوگی۔ نام احمد ہوگا۔ اسی شہر میں وہ پیدا اور مبعوث ہوں گے۔ پھر ان کی قوم ان کو یہاں سے نکال دے گی۔ اور اُن کی تعلیم کو پسند نہ کرے گی۔ پھر وہ یثرب کو ہجرت کر جائیں گے۔ وہاں ان کی بات بن جائے گی۔ دیکھو تم ان کے متعلق دھوکہ میں نہ آجانا۔ میں دین ابراہیم کی تلاش میں دُنیا بھر میں پھرا ہوں۔ جس یہودی، عیسائی اور مجوسی سے میں نے دین ابراہیم کے متعلق پوچھا تو اُس نے مجھ سے یہی کہا کہ وہ تو تمہارے وطن میں ہے اور انہوں نے آنے والے نبی کی وہی صفات عیاں کیں جو میں نے تم کو بتائی ہیں۔ وہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اب صرف وہی نبی ہی مبعوث ہوں گے۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ راوی ہیں فرماتے ہیں کہ جب میں اسلام لایا تو زید بن عمرو کا قول رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا اور اس کا اسلام عرض کیا تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے اس کا جواب دیا۔ اس کے لیے رحمت کی دُعا فرمائی۔ نیز فرمایا کہ میں نے زید بن عمرو کو

جنت میں خوب راحت کے ساتھ دیکھا ہے۔ (طبقات ابن سعد ج ۱، تاریخ طبری ج ۱،
تاریخ کامل ابن اثیر ج ۲، دلائل النبوت لابونعیم

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو قریظہ کے ایک عمر رسیدہ شخص
نے مجھ سے کہا کہ کیا تم کو ثعلبہ بن سعید، اسد بن سعید، اسد بن عبید اور بنی ہزہل کی ایک جماعت کے
مسلمان ہونے کے سبب کے متعلق کچھ علم ہے۔ میں نے اس کی نفی میں جواب دیا۔ تو اس شخص نے مجھے
ان کے اسلام لانے کا سبب یہ بتایا کہ شام کے یہودیوں سے ابن ابیسیان ایک شخص تھا۔ زمانہ اسلام
سے کچھ عرصہ پہلے وہ آیا۔ اور ہمارے پاس آکر ٹھہرا اس کی نیکی پر میزگاری اور بزرگی کا یہ عالم تھا۔
کہ ہم نے اس سے بڑھ کر کسی شخص پانچ نمازیں اس خضوع اور خشوع سے پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا
جب کبھی بارشس کا قحط پڑتا تو ہم اس کے پاس آتے اور وہ بارشس کے لیے دعا کرتا تو بارشس ہوجاتی
جیسا اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے کہا

یا مَعْشَرَ يَهُودَ مَا تَسْرُونَ انْحَسِبِي اِلَى
اَرْضِ الْجَوْعِ وَالْبُؤْسِ۔
اے گروہ یہود کیا تم جانتے ہو کہ مجھے کون سی چیز اس
بھوک اور تکلیف والی سرزمین پر لانی۔

ہم نے اس کو جواب دیا کہ تم بہتر جانتے ہو تو اس نے کہا:

اِنِّي قَدِمْتُ هٰذَا الْبَلَدَةَ
اَتَوَكَّفْتُ خُرُوجَ نَبِيٍّ قَدْ اَظْلَمَ
زَمَانُهُ فَلَا تَسْبِقُنَّ اِلَيْهِ
يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ فَاِنَّهُ يَبْعَثُ
بِسَفْكِ الدِّمَاءِ وَ سَبِي
الدَّرَارِيِّ وَالنِّسَاءِ مِمَّا
خَالَفَهُ فَلَا يَمْنَعُكُمْ
ذٰلِكَ مِنْهُ۔

میں اس شہر میں صرف اس لیے آیا تھا۔ کہ یہ شہر اس
نبی آخر الزمان کی ہجرت کا ہے جو عنقریب ہجرت
فرمانے والے ہیں مجھے اُمید تھی کہ شاید وہ میری
زندگی میں ہی مبعوث ہو جائیں گے تو میں ان پر ایمان
لا کر ان کی اتباع کروں گا مگر ایسا نہ ہوا۔ اب
تمہارے لیے وہ موقع آئے گا۔ دیکھنا ان پر ایمان
لانے میں کوئی تم سے پہل نہ کر جائے۔ بلاشبہ ان کو
پہننے دشمنوں سے جنگ بھی کرنا پڑے گی۔ اور ان

کو عورتوں اور بچوں کو قید بھی کرنا پڑے گا۔ مگر ان کا یہ برتاؤ اور رویہ تمہیں ان پر ایمان لانے سے روک نہیں
یہ کہہ کر وہ رہ گیا

جب سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور وہ وقت آیا کہ آپ نے اپنے بنی قریظہ کا محاصرہ فرمایا تو ثعلبہ اسد بن سعید اور اسد بن عبید نے کہا
یا بنی قریظہ واللہ انہ النبی الذی
عہد الیکم فیہ ان انہیتبان۔
فنزکوا فاسلموا واحسوا واما
ہم واما لہم واما لہم۔

اے بنو قریظہ! اللہ کی قسم بلا شک یہ وہ ہے جس میں بنی
قریظہ نے اپنے بنی قریظہ سے وعدہ کیا تھا۔
پس وہ اپنی قوم سے نکلے اور مسلمان ہو گئے اور
اپنی جانوں اور اپنے مالوں کی حفاظت کر سکتے۔

(کتاب الوفا ص ۵ ج ۱، طبقات ابن سعد ط ۱ ج ۱، سیرت ابن ہشام ص ۱ ج ۱)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا مسلمان ہونا
محدث بیہقی اور ابن حجر
عسقلانی و دیگر محدثین

علیہم الرحمۃ نے اپنی کتاب میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ
درج فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم علیہ افضل
الصلوٰۃ والسلام کا نام مبارک آپ کی صفات اور آپ کا حلیہ مبارک پہلے ہی سے جانتا تھا۔ مگر
کسی سے ظاہر نہیں کرتا تھا۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے اور میں نے آپ کی خبر سنی تو میں
اس وقت ایک کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا تھا۔ وہیں سے خوشی میں اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ میری
پھوپھی جان خالدہ بنت حارث نے کہا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خبر سننا تو اس سے زیادہ
خوش نہ ہوتا۔ میں نے کہا ہاں۔ خدا کی قسم یہ بھی موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں وہی دین دے کر
بھیجے گئے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام دے کر بھیجے گئے تھے۔ میری پھوپھی نے کہا۔ اے میرے
بھتیجے کیا یہ وہی نبی ہیں جن کی ہم خبریں سنتے آتے ہیں کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے۔
میں نے کہا ہاں یہ وہی نبی ہیں۔ میں گھر سے نکل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شرفِ نبی باسلام

مے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو رات کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ حضرت یوسف علیہ السلام
کی ادوہ میں سے تھے۔ آپ کا اصل نام ٹھینی تھا۔ اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن سلام
رضی اللہ عنہ نام رکھا۔ (اصابہ ص ۲ ج ۲ ابن حجر عسقلانی) (فقیر الوہاب محمد صیبرا اللہ قادری غفرلہ)

ہوا۔ اور واپس آ کر اپنے تمام اہل خانہ کو اسلام کی دعوت دی۔ سب نے اسلام قبول کیا۔ (فتح الباری ص ۱۹۷)
ایک روایت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح سے بھی مروی ہے جب
رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو میں آپ کی تشریف آوری کی خبر
سننے ہی آپ کو دیکھنے کے لیے حاضر ہوا۔ فلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ
لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ لَيْسَ فِي نَفْسِهِ نُورٌ كَوْنُهُ نُورٌ كَوْنُهُ نُورٌ كَوْنُهُ نُورٌ كَوْنُهُ نُورٌ
کا چہرہ نہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے پہلا کلام جو سنایا تھا:

آيَهَا النَّاسُ افْتَشُوا السَّلَامَ
اِطِيعُوا الطَّعَامَ وَصَلُوا
الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ
يَنَامُ تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ
اے لوگو! آپس میں سلام پھیلاؤ۔ آدمیوں کو کھانا
کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو۔ رات میں نماز پڑھو جبکہ
لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ تم حجت میں سلامتی کے
ساتھ داخل ہو گے۔

(ترمذی شریف ص ۱۷۱ مدارج النبوت ص ۲۷)

حضرت عباس کا خواب | حضور پر نور نور علی نور حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان حضرت

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے
كَانَ وَجْهَهُ نُورًا يَظْهَرُ كَنُورِ الشَّمْسِ تَوَانُ كَيْفَ مَبَارَكٍ عَلَيْهِ سَلَامٌ كَمَا رَأَيْتُ
سورج کا نور چمکتا ہے۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادہ حضرت عبداللہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر فرمایا کہ اس بچے کی زالی شان ہوگی۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خواب میں دیکھا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے ناک مبارک سے ایک سفید پرندہ نکلا اور اس نے مشرق و مغرب میں پرواز کی۔ پرواز
کرنے کے بعد وہ بیت اللہ شریف آ کر بیٹھ گیا۔ سب قریش نے اس پرندہ کو سجدہ کیا۔ پھر وہ زمین
و آسمان کے درمیان اڑا۔ اس خواب کو میں نے ایک کاہنہ کے سامنے بیان کیا تو اس نے کہا۔
لَمَّا مَدَّقْتُ رُؤْيَاكَ لِيَخْرُجَتْ
اگر تیرا یہ خواب سچا ہے تو (حضرت عبداللہ)

مِنْ صُلْبِهِ وَوَلَدٌ يَصِيرُ أَهْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَهُ تَبَعًا
کی پشتِ اقدس سے ایسا فرزند ارجمند ظاہر ہوگا
تمام مشرق و مغرب والے اُس کے تابع ہوجائیں گے

(خصائص البحرى للسيوطى ص ۱۲۱ ج ۱ حجة الله على العالمين ص ۲)

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ القوی اپنی کتاب مستطاب
کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت

وَاللّٰهُ اَنَا ذَا لِكَ النُّوْرِ

خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حبیب کبریا، شہنشاہ ہر دوسرا محمد مصطفیٰ اصلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل ایک رات کو مجھے خواب آیا کہ مکہ مکرمہ پر ظلمت اور تاریکی
اس قدر چھانی ہوئی ہے کہ آدمی کو اپنا ہاتھ تک نظر نہیں آتا۔ پھر اچانک زمرم شریف کے کنواں
سے ایک نور نمودار ہوا۔ اور وہ نور آسمان کی طرف بلند ہوا۔ اور اُس نے بیت اللہ شریف کو بھی
منور کر دیا۔ پھر سارے مکہ مکرمہ کو بقعہ نور بنا دیا۔ مدینہ منورہ کے کھجوروں کے درختوں کو بھی منور کر دیا۔
یہاں تک کہ میں نے کھجوروں کے درختوں میں ان کے پھلوں کو دیکھ لیا۔ جب بیدار ہوا تو یہ خواب
اپنے بھائی عمر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنایا تو انہوں نے کہا۔ یا اخی ان هذا الاصر
يَكُونُ فِي بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ اسے برادر! یہ نور بنو عبدالمطلب میں ظہور پذیر ہوگا۔

حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور علی نور شافع یوم النور محمد
مصطفیٰ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مجھے ہدایت نصیب ہوئی۔
حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میرا محنت جگر حضرت خالد جب

مشرف باسلام ہوا تو اُس نے بارگاہ حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اپنا یہ
خواب عرض کیا تو نبی غیب دان محمد مصطفیٰ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وَاللّٰهُ اَنَا ذَا لِكَ
النُّوْرِ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ اللہ کی قسم! وہ نور میں ہی ہوں۔ اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

دکتاب الوفا ص ۱۲۱ ج ۱ مطبوعہ مصر

باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بوہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

یہودی کے پتے کا تورات میں شانِ مصطفویٰ کا اقرار کرتے ہوئے مسلمان ہو جانا

ابو صخر العقیلی فرماتے ہیں کہ انہوں نے
میں سے ایک اعرابی نے مجھے بتایا
کہ امام الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ

والثناء ایک یہودی کے پاس سے گزرے اس کے پاس ایک رحبر تھا جس میں تورات
لکھی ہوئی تھی۔ اس یہودی کا لڑکا ہو کہ بیمار تھا وہ اُس کو تورات پڑھ کر سنا رہا تھا۔
نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اودہ یہودی! تجھے اس کی قسم جس نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی۔ اَفَتَجِدُنِي تُوْرَاتِكَ نَعْتِي وَصِفَتِي
وَ مَخْرَجِي كَمَا تُوْنِي اِس تُوْرَاتٍ مِيْرِي نَعْتٍ وَصِفَتٍ اُوْرُبَعْتٍ كُوْبِيَا هِيْءَ؟ اُس
یہودی نے اپنے سر سے اشارہ کرتے ہوئے کہا نہیں۔ تو اُس کے بیٹے نے فوراً کہا اَلْكَلْبُ
اَشْهَدُ بِالَّذِي اَنْزَلَ التُّوْرَةَ عَلٰى مُوْسٰى اِنَّا لَنَجِدُ نَعْتَكَ وَرَمَانَكَ
وَصِفَتَكَ وَ مَخْرَجَكَ فِيْ كِتَابِيْهِ لٰكِيْن مِيْن كُوْبِيَا هِيْءٍ اِس ذَاتٍ كِيْ قِسْمٍ كِي
سَاخْتِ جِسْنِيْ نِيْ حَضْرَتِ مُوْسٰى عَلِيْهِ السَّلَامُ پَر تُوْرَاتٍ كُوْ نَاذِلٍ فَرَمَا يَا لَقِيْنًا هِيْم نِيْ اِس كِي
كِتَابِ تُوْرَاتٍ مِيْن اَبٍ كِي نَعْتٍ۔ اَبٍ كَا زَمَانِ اَبٍ كِي صِفَاتٍ اُوْر اَبٍ كِي بَعْتٍ كُو
پِيَا هِيْءَ۔ وَ اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تُوْحْضُوْرٍ
پَر نُوْرٍ صَلٰى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلِيْهِ وَ سَلَّمَ نِيْ فَرَمَا يَا اَقِيْمُوْا اِلَيْهٖ وِدِّيْ عَنِ صَا حِبِكُمْ وَ قَبِيْضَ
النَّفْسِ اَفْصَلٰى عَلِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ۔ اِس يَهُودِي كُو اَبِيْ سَاخْتِي
رَبِيْطِيْ سِيْ هِيْءِ اُوْر وِه نُوْجُوَانِ اُسِيْ دَقْتِ اِنْتِقَالِ كَرُ كِيَا۔ تُوْحْضُوْرٍ اَكْرَمِ صَلٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ
وَ سَلَّمَ نِيْ اُس كِي نَمَازِ جِنَازِهِ پَر هَا تِي۔ (حجۃ اللہ علی العالمین) ص ۱۲۲، خصائص الکبریٰ ص ۲۳، ج ۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ مکتوب فی التوراة صفة

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ عِيْسٰى بِنِ مَرْيَمَ يَدْفَنُ مَعَهُ تُوْرَاتٍ مِيْن
حَضْرَتِ مُحَمَّدٍ مِصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كِي صِفَاتٍ وَرَجٍ هِيْءٍ۔ اُوْر يِهِيْ دَرَجٍ هِيْءٍ كِي
حَضْرَتِ عِيْسٰى بِنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اِن كِي سَاخْتِ دَفْنِ هِيْءِ لِيْءِ۔ (ترمذی شریف ص ۱۲۲)

خصائص الجبرئیل ص ۱۲۵، مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۵، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۲۵

علامہ یوسف بن اسماعیل النجاشی قدس سرہ
الربانی تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

حضور اکرم قرآن اسی طرح پڑھتے ہیں
جیسے تورات میں ذکر ہے !

ہے کہ یہودیوں کا ایک جنید عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس
میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت سورہ یوسف کی تلاوت فرما رہے تھے۔ تو اس عالم
نے عرض کیا یا مُحَمَّدٌ مَنْ عَلَّمَكَهَا اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ
کو اس سورہ کی کس نے تعلیم دی ہے۔ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے۔ آپ کے اس ارشاد پر یہودی عالم نے تعجب کیا جب وہ یہودی عالم اپنے
یہودیوں کی طرف گیا تو واضح الفاظ میں ان سے کہنے لگا۔ وَاللّٰهِ اَنْتَ مُحَمَّدٌ ا

لَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَا اُنزِلَ فِي التَّوْرَةِ۔ اللہ تعالیٰ کی قسم بے شک حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قرآن پاک کو اسی طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ توراہ میں نازل
ہوا ہے۔ یہ سن کر ان یہودیوں میں سے ایک گروہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا۔ گروہ نے آپ کی صفات کو پہچانا اور مہر نبوت کو جو آپ کے
کندھوں کے درمیان تھی دیکھا اور آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کر لیا۔ (حجة اللہ علی العالمین ص ۱۲۵)

حضرت فلتان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
تورات اور انجیل میں نعت مصطفیٰ

ہے کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا تو اس کو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسبیح نے فرمایا اَلْقَسَاۗءُ التَّوْرٰتِ
کیا آپ نے تورات پڑھی ہے؟ تو اس نے عرض کیا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا انجیل کو بھی پڑھا ہے؟
تو اس نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا۔ فَاَسْتَدْرٰٓءُ هَلْ تَجِدُنِيْ فِي التَّوْرٰتِ وَالْاِنْجِيْلِ
کیا تونے تورات اور انجیل میں میرے متعلق پڑھا ہے؟ تو اس نے عرض کیا۔ ہاں۔ نَجِدُ
نَعْتًا مِّثْلَ نَعْتِكَ وَمِثْلَ هَيْبَتِكَ وَمِثْلَ مَخْرَجِكَ۔ ہم نے آپ کی صفات تورات اور
انجیل میں پڑھی ہیں۔ آپ کی شکل و صورت اور آپ کی ہجرت کرنے کی جگہ کے متعلق بھی

پڑھا ہے ہم اُمید کرتے ہیں کہ وہ ہم میں سے ہوں گے۔ جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو ہم کو اندیشہ ہوا کہ آپ کہیں وہ ہی نہ ہوں۔ پس ہم نے غور کیا تو اندازہ لگایا کہ آپ وہ نہیں ہیں۔ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا کہ میں کیسے وہ نہیں ہوں؟ تو اس نے کہا۔ اس نبی کے ساتھ اس کی امت سے ستر ہزار ایسے افراد ہوں گے جن پر حساب اور عذاب نہیں ہے۔ اور آپ کے ساتھ اتنی تعداد نہیں۔ تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا نَأْهُوُ وَإِنَّهُمْ لِأُمَّتِي وَإِنَّهُمْ لَأَكْثَرُ مِنْ سَبْعِينَ أَلْفًا۔ اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں ہی وہی ہوں اور وہ میری امت ہے۔ اور تحقیق وہ ستر ہزار سے بھی زیادہ تھے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین للنہجانی ص ۱۲۲-۱۲۳)

انگوٹھے چومنے سے یہودی کی نجات

علامہ جلال الدین سیوی محدث ابو نعیم،
علامہ حلبی، علامہ یوسف نہجانی اور علامہ

اسماعیل حقی جیسے جلیل القدر محدثین اور مفتخرین نے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دو سو سال تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ پھر وہ مر گیا۔ تو لوگوں نے اس کی میت کو مزبلہ (روٹی) کوڑا کرکٹ والی جگہ پر پھینک دیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ حکم فرمایا کہ اس شخص کا جنازہ پڑھو۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ قوم بنی اسرائیل اس کے متعلق یہ شہادت دیتی ہے کہ دو سو سال تک یہ شخص تیری نافرمانی کرتا رہا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے متعلق جو کہا جاتا ہے بالکل ٹھیک ہے۔

مگر وہ جب تورات کھولتا اور میرے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام دیکھتا تو وہ اس نام مبارک کو چومتا اور اپنی آنکھوں پر لگا اور اس پر درود بھیجتا۔ پس اس کے بدلے میں نے اس کے گناہ بخش دیئے اور شہزادوں

إِلَّا إِنَّهُ كَانَ كَلَّمَ تَشْرَ التَّوْرَةَ وَنَظَرَ
إِلَى اسْمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَبْلَهُ وَوَضَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ وَصَلَّى
عَلَيْهِ فَشَكَرَتْ لَهُ ذَلِكَ وَغَفَرَتْ
ذُنُوبَهُ وَزَوَّجَتْهُ سَبْعِينَ حُورًا

سے اس کا نکاح کر دیا۔

(مختصر البکری ص ۱۲ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۱۳۶ ج ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۲۴، حلیۃ الاولیاء ص ۲ ج ۲)

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی مثنوی شریف میں لکھا ہے کہ

بود در انجیل نام مصطفیٰ آل سرغیبہ ال بخر صفا!

بود ذکر حلیہ ہا و شکل او بود ذکر غزوہ و صوم و اکل او

طائفہ نصرانیاں بہر ثواب چوں رسیدند نے بدال نام و خطاب

بوسہ داندی بدال نام شریف رونہا دندی براں وصف لطیف

(مثنوی شریف ص ۲۲ دفتر اول)

لے 'مواہبہ کے آرگن' الہمدیث، دہلی میں درج ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ مولانا جلال الدین رومی ایک زبردست عارف باللہ اور بالمال انسان تھے۔ بحر تصوف کے شاعر تھے۔ آپ نے اپنی مثنوی میں اسلام کو اس کی اصلی صورت میں پیش کیا ہے۔ آپ نے منظوم شکل میں شریعت کے بڑے بڑے نکات بیان کیے ہیں۔ اس حقیقت حال سے کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ (پندرہ روزہ اخبار الہمدیث دہلی ص ۱۱۱ کاظم ۱)

لے مولوی اشرف علی تھانوی مثنوی شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ اس رتبہ کی کتاب ہے جس کی نسبت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مثنوی مولوی۔ بہت قرآن و زبان پہلوی۔ نیز حاجی امد اللہ صاحب مہاجر مکی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ سفر و حضر میں کلام اللہ شریف و دلائل الخیرات شریف و مثنوی معنوی حضرت مولانا کو ضرور پاس رکھتے تھے۔ اور جو عالم ان کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا تو اس کو ضرور مثنوی شریف کا درس دیتے۔ اور اس کو پڑھنے کی نصیحت فرماتے تھے۔

(التذکرہ ص ۱۱۶ جلد سوم۔ امداد المساق ص ۳۲-۳۷)

قاسم نانوتوی نے مثنوی کے بارے کہا ہے کہ تین کتاب البیہ، قرآن شریف، بخاری شریف، مثنوی شریف اشرف علی تھانوی کا خیال ہے کہ بعض مذاق کے لیے مثنوی شریف بمنزلہ ذکر اللہ ہے۔ عبد الغنی عیسوی پوری دہلی کی رائے ہے کہ مثنوی سینے میں عشق خداوندی کی آگ لگا دیتی ہے (معارف مثنوی ص ۱۰۰ مولانا محمد اختر دہلی)

(فقیر ابوالخاند محمد نسیم رحمۃ اللہ القادری علیہ السلام)

مولوی اشرف علی تھانوی

ان اشعار کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں
کہ انجیل میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا

نام مبارک لکھا تھا۔ جو پیغمبروں کے سردار اور دریائے صفا ہیں۔ آپ کا حلیہ شریف بھی اس میں
مذکور تھا۔ اور آپ کی صورت و شکل کا اور آپ کے جہاد کا اور روزہ اور اگل و شرب کا۔ ان
سب امور کا اس میں بیان تھا۔ نصرانیوں میں سے ایک گروہ کی یہ عادت تھی کہ جب اس
مبارک نام و خطاب پر (تلاوت کرتے وقت) پہنچتے تو ثواب حاصل کرنے کو آپ کے اسم
شریف پر بوسہ دیتے اور آپ کے اوصاف لطیف پر زخار ملتے۔ (محبت و تعظیم سے)

اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم چومنے کی برکت

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ
نصرانیوں کے اس عمل کے نام محمد

صلی اللہ علیہ وسلم کو چومنا اور آنکھوں پر رکھنے کی برکت سے جو فائدہ اور نفع حاصل ہوا۔ اس
کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

امین از شرا میران و وزیر در پناہ نام احمد مستحیر
نسل ایساں نیز ہم بسیار شد نام احمد ناصر آمد یار شد

(مثنوی شریف ص ۲۱)

اس کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے دیوبندیوں کے رہنما اور مقتدار مولوی اشرف علی تھانوی
رقمطراز ہیں۔

وہ لوگ (اس عمل کی برکت سے) فتنہ (وزیر) اور خوف (مخار بہ امرار) سے مامون
رہے۔ نہ امرار کا شر و جنگ کہ ہلاکت جسمانی تھا، ان کو نیچا اور نہ وزیر کا فتنہ (اضلال کہ ہلاک
روحانی تھا) ان تک آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کی پناہ میں ان کو پناہ مل گئی۔
اوروں سے ان کی نسل بھی بہت بڑھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ان ناصر اور فریق
ہو گیا۔

(کلید مثنوی ص ۱۱۱ از اشرف علی)

اس کا نتیجہ بیان کرتے ہوئے مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نام احمد چوں چنیں یاری کند تاکہ نورش چوں مددگاری کند

نام احمد چوں حصارے شد حصیں تاجہ باشد ذات آل روح الامین

(شکوئی شریف ص ۲۲)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ایسی رفاقت کرتا ہے تو آپ کا نور مبارک (ذات مبارک) تو کیسی مدد کرتا رہا ہوگا۔ شعر اول کی تشریح ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ایسا قلعہ مستحکم ہے (کہ شرم کو نہیں آنے دیتا) تو آپ کی ذات مبارک جس کو اوپر نور کہا تھا کیسی ہوگی؟ آپ کو روح اس واسطے کہا کہ آپ کا اتباع باعث حیات روحانی ہے اور روایات سیر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باعث ایجاد خلق ہونا بھی مذکور ہے۔ تو اس اعتبار سے آپ حیات ظاہری کے بھی سبب ہیں۔

کلید شکوئی ص ۱۵۵-۱۵۶
۱۵۶

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے کو بھی لیتا ہے بنا نام محمد

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ : **اسم محمد کی توہین کرنے والوں کا انجام**

نام احمد داستندے مستہاں	واں گروہ دیگر از نصرانیان
از وزیر شوم راے شوم فن	مستہاں خوار گشتند از رفتن
گشتہ محروم از خود و شرط طریق	مستہاں خوار گشتند آل فوق
از پئے طوبار مائے کثر بسیار	ہم محبط دین شان و حکم شان

مولوی اشرف علی تھانوی اس کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان نصرانیوں میں دوسرا گروہ اور تھا کہ وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی بے قدری کرتے، وہ لوگ اس منوس وزیر کے سبب فتنوں سے ذلیل و خوار ہو گئے اور اپنی ہستی سے محروم ہوئے۔ (کہ قتل کئے گئے) اور دین سے بھی محروم ہوئے (کہ وزیر نے عقائد خراب کر دیئے) اور ان کا مذہب اور احکام بھی اسی طوباروں کی وجہ سے محبط ہو گیا۔ (یہ ضرر ان کی نسل میں باقی رہا) (کلید شکوئی ص ۱۵۵ از اشرف علی تھانوی)

یہودی مولویوں کا افسردہ
نور محمدی کو کوئی ستم نہیں کر سکتا

علامہ ابوالحسن البکری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضور
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دادا جان حضرت
ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرب قبائل کے ہمراہ جا رہے
تھے کہ ایک مقام پر یہود اور ان کے اکابر علماء بیٹھے

ہوتے تھے۔ جب یہودیوں کے مولویوں نے حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ تو ان کو نور
محمدی ان کی مبارک پیشانی میں نظر آیا۔ تو وہ بہت سٹ پٹائے کیونکہ وہ نور ان کو گراں
گزرا۔ اور زور زور سے رونے لگے۔ تو دوسرے یہودیوں نے اپنے مولویوں سے پوچھا
مَا لَكُمْ تَبْكُونَ اے ہمارے سردارو تم کیوں روتے ہو؟ تو مولویوں نے جواب دیا
بَكَوْنَا وَحَزْنَا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَطْهَرُ بَهَارًا رَوْنَا اور غمگین ہونا
اس بہتی سے ہے جو اس شخص ہاشم سے ظاہر ہوگی نیز کہا ان هَذَا الرَّجُلُ يَطْهَرُ
مِنْ ذُرِّيَّتِهِ رَجُلٌ يَكُونُ مِنْهُ بَوَارِكُمْ وَحَدَابٌ دِيَارِكُمْ بے شک اس شخص
حضرت ہاشم کی اولاد سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا۔ جو تمہاری اور تمہارے شہروں کی
تباہی اور بربادی کا باعث ہوگا۔ جس کا تذکرہ ہماری کتابوں میں بھی درج ہے اس کا نام
صاحی درج ہے۔ جب یہودیوں نے سنا تو ان میں بھی کہرام مچ گیا اور رونا شروع کر دیا
انہوں نے اپنے مولویوں سے پوچھا۔ اس کا خاتمہ کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ تو انہوں نے
جواباً کہا کہ اس کے خاتمہ اور مٹانے کے لیے تمہارا کوئی حیلہ کارگر ثابت نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ

اس پر آسمان سے وحی نازل فرماتے گا۔ (کتاب الانوار و مصباح السور الافکار ص ۱۱)

رفعتِ ذکر سے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا

مرغِ فردوس پس از حمدِ خدا تیری ہی مدح و ثنا کرتے ہیں!

حضرت ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے روایت
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہودی عالم کی گفتگو
نقل فرمائی ہے کہ حضرت ابوہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ایک دن یہود کے مدرسہ میں
تشریف لے گئے اور یہودیوں کو فرمایا جو تمہارا سب سے بڑا عالم ہے اس کو میرے پاس لاؤ۔

تو یہود نے عبداللہ بن صوایا کو بارگاہِ نبوی میں پیش کیا۔ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے علیحدگی میں حلفاً پوچھا: **أَتَعْلَمُ آتِي رَسُولُ اللَّهِ كَمَا تَجْهَرُ كَوَيْلِمٍ** کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ تو عبداللہ بن صوایا نے کہا ہاں! واللہ میں جانتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ **إِنَّ الْقَوْمَ لَيَعْرِفُونَ مَا أَعْرَفْتُ وَإِنَّ صِفَتَكَ وَنَعْتَكَ مُبَيَّنَّ فِي التَّوْرَةِ وَلَكِنَّهُمْ حَسَدُوكَ**۔ بے شک یہ قوم سب میری طرح آپ کو رسولِ خدا جانتے ہیں۔ آپ کی صفات اور تعریف کا تورات میں واضح طور پر بیان ہے۔ لیکن یہ لوگ آپ کا انکارِ حسد کے طور پر کرتے ہیں۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن صوایا کو فرمایا کہ مجھ پر ایمان لانے پر تجھے کون سی چیز مانع ہے۔ تو اس نے عرض کیا میں اپنی قوم سے مخالفت نہیں کر سکتا۔ مجھے امید ہے کہ یہ لوگ آپ کے متبع ہو کر اسلام لے آئیں گے اور پھر میں بھی مسلمان ہو جاؤں گا۔
(تبیس ابیس ص ۹۷-۹۸)

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہود کا قتل کرنے کا ارادہ
محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ
تحریر فرماتے ہیں کہ سرورِ عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سن بلوغت کو پہنچے تو ہر عورت اور روسا، قریش میں سے ہر ایک کی جانب سے پیغامِ نکاح کی درخواستیں آنے لگیں یہاں تک کہ ہر گھر میں عورتوں کے مابین ان کا ہی تذکرہ ہونے لگا۔ پھر جب اس کا تذکرہ ان کے والد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا گیا۔ تو انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے میرے فرزند! تم بغرضِ شکار یہاں سے چلے جاؤ تا کہ تم عورتوں سے نجات پاسکو۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہب زہری کے ساتھ شکار کے لیے چلے گئے۔ حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ قَبِينَا نَحْنُ فِي طَرِيقِ الْبَرِيَّةِ وَإِذَا بَعَثْنَا مِنَ الْيَهُودِ شَاهِدِينَ مُيُودِفِهِمْ وَهُمْ نَحْنُ سَبْعِينَ فَارِسًا۔ ہم جنگل میں شکار کی جستجو میں تھے کہ اچانک ستر یہودیوں کا لشکر گھوٹے پر سوار تلواریں سونتے ہوئے نمودار ہو گیا۔ ان سے وہب نے ملاقات کر کے دریافت کیا کہ کس قسم کا ارادہ ہے؟ تو یہودیوں نے کہا: **نَقَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ بِمِ يَهُودِيٍّ كَوَيْلِمٍ** کہنا چاہتے

سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ مخدومہ دارین والی
جنت سرکار عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ذاتی

بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی ہے

ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک ساہوکار یہودی تھا۔ جس شب کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہوئے۔ تو وہ ساہوکار یہودی گھر گھر پوچھتا پھرتا تھا کہ لوگ لا علمی کا اظہار کرتے تو اُس نے کہا

وُلِدَ هَذَا لِلْبَيْتِ نَبِيٌّ هَذِهِ الْأُمَّةِ
الْأَخْيَرَةَ بَيْنَ كَتَفَيْهِ عِلْمَةٌ
آج اس امت کا نبی تشریف لے آیا ہے
جس کے کندھوں کے درمیان ایک علامت ہے

اُس کے کہنے کے مطابق لوگ مختلف مکانوں پر معلومات حاصل کرنے کے لیے گئے۔ اہرا کا اُن کو معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اس کا نام اُنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے۔ لوگوں نے یہودیوں کو خبر دی تو اُس نے کہا میرے ساتھ چلو تاکہ اس بچے کو دیکھیں۔ پس وہ سرکار سیدہ طیبہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے اور یہودی نے کہا کہ میں بچے کو دیکھنا چاہتا ہوں جب اُس نے جیبِ کبریٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور آپ کی پشتِ انور کو دیکھا تو وہ یہودی بیہوش ہو کر گر پڑا جب اُس کو ہوش آیا تو اُس نے کہا وَاللَّهِ ذَهَبَتِ النَّبُوَّةُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَفْرَحْتُمْ بِهِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَمَا وَاللَّهِ لَيَسْطُونَ بِكُمْ سَطْوَةً يَخْرِجُ خَبْرَهَا مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ خُدا کی قسم بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی۔ اسے گروہ قریش! کیا تم اس سے خوش ہو! سنو بجز اتم پر وہ منور غلبہ پائے گا اور اس کے غلبہ کی خبر مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی (خصائص الجبری ص ۱۲۳-۱۲۴ ج ۱، دلائل النبوة ص ۸۹ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۳ ج ۱، زرقانی ص ۱۲ ج ۱)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان
حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں یدینہ منورہ

میں تھا۔ اور اُس وقت میری عمر سات یا آٹھ سال کی تھی۔ لیکن اتنی عقل ضرور تھی کہ جو بات سنتا تھا۔ اُس کو سمجھ لیتا تھا۔ ایک دن اچانک میرے کان میں ایک آواز آئی۔ جب میں

نے اس آواز کو غور سے سنا تو دیکھا کہ ایک یہودی مدینہ منورہ کے ایک بلند پہاڑ پر چڑھ کر زور زور سے پکار رہا ہے کہ اے یہود! دوڑو دوڑو۔ میں نے دیکھا کہ یہودیوں کی جماعت اُدھر دوڑی جا رہی ہے۔ میں بھی ان کے پیچھے دوڑ پڑا جب لوگ اُس کے پاس پہنچے تو اُس سے کہنے لگے تجھے کیا ہو گیا ہے۔ تو وہ چیخ کر کہنے لگا۔

قَدْ طَلَعَ بَحْمٌ أَحْمَدُ الَّذِي يُولَدُ بِهِ
هَذِهِ اللَّيْلَةَ -
آج احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ستارہ
طلوع ہو گیا ہے۔ اور آج کی رات وہ پیدا

د کتاب الوفا ص ۹ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱، ہو گیا ہے۔

دلائل النبوة بہیقی ص ۹ ج ۱، شہر حلبیہ ص ۱۲ ج ۱، اہل البیروت ص ۱۱، انوار المحدثین ص ۱، حجة اللہ
على العالمین - ذرقانی شریف ص ۱۲ ج ۱، ما ثبت من السنة ص ۱۵۲

عیص نامی راہب کا ولادت بعثت اور انتقال کا بتانا
امام اجل علامہ جلال الدین سیوطی
علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عمر بن

شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ
مَرَّ الظَّهْرَانِ فِيهِ اَبِي شَامِي رَاهِبٌ رَهْبَانًا تَحْتَا - جس کا نام عیص تھا۔ وہ ہمیشہ اپنے
صومعہ (گرجا) میں رہتا تھا۔ اور کبھی کبھی مکہ مکرمہ بھی آتا تھا۔ اور مجھ والوں کو کہتا
تھا کہ اے اہل بایان! تم میں ایک بچہ پیدا ہوگا۔ سارا عرب جس کے ماتحت اور تابع
ہوگا۔ اور عجم کا وہ مالک ہوگا۔ اور یہ زمانہ اس کے ظہور کا زمانہ ہے۔ جو شخص اُس کے زمانہ
کو پائے اُس کی اتباع اور اطاعت کرے گا۔ وہ بہت خوش بخت اور سعادتمند ہے۔ اور
جو اُس کی مخالفت کرے گا وہ بد نصیب اور بد قسمت ہے نیز اُس نے کہا کہ میں نے اُس
کی تلاش میں خدا کی قسم شراب کی زمین کو خیر باد کہا اور بھوک اور خوف کی زمین کو اختیار کیا
ہے۔ جب مکہ مکرمہ میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ اُس گھر میں آتا ہے۔ اُس کے متعلق معلوم
حاصل کرنے کے بعد کہتا کہ ابھی اُس نے ظہور فرمایا ہے۔ جس دن سرور کائنات علیہ افضل
الصلوة والتحيات والتسليمات پیدا ہوئے تو وہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اُس کے پاس
گئے اور اُس کو آواز دی۔ تو اُس نے کہا کہ آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں عبدالمطلب

ہوں تو اُس نے کہا۔ آپ اُس کے جدِ امجد ہیں۔

بے شک وہ رط کا جس کے متعلق میں تمہیں باتیں
سناتا تھا۔ آج سوموار کے دن پیدا ہو چکا ہے
اور بحیثیت نبی ان کی بعثت بھی سوموار کو ہوگی۔
اور ان کا انتقال بھی سوموار کو ہوگا۔ اور آج کی
رات ان کا ستارہ طلوع کر چکا ہے۔

فَقَدْ وُلِدَ ذَاكَ الْمَوْلُودَ الَّذِي
كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ بِهِ عَنْهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ
وَهُوَ يَبْعَثُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَمُوتُ
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَنَجْمُهُ يَطْلُعُ الْبَارِحَةَ
(خصائص الکبریٰ ص ۱۲۵ ج ۱)

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں حطیم کعبہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا خواب

خواب دیکھا کہ ایک عظیم الشان درخت زمین سے اُگا اور بڑھتے بڑھتے آسمان تک پہنچ گیا۔ اور اُس
کی شاخیں مشرق و مغرب میں پھیل گئیں۔ اُس درخت سے روشنی ہی روشنی نکل رہی تھی۔ بلکہ اُس
کی روشنی اور نور سورج کی روشنی سے بھی ستر گنا زیادہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ عرب و عجم والے سب
اس درخت کے سامنے سر بسجود ہو گئے۔ روشنی آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ
قریش کے کچھ لوگ اس درخت کی شاخوں سے لپٹ گئے۔ اور بعض حضرات کو دیکھا کہ وہ اس کو
کاٹنا چاہتے ہیں۔ لیکن جو کاٹنے کی نیت سے اس درخت کے قریب ہوتے ہیں تو ایک خوبصورت
نوجوان ان کو روکتا ہے۔ میں نے اس نوجوان سے زیادہ حسین و جمیل انسان کوئی نہیں دیکھا تھا۔
اور نہ ہی اُس سے زیادہ خوشبو میں نے کسی جسم سے ظاہر ہوتی دیکھی۔ میں نے چاہا کہ میں بھی اس
درخت کے ساتھ لپٹ جاؤں مگر نہ لپٹ سکا۔ میں نے اُس حسین نوجوان سے اس کی وجہ پوچھی
تو اُس نے کہا کہ آپ کی قسمت میں نہیں ہے۔ میں نے پوچھا۔ کن کی قسمت میں ہے؟ تو اُس
نے جواب دیا کہ جن حضرات نے آگے بڑھ کر شاخوں کو تھام لیا ہے۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوتے اور اپنا خواب ایک کاہنہ کے
پاس جا کر سنایا۔ تو خواب سنتے ہی اس کاہنہ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ اور اُس نے کہا۔ اِنَّ
صَدَقْتُ رُؤْيَاكَ لَيَخْرُجَنَّ مِنْ صُلْبِكَ رَجُلٌ بَيْنَكَ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ
وَيَدِينُ لَهُ النَّاسُ۔ اگر آپ نے خواب سچ سنایا ہے تو آپ کی پشت سے ایک ایسی ہستی پیدا

ہوگی جو مشرق و مغرب کی بادشاہ ہوگی۔ اور لوگ اُس کے آگے جھک جائیں گے یعنی اُس کے
نیاز مند ہو جائیں گے۔ (مخصائص الکبریٰ صفحہ ۹۸-۹۹ ج ۱، زرقانی شریف شرح کتاب الوفا)

اہل کتاب کے پاس حضرت عبداللہؑ کی پیدائش کی نشانی | جس شب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسلیم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش ہوئی تو اہل کتاب کو معلوم ہو گیا کہ نبی آخر الزمان کی بعثت اب قریب ہے
اور بعثت کے قُرب کا علم اُن کو اس طرح ہوا کہ جامہ صوف جس میں حضرت سیدنا محی علیہ السلام کو
کافروں نے شہید کیا تھا۔ وہ جامہ صوف خون آلودہ اُن کے پاس تھا۔ کتب آسمانی میں یہ لکھا تھا
کہ جب یہ جامہ تازہ خون سے تر ہو جائے گا۔ اور خون کے چند قطرے زمین پر گریں گے تو یہ نبی
آخر الزمان کے والد ماجد کی پیدائش کی علامت ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
ولادت سے واقعہ ان کے ورثے آیا تو ان کو معلوم ہو گیا کہ نبی آخر الزمان کے والد ماجد کی
ولادت ہو گئی ہے۔ اور وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمن ہو گئے اور اُن کے قتل
کے ورپے ہو گئے۔ (تاریخ الخلفاء ج ۱، خیر الموائس صفحہ ۱۵۹ ج ۲، موارد الخفیہ ص ۵)

حضرت عبدالمطلب کو یہودی کی مبارک | محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ حضور
پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے جد ماجد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سردیوں کے موسم میں میں ملک
یمن تجارت کے لیے جا رہا تھا کہ راستہ میں ایک یہودی کا بن ملا جو زبرد پر پھر ہوا تھا اُس نے مجھے
دیکھ کر کہا کہ اے عبدالمطلب کیا آپ مجھے اپنے نعتے دیکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔ میں نے اس کو
اجازت دے دی۔ تو اُس نے ناک کے دونوں نعتوں کو خورد سے دیکھا اور کہنے لگا۔ اَجِدُ فِي
اَجِدُ مَخْرَجِيكَ مُلْكًا وَفِي الْاٰخِرِ نَبُوَّةً۔ میں نے تمہارے ایک نعتے میں بادشاہت
اور دوسرے میں نبوت دیکھی ہے۔ اُس کے بعد اُس نے مشورہ دیا کہ اگر بنی زہرہ کے قبیلہ سے
شادی کر گے تو یہ بات ہو سکتی ہے۔ جب حضرت عبدالمطلب واپس آئے تو اپنے والد بنت وہب
بن عبدالمناف بن زہرہ سے شادی کی۔ تو اُس سے حضرت حمزہ اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
پیدا ہوئے اور حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت آمنہ بنت وہب سے

شادی کی تو ان سے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت شریفہ ہوئی۔
(کتاب الوفا ص ۸۲-۸۵ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱)

علامہ یوسف بن اسماعیل
النجفانی قدس سرہ النورانی

حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہما کے ادا کا بیان

نے تحریر فرمایا ہے کہ ”زہیر بن ابوسلمی رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کی ایک مجلس میں میں بیٹھا ہوا تھا اور اہل کتاب کہہ رہے تھے قَدْ قَرَّبَ مَبْعَثُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ پاك صلي اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا زمانہ قریب ہے۔ تو میں نے ان کو اپنا خواب سنایا کہ آسمان سے ایک رستی ظاہر ہوئی اور میں نے اس رستی کو پھرنے کے لیے اپنے ہاتھوں کو بڑھایا مگر میں اس رستی کو نہ پھر سکا۔ فَاوَلَّ ذَالِكِ بِالنَّبِيِّ يُبْعَثُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَ أَنْتَ لَا

يُدْرِكُهُ تَوَأْنُهُمْ نِيَّ نَبِيَّ آخِرِ الزَّمَانِ مَبْعُوثٌ هُوَ نِيَّ نَبِيَّ۔
اور یہ شخص ان کو نہیں پاسکے گا۔ پس میں نے اپنے بیٹوں کو یہ خواب سنایا اور تعبیر بھی بتائی۔
وَأَمْرَهُمْ وَأَوْصَاهُمْ أَنْ أَدْرَكُوهُ أَنْ يُسَلِّمُوا اور ان کو حکم اور وصیت کی کہ اگر نبی کو پائیں تو اس پر اسلام لائیں۔

ان کے بیٹوں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پایا۔ اور ان کے بیٹے زہیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا۔ پھر اس کے بیٹے کعب رضی اللہ عنہ نے امام الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں مشہور قصیدہ بانس سعاد لکھا۔ اور بارگاہِ نبوی میں پڑھا تو رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر ان کو چادر مبارک عنایت فرمائی۔“
(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۱)

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی اپنی
اُمتِ محمدیہ کی شان

تصنیف لطیف مدارج النبوت شریف میں رقمطراز ہیں کہ
ابونعیم بروایت سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں۔ کہ

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے ایک مرد نے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ لوگ حساب کتاب کے لیے جمع ہوئے ہیں اور تمام نبیوں کو بلایا گیا ہے۔ جملہ نبی اپنی اپنی اُمت کے ساتھ آئے اور ہر نبی کے لیے دو نود اور ہر اُمتی کے لیے ایک نود جو ان کے ساتھ چلتا تھا۔ دیکھا گیا۔ اس کے بعد حضور اکرم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ السلام و النبی کو بلایا گیا تو آپ کے ہر مومنے تن مبارک کے ساتھ ایک ایک نود تھا۔ اور آپ کے ہر مومنے کے ساتھ دو نود تھے۔ اس پر کعب احبار رضی اللہ عنہ نے اس مرد سے دریافت کیا کہ تم نے جو اپنے خواب کی تفصیل بیان کی ہے۔ کیا تم نے ایسا کہیں پڑھا ہے؟ اس شخص نے کہا خدا کی قسم! خواب میں ایسا دیکھنے کے سوا کہیں اور کسی جگہ ایسا نہیں پڑھا۔ تو حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں کعب کی زندگی ہے۔ یہ صفت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کی ہے۔ اور وہ صفت تمام نبیوں اور ان کی اُمتوں کی ہے۔ یہی کتاب الہی میں ہے۔ گویا کہ تو نے تورات میں اسے پڑھا ہے۔

(مدارج النبوت فارسی ج ۱)

دیوبندی حضرات کے مولوی محمد علی صاحب کاندھلوی
حضرت صفیہ کے والد اور چچا کا بیان

ابن اسحاق نے سیرت میں لکھا ہے کہ حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو میرے باپ اور چچا دونوں آپ سے ملنے گئے۔ یاد رہے کہ حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا) کے والد اور چچا دونوں بہت بڑے یہودی علماء میں سے تھے۔ دونوں نے بڑی دیر تک آپ سے گفتگو کی جب گھر واپس آئے تو میں نے اپنے کانوں سے ان کی باتیں سُنی ہیں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ واقعی یہ یہودی نبی ہیں۔ جن کی خبریں ہماری کتابوں میں ہیں۔ میرے چچا نے والد سے دریافت کیا۔ خدا کی قسم! یہ والد صاحب کا جواب تھا۔ چچا بولے۔ کیا تم کو اس کا یقین ہے۔ ہاں والد نے کہا چچا نے دریافت کیا کہ پھر کیا ارادہ ہے؟ والد نے کہا کہ جب ہم جان میں جان ہے مخالفت کروں گا۔

(معالم القرآن ج ۱، از محمد علی کاندھلوی)

غیر مقلدین کی شہرہ آفاق شخصیت نواب صدیق حسن
خاں بھوپالوی نے اپنی تفسیر ترجمان القرآن، بطائف

ابیان میں لکھا ہے کہ سہیلی کا قول ہے کہ تورات میں مدینہ منورہ کے گیارہ نام ہیں۔ مدینہ
طابہ، طیبہ، جلیڈہ، حابرہ، مجبہ، مجوٹہ، قاصمہ، مجبورہ، عڈا، مرحومہ۔

(ترجمان القرآن بطائف البیان ص ۲۴۸ ج ۱۱)

کعبہ احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم تورات میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مدینہ کو خطاب
کر کے فرماتا ہے۔ يَا طَيْبَةَ وَيَا طَابَةَ وَيَا سَكِينَةَ لَا تَقْبَلِي الْكُفْرَ اِرْفَعِ اجَا جِرْكَ عَلٰى
اجاجير لقرى۔

(ترجمان القرآن ص ۲۴۸ ج ۱۱)

تورات میں مدینہ منورہ کے چالیس نام

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں:- تورات میں مدینہ منورہ کے چالیس نام ہیں
(خصائص الکبریٰ ص ۲۴ ج ۱)

(خصائص الکبریٰ ص ۲۴ ج ۱، ترجمان القرآن ص ۲۴۸ ج ۱۱، حجتہ اللہ ص ۱۲۵)

سیدنا موسیٰ کا امت محمدیہ میں داخل ہونے کی دعا فرمانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ اِنَّ مُوسٰى لَمَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِ
التَّوْرَةُ کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی انہوں نے اس میں اس امت
مرحومہ کے فضائل پڑھے تو بارگاہ الہی میں عرض کیا یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةَ هُمْ
الْاَحْدُوْنَ السَّابِقُوْنَ اے میرے پروردگار میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی امت کا
تذکرہ پایا ہے جو سب سے آخری ہوگی مگر سب پر سبقت لے جانے والی ہے۔ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ
اس کو میری امت بنا دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تِلْكَ اُمَّةٌ اَحَدٌ وَ اَحَدٌ مَّحَبَّةٌ صَلٰى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كِى اُمَّتٍ هِیْ بِمِثْرِ عَرْضِ كِى يَادَّبِ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةَ هُمْ السَّابِقُوْنَ
الْمُتَّفَوِّعُ لَهُمْ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب کریم! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی امت
کا تذکرہ دیکھا ہے جس کے بارے میں سب سے پہلے شفاعت قبول فرمائی جاسکے گی۔ پس اُس کو

میری اُمت بناوے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا وہ حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت ہے پھر عرض کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ هُمْ الْمُسْتَجِیْبُونَ الْمُسْتَجَابَ لَهُمْ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب کائنات! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا ذکر خیر دیکھا ہے کہ جو تیری طرف رجوع کرتی رہے گی اور تو اس کی دُعاؤں کو شرف قبولیت بخشا رہے گا۔ اس میری اُمت بناوے تو خدا تعالیٰ فرمائے گا وہ حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ اَنَا جِیْلُهُمْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ لَیْعُرُوْنَهَا ظَاہِرًا فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب اکبر! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا بیان پڑھا ہے کہ جو تیرے احکامات کی کتاب کو اپنے سینوں میں محفوظ کرے گی۔ اور اُسے ازبر پڑھے گی اُسے تو میری اُمت کر دے۔ تو ارشاد باری ہوا وہ حضرت احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے۔ پھر التجا کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ یَا کُوْنُ الْفِیْ فَا جْعَلْهَا اُمَّتِیْ اے میرے رب میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا حال پڑھا ہے جو فی کھائے اسے تو میری اُمت قرار دے دے تو فرمان ہوا کہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت ہے۔ پھر عرض کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ یَجْعَلُوْنَ الصَّدَقَةَ فِیْ بَطُوْنِهِمْ وَیُوجِرُوْنَ عَلَیْهَا فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ اے میرے پروردگار! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت دیکھا ہے جو صدقہ خود کھائے گی لیکن اس پر بھی وہ ثواب کی حقدار ہوگی۔ اس کو میری اُمت بناوے تو جواب ملا وہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی اُمت ہے پھر عرض کیا یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ اِذَا هُمْ اَحَدُهُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کَتَبَ لَهٗ حَسَنَةً وَّ اِحَدَةً فَاِنْ عَمَلَهَا کَتَبَ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب العالمین! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کے بارے دیکھا ہے کہ جب وہ لوگ نیکی کا ارادہ کریں گے تو ایک نیکی کا ثواب ان کے اعمال میں اسی وقت لکھ لیا جائے گا۔ خواہ اُس پر عمل نہ کر سکیں اور اگر اس نیکی کو کر لیں تو ان کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ لی جائیں گی۔ اس اُمت کو میری اُمت بناوے تو ارشاد ہوا کہ وہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی اُمت ہے۔ پھر عرض کرنے لگے يَا رَبِّ اِنِّي اَجِدُ فِي الْاَلْوَا حِ اُمَّةٍ اِذَا هُمْ اَخَذُوْهُم بِسَيِّئَةٍ وَّلَمْ يَعْمَلُوْا بِهَا لَمْ تَكْتُبْ وَاِنْ عَمَلُوْا كَتَبْتَ عَلَيْهِ سَيِّئَةً وَاِحْدَاةٌ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِيْ۔ اے رب تعالیٰ! میں نے تورات کی تختیوں میں سے ایک اُمت کے متعلق پڑھا ہے۔ کہ وہ لوگ اگر بُرائی کا قصد کریں گے۔ اور اُس کا ارتکاب نہ کر سکیں گے تو کوئی گناہ نہیں لکھا جائے گا۔ تو اس اُمت کو میری اُمت بنا دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیمات کی اُمت ہے۔ پھر عرض کیا۔ يَا رَبِّ اِنِّي اَجِدُ فِي الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ يُّوْتُوْنَ الْعِلْمَ الْاَوَّلَ وَاَلْاٰخِرَ فَيَقْتُلُوْنَ قُرُوْنَ الضَّلٰلَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِيْ۔ اے میرے پروردگار میں نے تورات کی تختیوں میں ایک اُمت کے بارے دیکھا ہے کہ جن کو اول و آخر کا علم عطا فرمایا جائے گا اور وہ گمراہی کے سب سے بڑے مرکز دجال کے ساتھ جہاد کریں گے جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہلاک کرنا ہے۔ اُسے میری اُمت بنا دے۔ تو جواب ملا وہ تو حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی اُمت ہے اس کے بعد حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے عرض کیا يَا رَبِّ فَاَجْعَلْنِيْ مِنْ اُمَّةٍ اَحْمَدِ اے رب کریم! پس مجھے ہی احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُمتی بنا دے۔ (جواہر البحار ص ۲۷۰ ج ۱، خصائص الجبرائیل ص ۱۰۶ کتاب الوفا ص ۱ ج ۱، جلاز الافہام ص ۱، الصلوٰۃ و السلام ص ۱۰۶، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۱۸)

موجودہ انجیل میں نبی آخر الزمان کی شان

مددگار اور حاضر و ناظر نبی | انجیل یوحنا میں ہے کہ اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ کے درخواست کروں گا تو وہ

تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا۔ کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ (انجیل یوحنا باب ۱۴، آیت ۱۵-۱۶)
ابد تک ساتھ رہنے والا مددگار نبی سرور کائنات، عربیوں کے نغمسار، احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہیں جن کے متعلق رب العالمین نے واضح الفاظ میں قرآن پاک میں فرمایا ہے۔

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ
النَّفْسِ هَمَّةٍ (پ ۱۷ ع ۱۷)

دوسرے مقام پر رسول معظم محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہی فرمایا
لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ
عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ
عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ
رَّحِيمٌ (پ ۱۷ ع ۱۷)

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ
تمہارے پاس نہ آئے گا۔ (یوحنا باب ۱۷ آیت ۷)

لے دیوبندیوں کے مقتدر مولوی قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں کہ النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ کو دیکھتے تو
یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت کے ساتھ وہ قُرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان
کے ساتھ حاصل نہیں۔ کیونکہ اولیٰ بمعنی اقرب ہوا اور اگر معنی احب یا اولیٰ بالتصرف ہو جب بھی یہ بات لازم آئے گی کیونکہ
اجبیت اولویت بالتصرف کے لیے اقربیت تو وجہ ہو سکتی ہے برعکس نہیں ہو سکتا۔ (تحدیر الناس من مطبوعہ دیوبند)

اسی لیے تو اللہ کریم نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کو مسلمانوں کے لیے احسان قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ (پک ع ۸)

کس گل کی ہے سواری کس کی ہے انتظاری !
یہ دھوم جس کی قدرت پیسہ مچا رہی ہے !

شوکتِ مصطفیٰ | پُرانا عہد نامہ کی کتاب 'طلاکی' کے باب نمبر ۳ کی ابتداء میں ہے کہ دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے راہِ راست کرے گا۔ اور خداوند جس کے تم طالب ہونا گہاں اپنی سبیل میں آمو جو ہو گا۔ ہاں عہد کار رسول جس کے تم آزر و مند ہو آئے گا۔ ربُّ الافواج فرماتا ہے۔ پر اُس کے آنے کے دن کی کس میں تابت۔ اور جب اُس کا ظہور ہو گا۔ تو کون کھڑا رہ سکے گا۔ (طلاکی باب آیت ۲۱)

اس پیشگوئی میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جس شان و شوکت سے تشریف آوری ہوئی کا تذکرہ ہے کہ اُس کے آنے کے دن کی کس میں تابت ہے اور جب اُس کا ظہور ہو گا تو کون کھڑا رہ سکے گا کے الفاظ سے اظہارِ شمس ہے۔ کتب سیرا مٹھا کر دیکھیں ان میں درج ہے کہ جب حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قدمِ مہمنت لزوم سے کائنات کو بقیعہ نور بنایا۔ بت سرنگوں ہو گئے۔ کعبہ تعظیماً جھک گیا۔ آسمان کے ستارے جھک گئے۔ پرند، چرند اور درند ایک دوسرے کو مبارک بادی دے رہے تھے۔ ملائکہ اور حواریں خوش تھیں۔ عرش و فرش پر آپ کی آمد آمد کے تذکرے تھے۔ قیصر و کسری کے محلات کے کنگرے گر پڑے۔ آتش کدہ فارس بجھ گیا۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجددین و ملت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ کو مگرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر پڑا

انجیل کی کتاب 'یوحنا عارف کا مکتبہ' کے باب ۶ میں ہے کہ اور میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس کا سوار کمان لیے ہوئے ہے

فاتح رسول

اُسے ایک تاج دیا گیا۔ اور وہ فتح کرتا ہوا نکلتا کہ اور بھی فتح کرے (مکاشفہ باب آیت ۲)
یہ پیشگوئی بھی سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کیونکہ آپ
کی سواری گھوڑا تھا۔ آپ اپنے ہاتھ میں عربی کمان رکھتے تھے۔ خطبہ جمعہ کے وقت بھی اکثر عربی
کمان رکھتے تھے۔ آپ نے مسلمانوں کو تیر اندازی کا حکم بھی فرمایا جیسا کہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حکم سے واضح ہے۔ آپ کو کل کائنات کی سروری کا تاج عطا فرمایا جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے فرمان ہیں۔ انا سید آدم وانا سید المرسلین ولا فخر۔ آپ کے اسم شریف میں سید آپ
کا اسم شریف ہے۔ فتح کا تذکرہ رب العالمین نے اس طرح فرمایا:

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا (پہلے)

بیشک ہم نے آپ کے لیے روشن فتح فرمادی۔

تحت ہے اُن کا تاج ہے اُن کا

سارے جہاں میں راج ہے اُن کا

رسولِ عظیم

انجیل کی کتاب اگر نعتیوں کے باب ۱۳ میں ہے کہ رحمت کو زوال نہیں۔ نبوتیں ہوں تو موقوف
ہو جائیں گے۔ زبانیں ہوں تو جاتی رہیں گے۔ علم ہو تو مٹ جائے گا۔ کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے اور
ہماری نبوت ناقص۔ لیکن جب کامل آئے گا تو ناقص جاتا رہے گا۔ (انجیلوں باب آیت ۸ تا ۱۰)
مندرجہ بالا مضمون میں امام المرسلین، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
تشریف آوری کا تذکرہ ہے۔ کیونکہ پہلے جتنے نبی آئے وہ کسی قوم، کسی علاقہ کی طرف آئے مگر ہمہ گیر
رسالت کے ساتھ جو رسول مبعوث ہوئے وہ ہمارے آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہیں
جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔

تم فرماؤ! اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ
تعالیٰ کا رسول ہوں۔

اور ہم نے تم کو نبی بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کیلئے
اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی بیشک ہم نے
تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر
سناتا۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ
اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (پہلے ۱۰)
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَهِدًا
وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى
اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَبِسَاطِرٍ مُّبِينَةٍ

چمکا دینے والا آفتاب۔

(پ ۱۳۷)

اور محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے
جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے۔ خوشخبری دیتا
اور ڈرنا تا۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً
لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا۔

(پ ۹۷)

پر نہ ڈوبا نہ ڈوبے ہمارا نبی!
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی!

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
سارے اچھوں سے اچھا جسے سمجھتے

انجیل یوحنا میں ہے کہ ایک شخص یوحنا نام آ موجود ہوا۔ جو خدا کی طرف سے
بھیجا گیا تھا۔ یہ گواہی کے لیے آیا کہ نور کی گواہی دے تاکہ سب کے اس کے
وسیلہ سے ایمان لائیں۔ وہ خود تو نور نہ تھے مگر نور کی گواہی دینے کو آیا تھا۔ حقیقی نور جو ہر ایک
آدمی کو روشن کرتا ہے۔ دُنیا میں آنے کو تھا۔ وہ دُنیا میں تھا اور دُنیا اس کے وسیلہ سے پیدا
ہوئی اور دُنیا نے اُسے نہ پہچانا۔ (یوحنا باب ۱ باب ۹ تا ۱۰)

اس میں احمد مختار مدنی تاجدار محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی نورانیت کا تذکرہ
ہے۔ کیونکہ سرور کائنات سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قَدْ جَاءَكُمْ
مِنَ اللّٰهِ نُورٌ مِّنْ نُورِ قَرَارِ دِیَاہِ۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے اَوَّلُ
مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِیْ وَکَلَّی خَلْقِیْ مِّنْ نُورِیْ سَبَّحَ اللّٰهُ تَعَالٰی نے میرے نور کو پیدا
فرمایا اور ساری مخلوق کو میرے نور سے پیدا فرمایا۔ حدیث قدسی بھی ہے۔ لَوْلَاکَ لَمَّا
خَلَقْتُ الْاَفْلَکَ۔ اگر محبوب میں تجھ کو پیدا نہ فرماتا تو کائنات کو ہی پیدا نہ فرماتا۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باخِ عالم میں بہار

وہ نہ تھے عالم نہ تھا کروہ نہ ہوں عالم نہ ہو

قرآن و حدیث کی روشنی میں بھی یہ پیشگوئی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہی ہے۔

یوحنا کی انجیل میں ہے کہ لیکن جب وہ یعنی روح

حق آئے گا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔

غیب کی خبریں دینے والا نبی

اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا۔ وہی کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں

دے گا۔ (یوحنا باب ۱۲ آیت ۱۲)

اس پیشین گوئی میں بھی رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ ہے۔ کیونکہ سچائی کی راہ دکھانے والا اسی نبی آخر الزمان کی طرف اشارہ ہے۔ جس کی حقانیت کا اللہ کریم نے وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈروالے ہیں۔ (پک ۱۷) اور

لَيْسَ مِنَ الْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ
لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
حکمت والے قرآن کی قسم۔ بے شک تم سیدھی راہ پر بھیجے گئے۔ (پک ۱۸)

آیات میں ذکر فرمایا ہے۔

اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا۔ کا مصداق وہی محبوب رب العلام محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہے۔ جس کے متعلق خدا کا فرمان ہے۔

مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا
وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ (پک ۱۵)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا میں اسی شفیع بوماں سید مرسلان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی علمی شان کا تذکرہ ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ۔
اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

نبی غیب ان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔

علمت علم الاولین والآخرین
میں اولین و آخرین کے علم کو جانتا
(تحذیر الناس مطبوعہ دیوبند) ہوں۔

انجیل یوحنا میں ہے کہ اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا۔
کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے۔ اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔

(یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۰)

اس بشارت میں جو دنیا کے سردار کی آمد کا تذکرہ ہے وہ سید العالمین شفیع المنین علیہ افضل الصلوة والتسلیم کی ذات بابرکات ہے۔ رب العالمین بل بلالہ نے مجھ کو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم

سے یوم میثاق کو اسی ہستی کے متعلق وعدہ لیا تھا جس کا تذکرہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَنَا
أَنْتُمْ كُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ
جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا
مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَ
لَتَنْصُرُنَّهُ ط (پ ۲ ج ۱۷)

اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔ اَنَا سَيِّدُ وَوَلَدِ آدَمَ اور اَنَا سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ۔ (مشکوٰۃ شریف صحیح مسلم شریف)

ستاروں کو کہہ دو کہ کوچہ کریں مہتاب منور آتا ہے

قوموں کے پیغمبر آتو چکے اب سب کا پیغمبر آتا ہے

ناظرینے! عیسائی حضرات کی اس محرف شدہ انجیل سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ

سرکارِ سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے سرورِ دو جہاں۔ وارثِ کل جہاں۔ مالکِ کون جہاں باعثِ تخلیقِ زمین و آسمان محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ والناہر کی آمد آمد بعثتِ مبارکہ اور تشریف آوری کی بشارت اور خوشخبری دی ہے۔ بلکہ ان میں جو کمال تھا وہ سب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل تھا۔ اسی

بچے ابن حجر نے شرح تصیدہ ہمزہ شریف میں کہا ہے ۷

كُلُّ فَضْلٍ فِي الْعَالَمِينَ فِيمَنْ فَضَّلِي النَّبِيُّ اسْتَعَادَهُ الْفُضْلَاءُ۔ !!

جہاں والوں میں جو خوبی جس کسی میں ہے۔ وہ اسی نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے فضل سے

مُلک کر لی ہے۔

موجودہ انجیل میں شانِ مصطفوی

قارئینِ حضرات: اب عیسائی علماء نے اپنی کتب میں حضور پر نور نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں جو نعمت اور توصیف پڑھی اس کو درج کیا جاتا ہے۔

ایک دن سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرہ میں تشریف فرما تھے کہ نجران کا پادری ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مے بینم

نجران پادری کا بیان

در کتب خود صفت پیغمبر سے کہ باقی ماندہ از اولاد اسماعیل علیہ السلام کہ این زمان ولادت اوست صفت وے چنی و چناں است، میں نے اپنی کتب میں ایک آخری پیغمبر کی صفات پڑھی ہیں۔ اور وہ نبی اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ہوگا اور یہ زمانہ اس کی ولادت شریفہ کا ہے۔ اور اس کی یہ صفات ہیں۔ ابھی یہ بات کہ ہی رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنجا رسید اسقف بوسے نظر کرد و چشم و پشت و قدم وے را احتیاط نمود و گفت آل پیغمبر کے گھنٹے میں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لے آئے۔ پادری نے آپ کو دیکھا اور خاص کر آپ کی چشم مبارک پشت مبارک اور قدم مبارک کو احتیاط سے دیکھا پھر کہا کہ میں نے جس نبی کی آمد کا ذکر کیا ہے وہ یہی ہیں۔ یہ کس کے فرزند اور جنہ ہیں؟ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ میرے پوتے ہیں۔ ابھی یہ اپنی والدہ کے شکم اطہر میں تھے کہ ان کے والد ماجد انتقال فرما گئے تھے (شواہد النبوة فارسی ص ۱۱۱)

عیسائی علماء کے پاس سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصاویر حضرت مجتبیٰ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قریش کی ایذا رسانی مجھے سخت ناپسندیدہ تھی۔ جب مجھے یہ خطرہ لاحق ہوا کہ قریش سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں گے تو میں متوکلہ سے ملک شام چلا گیا وہاں میں ایک گرجا میں پہنچا وہاں کے راہب اپنے سرکار کے پاس گئے اور میرے متعلق اس کو بتایا۔ سرکار نے ان کو کہا کہ تین دن تک اس کی بہانہ نوازی کرو۔ تین دن کے بعد کہا کہ اس کو ضرور کوئی خاص واقعہ پیش آیا ہے۔ جاؤ اس سے پوچھو کہ کیا واقعہ پیش آیا ہے حضرت مجتبیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

کہ وہ میرے پاس آئے اور پوچھا تو میں نے ان کو جواب دیا کہ اور تو کوئی بات نہیں صرف اتنی بات ہے۔ کہ

انْتِ بِنْتُ قَسِيَّةٍ ابْنِ اِهِيْمَةَ
 ابْنِ عَمِيٍّ يَزْعَمُ اَنَّهُ
 نَبِيٌّ فَاذَا هُوَ قَوْمُهُ فَخَرَجْتُ
 رِسْلًا اَشْهَدُ ذَاكَ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وطن مکرہ میں میرے
 چچا زاد بھائی کا خیال ہے کہ وہ نبی ہے۔ اس پر ان
 کی قوم نے ان کو ایذا دینی شروع کی ہے۔ یہ دیکھ کر
 میں وہاں سے چلا آیا ہوں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے
 ان واقعات کو دیکھوں۔

ان راہبوں نے میری اس ساری داستان اپنے سردار کو سنائی۔ سن کر سردار نے ان کو حکم دیا کہ اس
 کو میرے پاس بلاؤ۔ میں اُس کے پاس چلا گیا اور اپنا سارا ماجرا کہہ سنایا۔ تو اُس نے کہا کہ تم کو یہ ڈر ہے
 کہ وہ لوگ اس کو قتل کر ڈالیں گے۔ میں نے کہا ہاں۔ اُس سردار نے مجھے کہا کہ کیا تم ان کی صورت پہچان
 لو گے۔ میں نے کہا ابھی ابھی تو میں ان کے پاس سے آ رہا ہوں۔ بعد ازیں اُس نے چند تصویریں دکھائیں جو
 غلاف کے اندر رکھی ہوئی تھیں۔ میں نے ان کو دیکھ کر کہا کہ یہ تصویر ان سب تصویروں میں ان کے مشابہ
 ہے۔ بس وہی قدر وقامت، وہی جسامت اور وہی آپکے شانوں کے درمیان فاصلہ ہے۔ اُس نے کہا۔
 تم کو یہ ڈر ہے کہ وہ ان کو قتل کر دیں گے۔ میں نے کہا میرا یہ یقین ہے وہ تو ان کو قتل بھی کر چکے ہوں
 گے۔ تو راہبوں کے سردار نے کہا:

وَاللّٰهِ لَا يَقْتُلُوهُ وَاَلَيْسَ
 مَنْ يُرِيدُ قَتْلَهُ وَاَنَّهُ
 لَنَبِيٍّ وَاَلَيْسَ لَهُ اَللّٰهُ۔ (صحیح الزوائد
 ج ۲۳، فتح الباری ص ۷، طبرانی شریف
 رہے گا۔

اللہ کی قسم وہ ان کو قتل نہیں کر سکتے بلکہ جو ان کے
 قتل کا ارادہ کرے گا اُسی کو وہ قتل کریں گے یقیناً
 وہ نبی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو ضرور ظاہر کر کے

تاریخ کبیر اور امام بخاری۔ کتاب الوفا لابن جوزی ص ۵ ج ۱، شواہد النبوت فارسی ص ۱
 حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ نے اپنے نبی پاک
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور مکرہ مکرہ میں آپ کی شہرت ہوئی تو اتفاق سے میں
 ملک شام کی طرف نکلا۔ جب بہ اری میں پہنچا تو میرے پاس نصاریٰ کی ایک جملعت آئی اور اُس نے

مجھ سے پوچھا۔

آمِنُ أَهْلِ الْحَسْبِ أَنْتَ
کیا تم حرم کے رہنے والے ہو۔

میں نے جواب دیا۔ ہاں۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا۔

فَتَعَرَّفْتُ هَذَا الَّذِي تَنْبَأُ
کیا تم اس شخص کو بھی پہچانتے ہو جس نے تم میں
فِيكُمْ۔ نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

میں نے کہا ہاں ان کو جانتا ہوں۔ بعد ازاں وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک گرجا میں لے گئے۔
جس میں کچھ تصویریں تھیں۔ اور مجھے کہا۔

أَنْظُرْ هَلْ تَسَى صُورَةَ هَذَا
غور سے دیکھنا کہ ان تصاویر میں اس نبی کی سی
النَّبِيِّ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ۔ کوئی شکل صورت ہے جو نبی تم میں مبعوث کئے گئے ہیں

میں نے دیکھا تو ان میں کوئی شکل و صورت آپ جیسی نہ ملی۔ میں نے ان کو کہا کہ کوئی نہیں ہے
پھر وہ مجھ سے بڑے گرجے میں لے گئے جس میں پہلے سے زیادہ تصویریں تھیں۔ اور مجھ سے
کہا اچھا ان میں سے کسی کی صورت ان سے ملتی جلتی نظر آتی ہے۔ میں نے غور کیا تو ایک تصویر
بالکل آپ کے مشابہ تھی۔ بلکہ ایک تصویر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی بھی تھی۔ اس تصویر میں
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پکڑے ہوئے تھے۔ انہوں
نے کہا کہ خوب غور سے دیکھنا۔ یہ تصویر تم کو بالکل آپ کی معلوم ہوتی ہے یا کہ نہیں۔ میں نے کہا ہاں
پھر آپ کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے انہوں نے کہا یہ تصویر۔ میں نے کہا جی ہاں یہی۔ میں اس کا گواہ
ہوں کہ یہ آپ کی ہی تصویر ہے۔ پھر انہوں نے کہا:

نَشْهَدُ أَنْ صَاحِبِكُمْ ذُو أَنْ هَذَا
ہم سب گواہی دیتے ہیں کہ تمہارے نبی یہی ہیں۔
الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِهِ۔ (کتاب الوفا۔
۵۴-۵۵، دلائل النبوت لابو نعیم شواہد النبوة بعد خلیفہ ہیں۔

غازی شاہ ترجمان السنۃ ۱۲۵-۱۲۶ھ از بدر عالم دیوبندی۔ تاریخ کبیر لاما م بھاری دلائل النبوت
دیوبندیوں اور غیر مقلدین و ہاہیوں کے مجدد ابی تمیمہ نے اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد یہ بھی
لکھا ہے کہ: قَالَ الَّذِي أَرَاكَ الصَّمَدَ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا إِلَّا كَأَنَّ بَعْدَهُ

نَبِيِّ الْاَهْلِ ذَا النَبِيِّ - وہ شخص جو تصویریں دکھا رہا تھا۔ اُس نے کہا کہ جو نبی گزرا ہے اُس کے بعد دوسرا نبی ضرور پیدا ہوا ہے۔ مگر یہ نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ایسے ہیں کہ ان کے بعد کوئی اور نبی پیدا نہیں ہوگا۔ (الجواب الصحیح ص ۲۷۲ ج ۲ از ابن تیمیہ)

دیوبندیوں اور غیر مقلدین و بابی حضرات کے مجدد ابن تیمیہ نے ایک روایت درج کی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ جب مقوقس شاہ مصر اور اسکندریہ کے شاہ نصاریٰ کے پاس گئے تو اس نے ان کو انبیاء علیہم السلام کی تصویریں دکھائیں اور ہمارے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسمیہ کی صورت بھی دکھائی۔ جس کو دیکھ کر فوراً انہوں نے پہچان لیا۔ (الجواب الصحیح ص ۲۷۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مقوقس

مقوقس شاہ مصر کا بیان کے پاس گیا۔ تو اُس نے مجھے کہا۔ اِنَّ مُحَمَّدًا نَبِيُّ مَرَسَلٌ وَ لَوْ اَصَابَ الْقَبْطَ وَ السَّرُّومَ اِتَّبَعُوْهُ بِسُكِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ نَبِیْ اَوْ رَخْدَاكَ یَحْبِبُّ ہونے رسول ہیں۔ اگر قبطنی اور رومی حضرات کو بھی آپ کی خبر پہنچے تو وہ بھی ان کی اتباع کریں۔ (کتاب الوفا لابن جوزی ص ۱۷۱ ج ۱)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر بت منگوانوں ہوں گے فرماتے ہیں کہ سطح غسانی ایک ایسا کاہن ہوا ہے کہ جس کا اپنی تمام اولاد میں مثیل پیدا نہیں ہوا۔ اس کے بدن میں سوائے سر کی کھوپڑی اور ہاتھ کی ہتھیلی کے کوئی ہڈی اور پٹھے نہ تھے۔ اور اُس کی زبان کے سوا کوئی عضو بدن متحرک نہ تھا۔ اس کے لیے کھجور کے پتوں اور شاخوں کا ایک تخت بنا ہوا تھا۔ جس میں پائنتی سے لے کر بالین تک چھوٹے چھوٹے سوراخ تھے۔ جیسے کپڑے میں ہوتے ہیں۔ اُسے اس تخت پر بٹھا کر جہاں چاہتے تھے۔ ایک دفعہ لے کر مکہ معظمہ لائے تو قریش میں سے چار آدمی تحائف لے کر اُسے دیکھنے کے لیے آئے۔ انہوں نے تحائف کو اور اپنے حسب نسب کو اس سے پوشیدہ رکھا اور کسی دوسرے حیلے سے اپنی نسبت ظاہر کر دی اس نے کہا تم اس قبیلہ سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ تمہارا تعلق قریش سے ہے۔ انہوں نے اپنے تحائف اس کے سامنے پیش کیے اور اس سے مستقبل کی باتیں پوچھنے لگے اُس نے بہت سی باتیں بتائیں در آخر گفت کہ۔ مگر جو انے بیڑے۔

عبدمناف کہ براہ راست خواند و اعنام را نگونسار گرداند و خدائے یگانه را پرستد و دوسے را خلفا باشند و نشان ہر یک را بہ تفصیل باز گفت و ہمچنین از ملوک کے کہ بعد از ایشاں باشد خبر در وقت تفصیل آں در کتب مبسوطہ مسطور است۔ آخر کار کہا کہ عبدمناف کی نپشت سے ایک ایسا جوان پیدا ہوگا۔ جو از خود پڑھا لکھا ہوگا۔ بتوں کو ترنگوں کر کے خدائے واحد کی عبادت و بندگی کرے گا۔ اُس کے خلفا ہوں گے پھر ان خلفا کی نشانیاں تفصیل سے بتائیں اور اس طرح جو جو بادشاہوں کے بعد ہونے والا ہے۔ خبر دی جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں موجود ہے۔

(شواہد النبوت فارسی ص ۱۴، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۶۸-۱۶۹، خصائص البکری ص ۸۲ ج ۱)

رسالت مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آقیامت ہوگی |
میں کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے

خوب دیکھا۔ جس سے وہ بہت پریشان ہو گیا۔ اُس نے کاہنوں اور نجومیوں کو جمع کیا۔ اور اُن سے اپنا خواب اور اس کی تعبیر کے متعلق دریافت کیا۔ کاہنوں اور نجومیوں نے بادشاہ سے کہا کہ تم اپنا خواب بیان کرو۔ تاکہ ہم اس کی تعبیر بیان کریں۔ بادشاہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم خود ہی میرا خواب بیان کرو تاکہ مجھے اطمینان قلبی ہو۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ ہم سے نہیں ہو سکتا ایسا کام کو سیح غسانی اور شق کاہن ہی کر سکتے ہیں۔ بادشاہ نے سیح سمیت تمام نجومیوں کو بلا بھیجا پہلے سیح آیا اور بادشاہ کا خواب خود ہی اُس نے بیان کیا۔ کہنے لگا تو نے یہ دیکھا ہے کہ کوئی چیز راکھ کی طرح جلی ہوئی اندھیرے سے باہر نکلی ہے۔ اور اُسے سب نے کھایا ہے۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ تیری سلطنت پر جبرئیل والے غالب ہو جائیں گے۔

بادشاہ: نے پوچھا کب ہوں گے؟

سیح: نے کہا، ساٹھ یا ستر سال بعد

بادشاہ: نے پوچھا کہ کیا اُن کی یہ سلطنت ہمیشہ رہے گی؟

سیح نے جواب دیا کہ سیف بن ذی یزن انہیں بھگا دے گا۔

بادشاہ نے پوچھا کیا ابن ذی یزن کے خاندان میں سلطنت ہمیشہ رہے گی۔

سیح نے جواب دیا کہ نہیں۔

بادشاہ: اس کی سلطنت کون ختم کرے گا۔

سَلِجُ، نَبِيٌّ ذِكْرِي يَأْتِيهِ الْوَحْيُ مِنْ قِبَلِ الْعَسَلِيِّ

ایک ایسا بھی اس کی سلطنت کو ختم کرے گا جو زکی ہوگا اور اللہ تعالیٰ بند و بالا کی طرف سے اُس کے پاس وحی آتی ہوگی۔

بادشاہ: وہ بادشاہ کون سے ہوگا؟

سَلِجُ: وَجُلٌّ مِنْ وَدِدِ غَالِبِ بْنِ فَهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ يَكُونُ الْمَلِكُ فِي قَوْمِهِ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ۔

وہ غالب بن فہر بن مالک بن نصر کی اولاد میں سے ہوگا۔ اس کی بادشاہت اور حکومت اس کی قوم میں رہتی دنیا تک رہے گی۔

بادشاہ: کیا دنیا بھی آخر ہوگی؟

سَلِجُ: نَعَمْ يَوْمَ يُجْمَعُ فِيهِ الْأَوْلُونَ وَالْآخِرُونَ وَالْيَعْدَفِيَّةُ الْمُحْسِنُونَ وَيُثَقَّلُ بِهِ الْمُسِيئُونَ۔

ہاں ایک دن ایسا آئے گا جس میں اولین و آخرین زمانے کے نیک و بد جمع ہوں گے۔ نیک اپنی نیکیوں کی جزا اور بد اپنی برائیوں کی سزا پائیں گے۔

جب سلج بادشاہ سے فارغ ہو کر چلا گیا تو شوق کاہن آیا تو بادشاہ نے اُس سے خواب کا تذکرہ کیا۔ تو شوق کاہن نے بھی وہی کچھ بتایا جو کچھ سلج نے بتایا تھا نیز کہا:

يَأْتِي رَسُولٌ بِالْحَقِّ وَالْعَدْلِ يَكُونُ الْمَلِكُ فِي قَوْمِهِ إِلَى يَوْمِ الْفَصْلِ۔

ایک رسول حقانیت اور انصاف کے ساتھ تشریف لائے گا۔ اور اُس کی حکومت اپنی قوم میں قیامت تک قائم رہے گی۔

کتاب الوفا ص ۷۶ تا ۷۸ شواہد النبوت ص ۱۶،
خصائص الکبریٰ ص ۸۸ ج ۱

علامہ عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ نے روایت نقل کی ہے کہ جب اوس بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بستر مرگ پر تھا۔ تو

آلِ غَالِبِ كَيْ لِي وَعَامِر

اُس کی قوم کے افراد اس کے پاس آئے اور کہا کہ عالم شباب میں تم نے عردسی نہیں کی۔ مالک کے بغیر تیرا کوئی بچہ نہیں۔ لیکن تیرے بھائی خزر دج کے پانچ بیٹے ہیں۔ کہنے لگا: کون مالک پر جاں سپاری کرے

وہ خدا جو پتھر سے آگ پیدا کر سکتا ہے اس کے لیے کیا مشکل ہے کہ مالک کی نسل کو روز افزوں ترقی دے اس کے بعد مالک کی طرف رخ کر کے اُسے بہت سی منگولوم وصیتیں کہیں جن کے آخری

دوبیت یہ ہیں :

جب مکہ مکرمہ میں جس میں چاہ زمزم اور حجر اسود ہیں۔ آل غالب (آں حضرت) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوں تو اس وقت اس کی مدد و نصرت کے لیے مکر بستہ ہو جانے کیونکہ تمام سعادت اس کی مدد و نصرت میں ہے۔

اِذَا بَعَثَ الْمَلْعُوْتُ مِنْ آلِ غَالِبٍ
بِحِجَّةٍ فَيَمَّا بَيْنَ زَمْرٍ وَالْحَجْرِ
هَذَا لَكَ فَالْبُغْوَانُ صَرَتْ بِهٖ بِلَادِكُمْ
بَنِي عَامِرَاتٍ السَّعَادَةِ فِي النَّصْرِ
(شواہد النبوة فارسی ص ۱۲)

شاہ ہرقل کے پاس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر

حضرت ہشام بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت میں مجھے ایک شخص کے ہمراہ شاہ روم ہرقل کے پاس اس عرض سے بھیجا کہ ہم اسے سلام پیش کریں۔ جب ہم غوطہ میں پہنچے تو جبلہ غسانی جو ہرقل کے امرا میں سے تھا وہاں موجود تھا۔ ہم نے اسے دیکھنا چاہا۔ ہرقل نے ہمارے پاس ایک پیغام رساں بھیجا۔ اور کہا کہ جو گفتگو چاہو اس سے کر لو۔ ہم نے کہا بخدا ہم گفتگو نہیں کرتے۔ مگر وہ ہمیں جبلہ کے رو بروئے آئے۔ وہ بولا جو کہنا چاہتے ہو کہو۔ حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس سے باتیں کیں اور اُسے اسلام پیش کیا۔ میں نے دیکھا وہ سیاہ لباس زیب تن کیے ہوئے تھا۔ میں نے پوچھا۔ سیاہ لباس کیوں پہنے ہوئے ہو؟ اس نے کہا۔ اس لیے کہ میں نے قسم کھا رکھی ہے جب تک تمہیں ملک شام سے نہ نکال دوں اسے جسم سے نہ اتاروں گا۔ میں نے کہا بخدا جس سرزمین پر ہم بیٹھے ہیں اس پر تو ہم قبضہ کر لیں گے بلکہ تمہارے ملک کا بہت سا حصہ بھی انشا اللہ تعالیٰ فتح کر لیں گے۔ کیونکہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اُس کی فتح کی خوشخبری دے دی ہے۔ اُس نے کہا کہ تم وہ قوم نہیں ہو جو اس ملک پر قبضہ کرے۔ بلکہ وہ ایسی قوم ہے۔ صبح کو روزے رکھتے ہیں اور شام کو افطار کرتے ہیں اس کے بعد اس نے ہمارے روزوں کے متعلق پوچھا۔ ہم نے اسے بتایا تو اُس کا رنگ سیاہ ہو گیا پھر

کہا اٹھو ہم اٹھے تو ہمارے ساتھ ایک سفیر روانہ کیا جو ہمیں ہر قل کے پاس لے جاتے۔ جب ہم اس کے شہر کے نزدیک پہنچے تو اس سفیر نے ہم سے کہا کہ تمہاری سواریوں جیسی سواریاں لوگ اس شہر میں نہیں لاتے۔ اگر چاہو تو تمہیں دوسری سواریوں پر سوار کر دیں۔ ہم نے کہا نہیں خدا کی قسم انہی سواریوں پر شہر میں داخل ہوں گے۔ ان کی یہ بات بادشاہ تک پہنچی تو ہمیں انہی سواریوں پر تلواں حمل کے ہوئے شہر میں لے آئے۔ جب وہاں پہنچے تو ہم نے اپنی سواریاں درتچے کے نیچے ٹھہرا دیں۔ بادشاہ ہمیں دیکھ رہا تھا۔ ہم نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ورد کیا تو خدا جانتا ہے۔ درتچہ ہوا سے ہلنے والے کھجور کے درخت کی طرح ہلنے لگا۔ بادشاہ نے ایک گدشتے کے ہاتھوں پیغام بھیجا کہ تمہیں ہمارے سامنے اپنے دین کا اظہار نہ کرنا چاہیے۔ اس کے بعد اندر آنے کی اجازت دی۔ ہم اندر گئے تو وہ سُرخ کپڑوں میں ملبوس فرش پر بیٹھا تھا۔ وہاں کا ہر درتچہ سُرخ رنگ کا تھا۔ اور اس کے پاس امرار و اعیان سلطنت کی ایک جماعت بھی تھی۔ جب ہم اُس کے نزدیک پہنچے تو وہ ہنس دیتے اور کہنے لگے کہ تمہارا کیا جاتا ہے۔ اگر تم ہیں رواج کے مطابق دُعا و سلام کہتے۔ ہم نے کہا جو سلام و دُعا ہم ایک دوسرے پر بھیجتے ہیں تم پر بھیجا جائز نہیں سمجھتے۔ جس قسم کی دُعا تم ایک دوسرے کو دیتے ہو۔ ہم اسے بھی روا نہیں سمجھتے۔ بادشاہ کہنے لگا۔ تمہاری دُعا و سلام کس طرح کی ہوتی ہے؟ ہم نے کہا۔ السلام علیکم کہنے لگا۔ اپنے بادشاہ کو کس طرح سلام دُعا کہتے ہو؟ ہم نے کہا اسی طرح۔ کہنے لگا۔ وہ تمہیں جو اب کس طرح دیتا ہے؟ ہم نے اسی کلمہ سے پھر کہا۔ تمہارا سب سے بڑا کلام کون سا ہے؟ ہم نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا تو درتچہ جنبش میں آ گیا۔ جب اس نے اپنا سر اٹھایا تو وہ بھی ہلنے لگا۔ اس نے پوچھا۔ جب تم اس کلمہ کو اپنے گھڑوں میں پڑھتے ہو۔ تو کیا تمہارے گھڑوں کے درتچے بھی اسی طرح جنبش کرتے ہیں؟ ہم نے کہا۔ بخدا ہم نے تو اس جگہ کے سوا ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ اس نے کہا۔ مجھے یہ بات پسند ہے۔ کہ تم جس جگہ اس کلمہ کو پڑھتے ہو وہی جنبش میں آجاتی۔ اور میرے ملک کا کچھ حصہ میرے ہاتھ سے نکل جاتا۔ ہم نے کہا۔ کیوں؟ کہنے لگا اگر ایسا ہوتا تو یہ نبوت کا تعاضد ہوتا۔ بلکہ محض کسی شخص کا جیلہ و مکرو فریب ہوتا اس کے بعد اس نے مختلف سوالات کیے اور ہم جواب دیتے رہے۔ بعد میں اُس نے ہم سے نماز روزہ کے متعلق بھی پوچھا۔ تو ہم نے جواب دیا۔ پھر کہا۔ اٹھو۔ تمہا یہ لیے ایک اچھا سا مکان تعمیر

کر دیا گیا ہے۔ جہاں جملہ اسباب مہمانی مہیا ہیں۔ چونکہ ہم وہاں تین دن تک قیام پذیر رہے۔ اس لیے وہ ہمیں ہر رات طلب کرتا اور جن چیزوں کے متعلق ہم سے پوچھ چکا تھا دوبارہ پوچھتا اور ہم بھی عادیہ جواب کرتے جاتے۔ پھر اس نے کوئی چیز طلب کی تو ایک چار گوشہ صندوق لایا گیا۔ جو زرد جواہرات سے بھرا ہوا تھا۔ اور اس میں چھوٹے چھوٹے بہت سے خانے تھے۔ ہر خانے کا ایک دروازہ تھا اور ہر دروازے پر ایک ایک کالا تھا۔ اس نے ایک کالا کھولا۔ اور ایک سیاہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا باہر نکالا اس کو کھولا تو اس پر ایک شخص کی تصویر تھی جس کا رنگ سُرخ آنکھیں کشادہ اور گردن دراز تھی۔ اور ایسی دراز کہ ایسی گردن پہلے نہیں دیکھی تھی۔ لیکن بے ریش تھا۔ اور اس کے گیسو ایسے عمدہ تھے۔ گویا دستِ قدرت نے خود بنایا ہے۔ کہنے لگا اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ کہنے لگا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں۔ اس کے بعد دوسرا دروازہ کھولا اور سیاہ پارچہ کا ٹکڑا نکالا تو اس پر ایک سفید رنگ سُرخ چشم اور ایک بڑے سرواے آدمی کی تصویر تھی۔ یہ شخص اپنے محاسن میں یکتا نظر آتا تھا۔ کہنے لگا اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ اس نے کہا یہ نوح علیہ السلام ہیں۔ پھر ایک دروازہ کھولا۔ اور دوسرا قطعہ حریر سیاہ نکالا تو اس پر ایک شخص کی تصویر تھی جس کا رنگ نہایت سفید، نہایت عمدہ جسم پیشانی روشن، کشیدہ رخسار، سفید اڑھی گویا وہ زندہ تھا۔ اور سنس رہا تھا۔ کہنے لگا کہ اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ پھر ایک دروازہ کھولا۔ ایک سیاہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا نکالا۔ تو اس پر ایک سفید رنگ کی تصویر تھی۔ جب ہم نے دیکھا کہ یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر تھی۔ ہم پر یہ طاری ہو گیا اور ہم تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر بیٹھ گئے تو اس نے کہا تمہیں تمہارے پروردگار کی قسم سچ بتاؤ کہ یہ تمہارے پیغمبر ہیں؟ ہم نے کہا ہاں یہ ہمارے پیغمبر ہیں جنہیں ہم اب بھی دیکھتے ہیں۔ وہ کچھ دیر ہماری طرف بھی دیکھتا رہا۔ پھر کہا۔ اس صندوق کا آخری خانہ بھی ہے۔ بین میں نے تمہیں دکھانے میں عجلت کی ہے۔ کہ تم کیا کہتے ہو۔ بعد ازاں ایک اور دروازہ کھولا جس میں پہلے کی طرح پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کی تصویر تھی۔ آخر میں ایک ایسے جوان شخص کی تصویر تھی جس کے محاسن نیک تھے جسم پر بہت سے سیاہ بال تھے، خوبصورت چہرہ تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ کہا یہ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ہیں۔ پھر ہم نے پوچھا۔ یہ تصویریں کہاں سے آئی ہیں؟ جو

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حلیوں کے موافق ہیں۔ اور ہمارے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بالکل اُن کے حلیہ کے موافق تھی۔ اُس نے کہا آدم علیہ السلام نے خدا سے درخواست کی تھی کہ ان کی اولاد سے جتنے نبی ہوں گے ان کی شکلیں انہیں دکھانے تو خدا نے ان کی تصویریں ان کے پاس بھیج دیں اور خزانہ آدم علیہ السلام میں مغربِ شمس کے نزدیک تھیں۔ ذوالقرنین علیہ السلام ان تصویریں کو مغربِ شمس سے لے آئے اور حضرت دانیال علیہ السلام کو دے دیں۔ پھر کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے ملک سے نکل جاؤں اور تمہارا ادنیٰ غلام بن کر رہوں۔ جب مروں تو نیک سلوک کیا جائے اور مجھے واپس لوٹا دیا جائے۔ واپسی پر جب ہم امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو ہم نے تمام گفتگو کا اعادہ کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سُن کر رو پڑے اور فرمایا خداوند تعالیٰ نے اس کے لیے کسی چیز کا ارادہ فرمایا ہے۔ تو جو وہ چاہتا ہے کر دے گا۔ پھر فرمایا ہمارے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ تورات و انجیل میں یہود اور نصاریٰ آپ کی مدح و نعت پڑھتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ اپنے ہاں تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ج ۱۲)

حضرت علیؑ علیہ السلام کے وصی کا بیان

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ کے دوران میں حضرت سعد بن ابی وقاص کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خط لکھا کہ آپ فضل بن معاویہ رضی اللہ عنہ کو حلوان بھیج دیں۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بھیج دیا۔ جب حضرت فضل بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے حلوان کے مضافات پر حملہ کیا تو بہت سے قیدی اور مال غنیمت ہاتھ لگا۔ ظہر کی نماز ادا کرنے کے لیے آپ نے ایک پہاڑ کے دامن میں اقامت اختیار کی۔ جب نماز کے لیے اذان کے دوران میں اللہ اکبر کہا تو پہاڑ سے آواز آئی۔ اے فضلہ! تو نے بڑے کی بڑائی بیان کی۔ جب انہوں نے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ کہا تو آواز آئی اے فضلہ! تو نے زبان سے کلمہ اخلاص نکالا ہے۔ جب اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ کہا تو آواز آئی هُوَ الَّذِي بَشَّرَنِي بِاَعْيُنِي ابْنُ مَرْيَمَ وَعَلَى رَأْسِ اُمَّتِهِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ جب جَنَى عَلَى الصَّلَاةِ کہا تو آواز

آئی طوبیٰ لمن مشى اليها واطب اليها۔ جب حتى على الصلاح کہا تو آواز
آئی قد افلح من اجاب جب الله اكبر کہا تو آواز آئی اسے نضد! تو نے کلمہ
اخلاص ادا کیا ہے۔ جب وہ اذان سے فارغ ہوئے تو کہنے لگا۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے
تو کون ہے۔ جب تو نے اپنی آواز ہمیں سنا دی ہے تو اپنی شکل بھی دکھا دے۔ کیونکہ ہم بھی
بندگانِ خدا اور اس کے رسول کی امت ہیں۔ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی جماعت
ہیں۔ اس کے بعد پہاڑ میں اچانک شگاف آیا۔ اور اس میں سے ایک بہت بڑا سر نکلا۔ جس پر سفید
بال اور پرانے پشتینہ کا کپڑا تھا۔ وہ بولا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ انہوں نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ
کے بعد پوچھا۔ تو کون ہے؟ کہنے لگا۔ میں زریب بن برثلی۔ بندہ نیکو کار حضرت عیسیٰ بن مریم صلوٰۃ
اللہ علیہما کا وصی ہوں۔ انہوں نے مجھے اس پہاڑ پر بٹھا رکھا ہے۔ اور اس وقت تک میری زندگی
کے لیے دُعا کی ہے جب وہ آسمان سے اتریں۔ خنزیر کو قتل کریں اور صلیب کو توڑ کر عیسائیوں
کے بہتان و افتراء سے بریت کا اظہار کریں پھر اس نے کہا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے میری ملاقات نہیں ہوئی۔ میرا اسلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پہنچا دیجیے۔ اور ان سے
کہیے کہ لے عمر فاروق! سعد و قارب فقدنا الاکابر اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں کہیں اور
غائب ہو گیا۔ حضرت نضد رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا اور حضرت
سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ حضرت عمر نے حضرت سعد کو جوابی خط لکھا کہ
ہاجرین و انصار کی جماعت کے ساتھ اس پہاڑ پر جاتیے۔ اگر اے وہاں پاؤ تو اس سے میرا
سلام کہنا۔ کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
وصیوں میں سے کوئی ایک اس پہاڑ میں اقامت گزیں ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
چار ہزار ہاجر و انصار کی معیت میں چالیس روز تک اس پہاڑ پر رہے۔ ہر نماز کے وقت اذان
کہتے مگر کوئی جواب نہ آتا۔ (شواہد النبوة فارسی ص ۱۱۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۶۱)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اور گرجا کا پوری | حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اسکندریہ
شہر میں گیا اور وہاں کے پادریوں سے میں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفات

کے بارے سوالات کیے۔ ایوب عیسیٰ گرجا کا بہت بڑا پادری تھا۔ لوگ اس کے پاس تہافت لے کر آتے اور وہ ان کے لیے دعائیں کرتا۔ میں نے اس کو پانچ نمازیں بڑے ذوق و شوق اور استہام سے پڑھتے بھی دیکھا۔ اس سے میں نے سوال کیا۔ هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ؟ کیا انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کا آنا باقی ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ہاں۔ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَيْسَىٰ بْنِ مَرْيَمَ أَحَدٌ اس آخری نبی اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا۔ وَهُوَ نَبِيٌّ قَدْ آمَرَنَا عَيْسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاتِّبَاعِهِ اور وہ اس شان کے نبی ہیں کہ ہم کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے ان کی اتباع کا حکم فرمایا ہے۔ وَ هُوَ النَّبِيُّ الْأَقْبَىٰ الْعَرَبِيُّ اسْمُهُ أَحْمَدُ اور اس نبی اُمی عربی کا نام نامی اہم گرامی احمد ہے۔ اُن کی آنکھیں مبارک سُرخ۔ لمبے لمبے بال مبارک وغیرہ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ لِيَقْدُونَهُ بِأَنْفُسِهِمْ يَهَاجِرُوا إِلَىٰ أَرْضِ ذَاتِ سَبَاخٍ وَنَحْلٍ يَدِينُ بِدِينِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور آپ کے ساتھ وہ ساتھی ہوں گے۔ جو آپ پر جانثاری کریں گے۔ اور آپ اپنے آباؤ اجداد اور اولاد سے زیادہ محبت رکھتے ہوں گے۔ اور ایک کھجوروں والی اور پتھروں والی زمین کی طرف ہجرت فرمائیں گے۔ اور ابراہیم علیہ السلام کے دین مبارک ہوں گے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس پادری سے کہا کہ ان کی اوصاف بھی بیان کرو۔ تو اس نے کہا يَخْصُ بِمَا لَا يَخْصُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلَهُ ان کو اللہ تعالیٰ ایسی خصوصیت سے نوازے گا جو پہلے نبیوں میں سے کسی نبی کو بھی عطا نہیں ہوئی۔ كَانَ الشَّيْءُ يُبْعَثُ إِلَىٰ قَوْمِهِ وَبُعِثَ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَجُعِلَتْ لَهُ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا أَيْنَمَا أَذْرَكَهُ الصَّلَاةُ تَسْمَعُ وَيُصَلِّي وَمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مُشَدَّدٌ عَلَيْهِ لَا يُصَلُّونَ إِلَّا فِي الْكَنَاسِ وَالْبَيْعِ۔ وہ اپنی قوم کی طرف اور سب لوگوں کی طرف مبعوث ہوں گے۔ اور ان کے لیے تمام زمین کو سجدہ گاہ اور پاک بنا دیا جائے گا۔ تاکہ جہاں کہیں نماز کا وقت آجائے تو تمہیں کریں اور نماز پڑھ لیں اور جو لوگ آپ سے پہلے تھے ان پر سختی تھی وہ گرجوں اور عبادت خانوں کے علاوہ دوسری جگہ نماز

نہیں پڑھ سکتے تھے۔ (کتاب الفولان بوزی وکج، شواہد القبرۃ ص ۱۱)

شاہ جہش اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ | علامہ عبدالرحمن عید الرحمن تحریر فرماتے ہیں کہ جب سعید بن ذی یزن

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے بعد حبشہ پر غالب آیا اور وہاں اس کی سلطنت قائم ہو گئی تو عبدالمطلب وہب بن عبدمناف اور قریش کے تمام سرکردہ افراد اُسے مبارک بادینے کے لیے یمن میں منسار گئے۔ اور اجازت لے کر اندر گئے تو عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس کے نزدیک بیٹھ گئے۔ اور بات چیت کے لیے اجازت چاہی۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نہایت فصیح اور بلیغ انداز میں دُعا و ثنا اور مبارک باد دی۔ بادشاہ کو یہ انداز بہت اچھا لگا تو پوچھا۔ آپ کون ہیں؟ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں ہاشم کا بیٹا ہوں۔ بادشاہ نے ان کو اپنے پاس بلایا اور تمام شرفائے قریش کی تعظیم و عزت کی۔ اور انہیں دارالضیافت میں لے گیا۔ اور ان کی شایان شان دو کمرے مختص کر دیئے وہاں ایک ماہ تک رہے۔ انہوں نے اس کو دیکھا نہ واپس جانے کی رخصت چاہی۔ ایک ماہ بعد اسے ان کا حال پوچھنے کی سوجھی۔ ایک آدمی کو عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ تاکہ انہیں بلالائے۔ وہ گئے تو اس نے انہیں خلوت میں اپنے سامنے بٹھایا اور کہا اے عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تجھے اپنے علم کے مطابق کچھ بتاتا ہوں۔ اگر تیری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں ہرگز اس سے نہ کہتا لیکن چونکہ تم اس چیز کے معدن ہو اس لیے میں صرف تمہیں مطلع کرتا ہوں۔ تمہیں چاہیے کہ اسے پوشیدہ ہی رکھو۔ جب اس کے ظاہر کرنے کا وقت آئے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے ہر شخص پر ظاہر کر دے گا۔ پھر کہا۔ ہم نے کتاب یکنون اور علم مخزون میں ایک بہت بڑی خبر پائی ہے۔ جس میں تمہاری اور تمام مخلوق کی خیریت و عافیت ہے اور وہ خبر یہ ہے کہ ایک لڑکا تہامہ یعنی مکہ مکرمہ میں یا تو پیدا ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے۔ جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ اور اس کے والدین انتقال کر جائیں گے۔ اور چچا اور دادا اس کی کفالت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے رسول بنا کر بھیجے گا۔ اور ہمیں اس کا مددگار اور معاون بنائے گا۔ وہ اپنے دوستوں کو عزیز رکھے گا۔ دشمنوں کو نزدیک نہ آنے دے گا۔ اس کے بعد وہ اپنے دوستوں کی ہر طرح معادنت کرے گا۔ اور جسے بھی چاہے گا اچھی چیزیں

کا مالک بنا دے گا۔ اس کے بیکے آتش کفر بجھ جائے گی۔ ہر شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا طریقہ اختیار کرے گا۔ شیاطین مرحوم و مقبور ہو جائیں گے۔ اور بتوں کی پرستش بند ہو جائے گی اور وہ ٹوٹ پھوٹ جائیں گے۔ آپ کا فرمانِ قرآنِ فیصل ہو گا۔ اور خود اس پر عمل پیرا ہو گا۔ اور نبی عن المنکر کرے گا۔ اور خود اس سے گریز کرے گا۔ جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے یہ باتیں سنیں تو دُعا و دعاؤں کے بعد فرمایا۔ اے بادشاہ! اس راز کو ذرا وضاحت سے بیان کرو۔ ابن ذی یزن نے اس عظیم ہستی کی قسم کھائی اور کہا اے عبدالمطلب! آپ اس کے بلاشبہ دادا ہیں۔ جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے سنا تو فوراً سجدہ ریز ہوئے۔ ابن ذی یزن نے کہا اے جانِ برادر! آپ کا دل مطمئن ہو۔ اور آپ کا کام ترقی پذیر ہو۔ کیا تجھے کچھ پتہ چلا ہے کہ وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں سمجھ گیا۔ وہ میرا ایک لائق و فائق بیٹا تھا جس کا میں نے اپنے خاندان کی لڑکی سے نکاح کیا ان سے ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا۔ اس کے والدین انتقال فرما گئے ہیں۔ میں اور اس کا چچا اس کی تربیت کرتے ہیں۔ ابن ذی یزن بولا۔ جو بھی میں نے تمہیں کہا ہے۔ اس لیے کہا ہے کہ تم اس کے حالات یہودیوں سے پوشیدہ رکھو۔ کیونکہ وہ اس کے دشمن ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ان پر غالب نہ ہونے دے گا۔ اور دیکھئے یہ باتیں اپنے ساتھیوں کو نہ بتائیے کیونکہ ان کے مفرد فریب سے بھی میں ڈرتا ہوں۔ مبادا حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے تمہیں ان پر سیادت و سرکاری حاصل ہو جائے۔ تو وہ یا ان کے بچے حضور کو ہلاک کر دیں۔ پھر کہا اگر مجھے پتہ چل جائے کہ ان کی ولادت سے پہلے مجھے موت نہ آئے گی تو میں ہر طرح سے سواریا یا وہ تیرب جاتا اور اُسے اپنا دار الحکومت بناتا اور آپ کی معادنت و نصرت پر کمر بستہ ہو جاتا۔ کیونکہ میں نے سابقہ علوم کی کتب و ناطقہ میں پڑھا ہے۔ کہ آپ کا دار الملک مدینہ منورہ ہو گا۔ اور اسی جگہ آپ کا سلسلہ کار مستحکم ہو گا۔ اور اسی شہر سے آپ کے احوان و انصار اٹھیں گے اور آپ کا مدفن نبی وہی ہو گا۔ ورنہ ان پر سوار کے طوفان سے ڈرتا اور آپ کے حال سے دوسروں کو آہ آہ کرتا۔ اور عرب و آپ کا مطیع و نفاذ بناتا۔ لیکن ایک حقیقت تم پر واضح کر دوں تم سے کوئی تفسیر نہ ہوگی یعنی تم اپنے فرانسس سے اچھی طرح بہاؤ آہو سکو گے۔

اس کے بعد قریش کے ہر فرد کو دس دس غلام دس کنیزیں۔ دودھ چادریں۔ سو سو اونٹ

اور پانچ پانچ رطل سونا دس دس رطل چاندی اور عنبر سے بھرے ہوئے برتن دیتے۔ اور عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو ان تمام کے برابر چیزیں دیں۔ اور کہا آئندہ سال بھی آئے گا لیکن وہ اسی سال مر گیا۔ اس کے بعد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ قریش سے کہا کرتے تھے کہ مجھ سے نہ بڑھا کرو کیونکہ بادشاہ کی عطا اس نسبت بزرگی و شرف سے کمتر ہے جو مجھے میرے فرزندوں سے ہے۔ جب ابوطالب سے ان فرزندوں کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ ان کے نام ظاہر نہ کرتے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۷)

حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیہ بن افضل بن افضل مجھ سے عتبہ بن ربیعہ کے اخلاق و احوال کے متعلق

پوچھا کرتا تھا۔ میں اسے جواب دیا کرتا تھا۔ وہ میرے جواب کو بہت پسند کیا کرتا تھا۔ جب اس نے اُس کی عمر پوچھی تو میں نے کہا وہ عمر رسیدہ ہے۔ اس نے کہا خاموش ہو جاؤ میں تمہیں اس کا بھید بتاتا ہوں۔ ہم نے کتابوں میں پڑھا تھا کہ ہماری سرزمین سے ایک پیغمبر مبعوث ہو گا۔ اور مجھے یقین تھا کہ وہ میں ہوں گا۔ جو نبی میں نے اہل علم حضرات سے اس بارے عتبہ بن ربیعہ کے سوا کسی کو اس لائق نہ پایا۔ جب تو نے یہ کہا کہ وہ عمر رسیدہ ہے۔ تو مجھے معلوم ہو گیا کہ جو شخص چالیس سال کی عمر سے تجاوز کر گیا ہے۔ اور ابھی مبعوث نہیں ہوا۔ وہ پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ جب یہ بات زبان زد خاص و عام ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے۔ میں تجارت کی غرض سے ملک یمن میں جایا کرتا تھا میں امیہ بن ابی افضل کے پاس جا کر ازراہ مذاق کہنے لگا کہ جس پیغمبر کا تجھے انتظار تھا مبعوث ہو گیا ہے۔ اس نے کہا کہ وہ برحق ہے اور سچ کہتا ہے کہ اس کی متابعت کرو میں نے کہا تم اس کی متابعت کیوں نہیں کرتے۔ کہنے لگا۔ مجھے اپنے قبیلہ سے شرم آتی ہے۔ کیونکہ میں ان سے ہمیشہ ہی کہا کرتا تھا۔ کہ وہ پیغمبر ہیں ہوں گا۔ لیکن اب نظریہ آتا ہے۔ کہ میں نبی عبدمناف کے ایک رطل کے کی متابعت کر لی گا۔ اور اسے ابوسفیان رضی اللہ عنہ اب مجھے یہ نظر آتا ہے کہ اگر تو اس کی مخالفت کرے گا۔ تو تیری گردن میں بھری کی طرح رسی ڈال کر اس کے سامنے لے آئیں گے۔ اور وہ تمہارے خلاف جیسا چاہے گا حکم دے گا۔

کہتے ہیں کہ امیہ بن ابی افضل حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کا قصیدہ پڑھا۔ ابتداء میں زمین و آسمان کے اوصاف بیان کیے۔ پھر تمام انبیاء علیہم السلام کے

حالات بیان کیے۔ قصیدہ کے اختتام پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت سرائی کی جس میں آپ کی رسالت کی تصدیق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے سورۃ طہ پڑھ کر سنائی وہ بولا کہ میں گواہی دیتا ہوں یہ بشر کا کلام نہیں ہے۔ لیکن میں اپنے بھائی بندوں کے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا۔ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تجھے نیکی دے مجھ پر ایمان لے آؤ۔ اور صراطِ مستقیم اختیار کرو۔ وہ کہنے لگا جناب میں جلدی واپس آتا ہوں۔ پھر وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جتنی جلدی ہو سکتا تھا شام پہنچا۔ ایک گرجے میں جہاں بہت سے راہب مشغول عبادت تھے۔ اُن سے صورتِ حال بیان کی۔ اُن میں سے ایک نے کہا جس کے متعلق تم نے یہ گفتگو کی ہے اُسے دیکھ کر پہچان سکتے ہو؟ اُس نے کہا۔ ہاں وہ راہب یا پادری اسے اپنے گھر لے گیا۔ جس کی دیواروں پر انبیاء کرام علیہم السلام کی تصویریں بھی ہوتی تھیں۔ اس نے اُمیہ کو اندر لے جا کر ایک تصویر دکھائی۔ جب رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر دیکھی تو اُمیہ نے کہا وہ یہ ہیں۔ راہب نے کہا اللہ تعالیٰ تجھے نیکی دے جلدی سے واپس چلے جاؤ۔ اور اس پر ایمان لے آؤ۔ کیونکہ وہی رسولِ خدا ہیں۔ اور خاتم النبیین ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ضلع)

غیر مقلدین کے مولوی سلیمان منصور
حضرت جبار و بن عبد اللہ بارگاہِ رسالت میں
پوری نے خصائص البکرے کے حوالہ

سے روایت درج کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ملکِ مین کے رب بڑے عیسائی عالم (حضرت جبار و بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) تھے۔ آئے اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسليم کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ تو انہوں نے کہا:

اُس خدا کی قسم ہے جس نے حضور کو حق کے ساتھ
مبعوث کیا ہے۔ کہ میں نے آپ کا وصف انجیل
میں دیکھا ہے۔ اور بتولِ مریم کے فرزند (عیسے)
نے آپ کی بشارت دی ہے۔
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ
وَجَدْتُ وَصْفَكَ فِي الْإِنْجِيلِ
وَلَقَدْ بَشَّرَ بِكَ بَنُ الْبَتُولِ -
(رحمۃ للعالمین ص ۴ ج ۲)

لہ جبار و بن عبد اللہ کا مفضل واقعہ مواہب اللدنیہ اور مدارج النبوت میں ہے۔

حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضور پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ
علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے

پاس جب پہلی وحی جبریل امین لے کر حاضر ہوئے۔ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ
خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ ذَمُّوْنِي ذَمُّوْنِي مَجَّهٌ كَبَلٍ
پہناؤ پھر اپنے غارِ حرا والاتمام واقعہ سنایا۔ تو حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو اپنے
بیچا زاد بھائی حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کے پاس لائیں۔ حضرت ورقہ اس وقت حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے دین پر تھے یعنی عیسائی تھے۔ حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ عبرانی میں لکھا کرتے
تھے۔ اپنے انجیل کا ترجمہ سریانی زبان سے عبرانی میں کیا تھا۔ عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے بہت
بوڑھے ہو چکے تھے۔ اور نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت أم المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے ان سے کہا: يَا بْنَ عَكْرٍ اسْمَعْ مِنْ ابْنِ آخِيكَ۔ اے میرے بیچا زاد بھائی
اپنے بھتیجے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات سن۔ تو حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے
کہا يَا بْنَ آخِي مَاذَا تَسْرِي اَسَے میرے بھتیجے آپ نے کیا دیکھا ہے۔ تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسليم نے تمام واقعہ سنایا تو ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي
نَزَّلَ اللهُ عَلَى الْمُوسَىٰ يَوْمَ سِيْنٍ یہ وہی ناموس ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل
فرمایا تھا۔ تو حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ کاش میں اس وقت جوان ہوتا کاش
میں اس وقت زندہ ہوتا۔ آپ کو آپ کی قوم مکہ مکرمہ سے نکال دے گی۔ تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ

لے جلا رحمن پہلی نے لکھا ہے کہ حضرت خدیجہ یعنی اللہ عنہا جاہلیت اور اسلام ہر دونوں میں طاہرہ نام سے بھی مشہور تھیں۔

(روضہ لائف ص ۱۲۳)

لے ورقہ بن نوفل حضرت خدیجہ الکبریٰ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے بیچا زاد بھائی تھے۔ نسب نامہ اس طرح ہے۔

حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔

حضرت خدیجہ بنت خویلد بن امد بن عبد العزیٰ بن قصی۔

بقیہ نقل: محمد بن عبد العزیٰ بن قصی۔ حضرت قصی پر سب کا نسب نامہ ملتا ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری)

علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھے نکال دیں گے۔ کیونکہ جو کچھ آپ (نبوت) لے کر آئے ہیں۔ وہ جو کوئی بھی لے کر آیا اس سے عداوت کی گئی۔ **وَإِنْ يُدْرِكُنِي يَوْمُكَ الْفُتُكِ نَصْرًا مِّنْ ذُرِّيَّتِي** اور اگر آپ کے اس زمانہ مبارک نے مجھے زندہ پایا۔ تو میں کمر بستہ ہو کر آپ کی مدد کروں گا۔ (صحیح بخاری شریف) ناظرین صبر کرام: حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے جو بارگاہِ مصطفوی میں جو یہ عرض کیا: **هَذَا التَّامُوسُ الَّذِي نَسَّالَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى**۔ یہ وہی فرشتہ ہے جو اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ اور آپ کو لوگ مکہ سے نکال دیں گے۔ وغیرہ الفاظ سے واضح ہے کہ آپ نے کتب سابقہ خصوصاً انجیل میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پڑھا تھا۔ اس لیے فوراً جواب عرض کیا تھا۔

حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مدد کرنے کی خواہش کا اظہار کرنا ان کے مسلمان ہونے کی بین دلیل ہے۔ غیر مقلدین و باہمی حضرات کے مولوی ابراہیم میر سیاح کوٹی نے لکھا ہے۔ کہ ورقہ کے موخہ ہونے میں تو شک نہیں۔ جاہلیت میں بھی وہ موخہ تھے۔ پھر نصرانی ہو کر بھی موخہ ہی رہے نصرانیت کی حالت میں توریت اور انجیل کی بشارت کے مطابق انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اشمان لیا۔ (سیرت مصطفیٰ ص ۲۲ ج ۲)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا | تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اسلام لانے کا واقعہ خود اپنی زبان سے اس طرح بیان فرمایا کہ میں ملک فارس میں قریہ حنی کا رہنے والا تھا۔ میرا باپ اپنے شہر کا چودھری تھا۔ اور ب سے زیادہ مجھ کو محبوب رکھا کرتا تھا۔ جس طرح کنواری لڑکیوں کی جاتی ہے اسی طرح وہ میری حفاظت کرتا تھا۔ اور مجھ کو گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتا تھا۔ ہم مذہباً مجوسی تھے۔ میرے باپ نے

لہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی عمر بہت زیادہ ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا زمانہ پایا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت یسح کا زمانہ تو نہیں پایا لیکن حضرت عیسیٰ کے کسی حواری اور دوسری کا زمانہ پایا ہے۔ حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ جس قدر اقوال بھی ان کی عمر کے بارے میں پائے وہ سب اس پر متفق ہیں کہ آپ کی عمر ڈھائی سو سال سے متجاوز ہے۔ (فقیر قادری)

مجھ کو تشکرہ کا محافظ اوزنگہبان بنا رکھا تھا۔ کہ کسی وقت بھی آگ بجھنے نہ پائے۔ ایک مرتبہ میرا باپ تعمیر کے کام میں مشغول تھا۔ اس لیے مجبوری مجھ کو کسی زمین اور کھیت کی خبر گیری کی لیے بھیجا۔ اور یہ تاکید کی کہ دیر نہ کرنا۔ میں گھر سے نکلا راستہ میں ایک گرجا پڑتا تھا۔ اندر سے کچھ آواز سنائی دی۔ میں دیکھنے کے لیے اندر داخل ہو گیا۔ دیکھا تو ایک نصاریٰ کی جماعت ہے کہ جو نماز میں مشغول ہے۔ مجھ کو ان کی یہ عبادت پسند آئی اور اپنے دل میں کہا کہ یہ دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ اس دین کی اصل کہاں ہے ان لوگوں نے کہا ملک شام میں اسی میں آفتاب عزوب ہو گیا۔ باپنے انتظار کے تلاش میں قاصد دوڑائے جب گھر واپس آیا تو باپنے دریافت کیا کہ کہاں تھا؟ میں نے تمام واقعہ بیان کیا۔ باپنے کہا اس دین (یعنی نصرانیت) میں کوئی خیر نہیں۔ تیرے ہی باپ دادا کا دین (یعنی آتش پرستی) بہتر ہے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں۔ خدا کی قسم نصرانیوں ہی کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ باپنے میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں اور گھر سے باہر نکلنا بند کر دیا۔ جیسے فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: لَمَّا اتَّخَذَتِ الْهَاءُ غَيْبِي لَا جَعَلْتَكِ مِنَ الْمَسْجُونِينَ (۱۹ ع)

(جیسا کہ عام اہل باطل کا طریق ہے) میں نے پوشیدہ طور پر نصاریٰ سے کہا بھیجا۔ کہ جب کوئی قافلہ شام کو جانے تو مجھ کو اطلاع کرنا۔ چنانچہ انہوں نے مجھ کو ایک موقع پر اطلاع دی۔ کہ نصاریٰ کے تاجروں کا ایک قافلہ شام واپس جانے والا ہے۔ میں نے موقع پا کر بیڑیاں اپنے پاؤں سے نکال دیں۔ اور گھر سے نکل کر ان کے ساتھ ہو لیا۔

ملک شام پہنچ کر دریافت کیا کہ عیسائیوں کا سب سے بڑا عالم کون ہے۔ لوگوں نے ایک پادری کا نام بتایا۔ میں اس کے پاس پہنچا۔ اور اس سے اپنا تمام واقعہ بیان کیا۔ اور یہ کہا کہ میں آپ کی خدمت میں رہ کر آپ کو دین سکھانا چاہتا ہوں۔ مجھ کو آپ کا دین مرعوب اور پسند ہے۔ آپ اجازت دیں تو آپ کی خدمت میں ہی رہ پڑوں اور دین سکھوں۔ آپ کے ساتھ نمازیں پڑھوں۔ تو پادری نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ وہاں رہنے پر چند دنوں کے بعد یہ واضح ہو گیا کہ وہ اچھا آدمی نہ تھا۔ بڑا حرص لاپٹی اور طالح تھا۔ دوسروں کو صدقات اور خیرات کا حکم دیتا تھا اور جب لوگ روپیہ لے کر آتے تھے تو خود جمع کر کے رکھ لیتا۔ فقرا اور مساکین کو نہ دیتا تھا۔ اسی طرح اس نے اشرافیوں کے سات

ٹٹکے جمع کر لیے تھے۔ جب وہ مر گیا۔ اور لوگ حُسنِ عقیدت کے ساتھ اس کی تجویز و تکفین کے لیے جمع ہوئے تو میں نے لوگوں کو اس کا حال بتایا اور اُس کے اشرافیوں کے جمع کیے ہوئے سات ٹٹکے بھی دکھائے۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا کہ خدا کی قسم ہم ایسے شخص کو ہرگز دفن نہیں کریں گے۔ آخر کار اس پادری کو سُولی پر ٹٹکا کر سنگسار کر دیا۔ اور اس کی جگہ اور عالم کو بھلایا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس نئے مسند نشین عالم سے بڑھ کر عالم، عابد اور زاہد دُنیا سے بے تعلق کسی کو نہیں دیکھا۔ مجھے اس سے مد سے زیادہ عقیدت ہو گئی۔ میں اس کی خدمت کرتا رہا۔ جب وہ قریب المرگ ہوا تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ آپ مجھے وصیت کیجئے کہ آپ کے بعد کس کی خدمت میں جا کر رہوں۔ تو اس نے کہا کہ موصول میں ایک عالم ہے۔ اُس کے پاس چلا جانا۔ چنانچہ میں اُس کے پاس گیا اور اس کے بعد اس کی وصیت کے مطابق نصیب میں ایک عالم کے پاس رہا۔ اور اس کی وفات کے بعد ان کی وصیت کے مطابق شہر عموریہ میں ایک عالم کے پاس رہا۔ جب وہ بھی دُنیا سے کوچ کرنے لگے تو میں نے کہا کہ میں فلاں فلاں عالم کے پاس رہا ہوں۔ اب آپ بتلائیں کہ میں کس کے پاس جاؤں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میری نظر میں اس وقت کوئی ایسا عالم نہیں کہ جو صحیح راستہ پر ہو اور میں اُس کا تم کو پتہ بتاؤں۔

البتہ ایک نبی کے ظہور کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔ وہ نبی دینِ ابراہیمی پر ہوگا۔ عرب شریف کی سر زمین پر اسی کا ظہور ہوگا۔ ایک نخلستانی زمین کی طرف ہجرت فرمائے گا۔ اگر تم وہاں پہنچ سکو تو ضرور پہنچنا۔

ان کی علامت یہ ہوگی کہ وہ صدقہ کا مال نہ کھائیں گے۔ ہدیہ قبول کریں گے۔ دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت ہوگی جب تم اُن دیکھو گے تو پہچان لو گے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُسی دوران میرے پاس کچھ بکریاں اور گائیں جمع تھیں۔ اتفاقاً ایک قافلہ عرب کو جانے والا لگ گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ مجھے بھی اپنے ساتھ لیجیو۔ میں یہ بکریاں اور گائیں سب کی سب تم کو دے دوں گا تو قافلہ والوں نے رضامندی کا اظہار کر دیا اور مجھے اپنے ساتھ لے لیا۔ جب وادیِ قرمیٰ میں پہنچے تو میرے ساتھ ان قافلہ والوں نے یہ بدسلوکی کر مجھے غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ جب میں اس یہودی کے ساتھ آیا تو کھجور کے درخت دیکھ کر خیال ہوا کہ شاید یہی وہ سرزمین ہو۔ لیکن ابھی پورا اطمینان نہیں ہوا

تھا کہ بنی قریظہ میں ایک یہودی اُس کے پاس آیا اور مجھ کو اُس سے خرید کر مدینہ منورہ لے آیا۔
جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو خدا کی قسم مدینہ منورہ کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور یقین کر لیا کہ یہ وہی شہر
ہے جو مجھ کو بتلایا گیا تھا۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں
اسی طرح دس مرتبہ سے زیادہ مرتبہ فروخت ہوا ہوں (لوگوں نے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو بار بار بے رغبتی کے ساتھ دراہم معدودہ میں خریدا۔ لیکن اس کی اصلی قیمت کو کسی نے نہ پہچانا)
میں مدینہ منورہ میں اس یہودی کے پاس رہا۔ اور بنی قریظہ میں اس کے درختوں کا کام کرتا رہا۔
کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو مکہ مکرمہ میں مبعوث فرمایا۔ مگر مجھ کو غلامی اور
خدمت کی وجہ سے مطلقاً علم نہ ہوا۔ جب بنی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ شریف
تشریف لائے اور قبار میں قیام فرمایا تو اس وقت میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا کام کر رہا
تھا۔ اور میرا آقا جو کہ یہودی تھا درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک یہودی جو کہ میرے آقا کا
چچا زاد بھائی تھا نے کہا خدا بنی قیلہ یعنی انصار کو ہلاک کرے کہ وہ قبا میں ایک شخص کے ارد گرد جمع
ہیں۔ جو مکہ سے آیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی اور پیغمبر ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

فَوَاللَّهِ اِنْ هُوَ اِلَّا اخَذَتْ نِي الْعُسُ وَاَعُو
حَتَّى اظننتُ اِنِّي سَاسِقُطٌ عَلَا
صَاحِبِي -
خدا کی قسم یہ سننا ہی تھا کہ مجھ پر لرزا طاری ہو گیا۔
اور مجھ کو یہ غالب گمان ہو گیا کہ میں ابھی اپنے
آقا پر گر پڑوں گا۔

ان دونوں یہودیوں نے جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی یہ حالت دیکھی تو متعجب ہوئے
میں درخت سے اُتر اور اُس خبر دینے والے یہودی سے پوچھا کہ تم کیا کہہ رہے تھے۔ وہ خبر مجھے
بھی سناؤ۔ اس پر میرے آقا کو غصہ آ گیا اور مجھے زور سے ایک طمانچہ مارا اور کہا تجھ کو اس سے
کیا مطلب تم اپنا کام کرو۔

جب شام کو میں اپنے کام سے فارغ ہوا اور جو کچھ میرے پاس تھا لیا اور بارگاہ مصطفوی
میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت قبار میں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے

کہ آپ کے ساتھیوں کے پاس کچھ نہیں اس لیے میں آپ کو صدقہ پیش کرتا ہوں۔ تو آپ نے اپنی ذاتِ مقدسہ مطہرہ کے لیے صدقہ قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔ نیز فرمایا کہ میرے لیے صدقہ جائز نہیں ہے اور صحابہ کو اجازت دے دی کہ تم لے لو۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم یہ ان تینوں علامات میں سے ایک ہے میں واپس ہو گیا۔ اور پھر کچھ جمع کرنا شروع کیا۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں پھر حاضر خدمت ہوا۔ اور عرض کیا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کی خدمت میں کچھ ہدیہ پیش کروں۔ صدقہ تو آپ قبول نہیں فرماتے اس ہدیہ کو شرف قبولیت بخشنے۔ تو آپ نے ہدیہ کو قبول فرمایا۔ خود بھی اُس سے کھایا اور صحابہ کو بھی کھلایا۔ تو میں نے دل میں کہا کہ دوسری علامت ہے۔

میں واپس آ گیا اور دو چار روز گزرنے کے بعد پھر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت ایک جنازے کے ہمراہ جنت البقیع میں تشریف لائے تھے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت آپ کے ہمراہ تھی۔ آپ درمیان میں تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام کیا اور سامنے سے اٹھ کر پیچھے کی طرف آ بیٹھا۔ کہ مہرِ نبوت دیکھوں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے۔ اور خود بخود پشت مبارک سے چادر کو اٹھا دیا۔ اور میں نے دیکھتے ہی پہچان لیا۔ اور مہرِ نبوت کو بوسہ دیا اور رو پڑا کہ تو اپنے ارشاد فرمایا کہ سامنے آؤ تو میں سامنے آیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا اے عبداللہ بن عباس جس طرح آپ سے میں نے اپنا واقعہ بیان کیا ہے اسی طرح میں نے یہ تمام واقعہ تفصیلاً اپنے آقا و مولا احمد مختار مدنی تاجدار حبیب کرد کا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار سے بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سامنے ہی بیان کیا اور دستِ رحمت پر اسلام قبول کیا۔

(طبقات ابن سعد ۵ ج ۲، تاریخ ابن ہشام ج ۱، شواہد التبت فارسی ص ۲۱)

انجیل میں شہادت

قاضی سلیمان منصور پوری ہی ابن سعد کی تصنیف لطیف طبقات البکر کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ سہل مولیٰ عیشہ کہتے ہیں کہ اہل مرسی کے اندر ایک نصرانی تھے جو انجیل پڑھا کرتا تھا۔ اُس نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت انجیل میں درج ہے۔ وہ اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے اور ان کا نام احمد ہو گا۔

(رحمۃ للعالمین ص ۲۹ ج ۲)

امام جلال الدین اسیوطی اور محدث ابن جوزی علیہما الرحمۃ نے اپنی کتابوں میں یہ روایت درج کی ہے۔ (خصائص البکری ص ۱۱۷، کتاب الوفا ص ۵۹ ج ۱)

احمد مجتبیٰ کی کہہ

عیسائیوں میں سے ایک شخص مکہ مکرمہ میں آیا۔ فَأَتَى عَلَى نِسْوَةٍ
قَدِ اجْتَمَعْنَ فِي يَوْمِ عِيدٍ مِنْ أَعْيَادِهِمْ چند عورتیں ایک
مقام پر خوشی کی تقاریب میں سے ایک تقریب پر جمع تھیں۔ ان کے خاوند اپنے کام کاج کی
وجہ سے وہاں پر نہ تھے پس اس عیسائی شخص نے کہا يَا نِسَاءَ قَرِيْشٍ اِنَّهُ سَيَكُوْنُ
فِيْكُمْ رَنْبِيٌّ يُقَالُ لَهُ اَحْمَدُ۔ اسے قریش کی عورتوں کو عنقریب تم میں ایک نبی تشریف لانے
والے ہیں جن کا اسم مبارک احمد ہوگا۔ (کتاب الوفا ص ۱۱۷، حجة الله على العالمين ص ۲۰۶)

قارئین عظام! اب انجیل برناباس جو کہ انگلش میں ہے کے حوالہ جات اور ان
اردو میں ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ عیسائی حضرات حسد اور بغض کی وجہ سے اکثر انجیل
برناباس کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ انجیل برناباس کا
حوالہ عیسائیوں کے مشہور اور مستند پادری سیل صاحب نے بھی مقدمہ ترجمہ قرآن
مرقومہ پادری سیل صاحب مطبوعہ ۱۸۵۰ء میں درج کیا ہے۔

انجیل برناباس کے حوالہ جات

اب حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ نبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انجیل برناباس میں درج شدہ امام الانبیاء
مالک ہر دوسرا شافع روز جزا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والصلوٰۃ والسلام کی بزرگی اور افضلیت کے
متعلق سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت پیش کی جاتی ہیں۔

بیبوں کا سرتاج

THEN ascended Jesus to the place whence the
scribes were wont to speak. And having beckoned with
the hand for silence, he opened his mouth saying. Blessed
be the holy name of God, who of his godness and mercy
willed to create his creatures that they might glorify him.
Blessed be the holy name of God. WHO created the
splendour of all the saints and prophets before all things
to send him for the salvation of the world as he spake by
his servant David saying. Before Lucifer in the brightness
of the saints I created thee. Blessed be the holy name of
GOD, who created the angels that they might serve him.

متب یسوع اس مقام پر چڑھ گیا۔ جہاں سے فقیرہ تقریر کیا کرتے تھے۔ اور ہاتھ سے خاموشی کا
اشارہ کر کے اپنا منہ کھولا۔ اور کہا "مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے اپنی بھلائی اور رحمت سے اپنی مخلوق
پیدا کرنے کی مشیت کی۔ تاکہ وہ اس کی تعظیم کریں۔"

مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے تمام قدوسوں اور نبیوں کے سرتاج یعنی خدا کے آخری رسول
کو تمام مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا تاکہ اسے دنیا کی نجات کے لیے بھیجے جیسا کہ اُس نے اپنے بندے

داؤد کی زبانی فرمایا کہ ستارہ صبح سے پہلے قدوسوں کی تابانی میں نے تجھے پیدا کیا۔ مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے فرشتے پیدا کیے تاکہ وہ اُس کی خدمت کریں۔ (انجیل برنابا بس ص ۱۲)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں

Adam, having sprung up upon his feet, saw in air a writing that shone like the sun, which said; There is only one God, and MOHAMMAD is the messenger of GOD. Where upon Adam opened his mouth and said. I thanke thee O LORD my GOD, that thou hast deigned to create me but tell me, I pray thee, what meanth the message of those words. MOHAMMAD is messenger of GOD. HAVE there been other men before me?

جب آدم اٹھ کھڑا ہوا تو اُس نے ہوا میں ایک تحریر دیکھی۔ جو سورج کی طرح چمکتی تھی کہ خدا ایک ہی ہے۔ اور محمد خدا کا رسول ہے۔ اس پر آدم نے اپنا منہ کھولا اور کہا اے خداوند! میرے خدا! میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے میری تخلیق کی تقدیر فرمائی مگر میں منت کرتا ہوں مجھے بتا ان الفاظ کا کیا مطلب ہے۔ محمد خدا کا رسول ہے۔ کیا مجھ سے پہلے اور انسان بھی ہوئے ہیں۔ (انجیل برنابا بس ص ۱۲)

آدم علیہ السلام کے ناخنوں پر اسم محمد لکھا جانا

Adam besought GOD saying. LORD grant me this writing upon the nails of the fingers of my hands. Then GOD gave to the first man upon his thumbs that writing upon the thumb nail of the right hand it said. THERE is only one GOD, and upon the thumb nail of the left it said. MOHAMMAD is messenger of GOD. Then with fatherly affection the first man kissed those words, and rubbed his

eyes, and said. BLESSED be that day when thou shalt come to the world.

آدم نے خدا کی منت کی کہ خداوند یہ تحریر میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں پر درج فرما دے
تب خدا نے پہلے انسان کے انگوٹھوں پر تحریر درج کر دی دایں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا خدا ایک ہی
ہے اور بائیں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا محمد خدا کا رسول ہے۔ تب پہلے انسان نے پدرانہ شفقت
سے یہ الفاظ چرے اور اپنی آنکھیں میں اور کہا مبارک ہو وہ دن جب تو دنیا میں آئے۔
(انجیل برنابا بس ۳۹ باب ۲۹)

مالک و مختار

GOD said to ADAM (and) EVE, who were both weeping. GO ye forth from paradise and do penance and let not your hope fail, for I will send your son in such wise that your seed shall little the dominion of SULTAN form off the human race, for the who shall come, my messenger to him will I give all things.

خدا نے آدم اور حوا سے جو دونوں رو رہے تھے۔ کہا تم بہشت سے چلے جاؤ۔ توبہ کرو اور تمہاری
آس نہ ٹوٹے کیونکہ میں تمہارا بیٹا اس حال میں بھیجوں گا کہ تمہاری نسل شیطان کی حکومت نوعِ انسانی سے
دور کر دے گی۔ کیونکہ وہ میرا رسول جو آئے گا اُسے میں سب چیزیں عطا کروں گا۔ (انجیل برنابا بس ۳۹ باب ۲۹)

حضور کی آمد کی خواہش

GOD hid himself and the angel MICHAEL drave them forth form paradise. Where upon ADAM, turning him round, saw written above the gate. THERE is only one GOD and MOHAMMAD is messenger of GOD.

WHERE upon weeping, he said. MAY it be pleasing to GOD, O, my son that thou come quickly and draw us out of misery.

خدا نے اپنے تئیں پوشیدہ کیا۔ اور فرشتے میکائیل نے انہیں (آدم اور حوا کو) بہشت سے باہر کر دیا اس پر آدم نے گھوم کر بھاٹک پر لکھا دیکھا۔ خدا ایک ہی ہے اور محمد اس کا رسول ہے۔ اس پر اس نے رو کر کہا خدا کی قسم ہوا ہے میرے بیٹے کہ تو جلد آئے اور ہمیں مصیبت سے چھٹکارا دے۔
(انجیل برنابا ص ۹۶ باب ۴۳)

شانِ مصطفوی اور دینِ محمدی

THEN said JESUS, I am a voice that crieth through all Judaea and crieth. PREPARE ye the way for messenger of the LORD, even as it is written in ESAIAS.

THEY said, "If thou be not the MESSIAH nor ELIJAH, or any prophet, wherefore dost thou preach new doctrine and make thyself of more account than the MESSIAH?"

Jesus answered. THE miracles which GOD worketh by my hands show that I speak that which GOD wil- leth, nor indeed do I make myself to unloose the ties of the hosen or the latchets of the shoes of the messenger of GOD, whom ye call MESSIAH, who was made before me and shall bring the words of truth, so that his faith shall have no end.

تب یسوع نے کہا میں ایک آواز ہوں جو سارے یہودیہ میں پکارتی ہے۔ کہ خداوند کے رسول کے لیے راہ تیار کرو جیسا یسعیاہ کی کتاب میں لکھا ہے۔ انہوں نے کہا اگر تو مسیح نہیں نہ ایلیاہ نہ کوئی

بنی تو تو نے عقیدے کیوں سکھاتا ہے اور مسیح سے زیادہ اپنا چرچا کرتا ہے؟
یسوع نے جواب دیا جو معجزے خدا میرے ہاتھ سے کرتا ہے۔ اُن سے ظاہر ہے کہ
میں وہی کہتا ہوں جو خدا کی مرضی ہے۔ نہ میں فی الواقع اپنے تئیں وہ کہلواتا ہوں جس کا تم
ذکر کرتے ہو۔ کیونکہ میں اس لائق نہیں کہ خدا کے اُس رسول کی جرابوں کے بندیا جوتیوں کے تسمے
کھول سکوں جسے تم مسیح کہتے ہو۔ جو مجھ سے پہلے بنایا گیا اور میرے بعد آئے گا۔ اور سچائی کا
کلام لائے گا۔ کہ اس کے دین کی انتہا نہ ہوگی۔ (انجیل برنابا بس ۵۰ ص ۵۱ باب ۴۲)

باعثِ تخلیقِ کائنات

THEN said GOD. BE thou welcome, O my servant
ADAM. I tell thee that thou art the first man whom I
have created. AND he whom thou hast seen (mentioned)
is thy son, who shall come into the world many years
hence, and shall be my messenger, for whom I have created
all things, who shall give light to the world when he shall
come, whose soul was set in celestial splendour sixty
thousand years before I made any thing.

خدا نے کہا مر جبا اے میرے بندے آدم۔ میں تجھے بتاتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے۔ جسے
میں نے پیدا کیا۔ اور وہ جسے تو نے دیکھا ہے تیرا بیٹا ہے جو دنیا میں اب سے بہت سال بعد
آئے گا۔ اور میرا رسول ہوگا۔ جس کے لیے میں نے تمام چیزیں پیدا کی ہیں۔ جو آئے گا تو دنیا کو نور
بخشنے کا جس کی روح میرے ہر چیز پیدا کرنے سے ساٹھ ہزار سال پہلے ملکوتی شان میں رکھی گئی تھی۔
(انجیل برنابا بس ۳۶ ص ۳۷ باب ۳۹)

نبی کریم کے صدقے میں برکت

Verily I say unto you that every prophet when he is

come hath borne to one nation only the mark of mercy of GOD. AND so their words were not extended save to that people to which they were sent. BUT the messenger of GOD, when he shall come, GOD shall carry salvation and mercy to all the nations of the world that shall receive his doctrine. He shall come with power upon the ungodly and shall destroy idoltary, insomuch that he shall make SULTAN confounded, for so promised GOD to ABRAHAM, saying. BEHOLD, in they seed I will bless all the tribes of the earth, and as thou hast broken in pieces the idols, O, ABRAHAM even so shall they seed do.

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہر نبی جب آیا ہے۔ خدا کی رحمت کا نشان صرف ایک قوم کے لیے لایا ہے۔ اور اسی لیے ان کا کلام نہ پھیلا۔ سوائے ان لوگوں تک کہ جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے۔ پر خدا کا رسول جب وہ آئے گا تو خدا اُسے گویا اپنے ہاتھ کی مہر عطا کرے گا۔ کہ وہ دنیا کی ان تمام قوموں کے لیے جو اُس کا دین قبول کریں گی۔ نجات اور رحمت لائے گا۔ وہ بے دینوں پر طاقت کے ساتھ آئے گا۔ اور بت پرستی مٹا دے گا۔ یہاں تک کہ وہ شیطان کو مہبوت کر دے گا۔ کیونکہ خدا نے ابراہام سے یہی وعدہ کیا تھا۔ کہ دیکھ تیری نسل میں میں زمین کے تمام قبیلوں کو برکت دوں گا۔ اور جس طرح اسے ابراہام تو نے بت پاش پاش کیے اسی طرح تیری نسل بھی کرے گی۔ (انجیل برنا باس ص ۵۲، ۵۳ باب ۱۲)

عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و رفعت کا تذکرہ اس طرح فرماتے ہیں کہ :-

I therefore say unto you that the messenger of GOD is a splendour that shall give gladness to nearly all that GOD hath mad for he is adorned with the spirit of understanding and of counsel the spirit of wisdom and might, the spirit of fear and love, the spirit of charity and mercy,

the spirit of justice and piety, the spirit of gentleness and patience, which he hath received from GOD three times more than he hath given to all his creatures. O blessed time when he shall to the world. Believe me that I have seen him and have done him reverence, even as every prophet hath seen him, seeing that of his spirit GOD giveth to them prophecy. AND when I saw him my soul was filled with consolation, saying. O MOHAMMAD GOD be with thee and may he make me worthy to untie thy shoelatchet, for obtaining this I shall be a great prophet and holy one of GOD. AND having said this, Jesus rendered his thanks to GOD.

پس میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کا رسول ایک شان ہے۔ جو تقریباً سب کو جنہیں خدا نے بنایا ہے۔ مسرت بخشے گا۔ کیونکہ وہ آراستہ ہے فہم اور صلاح کی روح سے۔ عقل اور طاقت کی روح سے۔ خوف اور محبت کی روح سے۔ دانائی اور اعتدال کی روح سے۔ وہ آراستہ ہے سخاوت اور رحم کی روح سے انصاف اور تقوے کی روح سے۔ شرافت اور صبر کی روح سے جو اُسے خدا نے اپنی تمام مخلوقات سے تین گنی زیادہ عطا کی ہیں۔ کیا ہی مبارک ہے وہ وقت جب وہ دنیا میں آئے گا۔ یقین جانو۔ میں نے اُسے دیکھا ہے۔ اور اُس کی تعظیم کی ہے۔ جیسے ہرنبی نے اُسے دیکھا ہے۔ کیونکہ اُسی کی روح سے خدا نے انہیں نبوت دی۔ اور جب میں نے اُسے دیکھا تو میری روح تسکین سے بھر گئی۔ یہ کہہ کر کہ اسے محمد۔ خدا تیرے ساتھ ہو۔ اور وہ مجھے اس لائق بنائے کہ میں تیری جوتی کا تسمہ کھول سکوں۔ کیونکہ یہ پاکر میں ایک بڑا نبی اور خدا کا قدوس ہو جاؤں گا۔ اور یہ کہہ کر یسوع نے خدا کا شکر ادا کیا۔ (انجیل برنابا بس ص ۵۳ باب ۴۴)

قیامت کو شانِ محبوبی | قیامت کی نشانیاں بیان کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ :-

When these signs be passed, there shall be darkness

over the world forty years, GOD alone being alive, to whom be honour and glory for ever. WHEN the forty years be passed, GOD shall give life to his messenger, who shall rise again like the sun, but resplendent as a thousand suns. He shall sit, and shall not speak, for the shall be as it were beside himself. GOD shall raise again the four angels favoured of GOD, who shall seek the messenger of GOD, and, having found him, shall station themselves on the four sides of the place to keep watch upon him. Next shall GOD give life to all the angels, who shall come like bees circling round the messenger of GOD. NEXT shall GOD give life to all his prophets, who following ADAM, shall go every one to kiss the hand of the messenger of GOD, committing themselves to his protection. NEXT shall GOD give life to all the elect, who shall cry out. O MOHAMMAD be mindful of us. AT whose cries pity shall awake in the messenger of GOD.

جب یہ نشانیاں ہو چکیں گی تو دنیا پر چالیس سال تاریکی چھانی رہے گی جب تنہا خدا زندہ ہوگا
جو ابد تک محمداور مجید ہوا۔ جب یہ چالیس سال گزر جائیں گے تو خدا اپنے رسول کو زندہ کرے گا جو
پھر سورج کی طرح مگر ہزار سو رجاوں جیسا تابندہ اُٹھے گا۔ وہ بیٹھ جائے گا مگر بات نہ کرے گا۔
کیونکہ وہ گویا بے خود سا ہوگا۔ پھر خدا اپنے چاروں برگزیدہ فرشتے اُٹھائے گا۔ جو خدا کے رسول
کو تلاش کریں گے۔ اور اُسے پا کر اُس جگہ کے چار اطراف پر اُس کی نگہبانی کے لیے کھڑے ہو جائیں
گے۔ اس کے بعد خدا تمام فرشتوں کو جلائے گا۔ جو خدا کے رسول کے گرد مہالوں یا شہد کی مکھروں کی
طرح چکر لگاتے آئیں گے۔ اس کے بعد خدا اپنے تمام نبیوں کو زندگی بخشے گا۔ جو آدم کے پیچھے ایک
ایک کر کے خدا کے رسول کا ہاتھ آ کر چومیں گے۔ اور اپنے تئیں اُس کی پناہ میں سونپ دیں گے۔ پھر
خدا تمام برگزیدہوں کو زندہ کرے گا جو پکار اُٹھیں گے۔ اسے محمد! ہمارا خیال رکھو ان کی پکاروں پر

خدا کے رسول کا رحم جاگ اُٹھے گا۔ (انجیل برناباس ص ۶۴-۶۵، باب ۵۴)
مقامِ محمود پر پیارے مصطفیٰ علیہ التیمۃ والثناء کے فاتر ہونے کے متعلق سیدنا
مقامِ محمود عسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

AND when he hath drawn nigh unto the throne,
GOD shall open (his mind) unto his messenger, even as a
friend, unto a friend when for a long while they have not
met. THE first to speak shall be the messenger of GOD,
who shall say. I adore and love thee. O my GOD and
with all my heart and soul I give thee thanks for that thou
didst vouchsafe to create me to be thy servant, and madest
all for love of me, so that I might love thee for all things
and in all things and above all things.

’ اور جب وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تخت کے قریب پہنچے گا۔ تو خدا اپنے رسول سے
(اپنا دہن) کھولے گا جیسے ایک دوست دوست سے۔ جب وہ بہت مدت سے نزلے ہوں۔ بولنے میں
پہل خدا کا رسول کرے گا۔ جو کہے گا میں تیری پرستش اور تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ اے میرے خدا۔
اور اپنے سارے دل و جان سے تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ تو نے مجھے پیدا فرمایا کہ تیرا خادم بنوں اور
میری محبت میں سب کچھ بنایا تاکہ میں تجھ سے سب چیزوں کی خاطر اور سب چیزوں میں اور سب
چیزوں سے بڑھ کر محبت کروں۔ (انجیل برناباس ص ۶۶، باب ۵۵)

شفاعتِ کبرائے شفاعتِ کبرائے کا تذکرہ بھی انجیل برناباس میں اس طرح درج ہے کہ:

AND GOD shall speak unto his messenger say.
Thou art welcome, O my faithful servant, therefore ask
what thou wilt, for thou shalt obtain all. THE messenger
of GOD shall answer. O LORD I remember that when
thou didst create me, thou saidst that thou hadst willed to

make for love of me the world and paradise, and angels and men, that they might glorify thee by me thy servant. Therefore, LORD GOD, merciful and just. I pray thee that thou recollect thy promise made unto thy servant.

اور خدا اپنے رسول سے کلام کرے گا کہ تیرا آنا مبارک۔ اے میرے وفادار بندے۔ سو مانگ جو تو چاہے کہ تجھے سب کچھ ملے گا۔ خدا کا رسول جو اب دے گا۔ اے خداوند! مجھے یاد ہے! کہ جب تو نے مجھے پیدا کیا تھا تو فرمایا تھا کہ میری محبت میں تو دنیا اور بہشت اور فرشتے اور انسان بنایا چاہتا ہے۔ تاکہ وہ مجھ تیرے بندے کے واسطے سے تیرے تمجید کریں۔ سو خداوند خدا نے رحیم و عادل میں تیری منت کرتا ہوں۔ کہ اپنے خادم سے اپنا کیا ہو اور وعدہ یاد فرما۔ (انجیل برناباں باب ۵)

رسولوں کی گواہی

AND GOD shall make answer even as a friend who jesteth with a friend, and shall say. HAST thou witnesses of this my friend MOHAMMAD? AND with reverence he shall say. YES LORD. THEN GOD shall answer. GO call them, O GABRIEL. THE angel GABRIEL shall come to the messenger of GOD, and shall say. LORD, who are the witnesses? THE messenger of GOD shall answer. THEY are ADAM, ABRAHAM, ISHMAEL, MOSES DAVID and JESUS son of MARY.

THEN shall the angel depart, and he shall call the aforesaid witnesses, who with fear shall go thither. AND when they are present GOD shall say unto them. REMEMBER ye that which my messenger affirmeth? THEY shall reply. WHAT thing O LORD? GOD shall say.

THAT I have made all things for love of him, so that all things might praise me by him. Then every one of them shall answer. THERE are with us, there witnesses better than weare, O LORD. AND GOD shall reply. WHO are these three witnesses? THEN MOSES shall say.

THE book that thou gavest tome is the first, and DAVID shall say. THE book that thou gavest to me is the second, and he who speaketh to you shall say. LORD the whole world deceived by SATAN said that I was thy son and thy fellow, but the book that thou gavest me said truly that I am thy servant, and that book confesseth that which thy messenger affirmeth. Then shall the messenger of GOD speak and shall say. THUS saith the book that thou gavest me, O LORD. And when the messenger of GOD hath said this, GOD shall speak, saying. All that I have now done, I have done in order that every one should know how much I love thee. AND when he hath thus spoken, GOD shall give unto his messenger a book, in which are written all the names of the elect of GOD, saying. To the alone, O GOD, be glory and honom, because thou hast given us to thy messenger.

اور خدا جیسے ایک دوست دوست سے ہنسی کرتا ہے۔ فرماتے گا کیا تیرے پاس اس بات کے گواہ ہیں اسے میرے دوست محمد اور وہ ادب سے کہے گا۔ ہاں۔ خداوند۔ تب خدا جواب میں کہے گا۔ جا اور آہیں بگلا۔ اسے جبریل۔ فرشتہ جبریل خدا کے رسول کے پاس آتے گا۔ اور کہے گا۔ آقا! تیرے گواہ کون ہیں؟ خدا کا رسول جواب دے گا۔ وہ ہیں آدم۔ ابراہام۔ اسماعیل۔ موسیٰ۔ داؤد اور یسوع مریم کا بیٹا۔ تب فرشتہ جا کر ان مذکور گواہوں کو بلاتے گا جو ڈرتے ہوئے اُدھر جائیں گے اور جب

وہ حاضر ہو جائیں گے۔ تو خدا ان سے کہے گا۔ میرا رسول جس بات کا دعوائے کرتا ہے وہ تمہیں یاد ہے۔ وہ جواب میں کہیں گے کیا بات اسے خداوند۔ خدا فرمائے گا کہ میں نے اس کی محبت میں سب چیزیں بنائیں تاکہ سب چیزیں اُس کے واسطے سے میری حمد کریں۔ تب ان میں سے ہر ایک جواب دے گا۔ خداوند ہمارے پاس تین گواہ ہم سے بہتر ہیں۔ اور خدا جواب دے گا۔ یہ تین گواہ کون ہیں؟ تب موسیٰ کہے گا۔ پہلا وہ کتاب ہے جو تو نے مجھے عطا کی۔ اور داؤد کہے گا۔ دوسرا وہ کتاب ہے جو تو نے مجھے دی۔ اور جو تم سے مخاطب ہے۔ کہے گا۔ خداوند ساری دُنیا نے شیطان کے بہکانے سے مجھے تیرا بیٹا اور تیرا سا جی کہا۔ مگر جو کتاب تو نے مجھے دی اُس نے سچ سچ کہا کہ میں تیرا بندہ ہوں۔ اور جو تیرا رسول دعوائے کرتا ہے۔ یہ کتاب اُس کی تصدیق کرتی ہے۔ تب خدا کا رسول گویا ہو کر کہے گا۔ خداوند! جو کتاب تو نے مجھے دی ہے وہ بھی یہی کہتی ہے اور جب خدا کا رسول یہ کہہ چکے گا تو خدا اپنے رسول کو ایک کتاب عطا کرے گا۔ جس میں خدا کے تمام برگزیدوں کے نام درج ہیں۔ تب ہر مخلوق خدا کی تقدیر کرے گا۔ تجھی کو اسے خدا۔ جلال اور عزت ہو۔ کیونکہ تو نے ہمارے تین اپنے رسول کو دیا ہے۔ (انجیل برناہاس ص ۴۴-۴۶ باب ۵۵)

انبیاء کی پیشانی پر مصطفیٰ کی نشانی

GOD shall open the book in the hand of his messenger, and his messenger reading therein shall call all the angels and prophets and all the elect, and on the forehead of each one shall be written the mark of the messenger of GOD. AND in the book shall be written the glory of paradise. THEN shall each pass to the right hand of GOD, next to whome shall sit the messenger of GOD, and the prophets shall sit near him, and the saints shall sit near the prophets, and the blessed near the saints, and the angel shall than sound the trumpet, and shall call satan to judgement.

خدا اپنے رسول کے ہاتھ میں وہ کتاب کھوے گا اور اُس کا رسول اُس میں سے پڑھ کر تمام فرشتوں اور نبیوں اور سب برگزیدوں کو بکائے گا اور ہر ایک کی پیشانی پر خدا کے رسول کی نشانی لکھی ہوگی۔ اور کتاب میں بہشت کی شان بھی ہوگی۔

تب خدا کے واسطے ہاتھ ہر ایک چلا جائے گا۔ خدا کے برابر خدا کا رسول بیٹھے گا۔ اور اُس کے بعد نبی بیٹھیں گے۔ اور نبیوں کے بعد ولی بیٹھیں گے۔ اور ولیوں کے بعد نیکو کار بیٹھیں گے اور تب فرشتے زمین کا بجا کر ابلیس کو عدالت کے لیے طلب کرے گا۔ (انجیل برنابا ص ۴۶-۴۸ باب ۵۵-۵۶)

سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ :

جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچو

JUST answered. LET not your heart be trubled, neither be ye fearful. FOR I have not created you, but GOD who hath created you will protect you. AS I am now come to the world to prepare the way for the messenger of GOD, who shall bring salvation to the world. But beware that ye be not deceived, for many false Prophets shall come, who shall take my words and contaminate my gospel.

تمہارا اول زنگہرائے نہ تم خوف زدہ ہو۔ کیونکہ میں نے تمہیں پیدا نہیں کیا۔ بلکہ خدا ہمارا خالق جس نے تمہیں پیدا کیا۔ تمہیں بچائے گا۔ رہا میں تو میں اب دُنیا میں خدا کے رسول کے لیے راہ تیار کرنے آیا ہوں۔ جو دُنیا کے لیے نجات لائے گا۔ پر خبردار دھوکہ نہ کھانا کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی آئیں گے۔ جو میرا کلام لیں گے۔ اور میری انجیل کو ناپاک کریں گے۔ (انجیل برنابا ص ۵۸ باب ۷۲)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے جب حواریوں سے یہ بات کہی اور پیارے بادل کا سایہ کرنا آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد کی بشارت سنائی اور جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچنے کی تلقین فرمائی تو عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری اندر پاس نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نشانیوں کے تعلق میں کہا کہ انجیل میں اس عرض

کا تذکرہ یوں ہے کہ :

THEN said and rew. Master, tell us some sign, that we may know him.

JESUS answered. He will not come in your time, but will come some years after you, when my gospel shall be annulled, insomuch that there shall be scarcely thirty faithful. AT that time GOD .will have mercy on the world, and so he will send his messenger, Over whose head will rest a white cloud, whereby he shall be known of one elect of GOD, and shall be by him manifested to the world. He shall come with great power against the ungodly, and shall destroy idolatry upon the earth. AND it rejoiceth me because that though him our GOD shall be known and glorified, and I shall be known to be true.

متب اندریاس نے کہا! اُستاد! ہمیں کوئی نشانی بتا۔ کہ ہم اُسے جان لیں۔ یسوع نے جواب دیا۔ وہ تمہارے وقت میں نہ آئے گا۔ بلکہ تمہارے چند سال بعد آئے گا۔ جب میری انجیل کا عدم کردی جائے گی۔ یہاں تک کہ مشکل تیس ایمان دار رہ جائیں گے۔ اُس وقت خدا دُنیا پر رحم فرمائے گا۔ سو وہ اپنا رسول بھیجے گا۔ جس کے سر کے اوپر ایک سفید بادل چھایا رہے گا۔ جس سے وہ خدا کا برگزیدہ جان لیا جائے گا۔ اور خدا اُسی کے ذریعے دُنیا پر ظاہر ہوگا اور وہ بے دینوں پر بڑی طاقت کے ساتھ آئے گا اور زمین پر بُت پرستی کو نیست کر دے گا۔ اور اس سے مجھے مسرت ہے۔ کیونکہ اُسی کے ذریعے ہمارے خدا کی معرفت اور تجمید ہوگی۔ اور میرا سچا ہونا معلوم ہوگا۔ (انجیل برنابا ص ۷۲)

سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا چاند سے کلام کرنے کا تذکرہ بھی انجیل میں موجود ہے۔ سرکارِ عیسیٰ علیہ السلام علاماتِ مصطفوی بیان کرتے ہوئے اپنے حواریوں سے فرماتے ہیں کہ :

VERILY I say to you the moon shall minister sleep

to him in his boy-hood, and when he shall be grown up he shall take her in his hands. The world beware of casting him out.

’میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس کے بچپن میں چاند اُس کو لوریاں دے کر ہلایا کرے گا۔ اور جب وہ بڑا ہوگا تو چاند کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے گا۔ دُنیا اُس کو ٹھکرا دینے پر خبردار رہے۔
(انجیل برناباس ص ۵۲ باب ۷۲)

مُبارکِ باوی کی لہر

He shall come with truth more clear than that of all the prophets, and shall reprove him who useth the world aniss. THE towers of the city of our father shall greet one another for joy, and so when idolatry shall be seen to fall to the ground and confess me a man like other men, verily I say unto you the messenger of GOD shall be come.

وہ تمام نبیوں سے زیادہ واضح سچائی کے ساتھ آئے گا۔ اور اُسے سزائش کرے گا جو دُنیا کو غلط طور پر برتا ہے۔ ہمارے باپ کے شہر کے بُرج خوشی سے ایک دُوسرے کو مبارک کہیں گے۔ جو بت پرستی خاک میں ملتی نظر آئے اور مجھے دُوسرے انسانوں کی طرح انسان مانا جائے۔ تب میں تم سے سچ کہتا ہوں خُدا کا رسول آگیا ہوگا۔ (انجیل برناباس ص ۵۲ باب ۷۲)

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم | انجیل برناباس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک کاہن کی گفتگو اور بات چیت درج ہے جس میں

کاہن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کرتا ہے کہ:

IN the book of MOSES it is written that our GOD must send us the MESSEAH, who shall come to announce

to us that which GOD willeth and shall bring to the world the mercy of GOD. Therefore I pray thee tell us the truth, art thou the MESSIAH of GOD whom we expect?

JESUS answered. It is true that hath so promised, but indeed I am not he for he is made before me, and shall come after me.

THE priest answered. BY thy words and sings at any rate we believe thee to be a prophet and an holy one of GOD, wherefore I pray thee in the name of all JUDAEA and ISRAEL that thou for love of GOD, shouldst tell us in what wise the MESSIAH will come.

JESUS answered. AS GOD liveth in whose presence my soul standeth, I am not the MESSIAH whom all the tribes of the earth expect, even as GOD promised to our father ABRAHAM, saying.

IN thy seed will I bless all the tribes of the earth. BUT when GOD shall take me away from the world. SATAN will raise again this accursed sedition by making the impious believe that I am GOD and son of GOD, whence my words and my doctrine shall be contaminated, insomuch that scarcely shall there remain thirty faithful ones, whereupon GOD will have mercy upon the world, and will send his messenger for whom he hath made all things, who shall come from the south with power and shall destroy the idols with the idolaters, who shall take away the dominion from SATAN which he hath over them. He shall bring with him the mercy of GOD for salvation

of them that shall believe in him and blessed is he who shall believe his words.

UNWORTHLY though I am to untie his hosen, I have received grace and mercy from 'GOD to see him.

موسے کی کتاب میں لکھا ہے کہ ہمارا خدا ہی ہمارے پاس مسیح بھیجے گا جو ہمیں بتانے آئے گا۔
کہ خدا کی مرضی کیا ہے۔ اور دنیا کے لیے خدا کی رحمت لائے گا۔ سو میں منت کرتا ہوں۔ میں سچ بتا
کیا تو ہی خدا کا وہ مسیح ہے جس کا ہمیں انتظار ہے۔

یسوع نے جواب دیا یہ سچ ہے کہ خدا نے ایسا وعدہ کیا ہے۔ پر یقیناً میں وہ نہیں ہوں کیونکہ وہ
مجھ سے پہلے بنا ہے۔ اور میرے بعد آئے گا۔

کابن نے جواب میں کہا۔ تیرے کلام اور نشانیوں سے ہمیں بہر طور یقین ہے کہ تو خدا کا نبی اور
قدوس ہے۔ سو میں تجھ سے تمام یہودیہ اور اسرائیل کے نام پر منت کرتا ہوں۔ کہ خدا سے محبت کی خاطر
ہمیں بتا کر مسیح کس طور پر آئے گا۔

یسوع نے جواب دیا۔ خدا نے زندہ کی قسم جس کے حضور میری روح قائم ہے۔ میں وہ مسیح

نہیں ہوں جس کا انتظار دنیا کی تمام قوموں کو ہے جیسا کہ خدا نے ہمارے باپ ابراہام سے وعدہ کیا تھا
کہ تیری نسل میں زمین کی تمام قوموں کو برکت دوں گا۔ پر جب خدا مجھے دنیا سے اٹھائے گا۔ تو ابیس
ناپربیزگاروں کو یہ یقین دلا کر کہ میں خدا اور خدا کا بیٹا ہوں۔ پھر یہ ملعون فتنہ اٹھائے گا۔ جس سے
سے میرا کلام اور میری تعلیم ناپاک ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ بشکل میں ایک صاحب ایمان رہ جائیں گے۔

جس پر خدا دنیا پر رحم فرمائے گا۔ اور اپنا رسول بھیجے گا۔ جس کے لیے اُس نے سب چیزیں بنائی ہیں۔ جو
دکھن سے طاقت کے ساتھ آئے گا اور بتوں کو بت پرستوں سمیت برباد کر دے گا۔ جو ابیس سے وہ غلبہ

چھین لے گا۔ جو اُسے انسانوں پر ہے۔ وہ اپنے ساتھ خدا کی رحمت ان کی نجات کے لیے لائے گا۔ جو
اُس پر ایمان لائیں گے اور مبارک ہے وہ جو اُس کے کلام پر ایمان لائے گا۔ گو میں اُس کے موزے کھولنے

کے لائق نہیں ہوں۔ پر مجھے خدا کا فضل و رحمت ملی کہ اُسے دیکھوں۔ (انجیل برنا باس ص ۱۱۲-۱۱۳ باب ۹۶-۹۷)

خاتم الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام
کاہن کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ:

WITH your words I am not consoled because where ye hope for light darkness shall come but my consolation is in the coming of the messenger, who shall destroy every false opinion of me, and his faith, shall spread and shall take hold of the whole world, for so hath God promised to Abraham our father. And that which giveth me consolation is that his faith shall have no end, but shall be kept inviolate by God.

The priest answered. After the coming of the messenger of God shall other prophet come.

Jesus answered- There shall not come after him true prophets sent by God, but there shall come a great number of false prophets.

تمہاری باتوں سے میری تسلی نہیں ہوتی۔ کیونکہ جہاں تم کو نور کی امید ہے تاریکی آئے گی۔ بلکہ میری تسلی اُس رسول کے آنے میں ہے جو میرے بارے میں ہر فاسد خیالی مٹائے گا۔ اور اُس کا دین پھیل کر تمام دنیا پر حاوی ہو جائے گا۔ کیونکہ میری وعدہ خدا نے ہمارے باپ ابراہام سے کیا ہے۔ اور جس بات سے مجھے تسلی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اُس کے دین کی حد نہ ہوگی۔ بلکہ خدا کی طرف سے ناسکتہ رہے گا۔
کاہن نے جواب میں کہا۔ کیا خدا کے رسول کے آنے کے بعد اور نبی آئیں گے۔ یسوع نے جواب دیا۔ اُس کے بعد خدا کے بھیجے ہوئے سچے نبی نہ آئیں گے۔ مگر جھوٹے نبیوں کی بڑی تعداد آئے گی۔
(انجیل برنابا س ۱۱۳، ۱۱۴ باب ۹)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Then said the priest. How shall the Messiah be called and what sign shall reveal his coming.

Jesus answered, "The name of the Messiah is admirable, for God himself gave him the name when he had created his soul, and placed it in a celestial splendour. God said, "Wait Mohammad, for thy sake, I will to create paradise, the world, and a great multitude of creatures, Whereof I make thee a present, insomuch that whose a ball bless the shall be blessed, and whose shall curse thee shall be accursed. When I shall send thee into the world I shall send thee as my messenger of salvation, and thy word shall be true, in somuch that heaven and earth shall fail, but thy faith shall never fail" Mohammed is his blessed name".

Then the croud lifted up their voices, saying: O God, send us thy messenger. O Mohammed, come quickly for the salvation of the world!"

تب کا بن نے کہا۔ وہ مسیح کیا کہلاتے جاتے گا۔ اور کس شان سے اُس کا آنا ظاہر ہوگا۔ یسوع نے جواب دیا۔ اُس مسیح کا نام قابل تعریف ہے کیونکہ خود خدا نے اُس کا یہ نام رکھا۔ جب اُس نے اُس کی روح پیدا کی۔ اور اُسے ملوکِ شان میں رکھا۔ خدا نے کہا محمد۔ انتظار کر۔ کیونکہ میں تیری خاطر بہشت دُنیا اور بڑی تعداد میں مخلوق پیدا کیا چاہتا ہوں۔ جن کو میں نے تجھے تحفے میں دیتا ہوں۔ یہاں تک کہ جو تجھے مبارک کہے گا مبارک ہوگا۔ جو تجھے کو سے گا لعنتی ہوگا۔ جب میں تجھے دُنیا میں بھیجوں گا۔ تو اپنا رسول نجات بنا کر بھیجوں گا۔ اور تیرا کلام سچا ہوگا۔ یہاں تک کہ آسمان اور زمین مل جائیں گے۔ پرتیرا دین رٹھے گا۔ سو اُس کا پاک نام محمد ہے۔

تب بھیڑنے اپنی آوازیں بلند کر کے کہا۔ اے خدا ہمیں اپنا رسول بھیج۔ اے محمد دُنیا کی نجات کے لیے جلد آ۔
(انجیل برنابا ص ۱۱۱ باب ۱۶)

دینِ محسّدی کا فائدہ | حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

‘And such shall be the advantage of the faith of God’s messenger, that those that shall have believed in him, even though they have not done any good works, seeing they died in this faith shall go into paradise after the punishment of which I have spoken.’

خدا کے رسول کے دین کا یہ فائدہ ہوگا کہ جو اُس دین پر مرنے کے باعث وہ بہشت میں جائیں گے۔ اُس سزا کے بعد جس کا میں نے ذکر کیا۔ (انجیل برناباس ص ۱۶۱ باب ۱۳۸)

میرا رسول چاند ہے | حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے شاگرد و رشید برناباس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا فرمان سناتے ہیں کہ:

My messenger is the moon who from me receiveth all; and the stars are my prophets which have preached to you my will.

میرا رسول چاند ہے جو مجھ سے سب کچھ لیتا ہے اور ستارے میرے نبی ہیں جنہوں نے تمہیں میری مرضی کی تبلیغ کی ہے۔ (انجیل برناباس ص ۲۰۲، ۲۰۱ باب ۱۷۷)

ناظرین حضرات! انجیل برناباس کے حوالہ جات کے بعد موجودہ زبور کے حوالہ جات پیش کیے جاتے ہیں جن میں سیدنا داؤد علیہ السلام نے ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارات اور عظمتوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔

زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کی زبانی بشاراتِ محمدیہ

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام اپنی زبان مبارک نبی آخر الزمان شاہِ مسلمان محمد رسول اللہ علیہ اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ جو موجودہ تحریف شدہ زبور میں بھی دلچ ہیں۔

’میرے دل میں ایک نفیس مضمون جوش مار رہا ہے۔ میں وہی مضامین سناؤں گا جو میں نے بادشاہ کے حق میں قلم بند کیے ہیں۔ میری زبان ماہر کاتب کا قلم ہے۔ تو نبی آدم میں سب سے حسین ہے۔ تیرے ہونٹوں میں لطافت بھری ہے۔ اس لیے خدا نے تجھے ہمیشہ مبارک کیا۔ اے زبردست تو اپنی تلوار کو جو تیری حشمت و شوکت ہے۔ اپنی کمر سے جمائل کر اور سچائی اور علم اور صداقت کی خاطر اپنی شان و شوکت میں اقبال مندی سے سوار ہو اور تیرا داہنا ہاتھ تو تجھے مہیب کام دکھائے گا۔ تیرے تیر تیز ہیں۔ وہ بادشاہ کے دشمنوں کے دل میں لگے ہیں۔ اُمّتیں تیرے سامنے زیر ہوتی ہیں اے خدا تیرا تخت ابد الابد ہے۔ تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے۔ تو نے صداقت سے محبت رکھی۔ اور بدکاری سے نفرت۔ اسی لیے خدا تیرے خدا نے شادمانی کے تیل سے تجھ کو تیرے ہمسروں سے زیادہ مسح کیا ہے۔ تیرے ہر لباس سے مُراو اعود اور تج کی خوشبو آتی ہے۔ لاکھی دانت کے مخلوں میں سے تارہ سازوں نے تجھے خوش کیا ہے۔ تیری معزز خواتین میں شادمانی ہیں۔ بلکہ تیرے داہنے ہاتھ او ذیر کے سونے سے آراستہ کھڑی ہے۔ تیرے بیٹے تیرے باپ ادا کے جانشین ہوں گے۔ جن کو تو تمام رُتے زمین پر سردار مقرر کرے گا۔ میں تیرے نام کی یاد کو نسل و نسل قائم رکھوں گا۔ اس لیے اُمّتیں ابد الابد تیری شکر گزاری کریں گی۔ (زبور باب ۴۵) قارئین کرام! حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی بشارت میں جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ واقعی طور پر ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات بابرکات میں پائی جاتی ہیں۔ ان بیان کردہ اوصاف کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) اس نبی کا حسین و جمیل ہونا۔ (۲) قوی اور طاقتور ہونا (۳) تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ

ہونا۔ (۴) صبح ہونا۔ (۵) مجاہد اور غازی ہونا (۶) مبارک زمانہ ہونا۔ (۷) تیر انداز اور میدان
سپاہ کا شہسوار ہونا۔ (۸) مخلوق کا آپکے تابع اور فرمانبردار اور غلام ہونا۔ (۹) کپڑوں سے مشک و
عنبر سے بڑھ کر خوشبو آنا۔ (۱۰) بادشاہوں کی بیٹیاں ان کے گھرانہ میں ہونا۔ (۱۱) اولاد کا رئیس
اور سردار ہونا۔ (۱۲) ہر جگہ ان کی بزرگی اور عظمت کا تذکرہ ہونا۔ (۱۳) تمام لوگوں میں ان کی یاد
دلانا۔ (۱۴) ابد الابد اور ہمیشہ ان کا ذکر خیر جاری و ساری رہنا۔ (۱۵)

یہ سب اوصاف نبی آخر الزمان سرور دین محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التناہ کی واحد ذات
بارکات میں ہی موجود ہیں۔ اس لیے کہا گیا ہے۔

حسین یوسف دم عیسے ید بیضا داری !

آنچہ خوباں ہمہ دار نہ تو تنہا داری !

اعلیٰ حضرت عظیم البرکات، امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی
علیہ الرحمۃ نے بارگاہِ بیس پناہ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا ہے۔

سرد کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے باغِ خلیل کا گلِ زیب کہوں تجھے
تیرے تو وصفِ عیب گناہی سے ہیں بہری حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رصفا نے ختم سخن اس پر کر دیا خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

امام اجل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضرت درمب
سیدنا داؤد علیہ السلام کو وحی بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ

تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

يَا دَاوُدُ اِنَّهُ سَيَاخُذُ مِنْ بَعْدِكَ
نَبِيًّا اسْمُهُ اَحْمَدُ وَ مُحَمَّدٌ
صَادِقًا نَبِيًّا۔

اے داؤد علیہ السلام عنقریب تیرے بعد ایک
نبی آنے والا ہے۔ جن کا نام نامی احمد اور
محمد صادق نبی ہوگا۔ میں اس سے کبھی ناراض
نہ ہوں گا۔

اس کے سبب اس کے اگلوں اور پھلوں کے گناہ معاف فرما دیں گا۔ اس کی اُمت اہمیت
مردم ہے ان کی اُمت کو میں نوافل دوں گا۔ جو انبیاء کرام علیہم السلام کو دیتے تھے۔ اور

ان کو ایسے فرائض دوں گا۔ جو گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کو دیتے تھے۔ اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میرے پاس آئے گی۔ اس حال میں کہ ان کا نور انبیاء کرام علیہم السلام کے نور کی مثل ہوگا۔ میں نے ان پر نماز کے لیے وضو فرض کیا ہے۔ جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کرتے ہیں اور میں نے ان کو حج کا حکم فرمایا جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کو فرمایا۔ میں نے ان کو جہاد کا حکم کیا جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کو حکم فرمایا۔

یا داؤد اِنِّیْ فَضَّلْتُ مُحَمَّدًا
وَ اُمَّتَهُ عَلَیْ الْاُمَمِ كُلُّهُمُ۔

اسے داؤد علیہ السلام میں نے حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اور ان کی

(خصائص الکبرے ص ۳۲ ج ۱) حجۃ اللہ ص ۱۲۲ اُمت کو سب اُمتوں پر فضیلت دی ہے۔

علامہ عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام سے منقول ہے کہ اَللّٰهُمَّ اَبْعَثْ مُقِیْمَ السُّنَّةِ بَعْدَ الْفِرْتَاتِ۔ اے اللہ فترت کے بعد کسی سنت قائم کرنے والے رسول کو مبعوث فرما۔

سیدنا داؤد علیہ السلام کے بعد کوئی پیغمبر جس نے بعد از فترت شریعت و سنت تورات کو قائم کیا ہو سوائے ہمارے رسول کریم محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار کے کوئی نہیں ہوا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنت تورات کے موافق تھے۔ اور اُسے مکمل کرنے والے تھے۔ نہ کہ زمانہ فترت کے بعد اس کو قائم کرنے والے تھے۔ (شواہد النبوة فارسی ص ۹)

حضرت حافظ سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں کہ مجھے زبور کے ایک ایسے نسخہ کا علم ہے جس کی ایک سو پچاس سورتیں ہیں۔ اور میں نے اس کی چوتھی سورت میں لکھا دیکھا ہے کہ یا داؤد اَسْمِعْ مَا اَقُوْلُ وَ مَرْسُلًا نْ فَلِیْقَلْبُهٗ لِیَلْنٰسِیْ مِنْ بَعْدِکَ اِنَّ الْاَرْضَ لَیْ اُوْرَثٰهَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اُمَّتُهٗ اے داؤد علیہ السلام جو میں تجھے فرماتا ہوں اس کو غور سے سن۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم دے جو کہ تیرے بعد ہوگا۔ وہ لوگوں کو بتائے کہ بیشک زمین میری ہے اور میں اس زمین کا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی اُمت کو وارث بناؤں گا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۳۲، خصائص الکبریٰ ص ۳۲ ج ۱)

علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ زبور میں ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ اَظْهَرَ

مِنْ صَيِّفُونَ أَكْبِلًا لَحْمُودًا - صَيِّفُونَ (عرب) سے اکیل (نبوت) محمود (محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۴)

حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ جب میں زبور پڑھتا ہوں تو ایک
ظاہر ہوتا ہے۔ جس سے میرے دل کو راحت و چین حاصل ہوتا ہے۔ اور میرا تمام عبادت خانہ
نور سے منور اور روشن ہو جاتا ہے۔ اور در و دیوار اور محراب حرکت کرنے لگتے ہیں۔ اسے پُروردگار
یہ نور کیسا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے محبوب رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا نور مبارک ہے۔ نیز فرمایا: - لِأَجَلِهِ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَآدَمَ وَحَوَّاءَ
وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَنَّهُنَّ كَلِمَاتٌ فِيهِ لِيُحْيِيَ بَنِي آدَمَ وَحَوَّاءَ جَنَّاتٍ وَأَرْضًا كَثِيرًا

(معارج النبوت ص ۱۴ رکن دوم)

پیدا فرمایا ہے۔
ناظرینِ کریم: تورات، زبور اور انجیل میں نبی اکرم، شفیع معظم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کی شان اور تذکرہ کے حوالہ جات پڑھنے کے بعد اب دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ
والسلام کے صحائف میں جو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر موجود ہے۔ وہ
پیش کیا جاتا ہے۔ پڑھیے اور پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتسلیم کی عظمت و رفعت اور شان و
شوکت کا اندازہ لگاتے ہوئے اپنے قلوب کو منور فرمائیے۔

ابوالحسن قلابی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ فخرِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جس
فضیلتِ عظمیٰ سے ممتاز فرمایا ہے۔ دیگر انبیاء کرام کو اس سے نوازا جیسا کہ اس آیت میں
مذکور ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام سے عہد لیا تھا کہ
جب بھی وہ کسی نبی کے پاس وحی لے کر جاتے تو اس کے سامنے نبی آخر الزماں صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرے اور آپ کے فضائل و کمالات بیان کرنے کے بعد اس نبی سے
عہد لے کہ اگر وہ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ پاتے تو ان پر ایمان لانا ہوگا۔ بعض
کہتے ہیں کہ انبیاء کرام سے یہ بھی عہد لیا گیا کہ وہ اپنی اپنی قوم کے سامنے نبی آخر الزماں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کر کے ان سے بات کا عہد لیتے رہا کریں کہ
وہ اپنے بعد والوں کو فضائلِ مصطفیٰ سے آگاہ کرتے اور حبیبِ پروردگار کے
خطبے پڑھتے رہیں گے۔ (جوہر الحجار فی فضائل النبی المختار ص ۱)

انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر مصطفیٰ کرنا

شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ جس طرح کتب ثلاثہ یعنی تورات انجیل اور زبور میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف مذکور ہیں اسی طرح ہر نبی کے صحیفوں میں بھی آپ کے اوصاف مسطور و مذکور ہیں۔

انبیاء نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی | عیسائیوں کے عہد نامہ جدید میں ایک کتاب جس کا نام 'رسولوں کے اعمال' ہے، میں درج ہے کہ جب سرکار سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر چلے گئے۔ تو پطرس اپنے حواریوں کے ایک عظیم اجتماع میں اعلان کرتے ہیں کہ ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت تک ہے۔ جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں۔ جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے۔ جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیے مجھ سا ایک نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا کرے گا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے اس کی سننا اور یوں ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا وہ امت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ (رسولوں کے اعمال باب ۲ آیت ۲۲، ۲۳)

حضرت آدم علیہ السلام | حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

بَيْنَ كَتَفَيْ آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ سَيِّدَنَا آدَمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كِى وَنُونَ شَانُونَ كِى وَسَطِىن قَلَمِ قَدَرَتِ سِى لَكْهَ سِوَا

ہے کہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱ ج ۱ کتاب الوفا ص ۱۱۱)

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں تمہارے کا خداوند ہوں۔ اس کے رہنے والے میرے ہمسایہ ہیں اور خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والے اور وہاں تک پہنچنے والے میرے مہمان ہیں اور وہ میری عنایت و حمایت کی پناہ اور سایہ میں ہیں۔ اور میری حفاظت و رعایت میں ہیں

اور زمین و آسمان والوں سے اسے معمور کروں گا۔ اور جوق در جوق جماعتیں بکھرے ہوئے اور گرد آلود بالوں سے لیبیک پکارتے، بجبیر طبلہ آواز سے کرتے، آنکھوں سے آنسو بہاتے آئیں گے اور جو بھی اس خانہ کعبہ کی زیارت کو آتے گا۔ اس کا مقصد بیت اللہ کی زیارت اور میری خوشنودی و رضا کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ کیونکہ میں صاحب خانہ ہوں۔ گویا کہ ایسا ہوگا کہ اس نے میری ہی زیارت کی وہ میرا بہانہ ہوگا اور میرے کرم کے لائق و مستحق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کی تحکیم کروں گا اور محرم نہ چھوڑوں گا۔ اور اس خانہ کعبہ کا انتظام تیرے فرزندوں میں سے اس نبی کے سپرد کروں گا جسے ابراہیم کہیں گے۔ اس کے ذریعہ خانہ کعبہ کی بنیادوں کو اونچا کر اڑوں گا اور اس کے ہاتھ سے اُسے تعمیر کراؤں گا۔ اور اس کے لیے زمزم کا چشمہ نکالوں گا اور اس کی حرمت و حل اس کی میراث میں دوں گا۔ اور اس کے مشاعر کو اس کے ہاتھ سے آشکارہ کروں گا (مشاعر سے مراد شعر الحرام اور نشانات ہیں) پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد ہر زمانہ میں لوگ اسے آباد رکھیں گے۔ اور اس کی طرف قصد و ارادہ رکھیں گے۔ یہاں تک کہ نوبت بہ نوبت تیرے فرزندوں میں سے اس نبی تک پہنچے گی جسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہیں گے وہ سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہوں گے اور اسی نبی کو اس کے گھر کے رہنے والوں، منتظموں، متولیوں اور حاجیوں میں بزرگ تر بناؤں گا جو بھی میرا متلاشی اور میرا چاہنے والا ہو اُسے لازم ہے کہ وہ اس جماعت کے ساتھ ہو جن کے بال بکھرے ہوئے گرد آلود ہیں جو خدا کے حضور اپنی منتوں اور نذروں کو پورا کرتے ہیں۔ (مدارج النبوت فارسی ص ۱۰۰ ج اول)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحائف میں ذکر خاتم الانبیاء | ابن مسعود عامر شعبی سے راوی کے صحیفوں میں ارشاد ہوا۔

انہ کان من و لکدک شعوب حتی
یا نبی النبی الا حق خاتم الانبیاء
بیشک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے
یہاں تک کہ نبی اُمی خاتم الانبیاء جلوہ فرما ہو۔
(خصائص الجبرائیل ص ۱۰۰ ج ۱، حجتہ اللطیف صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مدارج النبوت))
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام

اسْمَهُ مَعَ اسْمِي فِي الْعَرْشِ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ
الْجَنَّةَ حُرْمَةً عَلَى جَمِيعِ خَلْقِي حَتَّى يَدْخُلَهَا هُوَ وَ أُمَّتُهُ. اُس سے زیادہ
میں نے مخلوق میں کوئی عزت والا پیدا نہیں فرمایا۔ میں نے اپنے نام کے ساتھ اس کا نام
زمین و آسمان پیکر کرنے سے پہلے عرشِ معلیٰ پر لکھ دیا ہے۔ اور اپنی تمام مخلوق پر جنت میں
داخلہ حرام دیا ہے۔ جب تک کہ وہ اور اُس کی اُمت جنت میں داخل نہ ہوئے۔ تو حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا مَنْ أُمَّتُهُ اُس کی اُمت کی شان کیا ہے؟ تو فرمایا وہ چلتے
پھرتے میری حمد اور تعریف بہت زیادہ کرنے والے ہیں۔

حجۃ اللہ علی العالمین ص ۹۹، خصائص الکبریٰ ص ۳۳ ج ۱

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دَآیْتُ فِي التَّوْرَةِ اَنَّ
اللّٰهُ تَعَالٰی اَخْبَرَ مُوسٰی عَن وَقْتِ خُرُوْجِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ
مِنْ بَطْنِ اُمَّتِهِ وَ مُوسٰی اَخْبَرَ قَوْمَهُ اَنَّ الْكُوْكَبَ الْمَعْرُوْفَ عِنْدَكُمْ
اِسْمُهُ كَذَا اِذَا تَحْتَاكَ وَ سَارَ عَن مَوْضِعِهِ فَهُوَ وَقْتُ خُرُوْجِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ صَادَ ذَا لِكَ مَآ يَتَوَارَثُهُ الْعُلَمَاءُ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ
میں نے تورات میں دیکھا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں ظاہر ہونے کے وقت یعنی والدہ ماجدہ کے شکمِ اطہر
سے ظہور پذیر ہونے کی خبر دی اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اُس سے آگاہ
فرمادیا کہ بلاشبہ وہ مشہور ستارہ تمہارے ہی قریب ہے۔ ان کا اسم شریف فلان ہے جب
یہ حرکت کرے اور اپنی جگہ سے چلے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف
آوری کا وقت ہوگا۔ یہ وہ واقعہ ہے جس سے بنی اسرائیل کے علماء آگاہ ہیں۔

حجۃ اللہ علی العالمین

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اَنْ صَدِّقًا بِمُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّتِكَ کہ تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی تصدیق کرو۔ اور اپنی اُمت کو حکم فرما دو کہ ان میں سے کوئی ان کو پائے وہ اُن پر ایمان لائے۔ اگر محمد مصطفیٰ علیہ التَّجِیة وَالنَّارِ نہ ہوتے تو میں حضرت آدم کو پیدا نہ فرماتا۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو جنت اور دوزخ کو میں پیدا نہ کرتا اور جب میں نے عرشِ معلیٰ کو پیدا فرمایا تو وہ متحرک ہوا پس عرشِ معلیٰ پر میں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تو وہ ساکن ہو گیا۔

مَنْ اَذْرَكَ مِنْهُمْ اَنْ
يَوْمِنُوا بِهِ فَلَوْلَا حَمْدُ مَا
خَلَقْتُ اَدَمَ وَ لَوْلَا حَمْدُ
مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ وَ
لَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ فَاَضْطَرَّ
فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ
مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ فَسَكَنَ .

کتاب لوفالابن جوزی ص ۱۳۹، خواہد الحق للنبھانی ص ۱۳۹، خصائص الجبرئیلی ص ۱۱
حضرت محمد بن زبال رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کے اُن بڑے بڑے علماء سے جو بعد میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سینہ نا عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

اے عیسیٰ علیہ السلام! میرے فرمان کو سن اور اس کی اطاعت کر۔ اے پاک باکرہ بتول کے صاحبزادے بیشک میں نے تجھے بنیرا بچے پیدا فرمایا اور میں نے تجھے سارے جہانوں کے لیے نشانی بنایا۔ پس میری ہی عبادت کر اور مجھ پر ہی توکل کر۔ اور کتاب کو مضبوطی سے تھام۔ اور اہل سوریا کو تفصیل اور تفسیر سے باؤ۔ اور اپنے ہمعصروں کو تبلیغ فرماؤ اور ان کو آگاہ کر۔ کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ ہوں پیدا کرنے والا اور ہمیشہ رہنے والا ہوں کہ جس کو زوال نہیں اور ان کو یہ بھی خبر دو کہ وہ اُس نبی امی صلی اللہ علیہ

يَا عِيْسَى اسْمِعْ قَوْلِي وَ اطِيعْ يَا ابْنَ
الطَّاهِرَةِ الْبِكْرِ الْبِتُوْلِ فَاِنِّي
خَلَقْتُكَ مِنْ غَيْرِ فِجْلِ وَ جَعَلْتُكَ
آيَةً لِلْعَالَمِيْنَ فَاَيَايَ فَاَعْبُدْ
وَ عَلَيَّ فَتَوَكَّلْ وَ خُذِ الْكِتَابَ
بِقُوَّةٍ فَسِرْ لِاهْلِ سُوْرِيَا وَ بَلِّغْ
مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ وَ اَخْبِرْهُمْ اِنِّي
اَنَا اللهُ الْبَدِيْعُ الدَّامُّ وَ الَّذِي
لَا يَزُوْلُ صَدِقُوْا النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ
الَّذِي اَبْعَثْتُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ .
حجة اللہ علی العالمین ص ۱۲۶ ، دلائل النبوت

بیہقی صفحہ ۲۸۰-۲۸۱ ج ۱) وسلم کی تصدیق کریں جن کو میں آخری زمانہ میں مبعوث فرماؤں گا۔

حضرت ذکریا علیہ السلام نے فرمایا کہ وحی لانے والے فرشتہ نے مجھے کہا کہ آپ نے خواب میں کیا دیکھا ہے؟ تو میں نے اس کو بتایا کہ سونے کا ایک مینار دیکھا ہے جس کو اوپر ہاتھ کے اس سنبھلی کے اوپر سات چراغ تھے اور ہر چراغ کے سات منہ تھے۔ سنبھلی کے اوپر دایئیں اور بائیں دو درخت تھے۔ میں نے اس فرشتہ سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو فرشتہ نے کہا۔

هَذَا قَوْلُ رَبِّ فِي زُرِّيَا بَالَ
يَعْنِي مُحَمَّدًا وَهُوَ يُدْعَوُا بِاسْمِي
وَإِنَّا اسْتَجِيبُ لَهُ لِلنُّصْحِ وَالتَّطَهِيرِ
وَاصْرَفْتُ عَنِ الْأَرْضِ أَنْبِيَاءَ
الزُّورِ وَالْأَزْوَاحِ النَّجَسَةَ -
رَبِّ تَعَالَى كَانِ زُرِّيَا بَالَ يَعْنِي مُحَمَّدَ مَصْطَفَى أَصْلَى اللَّهِ
تَعَالَى وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا بَرَسَ فِي فَرْمَانِ هُوَ - اور
وہ میری بارگاہ میں دُعا کرتا ہے۔ اور میں اُس
کی دُعا کو اُسے پاک کرنے کے لیے قبول کرتا
ہوں۔ اور دوسرے زمین سے میں جھوٹے نبی
اور نجس رُوحیں ختم کر دوں گا۔

حضرت شمعون علیہ السلام کے کلام میں ہے۔ جَاءَ اللَّهُ بِالْبَيَانِ مِنْ جِبَالِ

فَارَانَ اِمْتَلَأَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ مِنْ تَسْبِيحِهِ وَتَسْبِيحِ امَّتِهِ - اللہ تعالیٰ بیان
دوسرے عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فاران کے پہاڑوں سے لاتے گا۔ اس نبی محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح اور اُس کی اُمت کی تسبیح سے آسمان اور زمین بھر جائیں گے جِبَالُ
فَارَانَ هِيَ جِبَالُ مَكَّةَ فَارَانَ كَمَا فِي كِتَابِ مَكْرَمَةِ كَيْسَانَ هِيَ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۷)
کی کتاب میں ہے۔ رَاتِ الَّذِي يُظْهِرُ مِنَ الْبَادِيَةِ
حضرت حزقیال علیہ السلام فَيَكُونُ فِيهِ حَتْفُ الْيَهُودِ - بے شک وہ نبی جو

بادیہ (عرب) سے ظاہر ہو گا۔ اُس کا ظاہر ہونا یہود کے لیے موت ہو گا۔
(حجۃ اللہ علی العالمین لعلامۃ النبھانی ص ۱۷)

حضرت ارمیاہ علیہ السلام | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت ارمیاہ علیہ السلام کی قوم نے ان کی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ارمیاہ علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ بخت نصر بادشاہ کو ان لوگوں سے لڑنے کا حکم کریں۔ پس بخت نصر نے قتال شروع کر دیا۔ لوگوں کو قید بھی کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ تہامہ تک پہنچ گیا اور وہ حضرت معد بن عدنان کے پاس آیا۔

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ فِي صَلْبِ
هَذَا نَبِيًّا يُبْعَثُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْتَمُ
اللَّهُ بِهِ الْأَنْبِيَاءَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ۔

تو نبی ارمیاہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کو مت
قتل کرو۔ بے شک ان کی پشت مبارک سے
آخری زمانہ میں ایک نبی کی بعثت ہوگی۔

اُس پر اللہ تعالیٰ انبیاء کی آمد ختم کر دے گا۔

پس بخت نصر نے چھوڑ دیا اور حضرت معد کو اپنے ساتھ لے لیا۔ یمن کے قلعوں میں سے ایک قلعہ پر پہنچا۔ اس قلعہ میں رہائش پذیر لوگوں میں سے ایک حسینہ جمیلہ عورت سے حضرت معد کا نکاح کر دیا اور تہامہ پر حضرت معد کو اپنا خلیفہ بنا کر چلا گیا۔ اور وہاں ہی حضرت معد کی نسل پیدا ہوئی۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۰۴ مطبوعہ مصر)

سلیمان علیہ السلام | کی کتاب غزل الغزلات میں حضور پر نور نور علی نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علیہ مبارک بھی درج ہے جو کہ درج ذیل ہے

میرا محبوب سُرخ و سفید ہے۔ وہ دس ہزار میں ممتاز ہے۔ اُس کا سر خالص سونا ہے۔ اس کی زلفیں بیچ در بیچ اور کوسے سی کالی ہیں۔ اُس کی آنکھیں کبوتروں کی مانند ہیں۔ جو دودھ میں نہا کر لبِ دریا ملکنت سے بیٹھے ہیں۔ اُس کے رخسار پھولوں کے چمن اور مہسان کی ابھری ہوئی کیاریاں ہیں۔ اس کے ہونٹ سوسن ہیں۔ جن سے رقیق مہ پکتا ہے۔ اُس کے ہاتھ زبردست مرتع سونے کے حلقے ہیں۔ اس کا منہ از بس شیریں ہے۔ غزل الغزلات

ناظرین! آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ علیہ شریف ہے۔ کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ، شیرِ خدا، مشکل کشا، مولائے کل کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر صحابہ کرام علیہم السلام ان قریباً قریباً اسی طرح مروی ہے۔

اک ماہ مدین گورا سا بدن نیچی نظریں کل کی خبیریں !
دکھلا کے بھین وہ سنا کے سخن مورا اچھونک گئے سب تن من دھن
واقف امرار حنفی و جلی بغوث صمدانی سیدی پیر مہر علی شاہ چشتی گولڑوی قدس سرہ القوی نے کیا
خوب کہا ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ مَا أَجْمَلَكَ مَا أَحْسَنَكَ مَا أَكْمَلَكَ

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیاں کتھے جا لڑیاں
علامہ کمال الدین دمیری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب حیوۃ الجنان میں عربی شعر لکھا ہے۔

لَمْ يَخْلُقِ التَّحْمَنُ مِثْلَ مُحَمَّدٍ

أَبَدًا وَ عَلِيُّ آتَهُ لَا يَخْلُقُ

میرے اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، حضرت فیض و رحمت فاضل بریلوی نے تو کمال کر دیا۔

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا، تیری خلق کو حق نے جمیل کہا

کوئی تجھ سا ہوا نہ ہوگا شہادت سے خالق حسن و ادا کی قسم

وہ خدا نے بے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو بے نہ کسی کو ملا کہ کلام مجید نے کھائی شہادت سے شہر و کلام بقا کی قسم

اپنے کلام میں اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت فاضل بریلوی قدس سرہ القوی ایک دوسرے مقام پر اپنے

فن شاعری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و شوکت، عزت و

وعظمت اور حسن و جمال کا تذکرہ کرتے ہوئے بکھتے ہیں :

لَمْ يَأْتِ نَظِيرُكَ فِي نَظْرِ مِثْلٍ تَوْنُهُ شَدِيدًا جَانَا

جگ راج کو تاج تو رہے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

سلیمان علیہ السلام کی انکوٹھی پر نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم | امام اجل جلال الدین سیوطی
علیہ الرحمۃ نے ایک روایت

اپنی شہرہ آفاق تصنیف خصائص الکبریٰ میں درج کی ہے اور اس روایت کے اووی حضور پر نور

آتائے یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جیل القدر صحابی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

کہ نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الفضل الصلوٰۃ و التسلیم نے ارشاد فرمایا۔

كَانَ نَفْسُ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ -
حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی انگوٹھی مبارک پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

(خصائص الکبریٰ صفحہ ۱)

حضرت شیخا علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی وحی | امام المحدثین ابن جوزی اور خاتم المحدثین امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے

حضرت وہب بن منبہ سے ایک روایت درج کی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت شیخا علیہ السلام پر وحی نازل کی۔

بے شک میں ایک نبی امی کو مبعوث فرماتے والا ہوں جس کے ذریعے سے بہرے کان اور خلاف چڑھے دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا۔ اسی نبی کی جائے پیدائش مکہ معظمہ اور جائے ہجرت (مدینہ) طیبہ ہوگا۔ میں ان کو ہر خوبی اور خلق کریم سے نوازوں گا۔ اطمینان قلبی اور وقار ان کا لباس بناؤں گا۔ عادات اور نیک اعمال ان کا شعار تقویٰ اور پرہیزگاری ان کا خمیر حکمت کو ان کا بھید اور راز صدق و وفا کو ان کی طبیعت اور عفو و کرم کو ان کی عادت۔ عدل و انصاف کو ان کی سیرت اظہار حق کو ان کی شریعت ہدایت

إِنِّي بَاعَثْتُ نَبِيًّا أُمِّيًّا أَفْتَحُ بِهِ آذَانَ صَمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا وَأَعِينًا عَمِيًّا مَوْلِدًا بِمَكَّةَ وَمُهَاجِرًا بِطَيْبَةَ رَأَى الْآنُ قَالَ بَلَّغْ جَمِيلٍ وَاهِبٌ لَهُ كُلُّ خَلْقٍ كَرِيمٌ أَجْعَلُ السَّكِينَةَ لِبَاسَهُ وَالْبَشَّ شِعَارَهُ وَالتَّقْوَى خَيْرَهُ وَالْحِكْمَةَ مَعْقُولَهُ وَالصِّدْقَ وَالْوَفَاءَ طَبِيعَتَهُ وَالْعَفْوَ وَالْمَغْفِرَةَ وَالْمَعْرُوفَ خُلُقَهُ وَالْعَدْلَ سِيرَتَهُ وَالْحَقَّ شَرِيعَتَهُ وَالْهُدَى إِمَامَتَهُ وَالْإِسْلَامَ مِلَّتَهُ وَأَحْمَدَ اسْمَهُ هَدَى

لے علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم کی حالت بیداری میں بالمشافہ پچیس مرتبہ زیارت کی ہے۔ (میزان الکبریٰ صفحہ ۴)

میرزا ابوبکر بیہ مولوی شہناز اللہ امرتسری کے مشہور و معروف اخبار اہل حدیث میں علامہ سیوطی کو قدوة الانام

امام البہام کے القاب لکھے ہیں۔ (اخبار المحدثین امرتسر صفحہ ۱۶، ۲ اکتوبر ۱۹۱۴ء)

بِهِ مِنْ بَعْدِ الضَّلَالَةِ وَأُعْلِمُ بِهِ بَعْدَ
الْجَهَالَةِ وَارْفَعُ بِهِ بَعْدَ الْخِثَالَةِ وَ
أُسَمِّي بِهِ بَعْدَ التَّكْسَرَةِ وَأَكْثُرُ بِهِ
بَعْدَ الْقِلَّةِ وَأُغْنِي بِهِ بَعْدَ
الْعَيْلَةِ وَأَجْمَعُ بِهِ بَعْدَ
الْفِرْقَةِ وَأُءَلِّفُ بِهِ
بَيْنَ قُلُوبٍ وَ أَهْوَاءِ
مُتَشَتِّتَةٍ وَ أُمَّمٍ مُخْتَلِفَةٍ
وَ أَجْعَلُ أُمَّتَهُ خَيْرَ
أُمَّةٍ -

(خصائص البکر ص ۳۳-۳۴ ج ۱، کتاب الوفا ص ۶)

ج ۱، شواہد النبوت فارسی ص ۱۱)

کو ان کا امام اور اسلام کو ان کی ملت بناؤں گا۔
ان کا نام نامی اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
اور مخلوق کو ان کے وسیلہ سے گمراہی کے بعد
ہدایت جہالت کے بعد علم و معرفت۔ گمناہی کے
بعد رفعت و منزلت عطا کروں گا۔ اور انہیں
کی برکت سے قلت کے بعد کثرت۔ فقر کے
بعد دولت تفرقہ کے بعد محبت و اُلفت عطا
کروں گا۔ اور انہیں کے صدقہ اور طفیل مختلف
قبائل غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے
والوں کے دلوں میں اُلفت اور محبت پیدا
کروں گا۔ اور ان کی ساری اُمت کو تمام اہمتوں
سے بہتر اور اچھا کروں گا۔

عرش پر تازہ چھپر چھپر فرش پر طرفہ و صوم نام
کمان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے
حضرت شعیب علیہ السلام نے بیت المقدس کے ایک گاؤں ایلیا یروشلم والوں کو فرمایا اے
یروشلم کے لوگو تم کو مبارک ہو کہ یاتیک الآن داکب الحجار یعنی جیسے و یاتیک بعدہ داکب
البعیر یعنی فحمدنا صلی اللہ علیہ وسلم۔ تمہارے پاس ایک گدھے پر سوار شخص یعنی
حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے والے ہیں اور ان کے بعد شتر سوار مستی یعنی حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے۔ (کتاب الوفا ص ۶ ج ۱)

حضرت شعیب علیہ السلام | حضرت شعیب علیہ السلام کے کلام میں ہے کہ میں نے
دو سوار دیکھے جن کے نور سے زمین روشن ہوگئی ان

میں سے ایک خچر پر سوار تھے اور دوسرے شتر سوار تھے۔ خچر سوار سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تھے
اور شتر سوار حضرت پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ اسی طرح انہوں نے
فرمایا اے قوم میں نے ایک نورانی صورت اونٹ پر سوار دیکھی ہے۔ جو اپنی صوف ثانی میں

چاند سے مشابہ تھی۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۱۰)

حضرت جبقوق علیہ السلام | حضرت جبقوق علیہ السلام کے اس بیان کی تورات نے تصدیق کی ہے کہ پروردگار فاران کی پہاڑیوں سے قوت

بیان کے ساتھ آیا۔ نام احمد کی تسبیح سے آسمان معمور ہو سکے اور اس کی اُمت کا سمندر پر تصرف ایسا ہوگا۔ جیسا خشکی پر۔ وہ ایک ایسی نبی کتاب لے کر آئے گا۔ جس کا تعارف بیت المقدس کے بعد ہوگا۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۱۰، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۱۰)

حضرت انیال علیہ السلام | کعب الاحبار کہتے ہیں کہ بخت نصر نے بنی اسرائیل کے قتل و غارت کے بعد ایک نہایت ڈراؤنا خواب

دیکھا لیکن اُسے بھول گیا۔ کاہنوں اور سحر و کولہ کر خواب اور تعبیر خواب دریافت کی۔ انہوں نے کہا کہ تم اپنا خواب بتاؤ تاکہ اس کی تعبیر بیان کریں۔ وہ غصہ میں آکر کہنے لگا کہ میں نے تمہاری مدتِ مدیت تک اس لیے تربیت کی ہے کہ تم خواب اور اس کی تعبیر سے عاجز رہو۔ میں تمہیں تین دن کی مہلت دیتا ہوں۔ تاکہ تم میرے خواب کی تعبیر بیان کر سکو۔ ورنہ تمہیں قتل کر دوں گا۔

کاہنوں اور سحر و کولہ کر کے قتل کی خبر مشہور ہو گئی۔ ان دنوں حضرت دانیال علیہ السلام بخت نصر کی قید میں تھے۔ انہوں نے ایک کہنے والے کو کہا کیا تو مجھے بادشاہ کے سامنے لے جا سکتا ہے

میں اس کی خواب اور تعبیر جانتا ہوں۔ کہنے والے نے بخت نصر کو بتایا۔ اُس نے حضرت انیال علیہ السلام کو بلوایا۔ لیکن حضرت دانیال علیہ السلام نے اسے اس کی قوم کی عادت کے مطابق سجدہ

نہ کیا۔ بخت نصر نے اپنے دربار سے تمام آدمیوں کو باہر نکل جانے کا حکم دیا۔ پھر حضرت انیال علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ تو نے مجھے سجدہ کیوں نہیں کیا۔ انہوں نے کہا میرا خدا

ہے جس نے مجھے اس شرط پر علم تعبیر دیا عطا کیا کہ میں غیر خدا کو سجدہ نہ کروں مجھے ڈر تھا کہ سجدہ کرنے کی صورت میں میرا علم سلب نہ کر لیا جائے اور میں تمہارے خواب کی تعبیر سے عہدہ برآ نہ ہو

سکوں اور تو مجھے قتل کر دے۔ میں نے یہی بہتر خیال کیا کہ میرا ترک سجدہ تیرے اُن رنج و الم کو جن میں تو مبتلا ہے سہل ہوگا۔ لہذا میں نے اپنی اور تیری خاطر سجدہ ترک کر دیا۔ بخت نصر نے

کہا میرا اب تجھ سے زیادہ کوئی معتمد نہیں جس نے خدا کے لیے ایسا عہد کیا ہے۔ اور میرے

نزدیک سب سے اچھا انسان وہی ہیں جو خدا کے لیے ایثار عہد کرتے ہیں۔ پھر کہا میرے خواب کی تعبیر جانتے ہو؟ انہوں نے کہا۔ ہاں! تو نے ایک بہت بڑا بت دیکھا ہے۔ جس کی آٹھ سونے کی۔ مگر چاندی کی۔ چوتڑ تانبے کے۔ پنڈ لیاں لوسے کی اور دونوں سرین کے درمیان بیٹھ کی بڑی مٹی کی بنی ہوئی تھی۔ جب تو نے انہیں غور سے دیکھا تو ان کی ساخت کی خوبی نے تجھے حیران کر دیا۔ اچانک آسمان سے ایک پتھر گر اچو اُس کے سر کے درمیان حصے پر لگا۔ جس سے شدید ضرب لگی۔ یہاں تک کہ وہ پس کر آتا ہو گیا۔ سونا، چاندی، تانبا، لوہا اور مٹی اس طرح لہم پیوست ہو گئے کہ ایک اندازے کے مطابق انہیں تمام جن و انس مل کر علیحدہ علیحدہ نہیں کر سکتے تھے۔ اور اگر ہوا چلتی تو وہ بھر کر رہ جاتے تو تو نے دیکھا کہ وہ پتھر جو آسمان سے گرا تھا۔ اُس نے اُوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ اور برخاست کے ساتھ ساتھ بڑا ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ اس نے تمام زمین کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ پھر ایسا ہوا کہ تجھے زمین و آسمان اور اس پتھر کے علاوہ کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ بخت نصر لولا کہ بالکل درست ہے۔ اب اس کی تعبیر بتائیے۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ بت مختلف اقوام کا بنا ہوا تھا۔ سونا وہ قوم ہے۔ جسے تو جانتا ہے۔ اور چاندی وہ قوم ہے جس کا تیرا بیٹا تیرے بعد بادشاہ بنے گا۔ لیکن تانبے کا اطلاق اہل روم پر ہوتا ہے اور لوسے سے مراد ملک فارس ہے۔ اور مٹی سے مراد وہ دو عورتیں ہیں جو روم اور فارس کی ملکہ بنیں گی۔ اور وہ پتھر جس نے سب کو پاش پاش کر دیا۔ وہ دین ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہو گا خدا تعالیٰ عرب سے ایک پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گا جو تمام ادیان کو منسوخ کرے گا اور تمام زمین پر قبضہ کرے گا۔

(شواہد النبوت فارسی ص ۱۳۱)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے :-
ملک کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

بتوں اور جنوں کی گواہی

سواع نامی بت کی گواہی | کفار جن بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ان بتوں نے بھی نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی نبوت اور رسالت

کی گواہی دی چند ایک واقعات پیش خدمت ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں اور محبوب رب کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت کا اندازہ لگائیں۔

دنیا نے اہلسنت و جماعت کی مشہور و معروف شخصیت علامہ عبدالرحمان جامی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔ راشد بن عبد ربه رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ عرب کے ایک قبیلے کے بت

کا نام سواع تھا۔ لوگوں نے مجھے کچھ تحائف دیتے تاکہ سواع کے ہاں چڑھا آؤں۔ میں سواع کے پاس جاتے ہوئے ایک اور بڑے بت کے پاس پہنچا۔ تو وہاں سے آواز آئی

الْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ مِنْ خُرُوجِ نَبِيِّ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمَطْلِبِ يَحْسِمُ الْمِزْنَاءَ وَالسَّبَاءَ وَذَبْنَةَ الْأَصْنَامِ وَحُرْسَةَ السَّمَاءِ وَرَمِينًا بِالشَّهْبِ الْعَجَبُ

كُلُّ الْعَجَبِ۔ بڑا تعجب ہے اس نبی کی آمد جو حضرت عبدالمطلب کی اولاد سے ہے جس نے زنا، سود اور بتوں کے نام پر ذبح کیے ہوئے کو حرام کیا۔ اور آسمان کو محفوظ اور ستاروں

کے ساتھ شیاطین کو مارا کیا۔ بڑا تعجب ہے۔ اس کے بعد ایک اور بت سے آواز آئی۔ تَسْرِكُ الصَّمَادُ وَكَانَ يُعْبَدُ مَرَّةً

أَخْرَجَ نَبِيٌّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ وَيَأْمُرُ بِالسَّكَاةِ وَالصِّيَامِ جس کی عبادت کی جاتی تھی اس کی عبادت چھوڑ دی گئی مبعوث کیا گیا ہے جو ایک نبی جو نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ

اور روزہ کا حکم دیتا ہے۔ پھر ایک اور بت سے آواز آئی۔

إِنَّ الَّذِي وَرِثَ النَّبُوتَ وَالْهُدَى بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُرَيْشٍ أَحْمَدُ

بے شک مریم کے بیٹے علیہ السلام کے بعد نبوت اور ہدایت کے جو وارث ہوئے

ہیں وہ قریش سے حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۰۰)

(شواہد النبوت فارسی ص ۱۰۰، حجة اللہ ص ۱۹۲، کتاب لوفائد ص ۱)

عُثْمَانُ عَامِرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَا إِيْمَانِ لَنَا نَبِيٌّ بَاكٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ

دن جلوہ افروز تھے کہ ایک اونٹنی سوار آیا اُس کے چہرہ پر غنید اور تھکاوٹ کے آثار نظر آ رہے تھے۔ اُس سوار نے آتے ہی پوچھا کہ تم میں سے محمد رسول اللہ کون ہیں؟ صحابہ نے بتایا تو کہنے لگا آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے وہ آپ بتاتے ہیں یا کہ میرے بتوں نے جو کچھ مجھے بتایا وہ میں بتاؤں۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو اسلام پیش کیا۔ وہ کہنے لگا میرا نام عثمان بن مالک العامری ہے۔ ہمارے ہاں ایک بُت ہے جس کو ہر قسم کی قربانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ ایک عصام نامی شخص قربانی دے رہا تھا کہ بُت سے آواز آئی۔

يَا عِصَامُ يَا عِصَامُ بَلِّغِ الْأَنْبَاءَ جَاءَ الْإِسْلَامُ بَطَلَتْ الْأَصْنَامُ وَخَسَّتِ الدَّمَاءُ وَوَصَلَتْ الْأَدْحَامُ وَظَهَرَتِ الْحَقِيقَةُ وَالسَّلَامُ۔ اے عصام
اے عصام۔ یہ اعلان کر دے کہ اسلام آ گیا۔ بُت باطل ہو گئے اور خون محفوظ ہو گیا۔ صلہ جی کا دور آ گیا۔ حقیقت اور صراطِ مستقیم واضح ہو گئی۔ اور سلام۔

عصام ڈر کر باہر آ گیا۔ اور ہمیں خبر دی کہ تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ آپ کی خبر ہمیں پہنچی
ابنی دنوں ایک طارق نامی آدمی قربانی کے لیے بُت کے پاس گیا۔ بُت سے آواز آئی۔

يَا طَارِقُ يَا طَارِقُ بُعِثَ النَّبِيُّ الْمُرَادُ
جَا بَوْحِي النَّاطِقِ مِنْ عَيْنِ نِيرِ الْخَالِقِ

اے طارق! اے طارق! نبی صادق علیہ السلام مبعوث ہو چکے ہیں۔ ایسی وحی لے کر

تشریف لائے ہیں جو ناطق ہے اور عزیز الخالق سے ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان نے یہ بات سنی تو بحیر
خداوندی کہنے لگے۔ اس کے بعد عثمان نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ضمن میں میں
نے تین بیت کہے ہیں۔ اجازت ہو تو پڑھوں پھر اس نے اسی مجلس میں پڑھ کر سُناتے۔

(شواہد النبوت فارسی ص ۱۰۸) (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۶)

ضمار نامی بت کی گواہی | عباس بن مرداس بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن گرگاہ اونٹ چرار ہاتھ ناگاہ ایک سفید شتر مرغ نمودار ہوا۔

میں نے دیکھا کہ اس پر کوئی ایسا آدمی پوش آدمی سوار ہے جو مجھے کہنے لگا۔ اے عباس بن مرداس اَلَمْ تَرَ اَنْ الَّذِي نَزَلَ بِالْبِرِّ وَالْتَقَى۔ کیا تو نے اس بتی کو نہیں دیکھا جو نیکی اور پرہیزگاری سے آتے ہیں۔

میں ڈر کر اونٹوں سے باہر آ گیا اور ایک بت کے پاس آ گیا جسے میں پوجا کرتا تھا۔ اس کا نام ضمار تھا اس کے پاس جا کر میں نے اس پر ہاتھ رکھا اور اسے چوما۔ ناگاہ بت سے آواز آئی۔ قُلِ الْقِبَاكُلْ مِنْ سُلَيْمٍ كُلِّهَا + هَلَكَ الضَّمَادُ وَفَاذَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ هَلَكَ الضَّمَادُ وَكَانَ يُعْبَدُ مَرَّةً قُلِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اَنْ الَّذِي جَاءَ بِالنَّبُوَّةِ وَالْهُدَى بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ قَدْ لَبِثَتْ مَسْهَدًا

سُلیم کے سب قبیلوں کو یہ کہہ دو کہ ضمار ہلاک ہو گیا۔ اور مسجد واسے کامیاب ہوئے۔ ضمار ہلاک ہو گیا۔ اور وہ کبھی عبادت کیا جاتا تھا۔ نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج۔ بے شک جو نبوت اور ہدایت لے کر آتے ہیں۔ حضرت مریم کے بیٹے کے بعد یہ قریشی ہے اور ہدایت والا ہے۔

اس کے بعد میں ڈر کر آٹا باہر آیا۔ اور اپنی قوم کو سارا ماجرا سنایا۔ اور تین ہزار آدمی لے کر میں مدینہ پہنچا۔ مسجد میں پہنچا تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ مجھ پر پڑی تو مسکرا کر فرمایا اے عباس تمہارے نزدیک اسلام کیسا دین ہے؟ تو میں نے سارا قصہ کہہ سنایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم سچ کہتے ہو۔ آپ بہت خوش ہوئے تو ہم سب مل کر حلقہ بگوشی اسلام ہوئے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۰۸، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۶، کتاب لوفاف ص ۵۸ ج ۱)

وائل بن حجر کے آنے حضور کا اطلاع دینا | حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آہ و سلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اور میری آمد کی اطلاع نبی غیب و اہل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

اپنے اسحاب کو میرے آنے سے پہلے ہی دے دی تھی کہ آپ نے فرمایا کہ آپ کے پاس حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دور دراز علاقہ حضرت موت سے آ رہا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور میری ذات کی طرف رغبت ہے۔ اور وہ شاہی خاندان میں سے ہے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں حاضر ہوا تو ہر ایک صحابی مجھے یہی کہہ رہا تھا۔ کہ آپ کی آمد کی تین مرتبہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو اطلاع دی تھی جب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے مجھے مرحبا فرمایا اور اپنی چادر مبارک بچھا کر مجھے اپنے قریب اُس کے اوپر بٹھایا۔ اور بارگاہِ خداوندی میں میرے لیے یہ دُعا کی۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ وَوَلَدِيْہِ وَوَلَدِ وَوَلَدِيْہِ۔ اے اللہ تعالیٰ! وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو برکت دے اور اُس کی اولاد اور اولاد میں برکت فرما۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر کے فرمایا۔ یہ وائل بن حجر ہے جو تمہارے پاس دور دراز علاقہ حضرت موت سے آیا ہے۔ اس کے دل میں اسلام کی رغبت اور محبت ہے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی بارگاہ میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ کی بعثت کی خبر پہنچی تھی اور میں اپنے ملک میں باوقار شخص تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ میں نے وہ سب کچھ چھوڑ کر دینِ الہی کو اختیار کر لیا ہے۔ تو سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا ہے۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ وَوَلَدِيْہِ وَوَلَدِ وَوَلَدِيْہِ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حاضری کا سبب بیان کرتے ہوئے عرض کیا۔ کہ ہمارا عقیدت کا بُت تھا۔ میں دو پہر کو سویا ہوا تھا کہ میں نے اس دیوار کے جس کے ساتھ وہ بُت تھا ایک آواز سنی۔ میں بت کے پاس آیا اور بت کو سجدہ کیا۔ تو اچانک کسی کہنے والے نے یہ کہا۔ وائل بن حجر کے لیے تعجب ہے کہ اس کو یہ خیال ہے کہ میں مذہب کو جانتا ہوں۔ حالانکہ وہ نہیں جانتا۔ اس ترستے اور اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے بُت سے کیا امید ہے۔ جو نہ نفع دے سکتا ہے۔ اور نہ نقصان۔ کاش یہ پتھر کو پوجنے والا میرے حکم کی اطاعت کرنے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آواز دینے والے کیا تو

میری آواز کو سنتا ہے؛ تو اس نے جواباً کہا۔

ادخل الى يثرب ذات الخنجل تدين دين الصائم المصل!

مُحَمَّدُ النَّبِيُّ خَيْرُ الرُّسُلِ

کھجوروں والی جگہ یثرب کی طرف جاؤ۔ اور اس مہستی کا دین اپنا و جو نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے ہیں جو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں۔ اور سب رسولوں سے بہتر ہیں۔ پھر وہ بت منہ کے بل گر گیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی تو میں نے اس بت کے پاس کھڑے ہو کر اس کو سیدھا کیا۔ اور فوراً میں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا۔ اور مسجد نبوی شریف میں حاضر ہو گیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ۱۹۶۷ء)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی کی ہجرت گاہ مدینہ منورہ

ایک ماہ پہلے ہم ایک بت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ہم نے اونٹ لودن کیا۔ تو اپنا بت کے پیٹ سے ایک چھینے والے نے چیخ کر کہا ایک عجیب بات کو ہن کھول کر ملو۔ شیطانوں کا چوری چوری آسمان سے باتیں سنا ختم ہو گیا ہے۔ اور ان پر شہاب آتے پھینکے گئے ہیں۔ لِنَبِيِّ بِيْمَكَّةَ اِسْمُهُ اَحْمَدُ مَهَاجِرًا اِلَى يَثْرِبَ سَبَّ كَجَوَاسِ نَبِي رَحْمَتِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كِي بَرَكْتِ سِي هُوَ اِي هِي جَوَ كَرَمَتِهٖ مَكْرَمِهٖ فِي تَشْرِيفِ لَانِي

وہے میں۔ ان کا نام نامی اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ان کی ہجرت گاہ یثرب (مدینہ منورہ) ہے۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم پر حیرانگی کا عالم طاری ہو گیا۔ اور سب کام چھوڑ دیے۔ اور نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہونے کی خبر اللہ جل جلالہ نے

خولید الضمیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز، روزہ اور نیکی کا حکم دینے والے نبی

ایک بت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک اس کے اندر سے نور دار آواز آئی۔ ذَهَبَ اسْتِرَاقُ الْوَحْيِ وَرُمِي بِاِسْمِ لِنَبِيِّ بِيْمَكَّةَ اِسْمُهُ اَحْمَدُ وَ مَهَاجِرًا اِلَى يَثْرِبَ يَا مُرُّ يَا الصَّلَاةَ وَصِيَامِ وَ الْبِرِّ وَصَلَّةٍ لِلْاَرْحَامِ۔ وحی کا چوری ہونا ختم ہو گیا جنوں پر شہاب

ثاقب پھینکے جاتے ہیں۔ کیونکہ ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم متحرمہ میں مسبوت ہوتے ہیں۔ ان کا اسم شریف احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جو نماز، روزہ، نیکی اور صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں۔ ہم اُٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں سے اس نبی کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا۔ حَسْرَجَ بِبِكَّةٍ بِنْتِ اِسْمَاءِ اَحْمَدُ۔ وہ نبی متحرمہ میں تشریف فرما ہیں۔ ان کا نام احمد ہے (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۶)

بتوں کے لیے جانور ذبح کرنا حرام کرنے والا نبی | حضرت سعید بن عمرو الحدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ

سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک بُت پر ایک جانور ذبح کیا۔ تو میں نے اس بُت سے آواز سُنی۔ اَلْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ حَسْرَجَ بِنْتِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَحْرِمُ الزَّانَا وَيَحْرِمُ الذَّبِيحَ لِلْاَصْنَامِ وَحَرَسَتْ السَّمَاءُ وَرُصِنَا بِالشُّهْبِ۔ بہت زیادہ تعجب ہے کہ بنی عبدالمطلب سے ایک نبی جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ جو زنا اور بتوں کے لیے جانور ذبح کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں۔ اور آسمان محفوظ ہو گئے ہیں کہ اب شیطان آسمان خبریں نہیں لاسکتے۔ اور ہم پر شہاب ثاقب پھینکے گئے ہیں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۸)

کوئی پر وہ سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قبیلہ خثعم کے ایک

شخص سے روایت بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم والے بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ ایک رات ہم ایک بُت کے پاس بیٹھ کر کسی تنازعہ کا فیصلہ کر رہے تھے کہ بُت کے اندر سے ایک گرجدار آواز آئی۔ اے بتوں سے فیصلہ طلب کرنے والو۔ کیا تم جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں تم نہیں دیکھتے؟

هَذَا نَبِيٌّ سَيِّدُ الْاَنَاامِ
يُصَدِّعُ بِالْحَقِّ وَبِالْاِسْلَامِ
مُسْتَعْلِيٌّ بِالْبَلَدِ الْحَدَامِ
جَاءَ بِحَدِيمِ الْكُفْرِ بِالْاِسْلَامِ

مِنْ سَدَاطِعِ يَجْلُو دَجِي الظَّلَامِ
مِنْ هَاشِمِيٍّ فِي ذُرْوَةِ السَّنَامِ
اَعْدَلُ ذِي حَيْمٍ مِنَ الْاَحْكَامِ
قَدْ طَهَّرَ النَّاسَ مِنَ الْاَنَاامِ

جو ایسا چمکتا ہوا نور ہے جس نے ظلمتوں اور تاریکیوں کو دور کر دیا ہے۔ وہ نبی ہیں اور تمام لوگوں کے سربراہ ہیں۔ وہ بنو ہاشم سے بلندی کی چوٹی پر ہیں۔ جو حق اور اسلام کی دعوت دیتے ہیں بہت زیادہ انصاف والے ہیں۔ بلکہ محرم مکہ مکرمہ میں اعلان کرنے والے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے لوگ گناہوں سے پاک ہو گئے ہیں اور وہ جلوہ افروز ہوتے ہی اسلام سے کفر کو ختم کر دیا ہے۔ قبیلہ خثعم والے کہتے ہیں کہ ہم اس آواز پر حیران ہو گئے اور مکہ مکرمہ کی طرف چل دیے اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔
(حجۃ اللہ علی العالمین نرنہانی ص ۱۹۵-۱۹۶)

تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر پڑا | امام جلال الدین سیوطی اور امام یوسف النہجانی قدس سرہما ربانی

فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قریش کا ایک گروہ درقبرن نوفل - زید بن عمرو بن نفیل - عبداللہ جہش - عثمان بن حویرث رات کو ایک بت کے پاس آئے تو انہوں نے بت کو منہ کے بل گرا ہوا دیکھا۔ اور اس کی اس حالت پر متعجب ہوئے۔ اور اس بت کو اٹھا کر سیدھا کیا تو پھر وہ اونڈھا گر پڑا۔ عثمان بن حویرث نے کہا کہ اس کے اونڈھے گر پڑنے میں ضرور حکمت ہے۔

یہ رات وہی رات تھی جس رات کو سریر کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات و التسلیمات کائنات میں جلوہ افروز ہوتے تھے۔ بت سے آواز آئی۔

تَرَدَى لِمَوْلُودٍ أَنَارَتْ بِنُورِهِ	جَمِيعُ فَجَاحِ الْأَرْضِ بِالشَّرَاقِ وَالغَرْابِ
وَحَرَّتِ الْأُذُنَانُ طَرًا أَوْ أَدْعَدَتْ	قُلُوبَ مُلُوكِ الْأَرْضِ طَرًا مِّنَ الرَّعْبِ
وَنَارُ جَمِيعِ الْفَرَسِ بَاخَتْ وَأَظْلَمَتْ	وَقَدَّ بَاتِ شَاهُ الْفَرَسِ فِي أعْظَمِ الْكُوبِ
وَصَدَّتْ عَنِ الْكُفَّانِ بِالْغَيْبِ جَنُّهَا	فَلَا تُخْبِرُ مِنْهُمْ بِحَقِّي وَلَا كَذِبِ
فَيَا قُصَى إِرْجِعُوا عَن مَّذَلِكُمْ	وَهَبُوا إِلَى الْإِسْلَامِ الْمُنْزِلِ الرَّحْبِ

بت اس نور کی وجہ سے گر پڑا ہے جس نور نے مشرق و مغرب کو روشن کر دیا ہے۔ بت تھر تھرا کر گر پڑے ہیں۔ اور سب بادشاہوں کے دل کانپ اُٹھے ہیں۔ فارس کی وہ

مدتوں کی آگ بجھ گئی ہے۔ فاس کے بادشاہ نے آج کی رات بڑے مصائب میں گزاری۔
کابھوں کے جن کابھوں کے پاس آسمان کی خبریں لانے سے رک گئے ہیں۔ اب ان کو کوئی
سچی خبریں دینے والا ہے اور نہ ہی جھوٹی۔ اسے آلِ قصیٰ اپنی گمراہی سے لوٹ کر اسلام اور
اپنی واضح منزل کی طرف آجاؤ۔ (خصائص الجبرائی ص ۱۱۳، ۱۱۴ جلد اول حجۃ اللہ علی العالمین ۱۹۶)

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجھے کو جھکا!

تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گر پڑا

اصنامِ حرمِ لوٹ گئے | علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء

بننت ابوجبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زید بن عمرو بن
فضیل اور ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ابرصہ بادشاہ کے بعد ہم نجاشی بادشاہ
کے پاس گئے تو نجاشی بادشاہ نے ہم سے کہا کہ جو کچھ میں پوچھوں مجھے بالکل درست بتانا۔ اُس نے
پوچھا کہ تمہارے قبیلہ میں ایسا بچہ کوئی پیدا ہوا ہے کہ جس کے والد کو ذبح کیا جانا تھا مگر اُس
کی قربانی کے بدلے اونٹ ذبح کر دیتے گئے؟ ہم نے کہا کہ ہاں۔ بادشاہ نے پوچھا کیا تم کو
اس شخص کے متعلق علم ہے کہ اُس نے کیا کیا۔ ہم نے نجاشی بادشاہ سے کہا کہ اُس شخص نے
ایک آمنہ نامی عورت سے نکاح کیا۔ اور محوڑی دیر بعد اُس شخص کا انتقال ہو گیا۔ جب
اُس کا انتقال ہوا تو اُس کی زوجہ حاملہ تھی۔ پھر اُس نے پوچھا کہ کیا اس عورت کے ہاں اس
بچہ کی ولادت ہوئی ہے یا کہ نہیں؟ ورقہ نے کہا اے بادشاہ! ایک رات میں ایک بُت
کے پاس تھا کہ اس بُت سے میں نے یہ آواز سنی۔

وَلِدَ النَّبِيِّ فَذَلَّتِ الْأَمْلاَكُ

وَنَاعَى الضَّلَالُ وَأَذْبَرَ الْأَشْرَاكُ

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہو گئے ہیں۔ بادشاہ ذلیل و دہوا ہو گئے۔

گمراہی و ضلالت دور ہوئی۔ اور شرک بھاگ گیا۔

عز جتنے بدر منیر دا لوزہ چلے او تھے رہندیاں کہوں سیاہیاں نہیں

پھر وہ بُت اپنے سر کے بل گر پڑا۔ حضرت درقہ فرماتے ہیں۔ کہ زید جو میرے ساتھی تھے۔

اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اور دین حق پھیلانے کے لیے آیا ہوں۔ یہ سن کر مجھے یقین آ گیا کہ یہ وہی نبی ہیں جن کے متعلق میں نے دو دفعہ آواز سُنی ہے۔ پھر میں نے جلدی جلدی سامانِ سفر باندھا اور مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا۔ بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر میں نے سرورِ کائنات سے سفرِ موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے تین چیزوں کے بارے میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔ ۱۔ مجھے گانے بجانے اور شراب نوشی کی بہت عادت ہے۔ ۲۔ ہمارے ملک میں قحط بہت زیادہ رہتا ہے۔ ۳۔ میں بے اولاد ہوں مجھے اولاد کی بہت زیادہ تمنا ہے۔

اس عرض پر حبیبِ کبریا رازدارِ رب العلام نے میرے لیے دُعا فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ اَبْدِلْهُ بِالطُّبِّ قِسْرَةَ الْقُرْآنِ وَبِالْحَسَامِ الْحَلَالَ وَآتِهِ بِالْحَيَاةِ وَهَبْ لَهٗ وَلَدًا۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آپ کی دُعا کی برکت سے میرے تمام عیب جاتے رہے۔ ہمارا ملک سرسبز و شاداب ہو گیا۔ قحط سالی جاتی رہی۔ چار عورتیں میرے نکاح میں آئیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حیان بن مازن جیسا لائق بیٹا عطا فرمایا۔ (دلائل النبوت بیہقی ص ۲۴ تا ۲۶ ج ۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۹۲، کتاب لوف الجوزی ص ۱۱۱ طیب لورڈس)

تاریخ انجمن میں ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد سرکارِ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کبھی لات اور عورتی بتوں کے پاس سے گزرتے تو وہ بت پکار اُٹھتے کہ اسے وہ ذات جس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور جلوہ گر ہے ہم سے دُور ہو جا۔ اس لیے کہ اس نورِ مبارک کے ہاتھوں ہماری اور دُنیا بھر کے بتوں کی تباہی اور ہلاکت برگی۔ (تاریخ انجمن ص ۱۸۲ ج ۱)

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شبِ لائت
نبی آخر الزمان جلوہ گر ہو گئے | کو میں کعبہ میں تھا۔ سحری کے وقت میں نے دیکھا کہ کعبہ
نے مقام ابراہیم کی طرف سجدہ کیا اور بھیر کھی۔ اور تمام بُت جو کعبہ اور اس کے ارد گرد نصب کئے ہوئے
تھے۔ اوندھے گر گئے۔ جب مہل نامی سب سے بڑا بُت گرا تو اس کے اندر سے آواز آئی کہ آگاہ
ہو باؤ نبی آخر الزمان پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کا نور مشرق سے مغرب تک روشن ہو گیا۔

(معارج النبوة فارسی سراج، شواہد النبوة فارسی ص ۲۲)

نبی آخر الزمان سیاح لامہاں، سید مرسلان
لائت اور عزریٰ کا بشارت دینا | بناب محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے جب

ظلمتِ عالم کو اپنی جلوہ افروزی سے بقتہ نور بنایا تو نکست الاضنام کلھا واما اللات والاعناب
فانھا خرجا من حذاقنھا وھما یقولان وینح قریش جآء ہم الایمن جآء ہم
الصدیق۔ تمام بُت اوندھے ہو گئے۔ لائت اور عزرائی نے اپنے مقام سے نکل کر کہہ دیے تھے
قریش کے لیے افسوس ہے کیونکہ ان کے پاس امین اور صدیق صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے
ہیں۔ (خصائص الکبریٰ ص ۱۸ ج ۱)

قاری جے کرام :- بتوں کی گواہی کے بعد اب جنات کا سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ
والسلیمات کے بارے میں اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرنا اور ان کی شانِ ارفع و اعلیٰ
کا بیان کرنا درج کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں :-

علامہ رهاوی رحمۃ اللہ الباری رقمطراز ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ولید
گستاخ رسول کو قتل کرنا | نامی ایک کافر رہتا تھا۔ اس کے پاس سونے کا ایک بُت

تھا جس کی وہ پوجا کرتا تھا ایک روز اُس بُت نے بولنا شروع کر دیا۔ اور کہنے لگا۔ لوگو! محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں ہیں۔ اُس کی نبوت کی تصدیق نہ کرنا۔
یہ سن کر ولید بہت زیادہ خوش ہوا۔ اور خوشی سے باہر نکلا اور لوگوں کو مبارک باد دی کہ آج
میرے معبود نے کلام فرمایا ہے اور واضح الفاظ میں اُس نے اعلان کیا ہے کہ محمد اللہ کے
رسول نہیں ہیں۔ یہ سن کر خوشی خوشی کافر اُس کے گھر آئے۔ اور انہوں نے بت کو یہ جملے دہراتے

سنا جس سے اُن کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ دوسرے روز انہوں نے ایک جلسہ عام کا اعلان کیا۔ ولید کے گھر بُت سے وہی جیلے سننے کے لیے بہت سے کفار جمع ہو گئے۔ تو کفار نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی دعوت دی۔ تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بُت سے وہی الفاظ سن سائیں۔ چنانچہ اُن کی دعوت پر اہام الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التمجید و الثناء بھی تشریف لائے۔ جب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی آمد ہوئی تو بت بول اٹھا کہ اے مکہ مکرمہ والو! یقین بانی لو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ اُن کا ہر فرمان سچا ہے۔ ان کا دین برحق ہے۔ تم اور تمہارے بت جھوٹے ہیں۔ اور خود بھی گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہیں۔ اگر تم اس رسول برحق پر ایمان نہ لاؤ گے تو جہنم میں جاؤ گے۔

لہذا سوچو اور سمجھو اور فوراً اس سچے رسول کی غلامی اختیار کر لو۔ بت نے جب یہ وعظ و نصیحت کی تو ولید بہت زیادہ گھبرایا اور بت کو غصے سے زمین پر دے مارا اور اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہایت عظمت اور شان و شوکت سے جب واپس آ رہے تھے تو راستے میں ایک گھوڑا سوار ملا۔ اور وہ سبز پوش تھا۔ اُس کے ہاتھ میں خون آلود تلوار تھی۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے پوچھا تم کون ہے؟ تو اُس نے عرض کیا حضور میں جن ہوں مسلمان ہوں اور آپ کا نیا زمند۔ جبل طور پر رہتا ہوں۔ میرا نام مصعب بن العجم ہے۔ میں کچھ دنوں کے لیے باہر گیا ہوا تھا۔ جب آج میں واپس آیا تو میرے گھر والے رو رہے تھے۔ میں نے رونے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ ایک مسافر نامی کافر جن مکہ معظمہ میں آکر ولید کے بت میں داخل ہو کر آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین آمیز کلمات کہہ گیا ہے۔ آج وہ پھر وہاں گیا ہے کہ پھر بت میں داخل ہو کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں جو اس کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سُکر مجھے سخت غصہ آیا۔ اور میں تلوار لے کر اُس کے پیچھے دوڑا اور راستے میں ہی اس کو اس تلوار سے قتل کر دیا۔ پھر اس ولید کافر کے

نبت میں خود داخل ہو کر آپ کی مدح سرائی کی۔ آج جس قدر بھی تقریر کی ہے وہ میں نے ہی کی ہے۔ رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ قصہ سن کر خوشی اور مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے اس کے لیے دعائے مغفرت

(جامع المعجزات ص ۷ مطبوعہ مصر)

خلیفہ دوم خلیفہ برحق سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما تھے کہ ان کے پاس سے ایک شخص سواد بن قارب

جن کی شہادت

گزارا۔ لوگوں نے بتایا کہ اسے جنوں نے اسلام اور بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگاہ کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس بلایا۔ اور اسے کہا کیا تم کا بن ہو؟ وہ نبت غنبناک ہوا اور کہنے لگا۔ آج تک یہ بات کسی نے مجھے نہیں کہی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خفا نہ ہو۔ مجھے یہ بتاؤ کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کے متعلق کون سے جنوں نے اطلاع دی تھی؟ کہنے لگا۔ ایک دن میں نیم خوابی کے عالم میں تھا کہ ایک جن میرے پاس آیا۔ اور مجھے اپنے پاؤں سے ٹھوکر مار کر کہنے لگا۔ اے سواد بن قارب اٹھو اور باہوش ہو کر میری چند سزوری باتیں سن لو۔ تمہیں پتہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور وہ خدا کی عبادت کا حکم دیتے ہیں۔ میں نے کہا چھوڑو مجھے سونے دو۔ میں کل سے سو نہیں سکا۔ دوسری رات پھر وہی شخص آیا اور بڑے کچھ پہلی رات کو کہا تھا کہ میں نے چہرہ ہی جراب دیا۔ تیسری رات پھر آیا۔ مگر میں نے وعدہ کیا کہ میں صبح مدینہ جاؤں گا۔ دوسرے روز میں مدینہ کو روانہ ہوا۔ وہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان میں جلوہ افروز تھے۔ میں نے اسلام قبول کرتے ہوئے عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمائیں تو آپ نے مجھے وہی اشارہ سنایا جو میں خواب میں سن چکا تھا۔ (شواہد النبوة فارسی ط ۲، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۸۱-۱۹۲، دلائل النبوة بہیقی)

علامہ یوسف نبھانی اور علامہ کمال الدین دمیری علیہما الرحمۃ

شیطان کے پوتے ہمارے کا بارگاہ نبوی میں حاضر ہونا

تخریر فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ کے

پہاڑوں سے باہر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں میں موجود تھا کہ اچانک ایک بڑھا شخص نیزہ (عصا) کا سہارا ایسے ہوئے ہماری طرف آ رہا تھا تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی رفتار جنوں کی ہے۔ اُس نے قریب آ کر سلام کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کی آواز جنوں کی ہے۔ تو اُس نے عرض کیا آپ سے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کس جن سے ہے؟ تو اُس نے عرض کیا میں ہامہ بن لاقیس بن ابیس ہوں۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے اور ابیس کے درمیان دو واسطے ہیں؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے اُس سے عمر کے متعلق پوچھا۔ تو اُس نے عرض کیا بہت کم عرصہ زندگی بسر کی ہے۔ جب قابل نے ہابیل کو قتل کیا تو میں چند سال کا لڑکا تھا اور میں پہاڑوں میں لوگوں پر سوار ہو کر ان سے کھیلا کرتا تھا تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ بہت بُرا کام ہے۔ ہامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملامت سے معاف فرمائیے۔ میں حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لایا اور اُن کے دستِ پاک پر توبہ کی۔ حضرت ہود علیہ السلام سے ملا اور اُن پر ایمان لایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا اور اُن پر ایمان لایا۔ جب وہ آگ میں ڈلے گئے تو میں ان کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں ڈالے گئے تو میں اُن کی خدمت میں پہنچا۔ حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے میں نے ملاقات کی۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے ملا۔

فَقَالَ لِي اِنَّ لَقِيْتَ مُحَمَّدًا فَاَقْرَبْ
عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ پس اگر تم ان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملو تو ان کو میرا سلام عرض کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

عَلَيْهِ وَعَلَيْكَ يَا هَامَةَ مَا
حَاجَتِكَ۔ اے ہامہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور تجھ پر بھی سلام۔ تجھے کوئی حاجت ہے۔

تو اُس نے عرض کیا۔

بے شک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے

تورات سکھائی اور عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل

اِنَّ مُوسَى عَلَّمَنِي التَّوْرَةَ وَ اَنَا

عِيسَى عَلَّمَنِي الْاِنْجِيلَ فَعَلِمَنِي الْقُرْآنَ

سکھائی مجھے قرآن پاک سکھا دیں۔

تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن پاک کی سورتیں سکھائیں۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۳-۱۸۴ حیوۃ الجوان ص ۱۳۷ ج ۱)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ منورہ میں بعثت کی سب سے پہلی خبر

کی بعثت کے بارے میں مدینہ منورہ میں جو سب سے پہلے خبر پہنچی وہ ایک عورت کے ذریعہ تھی۔

جو کہ مدینہ منورہ کی رہنے والی تھی۔ اُس پر ایک جن عاشق تھا۔ ایک دن اس کے پاس جن پرندہ

کی شکل میں آیا اور اس کے گھر کی دیوار پر بیٹھ گیا۔ عورت نے کہا کہ نیچے اتر آؤ۔ تو اُس جن نے

کہا کہ اب میں تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ اِنَّهُ قَدْ لُبِعِثَ بِمَكَّةَ نَبِيٌّ مِّنْ الْقَوَارِرِ وَ

حَرَّمَ عَلَيْنَا الزَّانَا۔ کیونکہ بے شک مکہ مکرمہ کی سرزمین میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

مبعوث ہوئے ہیں۔ جنہوں نے ہمارا مدینہ منورہ میں قیام ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اور ہم پر

زنا حرام کر دیا ہے۔ تو اُس عورت نے نبی پاک کی بعثت کی خبر مدینہ والوں کو سنائی۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۳ مطبوعہ مصر)

تیمم داری کو حین کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر دینا
اہم اہل علم والہ البیوسف
نبی صلی اللہ علیہ وسلم

انورانی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت تیمم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی آخر الزماں

محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی تو میں اُس وقت ملک شام میں تھا اور وہاں

ہی شہر کے باہر مجھے رات گزارنی پڑی۔ میں رات کو لیٹا ہوا تھا کہ کسی منادی نے دے دے

مجھے بڑادی کہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ نیز اُس نے کہا قَدْ خَوَّبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ بِالْحَجُوْنِ وَاسْلَمْنَا وَاتَّبَعْنَا بِوَدَّعَابٍ وَذَهَبَ كَيْدُ

الْجِنِّ وَرُمِيَتْ بِالشُّهْبِ فَانْطَلَقَ اِلَى مُحَمَّدٍ وَاَسْلَمَ بِمِثَبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

عليه وسلم مبعوث ہوئے۔ اور ہم نے ان کے پیچھے تمام حجوں پر نماز پڑھی سنی۔ اور ان کے

دستِ اقدس پر ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔ اور ان کی اتباع اختیار کر لی ہے۔ اور جنات کے

مخرو فریب کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ ان کو شہاب ستاروں سے آسمان کی طرف جانے سے روک دیا گیا ہے۔ پس تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لو۔

صبح ہوتی تو میں دیر ایوب کی طرف ایک راہب کے پاس گیا اور اس کو رات والا سارا واقعہ بتایا۔ تو اس راہب نے کہا کہ جنوں نے سچ کہا ہے نَجْدًا كُيَخْرَجُ مِنْ الْحَرَمِ آيَ مَكَّةَ وَمُهَاجِرُهُ الْحَرَمِ آيَ الْمَدِينَةَ وَهُوَ خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ فَلَا تَسْبِقْ عَلَيْهِ ہم نے اپنی کتابوں میں ان کے متعلق لکھا پایا ہے کہ وہ حرم شریف منجہ المکرمہ سے ظاہر ہوں گے اور ان کی ہجرت گاہ مدینۃ المنورہ ہوگی۔ اور وہ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہوں گے۔ ان پر کسی کو ذوقیت اور بزدلی نہ دینا۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور دستِ اقدس پر ایمان لے آیا۔
(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۴)

امام بوصیری علیہ الرحمۃ نے اسی لیے کہا ہے

وَالْحَيَّ تَهْتَفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَيَّ يُظْهِرُ مِنْ مَعْنَى وَمِنْ كَلِمٍ

جنات آواز دینے لگے اور نور بلند ہو کر چمکنے لگے اور قرآن کریم سے اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادوں سے حق ظاہر ہو گیا۔ (قصیدہ بردہ شریف)

میلادِ مصطفیٰ پر جنات کی مبارک

علامہ فریوپی علیہ الرحمۃ نے اسی شعر کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت جنات کے مبارک دینے کی آوازیں سنی گئیں۔ مواہب اللدنیہ میں جیسے درج کی ہے کہ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ جَنَّ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ إِلَى الْمَشْرِقِ يَبْشِرُونَ بِوَلَادَتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ. (عصیدۃ الشہدہ ص ۱۱۹) اس وقت مشرق کے جنات نے مغرب والوں اور مغرب کے جنات نے مشرق والے جنات کو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کی خوشخبری دی۔ (عصیدۃ الشہدہ ص ۱۱۹)

حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ مخدومہ دارین والی جنت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لَمَّا أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيَّ جَعَلْتُ لَا أَمْرٌ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَبَّحْتُ بِرُوحِي نَازِلٌ هُوَ شَرُوعٌ هُوَ تَوَاسِيًا هُوَ تَحَاكُمٌ فِي جَبَّحْتُ بِرُوحِي نَازِلٌ هُوَ شَرُوعٌ هُوَ تَوَاسِيًا هُوَ تَحَاكُمٌ فِي جَبَّحْتُ بِرُوحِي نَازِلٌ هُوَ شَرُوعٌ هُوَ تَوَاسِيًا هُوَ تَحَاكُمٌ فِي

خصائص الجبرائیل ص ۲۴۵ ج ۱، دلائل النبوة لابو نعیم،

حضرت برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسليم کو منصب نبوت مرحمت فرمایا۔ تو اُس زمانہ میں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضاہ حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو آبادی سے بہت دُور نکل جاتے۔ پس آپ جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ عرض کرتا السلام علیک یا رسول اللہ۔ تو آپ دائیں بائیں اور نیچے دیکھتے تو کوئی شخص بولنے والا نظر نہیں آتا تھا۔

(خصائص الجبرائیل ص ۲۴۵ ج ۱، جواہر البحار ص ۱۰۰ اعلام النبوة لفاضل البواہرین ماوردی،

علامہ علی بن ابی حمزہ نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے الفاظ نقل فرماتے ہیں (سیرت حلبیہ ص ۳۶۱ ج ۱)

حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنِّي لَأَعْرِفُ حَجْرًا بِمَكَاتِهِ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ اِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ - (طبرانی شریف ص ۶۲)

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۲، خصائص الجبرائیل ص ۲۴۲ ج ۱، صحیح مسلم ص ۱۰۰، کتاب الوفا ص ۶۱ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۳۶۱ ج ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۰۰ القول البدیع ص ۶۶)

شیخ المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی اور علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ
اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعض نے گویند کہ مراد حجر اسودست و اکثر
برآئند کہ آل حجر سیت کہ بازار است در کوچہ کہ در آنجا اثر مرفق آنحضرت است در طریق بیت
خدیجہ یزار و تبرک بہ شیخ ابن حجر مکی گفتہ کہ این متواتر آیدہ از اہل مکہ خلفاً عن سلف و آل
کوچہ را زقاق الحجر مے گویند یعنی بعض حضرات نے فرمایا کہ وہ پتھر حجر اسود ہے اکثر کہتے ہیں
کہ یہ وہ پتھر ہے جو حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مسجد کے درمیان ہے۔ لوگ
اس کی زیارت کرتے ہیں اور اس سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے
فرمایا ہے کہ اہل مکہ خلفاً سلف اس کی زیارت کرتے ہیں۔ اور اس کوچہ کو زقاق الحجر کہتے ہیں۔
(اشعة اللمعات فارسی ص ۵۴۲ ج ۴، سیرت حلبیہ ص ۳۳۱ ج ۱)

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا مکہ مکرمہ سے باہر جب بھی جاتے جو پہاڑ
فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا اور درخت سامنے آتا تو کہتا اسلام علیک
وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ یا رسول اللہ کہتا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۲، ترمذی شریف ص ۱، دارمی شریف ج ۱، کتاب الوفا ص ۱۶۱، خصائص
الکبریٰ ص ۲۴۲ ج ۱، دلائل النبوت ص ۱)

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام

کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

حضرت یعلیٰ بن مرقہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں جا رہے تھے کہ ایک جگہ قیام کیا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے نیند فرمائی۔

یہی روایت فرزاویہ مولیٰ ثار اللہ صاحب قسری نے بحیثیت اترسویہ ۱۱۱۳۳ فروری ۱۹۳۳ء میں مدائن کی ہے۔

پس ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور
اہم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھانپ لیا۔
پھر اپنی اصلی جگہ پر واپس چلا گیا۔ جب
رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔
تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اس درخت
نے اللہ تعالیٰ سے مجھ پر سلام بھیجنے کی
اجازت چاہی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس
کو اجازت مرحمت فرمائی۔

فَجَاءَتْ شَجْرَةٌ لَتَشُقُّ الْأَرْضَ حَتَّىٰ
غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَىٰ مَكَانِهَا فَلَمَّا
اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ لَهُ فَقَالَ هِيَ شَجْرَةٌ
اسْتَأْذَنْتُ رَبَّهَا لِي أَنْ تُسَلِّمَ عَلَيَّ
رَسُولِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ
لَهَا۔
(مشکوٰۃ شریف ص ۵۲، القول البديع ص ۴۶)

پتھر کریں سلام جنہیں اور شجر کریں !

معلوم ان کا مرتبہ کیا ہم بشر کریں

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطالب ملک شام
کی طرف روانہ ہوئے اور چند قریش مع رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان کے ہمراہ ہو گئے
جب وہ بحیرہ راہب کے مکان کے قریب پہنچے تو انہوں نے وہاں پر قیام کیا۔ بحیرہ راہب اپنے
مکان سے نکل کر ان کے پاس آیا۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے جب کہ وہ گزرا کرتے تھے ان کے
پاس کبھی نہیں آیا تھا۔ اب جب انہوں نے اپنے سامان وغیرہ کو کھولا۔ تو وہ راہب ان
کے پاس آیا

پس اُس نے رسولِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا ہاتھ مبارک پکڑ کر کہا یہ تمام جہانوں کے
سرفار ہیں۔ یہ رب العالمین کے رسول ہیں۔
اللہ تعالیٰ ان کو تمام جہانوں کے لیے رحمت
بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ قریش کے بوجھوں
نے اُس کو کہا کہ تو نے یہ سب کچھ کیسے

فَاخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا أَسِيدُ الْعَالَمِينَ هَذَا
رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللَّهُ
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخُ
مِن قُرَيْشٍ مَا عَمَلُكَ فَقَالَ إِنَّمُمْ
حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعُقَبَةِ لَمْ

يَبْقَ شَجَرًا وَلَا تَحْجُرُ إِلَّا حَجْرًا سَاجِدًا
وَلَا يَسْجُدُ إِلَّا لِلنَّبِيِّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ
بِحَاثِمِ النَّبِوَّةِ -

معلوم کیا ہے۔ تو کہنے لگا جب تم گھاٹی سے
چڑھ رہے تھے تو کوئی درخت اور پتھر لیا
نہیں تھا کہ جو سجدہ میں گر پڑا ہو۔ اور یہ سواتے
نبی کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے اور میں آپ
کو مہر نبوت سے پہچانتا ہوں۔

پھر وہ راہب واپس چلا گیا۔ اور ان کے لیے کھانا تیار کیا۔ جب کھانا لے کر آیا تو حضور
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اونٹ چرا رہے تھے۔ راہب نے کہا کہ آپ کو بلاؤ۔ آپ تشریف
لائے وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ تِظَلُّهُ تُوَآبٍ پربادل سایہ کر رہا تھا۔ جب قریب پہنچے تو دیکھا قوم
درخت کے سایہ کی طرف سبقت کر کے بیٹھے ہیں۔ آپ بھی بیٹھ گئے۔ تو درخت کا سایہ آپ
کی طرف جھک گیا۔ تو راہب نے اُن سے کہا:

أَنْظُرُوا إِلَيَّ فِي الشَّجَرَةِ مَا لَ
عَلَيْهِ -

دیکھو درخت کے سایہ کی طرف جو آپ
کی طرف جھک گیا ہے۔

پھر پوچھا کہ ان کا متولی کون ہے۔ قریش نے کہا ابو طالب راہب نے قسمیں کھا کر
ابو طالب کو کہا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو واپس بھیج دو۔

(مقاصد الحسنہ ص ۶۲ از محدث سخاوی علیہ الرحمۃ، مواہب اللدنیہ، مشکوٰۃ شریف ص ۶۵، ترمذی شریف ص ۶۵)
علامہ شرف الدین بوسیری صاحب قصیدہ بردہ شریف نے کیا خوب کہا ہے۔

جَاءَتْ لَدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً !
تَمَشَى إِلَيْهِ عَلَى سَائِقٍ يَدَا قَدَمٍ !

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے کتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطفى میں ایک حدیث شریف

نقل فرماتی ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک اعرابی نے سرور
کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ قُلْ
لِتِلْكَ الشَّجَرَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ اس درخت کو کہو
کہ تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ وہ درخت دائیں بائیں اور آگے پیچھے جھکا۔ جس سے اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں۔ پھر وہ زمین کو کھودتا اپنی جڑوں کو کھینچتا ہوا اور خاک اڑاتا ہوا آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ اور عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اعرابی نے کہا کہ اب اس کو اپنی جگہ پر لوٹنے کا حکم دیجئے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر درخت واپس اس جگہ پر چلا گیا۔ اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اعرابی نے عرض کیا۔ اِءْذَنْ لِّیْ اَسْجُدْ لَکَ مَجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سجدہ کروں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر میں کسی کو یہ حکم فرماتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو بلا شک عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے بعد ازیں اس نے عرض کیا اِءْذَنْ لِّیْ اَنْ اُقْبِلَ بِیَدَیْکَ وَرِجْلَیْکَ فَاِذَنْ لَہُ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں آپ کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کو چوموں تو ہادی سُبُل صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی۔ (شفاء شریف ص ۱۹۶ ج ۱، سطر ۲ تا ۱۰، تنبیہ الغافلین عربی للسر قندی ص ۲۶۲، شامی شریف لعلامہ ابن عابدین ص ۵، تنویر القلوب للعلامہ کردی ص ۱۹۹)

سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب امام الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ السلام والنسار کی بارگاہ اقدس میں میں سے ایک وفد حاضر ہوا۔ اور عرض کیا ابیت اللعن آپ لعنت سے دور رہیں۔ ہر کارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ! ایسے کلمے تو بادشاہوں سے کہے جاتے ہیں۔ میں بادشاہ تو نہیں ہوں۔ میں تو محمد بن عبداللہ ہوں۔ تو انہوں نے عرض کیا اے ابوالقاسم! ہم آپ سے ایک چیز چھپا رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ! ایسا تو کاہنوں سے کیا جاتا ہے۔ میں تو کاہنوں کو اور ان کی تصدیق کرنے والوں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ تو وفد میں سے ایک شخص نے پوچھا۔ آپ کی رسالت کی گواہی کون سی چیز دیتی ہے۔ تو رسول کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے اپنا دست مبارک زمین کی طرف بڑھا کر مٹھی مبارک میں کنکریاں اٹھا کر فرمایا یہ کنکریاں جو کہ بے جان ہیں میری رسالت کی گواہی دے سکتی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

فَسُبْحٰنَ فِيْ يَدِيْهِ وَقُلُوْبِنَا نَشْهَدُ اَنْتَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ .

ان سنگریزوں نے آپ کے دستِ رحمت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی اور یوں گویا ہوتے ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے پتے رسول ہیں۔ (جو اہر الجار فی فضائل النبی المختار ص ۷ ج ۱)

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام اہل سنت نے خوب کہا ہے۔
پڑھا بے زباؤں نے کلمہ تمہارا ہے سنگ و شجر میں چسپا تمہارا!

چاند شق ہو پیسٹ بولیں جانور سجدہ کریں

بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ اِعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَانِي قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ .

ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں سفر میں تھے کہ ایک اعرابی سامنے آیا۔ جب وہ قریب ہوا تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

تو اعرابی نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے۔ اس کی کون گواہی دیتا ہے

قَالَ هَذِهِ السَّلَّةُ تُوَاوِيْنِي فِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْأَطِيْ الْوَادِيَّ فَاَقْبَلْتُ تَحْتَهُ اَلْاَرْضُ

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کبکیر گواہی دیتا ہے۔ اس درخت کبکیر کو بلایا۔ حالانکہ آپ وادی کے کنارے پر تھے۔ پس وہ

زمین پھاڑتا ہوا حاضر خدمت ہو گیا۔ آپ نے اس سے تین دفعہ شہادت طلب فرمائی۔ پس درخت نے تین دفعہ گو ایسی ہی کہ واقعی جیسا آپ نے ارشاد فرمایا ہے ویسے ہی ہے پھر وہ اپنی اصلی جگہ پر چلا گیا جہاں سے وہ اُگا ہوا تھا۔

حَتَّىٰ قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَا
سَتَشْهَدُهَا ثَلَاثًا فَشْهَدَتْ
ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ
إِلَىٰ مَنْبَتِهَا۔

مشکوٰۃ شریف ص ۵۴ سنن دارمی
شریف ص ۱۸

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا۔

کیا آپ نے اسلام لانے سے قبل نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے دلائل میں سے کوئی چیز دیکھی ہے؟

هَلْ رَأَيْتَ قَبْلَ الْإِسْلَامِ شَيْئًا
مِنْ دَلَائِلِ نَبْوَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا : ہاں

میں ایک درخت کے سایہ میں جا بلت کے دور میں بیٹھا ہوا تھا کہ درخت کی شاخوں میں سے ایک شاخ میرے قریب آگئی تھی کہ وہ میرے سر پر آگئی۔ تو میں نے اس شاخ کو دیکھ کر کہا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو اس درخت سے میں نے ایک آواز سنی کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلاں وقت ظہور پذیر ہوں گے اور آپ ان پر ایمان لانے والے سعادت مند

بَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ تَدَلَّىٰ عَلَيَّ
غُصْنٌ مِنْ أَغْصَانِهَا حَتَّىٰ
صَارَ عَلَيَّ رَأْسِي فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ
إِلَيْهِ وَأَقُولُ مَا هَذَا؟ فَسَمِعْتُ
صَوْتًا مِنَ الشَّجَرَةِ هَذَا النَّبِيُّ
يَخْرُجُ فِي وَقْتٍ كَذَا وَكَذَا
فَكُنْ أَنْتَ مِنَ أَسْعَدِ النَّاسِ

بہ۔

۱۲۸-۱۲۹

سیرت حلبیہ ص ۳۳۵ ج ۱ بشوہ النبوة فارسی) لوگوں میں سے ہو جائیں۔

حضور پر نور علیہ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک دیہاتی نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں آپ کو کس دلیل سے پہچانوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔

تو آپ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ دَعْوَتُ هَذَا الْعِدْقِ مِنْ
هَذِهِ الْخَلَّةِ تَشْهَدُ أَيْ رَسُولُ
اللَّهِ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ
مِنَ الْخَلَّةِ حَتَّى اسْقَطَ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ أَرْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ
الْأَعْرَابِيُّ. (مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۱)

اگر میں اس کھجور کے گچھے کو بلاؤں کہ گواہی
دے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہوں (تو وہ گواہی دے گا) پس آپ
نے اس کو بلایا تو وہ کھجور کے درخت
سے گر کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا۔ پھر
آپ نے اس کو اپنی جگہ واپس جانے
کا حکم فرمایا تو وہ گچھا اپنی جگہ چلا گیا۔ یہ
اعجاز مبارک دیکھ کر وہ اعرابی مسلمان ہو گیا

درختوں کا حکم کی تعمیل کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سیر

کی یہاں تک کہ ہم ایک فراخ دادی میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
فضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے کوئی چیز نہ دیکھی جس کے ساتھ پردہ
کر لیں۔ ناگاہ آپ نے اس دادی کے کنارے دو درخت دیکھے آپ نے ان دو میں سے
ایک کے پاس قدم رنجہ فرمایا اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر یوں ارشاد فرمایا۔ اللہ کے
اذن سے میری فرمانبرداری کر۔ اس درخت نے آپ کی اس طرح فرمانبرداری کی جیسے
بخیل والا اونٹ شتربان کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ دو سر درخت
کے پاس آئے اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا۔ اللہ کے اذن سے تم دونوں مجھ پر
مل جاؤ۔ پس وہ درخت باہم مل گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے اپنے دل میں اس امر عجیب کی نسبت حیرت سے سوچنے لگا۔ میں نے جو نظر
اٹھائی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری طرف آرہے ہیں
اور وہ درخت جدا جدا ہو گئے ہیں۔ اور ہر ایک اپنی اصلی حالت میں اپنے تئیں پر قائم ہے۔
(صحیح مسلم شریف مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۳)

درود یو ار کا آمین کہنا | حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سینا عباس

بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا۔ اے ابوالفضل! کل آپ اور آپ کے بیٹے میرے آنے تک اپنے مکان سے نہ جائیں مجھے آپ سے ایک کام ہے انہوں نے آپ کا انتظار کیا۔ یہاں تک کہ پاشت کے بعد تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: **السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَنْهَوْنَ** نے جواب دیا **وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ**۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے صبح کیونکر کی تو انہوں نے عرض کیا۔ بجز اللہ ہم نے صبح بخیریت کی۔ تو آپ نے ان سے فرمایا کہ نزدیک ہو جاؤ۔ وہ ایک دوسرے کے نزدیک ہو گئے یہاں تک کہ جب وہ آپ کے متصل ہو گئے تو آپ نے اپنی چادر مبارک سے ان کو ڈھانپ لیا۔ اوریوں دعا فرمائی اے میرے پروردگار یہ میرے چچا ہیں اور میرے والد ماجد کے بھائی ہیں۔ اور میری اہلبیت ہیں۔ تو ان کو دوزخ کی آگ سے یوں چھپالینا جیسا کہ میں نے ان کو اپنی چادر میں چھپا لیا ہے۔ اس پر گھر کی چوکھٹ اور دیواروں نے تین بار آمین کہی۔

دلائل النبوة للبيهقي، ابن ماجه شريف، دلائل النبوة لابو نعيم اصبهالي، مواهب اللدنية زقاني شريف

غارِ حِسر اور کوہِ ثبیر کی التجار | علامہ احمد قسطلانی شراح بخاری قدس سرہ الزبانی اور شیخ المحدثین علامہ عبدالحق محدث

دہلوی رحمۃ اللہ القوی نے روایت درج فرمائی ہے کہ ہجرت کے وقت قریش نے سرہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں اپنے آدمی بھیجے تو کوہِ ثبیر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے نیچے تشریف لے جائیے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کفار آپ کو میری پشت پر قتل کر دیں اور مجھے اللہ تعالیٰ عذاب دے۔ پھر غارِ حِسر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ میرے اندر تشریف لے آئیں۔

(مواہب اللدنیہ ج ۱، مدارج النبوة)

علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری
نے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سفر

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سرکار
سیدنا امام الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے۔

اس وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اٹھارہ سال تھی اور نبی کریم علیہ
افضل الصلوٰۃ والتسلیم بیس برس کے تھے۔ تجارت کے سلسلہ میں شام کی طرف جانے کا ارادہ

تھا۔ دوران سفر ایک ایسی جگہ پر نزول فرمایا جہاں بیری کا درخت تھا۔ فقَعَدَ فِي
ظِلِّهَا آپ اس کے سایہ میں بیٹھ گئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک

راہب کی طرف چلے گئے جن کا نام بحیرا تھا۔ اس راہب سے کچھ پوچھتے تھے۔ راہب
نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ اس درخت کے سایہ میں جو شخص

بیٹھا ہے وہ کون ہے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ محمد بن عبد
ہیں۔ بحیرا نے کہا وَ اِنَّهُ نَبِيٌّ مَا اسْتَقْبَلَ تَحْتِ ظِلِّهَا بَعْدَ عَيْسَى الْاَحْمَدِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اللہ کی قسم یہ شخص نبی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد
سوائے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس درخت کے سایہ میں کوئی نہیں بیٹھا

اُس دن سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسلیم کی بارے میں عظمت مزید جاگزیں ہو گئی۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت فرمانے

پر سب سے پہلے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی تصدیق کی۔ (مواہب اللدنیہ ص ۱۱)
الحمد لله رب العالمين! انوار المحمدية في سيرة المصطفى جلد اول اختتام پذیر ہوئی۔ بارگاہ رب العالمین

میں دعا ہے کہ اپنے پیارے محبوب دانائے غیوب منزہ عن کل عیوب خاتم الانبیاء مالک ہر دوسرا
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے قبول فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے۔

نیز دوسرا حصہ بھی جلد پائیہ تکمیل کو پہنچائے۔ آمین ثم آمین

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَآذْوَانِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

عظیم المرتبت محدث، جلیل القدر شارح

علامہ احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ

کی معرکہ الآراء کتاب

مواہب اللدنیہ

کا اردو ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے۔

ناشر

قادری کتب خانہ جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ
تخصیص بازار سیالکوٹ

مولانا محمد ضیاء اللہ قادری کی دیگر تصانیف —!

فرقہ ناجیہ اس کتاب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریفہ کہ بہتر فرقوں میں سے ایک فرقہ جنت میں جائے گا اس کی محققانہ تشریح کی گئی ہے

اور مولانا نے چالیس مستند کتابوں کے حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ وہ فرقہ صرف اور صرف اہل سنت و جماعت ہے آخر میں اہل سنت و جماعت کے عقائد بھی درج کیے ہیں۔

عمدہ کتابت و طباعت ————— قیمت ۲ روپے

غوث الثقلین

اعلان

سیرت

کتب کے حوالہ جات سے
شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ
فیوضات، ارشادات، مجاہدات،
شخصیت، کردار، اساتذہ، تلامذہ، ہمصر

مولانا کی تصانیف میں سے کسی
کتاب کا حوالہ غلط ثابت کرنے
والے کو فی ہوالہ ایک طرد
دوبیہ انعام یا جائیگا۔

ایک سو گیارہ مستند
حضرت سیدنا غوث اعظم
تعالیٰ عنہ کی کرامات، تصرفات،
ریاضات، مشاہدات، کمالات، سیرت،

علماء و محققانہ تالیف ہے جس کو علماء کرام اور عوام نے کیساں بہت ہی پسند فرمایا ہے۔ پہلا ایڈیشن
ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے یہ دوسرا ایڈیشن ہے۔ کتابت و طباعت عمداً آفنیٹ قیمت چھ پچاس پیسے صرف

وہابی مذہب کی حقیقت

اس کتاب میں وہابی مذہب کی تاریخ، ان کے مولویوں کی
سیرت، کردار، ظلم، تشدد اور اکابرین کے حالات درج
کیے ہیں نیز ان کے اللہ تعالیٰ بستی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
انبیاء کرام علیہم السلام خلفاء راشدین صحابہ کرام علیہم الرضوان
اور بزرگان دین علیہم الرحمۃ کی ذات و صفات کے متعلق
عمائد باطلہ اور وہابی مولویوں کی تفسیر قرآن میں تحریف
انہیں کی انہی مستند کتابوں کے حوالہ جات سے درج ہیں
قیمت: ۲ روپے

ہاتھ اور پاؤں چومنے کا ثبوت

اس کتاب میں بزرگان دین کے ہاتھ اور پاؤں
چومنے کا مدلل ثبوت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
خلفاء راشدین صحابہ کرام علیہم الرضوان، محدثین
مفسرین، فقہاء عظام، سلف صالحین علیہم الرحمۃ
اور مخالفین سے قریباً ایک سو پچاس مستند کتابوں سے
حوالہ جات سے دیا گیا ہے۔ قیمت: چار روپے

قادری کتب خانہ جامع مسجد علامہ عبدالحکیم تحصیل بازار سیالکوٹ

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>